بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنن ابو داؤد شریف

مصنفہ:

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (النساء)

جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنَنِ ابُوداؤد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ ——— ۲۷۵ھ

۸۱۷ء ——— ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بُک سٹال ○ ۳۸ اردو بازار۔ لاہور۲ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : سنن ابوداؤد (سوئم)

تصنیف : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہ العزیز

اہتمام وتزئین : سید اعجاز احمد (بانی ادارہ)

مطبع : روبی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

اشاعت اوّل : ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

اشاعت دوئم : ذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ / فروری ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بک سٹال (پرائیویٹ) لمیٹڈ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

فہرست سنن ابوداؤد مترجم جلد سوم

باب	مضمون	صفحہ
۰	فہرست	

پارہ — ۲۲

باب	مضمون	صفحہ
۱	مزارعت کی ممانعت	۱۷
۲	مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں زراعت کرنا	۲۱
۳	بٹائی کا بیان	"
۴	پھلوں کی بٹائی	۲۲
۵	پیداوار کا اندازہ کرنا	۲۴
۶	معلم کا اجرت لینا	۲۵
۷	معالج کا اجرت لینا	۲۶
۸	حجام کا اجرت لینا	۲۷
۹	لونڈیوں کی کمائی کا بیان	۲۸
۱۰	نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت	۲۹
۱۱	سنار کا بیان	"
۱۲	جب غلام بیچا جائے اور اس کا مال ہو	۳۰
۱۳	تاجروں سے پہلے ملنا	۳۱
۱۴	نجش کی ممانعت	"
۱۵	دیہاتی کا مال بیچنے کی ممانعت	۳۲
۱۶	جس نے دودھ روکا ہوا جانور خریدا پھر اسے ناپسند کیا	۳۳
۱۷	ذخیرہ اندوزی کی ممانعت	۳۴
۱۸	درہموں کو توڑنے کا بیان	۳۵
۱۹	نرخ مقرر کرنا	"
۲۰	ملاوٹ کرنے کی ممانعت	۳۷
۲۱	بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان	"

باب	مضمون	صفحہ
۲۲	آثار کی فضیلت	۳۹
۲۳	ایک سودے میں دو سودے کرنا	"
۲۴	بیع عینہ کی ممانعت	۴۰
۲۵	بیع سلف کا بیان	"
۲۶	کسی خاص درخت کے پھل میں سلم کرنا	۴۱
۲۷	جس میں سلف کیا اسے نہ بدلے	۴۲
۲۸	قدرتی نقصان کو وضع کرنا	"
۲۹	قدرتی آفت کا بیان	۴۳
۳۰	پانی روکنے کا بیان	"
۳۱	زائد پانی فروخت کرنا	۴۴
۳۲	بلی کی قیمت کا بیان	"
۳۳	کتوں کی قیمت کا بیان	۴۵
۳۴	شراب اور مردار کی قیمت کا بیان	۴۶
۳۵	قبضے سے پہلے غلے کو فروخت کرنے کا بیان	۴۸
۳۶	سودے کے وقت کہنا کہ دھوکا نہ دینا	۵۰
۳۷	عربان کا بیان	"
۳۸	ایسی چیز بیچنا جو پاس نہ ہو	۵۱
۳۹	بیع میں شرط کرنا	۵۲
۴۰	لونڈی غلام کی ذمہ داری	"
۴۱	کسی نے غلام خریدا اور اس سے کام لیا پھر اس میں عیب پایا۔	"
۴۲	جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور سودا قائم ہو۔	۵۳
۴۳	شفعہ کا بیان	۵۴
۴۴	مفلس ہو جانے کی صورت میں مال والا اپنے	۵۵

باب	مضمون	صفحہ
	مال کا زیادہ مستحق ہے	
۴۵	مجبور ہوجانے والے جانور کو زندگی بخشنا	۵۷
۴۶	رہن کا بیان	″
۴۷	اپنے بیٹے کی کمائی سے کھانا	۵۸
۴۸	جو اپنے مال کو اسی طرح دوسرے کے پاس پائے	۵۹
۴۹	اس مال میں سے اپنا حق لینا جو اپنی ہی تحویل میں ہو۔	″
۵۰	تحفے قبول کرنا	۶۰
۵۱	ہبہ کی ہوئی چیز کو لوٹانا	۶۱
۵۲	کام کرنے کا ہدیہ لینا	۶۲
۵۳	اولاد میں سے کسی بیٹے کو دوسروں سے زیادہ دینا۔	″
۵۴	خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا کسی کو مال دینا	۶۳
۵۵	عمریٰ کا بیان	″
۵۶	جس نے عمریٰ میں وارثوں کا ذکر بھی کر دیا	۶۵
۵۷	رقبیٰ کا بیان	۶۶
۵۸	ادھار لی ہوئی چیز کا تاوان	″
۵۹	جس نے کوئی چیز تلف کر دی تو اسی کے برابر تاوان دے۔	۶۹
۶۰	کسی کے جانوروں نے دوسرے کی کھیتی میں نقصان کیا۔	۷۰

۱۹ - کتاب القضاء

باب	مضمون	صفحہ
۶۱	عہدہ قضا چاہنا	۷۱
۶۲	قاضی سے غلطی ہونے کا بیان	″
۶۳	فیصلہ کرنے میں جلدی کرنا	۷۳
۶۴	رشوت کی برائی کا بیان	۷۴
۶۵	عمال کے تحفے	۷۴
۶۶	قضاء کا طریقہ	″
۶۷	جب قاضی سے غلط فیصلہ ہو جائے	۷۵
۶۸	فریقین قاضی کے سامنے کس طرح بیٹھیں	۷۶
۶۹	قاضی کا غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا	۷۷
۷۰	ذمیوں کا فیصلہ کرنا	″

پارہ — ۲۳

باب	مضمون	صفحہ
۷۱	قضاء میں اجتہاد کرنا	۷۸
۷۲	صلح کا بیان	۸۱
۷۳	گواہیوں کا بیان	″
۷۴	علم نہ ہونے کے باوجود فریقین میں سے کسی ایک کی مدد کرنا۔	۸۲
۷۵	جھوٹی گواہی کا بیان	۸۳
۷۶	ناقابل قبول گواہی	″
۷۷	دیہاتی کا شہری کی گواہی دینا	″
۷۸	رضاعت کی گواہی	۸۴
۷۹	سفر میں وصیت کے متعلق ذمی کی گواہی	۸۵
۸۰	جب حاکم کو ایک گواہ کی سچائی معلوم ہو جائے تو اس کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے۔	۸۶
۸۱	ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا	۸۷
۸۲	دو شخص ایک چیز پر دعویٰ کریں اور گواہ کسی کے پاس نہ ہو۔	۹۰
۸۳	قسم مدعا علیہ پر ہے	۹۱
۸۴	قسم کس طرح لی جائے	″
۸۵	مدعا علیہ ذمی ہو تو کیا اسے قسم دی جائے	″
۸۶	کسی سے علم ہونے کے باعث قسم لینا جبکہ مدعا علیہ	۹۲

باب	مضمون	صفحہ
	غائب ہو۔	
۸۷	ذمی سے کیسے قسم لی جائے	۹۳
۸۸	آدمی کا اپنے حق کے لیے قسم کھانا	〃
۸۹	کیا قرضے کے باعث کسی کو قید کیا جائے	۹۴
۹۰	وکالت کا بیان	۹۵
۹۱	قضا کے متعلقات	〃

۲۰۔ کتاب العلم

باب	مضمون	صفحہ
۹۲	علم کی فضیلت	۹۹
۹۳	اہل کتاب کی باتوں کا روایت کرنا	۱۰۰
۹۴	علمی باتوں کو لکھنا	۱۰۱
۹۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی برائی۔	۱۰۲
۹۶	علم کے بغیر قرآن مجید کا مطلب بیان کرنا	〃
۹۷	ایک بات کو کئی بار کہنا	۱۰۳
۹۸	گفتگو میں جلدی کرنا	〃
۹۹	فتویٰ دینے میں محتاط رہنا	۱۰۴
۱۰۰	علم کو چھپانے کی برائی	۱۰۵
۱۰۱	علم پھیلانے کی فضیلت	〃
۱۰۲	بنی اسرائیل سے کوئی بات روایت کرنا	۱۰۶
۱۰۳	علم حاصل کرنا جبکہ مقصود رضائے الٰہی نہ ہو	〃
۱۰۴	قصوں کا بیان	〃

۲۱۔ کتاب الاشربہ

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۵	شراب کا حرام ہونا	۱۰۹
۱۰۶	شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑنا	۱۱۰
۱۰۷	شراب کو سرکہ بنانے سے متعلق حکم	۱۱۱
۱۰۸	شراب کن کن چیزوں سے بنتی ہے	〃
۱۰۹	نشہ لانے والی چیزوں کا حکم	۱۱۲
۱۱۰	داذی شراب کا حکم	۱۱۴
۱۱۱	شراب کے برتنوں کا بیان	۱۱۵
۱۱۲	ملائی ہوئی چیزوں کا بیان	۱۱۹
۱۱۳	کچی کھجوروں کی نبیذ کا حکم	۱۲۰
۱۱۴	نبیذ کی تعریف	۱۲۱
۱۱۵	شہد کے شربت کا حکم	۱۲۲
۱۱۶	نبیذ میں تیزی آجانے کا بیان	۱۲۳
۱۱۷	کھڑے ہو کر پانی پینا	〃
۱۱۸	مشکیزے سے منہ لگا کر پینے کا بیان	۱۲۴
۱۱۹	مشک کا منہ موڑنا	〃
۱۲۰	پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پینا	〃
۱۲۱	سونے چاندی کے برتن میں پینا	۱۲۵
۱۲۲	منہ لگا کر پانی پینے کا بیان	〃
۱۲۳	ساقی کب پیئے۔	〃
۱۲۴	پینے کی چیزیں پھونکیں مارنا	۱۲۶
۱۲۵	دودھ پیتے وقت کیا کہے؟	〃
۱۲۶	برتنوں کو ڈھانپ دینے کا بیان	۱۲۷

۲۲۔ کتاب الاطعمہ

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۷	دعوت قبول کرنے کا بیان	۱۲۹
۱۲۸	نکاح کے بعد ولیمہ کرنا مستحب ہے	۱۳۰
۱۲۹	سفر سے لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا	〃
۱۳۰	ضیافت کا بیان	۱۳۱
۱۳۱	ولیمہ کرنا کب مستحب ہے	〃

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۲	ضیافت کے متعلق مزید باتیں	۱۳۲
۱۳۳	دوسرے کے مال سے نہ کھانے کا حکم منسوخ ہے۔	۱۳۳

پارہ — ۲۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۴	ناک بڑھانے کے لیے کھانا کھلانا	۱۳۴
۱۳۵	جس کی دعوت کی جائے اور وہ خلاف شرع کام دیکھے۔	"
۱۳۶	جب دو آدمی دعوت کریں تو کس کا حق زیادہ ہے	"
۱۳۷	جب نماز کا وقت ہو جائے اور رات کا کھانا آجائے	۱۳۵
۱۳۸	کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا	۱۳۶
۱۳۹	کھانے سے پہلے ایک ہاتھ دھونا	".
۱۴۰	ہاتھ دھوئے بغیر کھانا	"
۱۴۱	کھانے کی برائی کرنے کی کراہیت	۱۳۷
۱۴۲	مل کر کھانے کا بیان	"
۱۴۳	کھانے پر بسم اللہ پڑھنا	"
۱۴۴	ٹیک لگا کر کھانے کا بیان	۱۳۹
۱۴۵	تھالی کے درمیان میں سے کھانا	۱۴۰
۱۴۶	اس دسترخوان پر بیٹھنا جس پر خلاف شرع چیزیں ہوں۔	"
۱۴۷	داہنے ہاتھ سے کھانا	۱۴۱
۱۴۸	گوشت کھانے کا بیان	۱۴۲
۱۴۹	کدو کھانے کا بیان	"
۱۵۰	ثرید کھانے کا بیان	۱۴۳
۱۵۱	کسی کھانے سے گھن کھانے کی برائی	"
۱۵۲	فضلہ خور جانور کا گوشت کھانا اور دودھ پینا	"
۱۵۳	گھوڑے کے گوشت کو کھانے کا بیان	۱۴۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۴	خرگوش کا گوشت کھانا	۱۴۵
۱۵۵	گوہ کا گوشت کھانا	"
۱۵۶	حباری کا گوشت کھانا	۱۴۷
۱۵۷	کیڑے مکوڑوں کو کھانے کا بیان	"
۱۵۸	بجو کھانے کا بیان	۱۴۸
۱۵۹	درندوں کے گوشت کو کھانے کا بیان	"
۱۶۰	پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کا حکم	۱۵۰
۱۶۱	ٹڈی کھانے کا بیان	۱۵۱
۱۶۲	اس مچھلی کا حکم جو پانی میں مر کر تیرنے لگے	۱۵۲
۱۶۳	جو مردار کھانے پر مجبور ہو جائے	"
۱۶۴	دو کھانے جمع کرنا	۱۵۳
۱۶۵	پنیر کھانے کا حکم	"
۱۶۶	سرکے کا بیان	"
۱۶۷	لہسن کھانے کا بیان	۱۵۴
۱۶۸	کھجور کا بیان	۱۵۵
۱۶۹	کھاتے وقت کھجوروں کو صاف کرنا	۱۵۶
۱۷۰	دو تین کھجوروں کو جمع کرکے کھانا	"
۱۷۱	دو قسم کے کھانے ملا کر کھانا	"
۱۷۲	اہل کتاب کے برتنوں کو استعمال کرنے کا بیان	۱۵۸
۱۷۳	سمندری جانوروں کا بیان	"
۱۷۴	گھی میں چوہا گرنے کا بیان	۱۵۹
۱۷۵	کھانے میں مکھی گرنے کا بیان	۱۶۰
۱۷۶	نوالہ گرنے کا بیان	۱۶۱
۱۷۷	خادم کا آقا کے ساتھ کھانا	"
۱۷۸	رومال کا بیان	"
۱۷۹	کھانا کھا کر کیا کہے	۱۶۲
۱۸۰	کھانا کھا کر ہاتھ دھونا	۱۶۳
۱۸۱	میزبان کے لیے دعا کرنا	"

باب	مضمون	صفحہ
۱۸۲	جن کا حرام ہونا مذکور نہیں	۱۶۴

۲۳۔ کتاب الطب

باب	مضمون	صفحہ
۱۸۳	آدمی کا علاج کرانا	۱۶۶
۱۸۴	پرہیز کا بیان	"
۱۸۵	پچھنے لگوانا	"
۱۸۶	پچھنے لگوانے کی جگہ	۱۶۷
۱۸۷	کب پچھنے لگوانا بہتر ہے؟	"
۱۸۸	فصد کھولنا اور پچھنے لگوانے کی جگہ	۱۶۸
۱۸۹	داغ لگوانے کا بیان	"
۱۹۰	ناک میں دوائی چڑھانا	۱۶۹
۱۹۱	نشرہ کا بیان	"
۱۹۲	تریاق کا بیان	"
۱۹۳	مکروہ دوائیں	"
۱۹۴	عجوہ کھجور کا بیان	۱۷۰
۱۹۵	حلق دبانے کا بیان	۱۷۱
۱۹۶	سحر کا بیان	۱۷۲
۱۹۷	نظر بد کا بیان	"
۱۹۸	غیل کا بیان	"
۱۹۹	تعویذ لٹکانے کا بیان	۱۷۳
۲۰۰	دم کرنے کا بیان	۱۷۴
۲۰۱	دم کس طرح کرے	۱۷۶
۲۰۲	موٹا کرنے کا بیان	۱۸۰

۲۴۔ کتاب الکہانۃ والتطیر

باب	مضمون	صفحہ
۲۰۳	کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت	۱۸۲
۲۰۴	علم نجوم کا بیان	۱۸۲
۲۰۵	خط اور جانوروں کے اڑانے کا بیان	۱۸۳
۲۰۶	شگون لینے اور خط کھینچنے کا بیان	"

پارہ —— ۲۵

باب	مضمون	صفحہ
۲۰۷	مکاتب اپنی کچھ کتابت ادا کرکے عاجز ہو جائے یا مر جائے۔	۱۸۸
۲۰۸	مکاتب کو بیچنا جب کتابت فسخ ہو جائے	۱۸۹
۲۰۹	شرط پر آزاد کرنے کا بیان	۱۹۱
۲۱۰	جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا	۱۹۲
۲۱۱	جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا	"
۲۱۲	جس نے اس واسطے میں محنت کا ذکر کیا	۱۹۳
۲۱۳	جس کے نزدیک یہ ہے کہ مال نہ ہو تو محنت نہ کروائی جائے۔	۱۹۴
۲۱۴	رشتہ دار محرم کا مالک ہونا	۱۹۶
۲۱۵	ام ولد کی آزادی کا بیان	"
۲۱۶	مدبر کی بیع کا بیان	۱۹۸
۲۱۷	جس نے اپنے غلاموں کو آزاد کیا جو تہائی مال تک نہیں پہنچتے۔	"
۲۱۸	جس نے غلام کو آزاد کیا اور اس کے پاس مال ہو	۱۹۹
۲۱۹	ولد الزنا کی آزادی کا بیان	
۲۲۰	غلام آزاد کرنے کا ثواب	۲۰۰
۲۲۱	کون سا غلام افضل ہے	"
۲۲۲	تندرستی میں آزاد کرنے کی فضیلت	"

۲۵۔ کتاب الحروف والقراءات

باب	مضمون	صفحہ
	ابواب سے خالی	۲۰۳

۲۶۔ کتاب الحمام

باب	مضمون	صفحہ
۲۲۳	برہنہ ہونے کی ممانعت	۲۱۴
۲۲۴	ننگے رہنے کا بیان	۲۱۵

۲۷۔ کتاب اللباس

باب	مضمون	صفحہ
۲۲۵	جو نیا کپڑا پہنے اس کے لیے کیا دعا کی جائے	۲۱۸
۲۲۶	قمیص کا بیان	۲۱۹
۲۲۷	قبا کا بیان	"
۲۲۸	شہرت کے لیے لباس پہننا	۲۲۰
۲۲۹	صوف اور بالوں کا لباس پہننا	"
۲۳۰	خز کا بیان	۲۲۲
۲۳۱	ریشمی کپڑا پہننے کا بیان	۲۲۳
۲۳۲	جس نے اسے ناپسند کیا	۲۲۵
۲۳۳	ریشمی نقش و نگار اور ریشمی دھاگے کی اجازت	۲۲۸
۲۳۴	عذر کے باعث ریشمی کپڑا پہننا	"
۲۳۵	عورتوں کے لیے ریشم کا حکم	"
۲۳۶	جبہ پہننے کا بیان	۲۲۹
۲۳۷	سفید کپڑوں کا بیان	"
۲۳۸	میل کچیل نکالنا اور کپڑے کا دھونا	۲۳۰
۲۳۹	زرد رنگنے کا بیان	"
۲۴۰	سبز رنگ کا بیان	۲۳۱
۲۴۱	سرخ رنگ کا بیان	"
۲۴۲	اس کی اجازت	۲۳۳
۲۴۳	سیاہ رنگ کا بیان	"
۲۴۴	کناری کا بیان	"
۲۴۵	عمامہ کا بیان	۲۳۴
۲۴۶	عمامہ کے طور پر کپڑا لپیٹنا	۲۳۵
۲۴۷	گریبان کھلا رکھنے کا بیان	"
۲۴۸	منہ اور سر کو چھپانا	"
۲۴۹	چادر کو لٹکانے کا بیان	۲۳۶
۲۵۰	تکبر کا بیان	۲۳۸
۲۵۱	چادر کتنی نیچی رکھے	۲۴۰

پارہ — ۲۶

باب	مضمون	صفحہ
۲۵۲	عورتوں کے لباس کا بیان	۲۴۲
۲۵۳	اس ارشاد خداوندی کا بیان کہ عورتیں اپنے اوپر اپنی بڑی چادریں ڈال لیا کریں۔	۲۴۳
۲۵۴	ارشاد خداوندی کہ عورتیں اپنے دوپٹے کا سرا اپنے گریبان پر ڈال لیا کریں	"
۲۵۵	عورت اپنے جسم سے کیا کھلا رکھ سکتی ہے	"
۲۵۶	غلام کا اپنی مالکہ کے سر کو دیکھنا	۲۴۴
۲۵۷	ارشاد خداوندی کہ خدمت گار مردوں کے سوا	"
۲۵۸	ارشاد خداوندی کہ مسلمان عورتوں سے فرما دو اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں	۲۴۵
۲۵۹	دوپٹہ کیسے اوڑھے	۲۴۶
۲۶۰	عورتوں کا باریک کپڑے پہننا	۲۴۷
۲۶۱	ازار لٹکانے کا بیان	"
۲۶۲	مردہ جانوروں کی کھالوں کا بیان	۲۴۸
۲۶۳	جس کے نزدیک مردہ جانور کی کھال سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔	۲۵۰
۲۶۴	چیتے کی کھال کا بیان	"
۲۶۵	جوتے پہننے کا بیان	۲۵۲

باب	مضمون	صفحہ
۲۶۶	بستروں کا بیان	۲۵۴
۲۶۷	پردے لٹکانے کا بیان	۲۵۵
۲۶۸	کپڑے پر صلیب کا نشان ہونا	۲۵۶
۲۶۹	تصویروں کا بیان	″

۲۸۔ کتاب الترجل

باب	مضمون	صفحہ
۲۷۰	خوشبو کا استحباب	۲۶۱
۲۷۱	بالوں کو درست رکھنے کا بیان	″
۲۷۲	عورتوں کے لیے خضاب کا بیان	″
۲۷۳	بالوں کو جوڑنے کا بیان	۲۶۳
۲۷۴	خوشبو کو پھیرنے کا بیان	۲۶۴
۲۷۵	باہر نکلنے کے لیے عورت کا خوشبو لگانا	″
۲۷۶	مردوں کے لیے خلوق کا استعمال	۲۶۵
۲۷۷	بالوں کا بیان	۲۶۷
۲۷۸	مانگ نکالنے کا بیان	۲۶۸
۲۷۹	سر کے بال بہت بڑھانا	۲۶۹
۲۸۰	مرد کا سر کے بالوں کو گوندھنا	″
۲۸۱	سر منڈانے کا بیان	″
۲۸۲	بچوں کی زلفیں	۲۷۰
۲۸۳	اس کی اجازت کا بیان	″
۲۸۴	مونچھیں پست کرنا	۲۷۱
۲۸۵	سفید بالوں کو اکھاڑنے کا بیان	″
۲۸۶	خضاب کا بیان	۲۷۲
۲۸۷	زرد خضاب کا بیان	۲۷۳
۲۸۸	سیاہ خضاب کا بیان	۲۷۴
۲۸۹	ہاتھی دانت سے نفع حاصل کرنا	″

۲۹۔ کتاب الخاتم

باب	مضمون	صفحہ
۲۹۰	انگوٹھی پہننے کا بیان	۲۷۵
۲۹۱	انگوٹھی نہ پہننے کا بیان	۲۷۶
۲۹۲	سونے کی انگوٹھی کا بیان	۲۷۷
۲۹۳	لوہے کی انگوٹھی کا بیان	″
۲۹۴	انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنے یا بائیں میں	۲۷۸
۲۹۵	گھنگرو کا حکم	۲۷۹
۲۹۶	سونے سے دانت بندھوانے کا بیان	۲۸۰
۲۹۷	عورتوں کے لیے سونے کا حکم	۲۸۱

۳۰۔ کتاب الفتن

باب	مضمون	صفحہ
	ابواب سے خالی	۲۸۳

پارہ ــــ ۲۷

باب	مضمون	صفحہ
۲۹۸	فساد کی کوشش نہ کرے	۲۹۴
۲۹۹	زبان کو روکے رکھنے کا بیان	۲۹۸
۳۰۰	فساد کے وقت جنگلوں میں چلے جانے کی اجازت	۲۹۹
۳۰۱	فساد کے وقت لڑنے کی ممانعت	″
۳۰۲	مومن کو قتل کرنے کا گناہ	۳۰۰
۳۰۳	مقتول ہو جانے کے بعد امید مغفرت	۳۰۲

۳۱۔ کتاب المہدی

باب	مضمون	صفحہ
	ابواب سے خالی ہے	۳۰۳

۳۲۔ کتاب الملاحم

باب	مضمون	صفحہ
۳۰۴	سو سال عرصے کا بیان	۳۰۸
۳۰۵	رومی معرکوں کا بیان	۳۱۰
۳۰۶	لڑائی جھگڑوں کی نشانیاں	۳۱۱
۳۰۷	لڑائی جھگڑوں کا تواتر	"
۳۰۸	مسلمانوں پر اقوام عالم کا غلبہ	۳۱۲
۳۰۹	جھگڑوں کے وقت قیام گاہ	"
۳۱۰	جھگڑوں سے فتنے پیدا ہونا	۳۱۳
۳۱۱	ترکوں اور حبشیوں کو چھیڑنے کی ممانعت	"
۳۱۲	ترکوں سے لڑنا	"
۳۱۳	بصرہ کا ذکر	۳۱۴
۳۱۴	حبشیوں کا ذکر	۳۱۶
۳۱۵	قیامت کی نشانیاں	"
۳۱۶	فرات سے خزانہ نکلنا	۳۱۷
۳۱۷	دجال کا نکلنا	۳۱۸
۳۱۸	جاسوسی کا بیان	۳۲۱
۳۱۹	ابن صیاد کا بیان	۳۲۳
۳۲۰	امر و نہی کا بیان	۳۲۹
۳۲۱	قیامت کا دن	۳۳۰

۳۳۔ کتاب الحدود

باب	مضمون	صفحہ
۳۲۲	مرتد کا حکم	۳۳۳
۳۲۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی کرنے والے کا حکم	۳۳۶
۳۲۴	رہزنی کا بیان	۳۳۸
۳۲۵	حد کے متعلق سفارش کرنا	۳۴۱
۳۲۶	حاکم تک پہنچنے سے پہلے حد کی معافی	۳۴۳
۳۲۷	حد والے کی بات کو چھپانا	"
۳۲۸	حد والے کا آکر اقرار جرم کرنا	"
۳۲۹	حد کے متعلق تلقین کرنا	۳۴۴
۳۳۰	حد کا اعتراف کرنا لیکن اس کا نام نہ بتانا	۳۴۵
۳۳۱	مار پیٹ کر اقبال جرم کروانا	"
۳۳۲	کتنے مال پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے	۳۴۶
۳۳۳	جتنے مال پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا	۳۴۷

پارہ ــــــ ۲۸

باب	مضمون	صفحہ
۳۳۴	مال چھیننے اور خیانت کرنے پر ہاتھ کاٹنا	۳۴۹
۳۳۵	جس نے محفوظ مقام سے مال چرایا	"
۳۳۶	ادھار لے کر مکر جانے پر ہاتھ کاٹنا	۳۵۰
۳۳۷	دیوانہ چوری یا حد کا کام کرے	۳۵۱
۳۳۸	نابالغ مگر حد کا کام کرے	۳۵۲
۳۳۹	کیا سفر جہاد میں چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے	۳۵۴
۳۴۰	کفن چور کا ہاتھ کاٹنا	"
۳۴۱	بار بار چوری کرنے والا	۱۵۵
۳۴۲	چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا	۳۵۶
۳۴۳	سنگسار کرنے کا بیان	۳۵۷
۳۴۴	جہینہ کی وہ عورت جس کو رجم کرنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔	۳۶۱
۳۴۵	یہودیوں کو رجم کرنا	۳۶۹
۳۴۶	آدمی کا اپنی محرم عورت سے زنا کرنا	۳۷۴
۳۴۷	جو اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے	"
۳۴۸	جس نے قوم لوط والا عمل کیا	۳۷۶

باب	مضمون	صفحہ
۳۴۹	جس نے جانور سے جماع کیا	۳۷۶
۳۵۰	جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے۔	۳۷۷
۳۵۱	جو جماع کے سوا عورت سے سب کچھ کرے اور امام تک پہنچنے سے پہلے توبہ کر لے۔	۳۷۸
۳۵۲	غیر محصنہ لونڈی اگر زنا کرے؟	〃
۳۵۳	مریض پر حد قائم کرنا	۳۷۹
۳۵۴	زنا کی تہمت لگانے والے کی حد	۳۸۰
۳۵۵	شراب کی حد کا بیان	۳۸۱
۳۵۶	جبکہ بار بار شراب پیئے	۳۸۳
۳۵۷	مسجد میں حد قائم کرنا	۳۸۷
۳۵۸	حد میں چہرے پر مارنے کا بیان	〃
۳۵۹	تعزیر کا بیان	〃

۳۴-کتاب الدیات

باب	مضمون	صفحہ
۳۶۰	جان کے بدلے جان	۳۸۹
۳۶۱	بھائی یا باپ کے جرم میں کسی کا مواخذہ نہ ہوگا	〃
۳۶۲	جبکہ امام خون معاف کر دینے کا حکم دے	۳۹۰
۳۶۳	مقتول کا وارث اگر دیت لے	۳۹۲
۳۶۴	جو دیت لینے کے بعد قتل کر دے	۳۹۳
۳۶۵	جو کسی کے زہر پلانے یا کھلانے سے مر جائے کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔	۳۹۵
۳۶۶	جس نے اپنے غلام کو قتل کیا یا اس کا مثلہ کیا کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔	۳۹۷

پارہ — ۲۹

باب	مضمون	صفحہ
۳۶۷	قسامت کا بیان	۳۹۹
۳۶۸	قسامت میں قصاص نہ لینے کا بیان	۴۰۱
۳۶۹	کیا پتھر سے قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائے یا جیسے قتل کیا اسی طرح قتل کیا جائے گا	۴۰۳
۳۷۰	کیا کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا؟	
۳۷۱	جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا اس کو قتل کر دے	۴۰۵
۳۷۲	عامل کے ہاتھوں نادانستہ کوئی زخمی ہو جائے	〃
۳۷۳	ضرب کا قصاص اور حاکم کا خود قصاص دینا	۴۰۶
۳۷۴	عورتوں کا خون معاف کرنا	۴۰۷
۳۷۵	دیت کی کیا مقدار ہے؟	۴۰۸
۳۷۶	قتل خطا کی دیت جو قتل عمد سے مشابہ ہو	۴۰۹
۳۷۷	اعضاء کی دیت	۴۱۲
۳۷۸	پیٹ کے بچے کی دیت	۴۱۷
۳۷۹	مکاتب کی دیت کا بیان	۴۲۱
۳۸۰	ذمی کی دیت کا بیان	۴۲۲
۳۸۱	ایک شخص دوسرے سے لڑے دوسرا مدافعت کرے	
۳۸۲	طبیب نہ ہو مگر علاج کرے تو کیا حکم ہے	۴۲۳
۳۸۳	دانت کا قصاص	〃
۳۸۴	جب کسی کو جانور لات مار دے	۴۲۴
۳۸۵	اس آگ کا بیان جو پھیل جائے	۴۲۵
۳۸۶	غلام کی جنایت فقیروں کے لیے ہے	〃
۳۸۷	جو اندھا دھند کی لڑائی میں مارا جائے	〃

۳۵-کتاب السنۃ

باب	مضمون	صفحہ
۳۸۸	سنت کا مطلب	۴۲۷
۳۸۹	جھگڑے کی ممانعت اور قرآنی متشابہات	۴۳۰
۳۹۰	خواہش پرستوں سے بچنا اور نفرت کرنا	۴۳۱
۳۹۱	نفس پرستوں کو سلام نہ کرنا	〃

باب	مضمون	صفحہ
۳۹۲	قرآن مجید کے بارے میں جھگڑنے کی ممانعت	۴۳۲
۳۹۳	سنت کو لازم پکڑنا	"
۳۹۴	جو سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے	۴۴۰
۳۹۵	تفضیلت کا بیان	۴۴۱
۳۹۶	خلافت کا بیان	۴۴۳
۳۹۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت۔	۴۵۱
۳۹۸	اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برائی کرنے کی ممانعت۔	"
۳۹۹	حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت	۴۵۲
۴۰۰	بوقت فتنہ خاموش رہنے کی دلیل	۴۵۴
۴۰۱	انبیاء علیہم السلام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا۔	۴۵۵
۴۰۲	مرجیہ فرقے کا رد	۴۵۷
۴۰۳	ایمان کے زیادہ و کم ہونے کی دلیل	۴۵۹

پارہ — ۳۰

باب	مضمون	صفحہ
۴۰۴	تقدیر کا بیان	۴۶۳
۴۰۵	مشرکین کے بچوں کا بیان	۴۷۴
۴۰۶	جہمیہ فرقے کا بیان	۴۷۶
۴۰۷	دیدار الٰہی کا بیان	۴۸۰
۴۰۸	قرآن مجید کا بیان	۴۸۳
۴۰۹	دوبارہ زندہ ہونے اور صور پھونکنے کا ذکر۔	۴۸۴
۴۱۰	شفاعت کا بیان	۴۸۵
۴۱۱	جنت اور دوزخ کی پیدائش	۴۸۸
۴۱۲	حوض کوثر کا بیان	۴۸۹
۴۱۳	قبر کے سوالات اور عذاب قبر	۴۹۰

باب	مضمون	صفحہ
۴۱۴	میزان کا ذکر	۴۹۴
۴۱۵	دجال کا بیان	"
۴۱۶	خارجیوں کو قتل کرنے کا بیان	۴۹۵
۴۱۷	چوروں سے مقابلہ کرنے کا بیان	۵۰۰

۳۶۔ کتاب الادب

باب	مضمون	صفحہ
۴۱۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلم اور اخلاق کا بیان۔	۵۰۲
۴۱۹	وقار کا بیان	۵۰۳
۴۲۰	جو غصہ پی جائے	"
۴۲۱	غصے کے وقت کیا کہے	۵۰۴
۴۲۲	معاف کر دینا اور درگزر کرنا	۵۰۶
۴۲۳	حسن معاشرت کا بیان	"
۴۲۴	حیا کا بیان	۵۰۸
۴۲۵	حسن اخلاق کا بیان	۵۰۹
۴۲۶	ڈینگیں مارنے کی برائی	۵۱۰
۴۲۷	خوشامد کی برائی	۵۱۱
۴۲۸	نرمی کا بیان	"
۴۲۹	احسان کا شکریہ ادا کرنا	۵۱۳
۴۳۰	راستوں میں بیٹھنے کا بیان	"
۴۳۱	کھلی جگہ بیٹھنے کا بیان	۵۱۵
۴۳۲	دھوپ چھاؤں میں بیٹھنے کا بیان	"
۴۳۳	حلقہ بنانے کا بیان	"
۴۳۴	حلقے کے درمیان بیٹھنا	۵۱۶
۴۳۵	ایک شخص کا دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھنا	"
۴۳۶	کس کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے	۵۱۷
۴۳۷	جھگڑنے کی ممانعت	۵۱۸

باب	مضمون	صفحہ
۴۳۸	انداز گفتگو	۵۱۹
۴۳۹	خطبے کا بیان	〃
۴۴۰	لوگوں کے مراتب کا لحاظ رکھنا	۵۲۰
۴۴۱	دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا۔	〃
۴۴۲	آدمی کس طرح بیٹھے	۵۲۱
۴۴۳	بیٹھنے کا بُرا طریقہ	〃
۴۴۴	عشاء کے بعد باتیں کرنا	۵۲۲
۴۴۵	چار زانو ہو کر بیٹھنا	〃
۴۴۶	سرگوشی کرنے کا بیان	〃
۴۴۷	جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر پھر واپس آئے	〃
۴۴۸	برائی اس بات کی کہ آدمی مجلس سے اٹھ جائے اور خدا کا ذکر نہ کرے۔	۵۲۳
۴۴۹	مجلس کے کفارے کا بیان	۵۲۴
۴۵۰	پاس بیٹھنے کے بعد باتیں لگانا	۵۲۵

پارہ — ۳۱

باب	مضمون	صفحہ
۴۵۱	لوگوں سے محتاط رہنا	۵۲۶
۴۵۲	آدمی کی چال کا بیان	۵۲۷
۴۵۳	ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنے کا بیان	〃
۴۵۴	باتیں اڑانے کا بیان	۵۲۸
۴۵۵	چغل خوری کا بیان	۵۲۹
۴۵۶	دو غلے پن کا بیان	〃
۴۵۷	غیبت کا بیان	〃
۴۵۸	مسلمان بھائی کی عزت بچانے کے لیے لڑنا	۵۳۱
۴۵۹	جس کا کہنا غیبت نہیں ہے	۵۳۲
۴۶۰	ٹوہ لگانے کا بیان	۵۳۳
۴۶۱	مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا بیان	۵۳۴
۴۶۲	اخوت	〃
۴۶۳	گالی گلوچ	۵۳۵
۴۶۴	تواضع کا بیان	〃
۴۶۵	بدلہ لینے کا بیان	〃
۴۶۶	مردوں کو برا کہنے کی ممانعت	۵۳۶
۴۶۷	تکبر کی ممانعت	〃
۴۶۸	حسد کا بیان	۵۳۸
۴۶۹	لعنت کرنے کا بیان	〃
۴۷۰	ظالم کے لیے بددعا کرنے کا بیان	۵۳۹
۴۷۱	آدمی کا اپنے بھائی کو چھوڑ دینا	۵۴۰
۴۷۲	بدگمانی کا بیان	۵۴۲
۴۷۳	خیر خواہی کا بیان	〃
۴۷۴	آپس میں میل جول کروانے کا بیان	〃
۴۷۵	گانے کا بیان	۵۴۳
۴۷۶	گانے بجانے کی برائی	۵۴۴
۴۷۷	ہیجڑوں کا حکم	〃
۴۷۸	گڑیوں سے کھیلنے کا بیان	۵۴۵
۴۷۹	جھولے کا بیان	۵۴۶
۴۸۰	چوسر کھیلنے کی ممانعت	۵۴۷
۴۸۱	کبوتر بازی کا بیان	〃
۴۸۲	مہربانی کا بیان	〃
۴۸۳	نصیحت کا بیان	۵۴۸
۴۸۴	مسلمان کی مدد کرنے کا بیان	۵۴۹
۴۸۵	نام بدلنے کا بیان	۵۵۰
۴۸۶	برے نام کو بدلنے کا بیان	۵۵۱
۴۸۷	القاب کا بیان	۵۵۳
۴۸۸	جو اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھے	۵۵۴

باب	مضمون	صفحہ
۴۸۹	جو دوسرے کے بیٹے کو بیٹا کہے	۵۵۵
۴۹۰	جو ابوالقاسم کنیت رکھے	۵۵۶
۴۹۱	جس کے نزدیک ان دونوں کو جمع نہ کیا جائے	
۴۹۲	ان دونوں کو جمع کرنے کی اجازت	
۴۹۳	جو کنیت رکھے اور اس کا بیٹا کوئی نہ ہو	″
۴۹۴	عورت کا کنیت رکھنا	۵۵۷
۴۹۵	پہلو دار بات کرنے کا بیان	″
۴۹۶	جو زعموا کہے	″
۴۹۷	جو اپنے خطبے میں اما بعد کہے	۵۵۸
۴۹۸	کرم کہنے اور زبان کی حفاظت کرنے کا بیان	″
۴۹۹	مملوک اپنے آقا کو ربّی اور ربّتی نہ کہے	″
۵۰۰	میرا نفس خبیث ہو گیا نہیں کہنا چاہیے	۵۵۹
۵۰۱	اسی سلسلے میں	″
۵۰۲	عشاء کو عتمہ کہنے کا بیان	۵۶۱
۵۰۰	جھوٹ بولنے کی برائی	۵۶۲
۵۰۴	جو اس کی اجازت کے بارے میں مروی ہے	۵۶۳
۵۰۵	حسن ظن کا بیان	۵۶۴
۵۰۶	وعدے کا بیان	۵۶۵
۵۰۷	اس چیز کے ملنے کا دعویٰ کرنا جو پائی نہ ہو	″
۵۰۸	خوش مزاجی کا بیان	۵۶۷
۵۰۹	جو مذاق کے طور پر کوئی چیز لے	۵۶۸
۵۱۰	چرب زبانی کا بیان	″
۵۱۱	شاعری کا بیان	۵۷۱
۵۱۲	خوابوں کا بیان	۵۷۳
۵۱۳	جمائی کا بیان	۵۷۴
۵۱۴	چھینک کا بیان	″
۵۱۵	چھینکنے والے کو کیسے جواب دے؟	۵۷۵
۵۱۶	چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دے؟	۵۷۶
۵۱۷	آدمی کی چھینک کا جواب کیسے دے۔	۵۷۷
۵۱۸	جو چھینکے اور الحمد للہ نہ کہے	

۳۷- ابواب النوم

باب	مضمون	صفحہ
۵۱۹	جو اپنے پیٹ کے بل لیٹے	۵۷۸
۵۲۰	جو بغیر رکاوٹ والی چھت پر سوئے	″
۵۲۱	با وضو سونے کا بیان	۵۷۹
۵۲۲	آدمی سوتے وقت کس طرف منہ کرے؟	″
۵۲۳	سوتے وقت کیا کہے؟	″

پارہ — ۳۲

باب	مضمون	صفحہ
۵۲۴	جب رات کو آنکھ کھل جائے تو کیا کہے	۵۸۰
۵۲۵	سوتے وقت کی تسبیح کا بیان	″
۵۲۶	صبح کے وقت کیا کہے	۵۸۹
۵۲۷	جب نیا چاند دیکھے تو کیا کہے	۵۹۹
۵۲۸	آدمی جب اپنے گھر سے نکلے تو کیا کہے	″
۵۲۹	آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا کہے	۶۰۰
۵۳۰	جب آندھی چلنے لگے تو کیا کہے	″
۵۳۱	بارش کا بیان	۶۰۱
۵۳۲	مرغ اور چوپایوں کا بیان	۶۰۲
۵۳۳	بچے کے کان میں اذان کہنے کا بیان	۶۰۳
۵۳۴	جو شخص دوسرے آدمی سے پناہ مانگے	۶۰۴
۵۳۵	وسوسہ دور کرنے کا بیان	″
۵۳۶	جو دوسرے کے مالکوں کی جانب خود کو منسوب کرے	۶۰۶
۵۳۷	حسب و نسب پر فخر کرنا	۶۰۷
۵۳۸	تعصب کا بیان	۶۰۸

باب	مضمون	صفحہ
۵۳۹	جس شخص سے محبت رکھتا ہو اسے بتا دے	۶۰۹
۵۴۰	آدمی کا کسی میں بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنا	۶۱۰
۵۴۱	مشورے کا بیان	۶۱۱
۵۴۲	نیکی کی طرف بلانے کا بیان	"
۵۴۳	نفسانی خواہش کا بیان	۶۱۲
۵۴۴	سفارش کا بیان	"
۵۴۵	جو خط کو اپنے نام سے شروع کرے	"
۵۴۶	ذمی کے لیے خط کیسے لکھا جائے	۶۱۳
۵۴۷	والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا بیان	"
۵۴۸	یتیموں کی پرورش کرنے کی فضیلت	۶۱۶
۵۴۹	یتیم کو اپنے ساتھ ملا لینے والے کا بیان	۶۱۷
۵۵۰	ہمسائے کے حقوق کا بیان	۶۱۸
۵۵۱	مملوک کے حقوق کا بیان	۶۱۹
۵۵۲	مملوک کے خیر خواہی کرنے کا بیان	۶۲۳
۵۵۳	جو مملوک کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے	"
۵۵۴	اجازت طلب کرنے کا بیان	"
۵۵۵	اجازت طلب کرتے وقت کتنی دفعہ سلام کرے	۶۲۴
۵۵۶	اجازت طلب کرتے وقت دروازہ کھٹکھٹانا	۶۲۹
۵۵۷	جو بلایا جائے گیا یہی اس کے لیے اجازت ہے	۶۳۰
۵۵۸	پردے کے تین وقتوں میں اجازت لینا	۔

۳۸- ابواب السلام

باب	مضمون	صفحہ
۵۵۹	سلام کو عام کرنا	۶۳۳
۵۶۰	سلام کیسے کرنا چاہیے	۶۳۳
۵۶۱	پہلے سلام کرنے کی فضیلت	
۵۶۲	کس کو سلام کرنا چاہیے	
۵۶۳	جو دوسرے سے جدا ہو کر پھر سلام کرے	۶۳۴
۵۶۴	لڑکوں کو سلام کرنے کا بیان	۶۳۴
۵۶۵	عورتوں کو سلام کرنے کا بیان	۶۳۵
۵۶۶	ذمیوں کو سلام کرنے کا بیان	۔
۵۶۷	مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنے کا بیان	۶۳۶
۵۶۸	علیک السلام کہنے میں کراہیت ہے	"
۵۶۹	جماعت میں سے ایک آدمی کے جواب دینے کا بیان	"
۵۷۰	مصافحہ کرنے کا بیان	۶۳۷
۵۷۱	معانقہ کرنے کا بیان	"
۵۷۲	تعظیماً کھڑے ہونے کا بیان	۶۳۸
۵۷۳	آدمی کا اپنے بیٹے کو چومنا	۶۳۹
۵۷۴	دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا	۶۴۰
۵۷۵	رخسار پر بوسہ دینا	"
۵۷۶	ہاتھ چومنے کا بیان	"
۵۷۷	جسم چومنے کا بیان	"
۵۷۸	پیر چومنے کا بیان	۶۴۱
۵۷۹	جو کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے	"
۵۸۰	جو کہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے	۶۴۲
۵۸۱	جو دوسرے سے کہے کہ اللہ آپ کی حفاظت کرے	"
۵۸۲	ایک شخص کا دوسرے کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا	"
۵۸۳	ایک کا دوسرے سے کہنا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔	۶۴۳
۵۸۴	ایک آدمی دوسرے کو پکارے تو وہ لبیک کہے	۶۴۴
۵۸۵	ایک کا دوسرے سے کہنا کہ اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے۔	۔
۵۸۶	مکان بنانے کا بیان	"
۵۸۷	بالاخانے بنانے کا بیان	۶۴۶
۵۸۸	بیری کے درخت کو کاٹنے کا بیان	"
۵۸۹	تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا	۶۴۷

باب	مضمون	صفحہ
٥٩٠	رات کے وقت آگ بجھا دینا	٦٤٨
٥٩١	سانپوں کو مارنے کا بیان	٦٤٩
٥٩٢	گرگٹ کو مارنے کا بیان	٦٥٢
٥٩٣	چیونٹی کو مارنے کا بیان	٦٥٣
٥٩٤	مینڈک کو مارنے کا بیان	٦٥٤
٥٩٥	کنکریاں مارنے کا بیان	״
٥٩٦	فتنے کا بیان	٦٥٥
٥٩٧	عورتیں راستے میں کیسے چلیں	״
٥٩٨	آدمی کا زمانے کو برا کہنا	״
×	جدول (راویوں کے لحاظ سے)	٦٥٨
×	جدول (کتابوں کے لحاظ سے)	٦٥٩
×	غلط نامہ تاریخ طباعت	٦٦١

پارہ ۔۔۔ ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي ذٰلِكَ

١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتّٰى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مزارعت کی ممانعت

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمین کو کرائے پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت عبد اللہ ان سے ملے اور کہا کہ اے ابن خدیج! آپ زمین کو کرائے پر دینے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟ حضرت رافع نے حضرت عبد اللہ سے کہا کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبد اللہ ڈرے کہ مبادا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی نیا حکم فرمایا ہو جو ان کے علم میں نہ ہو تو انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ایوب اور عبید اللہ اور کثیر بن فرقد اور مالک، نافع، حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے اوزاعی، حفص بن عنان، نافع، حضرت رافع کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور روایت کی ابو عبیدہ، حکم، نافع سے کہ

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَقَالَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر نے حضرت رافع کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ کہا ہاں۔ اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے عکرمہ بن عمار نے ابوالنجاشی سے کہ حضرت رافع نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے اور روایت کیا ہے اسے اوزاعی نے ابوالنجاشی سے، حضرت رافع بن خدیج ان کے چچا حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

ف۔ زید کے پاس اتنی زیادہ زمین ہے کہ ساری کی خود کاشت نہیں کر سکتا اور اپنی زمین بکر کو کاشتکاری کے لیے دیتا ہے یا زمین تو زیادہ نہیں لیکن خود شہر میں رہتا یا اور کوئی کاروبار کرتا ہے بایں وجہ اپنی زمین کاشتکاری کے لیے بکر کو دیتا ہے اور اس سے نصف یا تہائی یا چوتھائی وغیرہ پیداوار کا حصہ لینا مقرر کر لیتا ہے۔ اسے مزارعت کہتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اس طرح مزارعت پر زمین دینا جائز نہیں ہے جبکہ اہل حق کے باقی تینوں آئمہ مجتہدین یعنی امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جواز کے قائل ہیں۔ اس مسئلے میں دلائل کی کثرت اور تقویٰ و طہارت کی عظمت جانب امام اعظم ہے لیکن سہولت عام اور ضرورت عوام کا لحاظ آئمہ ثلاثہ کے موقف میں ہے۔ قاضی شرق و غرب امام ابو یوسف اور ناشر مذہب احناف امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہما بھی جانب جواز ہیں۔ ضرورت عوام کے باعث فقہائے احناف کا فتویٰ بھی قول صاحبین پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا وَأَنْفَعُ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مزارعت کیا کرتے تھے پس ذکر کیا کہ میرے ایک چچا نے ہمارے پاس آکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے روکا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت زیادہ نفع دینے والی ہے لہٰذا یہ نفع حاصل کرو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا فرمایا ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے پاس زمین ہو تو خود کاشت کرے یا کاشتکاری کے لیے اپنے بھائی کے سپرد کر دے لیکن اسے تہائی، چوتھائی یا اناج مقرر کر کے کرایہ پر نہ دے۔

۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ

محمد بن عبید، حماد بن زید، ایوب کا بیان ہے کہ یعلی بن حکیم نے میرے لیے لکھا کہ میں نے سلیمان بن یسار سے سنا ہے

حکیم أنی سمعت سلیمان بن یسار بمعنی إسناد عبید اللہ وحدیثه.

۴۔ حدثنا أبو بکر ابن أبی شیبة نا وکیع نا عمر بن ذر عن مجاهد عن ابن رافع ابن خدیج عن أبیه قال جاءنا أبو رافع من عند رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن أمر کان یرفق بنا وطاعة اللہ وطاعة رسوله أرفق بنا نهانا أن یزرع أحدنا إلا أرضا یملک رقبتها أو منیحة یمنحها رجل.

۵۔ حدثنا محمد بن کثیر أنا سفیان عن منصور عن مجاهد أن أسید بن ظهیر قال جاءنا رافع بن خدیج فقال إن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ینهاکم عن أمر کان لکم نافعا وطاعة اللہ وطاعة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أنفع لکم إن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ینهاکم عن الحقل وقال من استغنی عن أرضه فلیمنحها أخاه أو لیدع قال أبو داود وهکذا رواه شعبة ومفضل ابن مهلهل عن منصور قال شعبة أسید ابن أخی رافع بن خدیج.

۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی نا أبو جعفر الخطمی قال بعثنی عمی أنا وغلاما له إلی سعید بن المسیب قال فقلنا له شیء بلغنا عنک فی المزارعة قال کان ابن عمر لا یری بها بأسا حتی بلغه عن رافع بن خدیج حدیث فأتاه فأخبره رافع أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أتی بنی حارثة فرأی زرعا فی أرض ظهیر فقال ما أحسن زرع

عبید اللہ کی اسناد والی حدیث کے مطابق۔

ابن رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے لیکن اللہ کا حکم ماننا اور اس کے رسول کا حکم ماننا ہمارے لیے زیادہ نفع بخش ہے آپ نے ہمیں کاشتکاری سے منع فرمایا ہے مگر اپنی زمین میں جس کا وہ خود مالک ہو یا اسے کسی نے دی ہو۔

اسید بن ظہیر کا بیان ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں اس کام سے منع کیا ہے جو تمہارے لیے مفید ہے جبکہ اللہ کا حکم ماننا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ماننا تمہارے لیے زیادہ نفع بخش ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں مزارعت سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جسے اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو تو اپنے بھائی کو عاریۃً دے دے یا چھوڑ رکھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے شعبہ اور مفضل بن مہلہل نے منصور سے۔ شعبہ نے کہا کہ اسید حضرت رافع بن خدیج کے بھتیجے تھے۔

ابو جعفر خطمی کا بیان ہے کہ میرے چچا جان نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو سعید بن مسیب کی خدمت میں بھیجا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ مزارعت کے بارے میں آپ کی طرف سے ہمیں ایک بات پہنچی ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن عمر اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ انہیں حضرت رافع بن خدیج کی حدیث پہنچی۔ ان کے پاس گئے تو حضرت رافع نے انہیں بتایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ظہیر کی زمین

ظُهَيْرٍ قَالُوْا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ قَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوْا بَلَى وَلٰكِنَّهُ زَرْعُ فُلَانٍ قَالَ فَخُذُوْا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوْا عَلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ رَافِعٌ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ النَّفَقَةَ قَالَ سَعِيْدٌ أَفْقِرْ أَخَاكَ أَوْ أَكْرِهِ بِالدَّرَاهِمِ۔

میں زراعت دیکھی۔ فرمایا کہ ظہیر کی زراعت کیا خوب ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ ظہیر کی نہیں ہے۔ فرمایا کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں لیکن زراعت فلاں کی ہے۔ فرمایا کہ اپنی زراعت لے لو اور خرچ انہیں ادا کر دو۔ حضرت رافع کا بیان ہے کہ ہم نے اپنی زراعت لے لی اور خرچ اسے ادا کر دیا۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی تنگدستی دور کر دیا اسے ٹھیکے پر دے دو۔

۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرٰى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيِّ قُلْتُ لَهُ حَدَّثَكُمُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدٍ أَبِيْ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ إِنِّيْ لَيَتِيْمٌ فِيْ حَجْرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ أَخِيْ عِمْرَانُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا اور فرمایا کہ زراعت تین طرح ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کی اپنی زمین ہو اور اس میں کھیتی کرے۔ دوسرے یہ کہ زمین کسی سے مستعار لے کر اس میں کھیتی کرے۔ تیسرے یہ کہ سونے یا چاندی کے بدلے کرائے پر لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث پڑھی سعید بن یعقوب طالقانی کے سامنے کہ آپ سے حدیث بیان کی ابن المبارک، سعید ابی شجاع۔ عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج کا بیان ہے کہ یتیمی کے باعث میں حضرت رافع بن خدیج کے یہاں زیر پرورش تھا اور میں نے ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہم نے فلاں کو اپنی زمین دو سو درہموں کے بدلے کرائے پر دی ہے۔ فرمایا کہ ایسا کرنا چھوڑ دو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔

۸۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا بُكَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نُعْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيْهَا فَسَأَلَهُ لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ

ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زمین میں کھیتی کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اسے پانی دے رہے تھے۔ دریافت فرمایا کہ کھیتی کس کی ہے اور زمین کس کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ بوتا ہوں بیج اور

الأرض فقال زرعي ببذري وعملي لي الشطر ولبني فلان الشطر قال أربيتما فردّ الأرض على أهلها وخذ نفقتك.

محنت میری طرف سے تھی پیداوار پر اور نصف فلاں والوں کا ہے۔ فرمایا کہ تم دونوں نے سودی کاروبار کیا۔ زمین اس کے مالک کو دے دو اور اپنا خرچ لے لو۔

ف: مندرجہ بالا احادیث امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید کر رہی ہیں اگرچہ ایسی حدیثیں بھی موجود ہیں جن سے دیگر آئمہ اور صاحبین کے مذہب کی تائید ہوتی اور جواز کی صورت نکلتی ہے لیکن ترجیح مذہب امام ہی کو حاصل ہے جبکہ دیگر بزرگوں نے ضرورت عوام اور سہولت عام کو زیادہ ملحوظ رکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب في زرع الأرض بغير إذن صاحبها

مالک کی اجازت کے بغیر زمین میں زراعت کرنا

٩ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا شريك عن أبي إسحٰق عن عطاء عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من زرع في أرض قوم بغير إذنهم فليس له من الزرع شيء وله نفقته.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے لوگوں کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کھیتی باڑی کی تو زراعت سے اس کے لیے کچھ نہیں ہے اور اسے اس کا خرچ (مزدوری حیثیت) ملے گا۔

باب في المخابرة

بٹائی کا بیان

١٠ - حدثنا أحمد بن حنبل نا إسمٰعيل ح ونا مسدد أن حمادا وعبد الوارث حدثاهم كلهم عن أيوب عن أبي الزبير قال عن حماد وسعيد بن ميناء ثم اتفقوا عن جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة والمحاقلة والمخابرة والمعاومة قال عن حماد وقال أحدهما والمعاومة وقال الآخر بيع السنين ثم اتفقوا وعن الثنيا ورخص في العرايا.

احمد بن حنبل، اسمٰعیل، مسدد، حماد اور عبد الوارث، ایوب، ابو الزبیر، حماد اور سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنت، محاقلہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا ہے۔ یہ حماد کی روایت ہے اور دونوں میں سے ایک نے معاومہ کہا جبکہ دوسرے نے کہا کہ کئی سالوں تک کی بیع سے پھر سب متفق ہو گئے کہ استثناء کرنے سے اور بیع عرایا (ان سب کا ذکر کتاب البیوع میں ہو چکا ہے) کی اجازت مرحمت فرمائی۔

١١ - حدثنا عمر بن يزيد السياري أبو حفص نا عباد بن العوام عن سفيان بن حسين عن يونس بن عبيد عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة والمحاقلة وعن الثنيا إلا أن تعلم.

عمر بن یزید سیاری ابو حفص، عباد بن عوام، سفیان بن حسین، یونس بن عبید، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ و محاقلہ سے منع فرمایا ہے اور استثناء کرنے سے مگر جبکہ مقدار معلوم ہو۔

١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا ابْنُ رَجَاءٍ يَعْنِي الْمَكِّيَّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو بٹائی پر زمین دینا نہ چھوڑے وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتا ہے۔

١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ ثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ۔

ثابت بن حجاج سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مخابرہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تم نصف یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین لو۔

ف۔ مذکورہ بالا احادیث سے بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے جبکہ بعض حضرات کے نزدیک یہ ممانعت فتح خیبر کے وقت منسوخ ہو گئی تھی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی مفتوحہ زمین کاشتکاری کے لیے یہودیوں کے پاس ہی رہنے دی اور ان سے نصف حصہ پیداوار کا وصول کیا جاتا تھا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خیبر والی حدیثیں ان کی ناسخ نہیں ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہودیوں کو بٹائی پر زمین کاشتکاری کے لیے دے کر نصف حصہ پیداوار کا وصول کرنا خراج کی ایک صورت تھی۔ بہر حال امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما بھی مزارعت کو جائز قرار دیتے ہیں اور فقہائے احناف کا فتویٰ بھی قول صاحبین پر ہے کیونکہ یہ ضرورت عام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٧ فِي الْمُسَاقَاةِ

پھلوں کی بٹائی

١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر والوں (یہودیوں) سے نصف حصے پر معاملہ فرمایا تھا جو بھی پھلوں اور زراعت کی صورت میں حاصل ہو۔

١٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ

نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے کھجوروں کے باغات اور ان کی زمین اس شرط پر دے دی کہ اس میں محنت کریں اور مالی اخراجات برداشت کریں اور اس کے نصف پھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہوں

أموالهم وأن لرسول الله صلى الله عليه وسلم شطر ثمرها۔ گے۔

ف: اپنے چند درخت یا باغ کی دیکھ بھال زید خود نہیں کر سکتا بلکہ محنت یا ضرورت کے تحت بکر کو دے دیتا ہے کہ آب پاشی وغیرہ کی محنت وہ کرے اور جتنا پھل حاصل ہو اس میں سے نصف یا تہائی یا چوتھائی زید کا ہوگا۔ اسے مساقاۃ کہا جاتا ہے۔ اس حدیث سے مساقاۃ اور مزارعت کا جواز نکل رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۔ حدثنا أيوب بن محمد الرقي نا عمر بن أيوب نا جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران عن مقسم عن ابن عباس قال افتتح رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر واشترط أن له الأرض وكل صفراء وبيضاء وقال أهل خيبر نحن أعلم بالأرض منكم فأعطناها على أن لكم نصف الثمرة ولنا نصف فزعم أنه أعطاهم على ذلك فلما كان حين يصرم النخل بعث إليهم عبد الله ابن رواحة فحزر عليهم النخل وهو الذي يسميه أهل المدينة الخرص فقال في ذه كذا وكذا قالوا أكثرت علينا يا ابن رواحة قال فأنا ألي حزر النخل وأعطيكم نصف الذي قلت قالوا هذا الحق وبه تقوم السماء والأرض قد رضينا أن نأخذه بالذي قلت۔

مقسم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو یہ شرط رکھی کہ زمین آپ کی ملکیت ہوگی اور جو سونا یا چاندی نکلے وہ بھی حضور کی ہوگی۔ خیبر والوں نے کہا کہ ہم زمین کو آپ حضرات سے زیادہ جانتے ہیں۔ لہٰذا یہ آپ اس شرط پر ہمیں دے دیجئے کہ نصف پھل آپ کے ہوں اور نصف ہمارے ہیں۔ آپ نے اس شرط پر زمین انہیں دے دی۔ جب کھجوروں کے پکنے کا وقت آتا تو آپ ان کے پاس حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو بھیج دیا کرتے۔ وہ کھجوروں کا اندازہ لگایا کرتے تھے۔ جسے اندازہ لگانے کو اہل مدینہ خرص کہا کرتے تھے۔ جب وہ حضرت عبد اللہ کہتے کہ اس باغ میں اتنی کھجوریں ہوں گی تو وہ یہودی کہتے کہ ابن رواحہ آپ نے زیادہ بتا دی ہیں۔ فرماتے کہ کھجوریں میں توڑ لوں گا اور جو میں نے کہا ہے اس کا نصف تمہیں دے دوں گا۔ پس انہوں نے کہا کہ یہی وہ حق ہے جس کے سہارے آسمان اور زمین قائم ہیں۔ ہم وہی لینے پر راضی ہیں جو آپ نے فرمایا۔

۱۷۔ حدثنا علي بن سهل الرملي نا زيد بن أبي الزرقاء عن جعفر بن برقان بإسناده ومعناه قال فحزر وقال عند قوله وكل صفراء وبيضاء يعني الذهب والفضة۔

زید بن ابو زرقاء نے جعفر بن برقان سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فحزر کہا اور کل صفراء و بیضاء کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ سونا اور چاندی جو نکلے وہ حضور کا ہوگا۔

۱۸۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا كثير يعني ابن هشام عن جعفر بن برقان نا ميمون عن مقسم أن النبي صلى الله عليه وسلم حين افتتح خيبر فذكر نحو حديث زيد قال فحزر النخل وقال فأنا ألي جذاذ

میمون نے مقسم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا۔ آگے حدیث زید کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا پس انہوں نے حضرت عبد اللہ کا اندازہ کیا اور فرمایا کہ کھجوروں کو میں کاٹوں گا اور جو میں نے کہا ہے تمہیں اس کا نصف دے دوں گا۔

النخل وأعطيكم نصف الذي قلت۔

باب في الخرص۔

پیداوار کا اندازہ کرنا

۱۹۔ حدثنا يحيى بن معين نا حجاج عن ابن جريج قال أخبرت عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يبعث عبد الله بن رواحة فيخرص النخل حين يطيب قبل أن يؤكل منه ثم يخير اليهود يأخذونه بذلك الخرص أم يدفعونه إليهم بذلك الخرص لكي تحصى الزكوة قبل أن تؤكل الثمار وتفرق۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کرتے تو وہ کھجوروں کا پکنے کے وقت اندازہ کرتے اس سے پہلے کہ ان میں سے کھائی جائیں پھر یہودیوں کو اختیار دیا جاتا تھا کہ اس اندازے کے مطابق لیں یا اندازے کے مطابق انہیں (مسلمانوں کو) دے دیں تاکہ زکوٰۃ کا حساب ہو سکے پھلوں کے کھانے اور متفرق کرنے سے پہلے۔

۲۰۔ حدثنا ابن أبي خلف نا محمد بن سابق عن إبراهيم بن طهمان عن أبي الزبير عن جابر أنه قال لما أفاء الله على رسوله خيبر فأقرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كما كانوا وجعلها بينه وبينهم فبعث عبد الله بن رواحة فخرصها عليهم۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خیبر مرحمت فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (یہودیوں کو) حسب سابق برقرار رکھا اور اسے اپنے اور ان کے درمیان رکھ لیا پس حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا جاتا جو ان کے لیے اندازہ کر دیتے۔

۲۱۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الرزاق ومحمد بن بكر قالا نا ابن جريج قال أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول خرصها ابن رواحة أربعين ألف وسق وزعم أن اليهود لما خيرهم ابن رواحة أخذوا الثمر وعليهم عشرون ألف وسق۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن رواحہ نے چالیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ کیا۔ یہودیوں کو جب حضرت ابن رواحہ نے اختیار دیا تو انہوں نے پھل لے لیے کہ بیس ہزار وسق ادا کر دیں گے۔ (اگر یہ اندازہ نہ ہوتا تو وہ پھلوں کو حضرت ابن رواحہ کے سپرد کر کے بیس ہزار وسق کھجوریں لینا قبول کرتے)

ف۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر کے باغات کی کھجوروں کا اندازہ چالیس ہزار وسق کیا جبکہ ابھی وہ درختوں ہی پر تھیں۔ ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حصے پر بیس ہزار وسق کھجوریں آئیں۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اگر دس صاع کا ایک من شمار کیا جائے تو اس طرح ایک وسق میں چھ من کھجوریں ہوئیں اور بیس ہزار وسق کھجوروں کی مقدار ایک لاکھ بیس ہزار من ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی کھجوروں کا اندازہ کرنے کے لیے جو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب فرمایا وہ بہت ہی مناسب تھا۔ جب یہودیوں نے ان کی مہارت

اور انصاف کو چیلنج کرتے ہوئے چالیس ہزار وسق کھجوروں کے اندازے کو زائد بتایا تو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے ان کے سامنے دوسری صورت رکھی کہ تم باغات سے ایک طرف ہو جاؤ۔ پھل میں خود کاٹوں گا اور تمہارے حصے کی بیس ہزار وسق کھجوریں تمہیں ادا کروں گا۔ اگر بقول تمہارے میرا اندازہ زیادہ ہے تو اس صورت میں ہمارے لیے بیس ہزار وسق سے کم کھجوریں بچیں گی لیکن تم مجھ سے اپنی پوری کھجوریں وصول کر لینا۔ یہودی اگرچہ اندازے کو زائد بتلاتے تھے لیکن جانتے تھے کہ اندازہ درست کیا گیا ہے لہٰذا وہ باغات کو چھوڑنے اور حضرت عبداللہ بن رواحہ سے بیس ہزار وسق کھجوریں لینے پر آمادہ نہیں ہوئے بلکہ باغات کو اپنی ہی تحویل میں رکھا خود پھل کاٹے اور پھلوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ ادا کر دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْمُعَلِّمِ

معلم کا اجرت لینا

۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ لَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، حمید بن عبدالرحمن رواسی، مغیرہ بن زیادہ، عبادہ بن نسی، اسود بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے اصحاب صفہ میں سے کچھ حضرات کو قرآن مجید اور لکھنا سکھایا۔ ان میں سے ایک آدمی نے مجھے کمان کا تحفہ دیا۔ میں نے کہا یہ کوئی مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ساتھ میں اللہ کی راہ میں تیر چلاؤں گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ مسئلہ دریافت کروں گا۔ پس میں حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! ایک آدمی نے مجھے کمان بطور تحفہ دی ہے جس کو میں نے لکھنا اور قرآن مجید سکھایا ہے یہ مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا۔ فرمایا اگر تم آگ کا طوق پہننا چاہتے ہو تو اسے قبول کر لو۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ فَقُلْتُ مَا تَرَى فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا أَوْ تَعَلَّقْتَهَا۔

عمرو بن عثمان اور کثیر بن عبید، بقیہ، بشر بن عبداللہ بن یسار، عمرو، عبادہ بن نسی، جنادہ بن ابی امیہ سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلی حدیث کے مطابق روایت کی ہے اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کا ارشاد گرامی اس کے متعلق کیا ہے؟ فرمایا کہ چنگاری ہے جو تم اپنے دونوں کندھوں کے درمیان پہنو گے یا اسے لٹکاؤ گے۔

ف۔ ایسی ہی بکثرت احادیث مطہرہ کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعلیم قرآن مجید کی اجرت لینا جائز نہیں ہے اکثر متقدمین بھی اسی کے قائل تھے لیکن قرون اولیٰ جیسی حالت نہ رہنے کے باعث متاخرین علماء نے اس کی اجازت دی ہے بہرحال التقویٰ دعہ ہے اور فتویٰ یہ ہے لہٰذا عمل کرنے والا اپنے حوصلے کے مطابق جس پر چاہے عمل کر سکتا ہے وسعت ہے اور رخصت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْأَطِبَّاءِ

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ قَالَ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَشَفَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَشْفِيهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرِئَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

معالج کا اجرت لینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب ایک سفر میں گئے تو عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے اور ان سے ضیافت کے طلبگار ہوئے تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کسی چیز نے بھی فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے جا کر کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر چیز سے ان کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن فائدہ نہیں ہوا کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ میں دم کر دوں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کے طلبگار تھے تو تم نے انکار کر دیا للہٰذا میں دم نہیں کروں گا یہاں تک کہ میرے لیے کوئی انعام مقرر کر دو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ پس وہ صاحب ان کے پاس تشریف لے گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہوا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام مقرر کیا تھا وہ پیش کر دیا۔ ساتھیوں نے کہا کہ اسے تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صاحب نے کہا کہ ایسا نہ کیجیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کر لیں۔ اگلے روز وہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔ ف

ف ۱۰ اس حدیث سے کئی چیزیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ آیات قرآنیہ میں شفا بھی ہے۔ روحانی شفا تو ہر ایک کے نزدیک مسلم لیکن جسمانی شفا سے بھی کلام الٰہی کا دامن خالی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ قرآنی آیات سے دم اور جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی مرضی سے دم کرنے والے کی مالی خدمت کرے تو اس کے جواز میں کلام نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حصے کا مطالبہ کر کے اور تطییباً لقلوبکم کی تنبیہ فرما کر جواز کو خوب ذہن نشین کروا دیا تاکہ کسی کے دل میں اس کے متعلق کوئی شبہ نہ رہ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون أنا هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن أخيه معبد بن سيرين عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث۔

حسین بن علی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین ان کے بھائی معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۲۶ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا شعبة عن عبد الله بن أبي السفر عن الشعبي عن خارجة بن الصلت عن عمه أنه مر بقوم فأتوه فقالوا إنك جئت من عند هذا الرجل بخير فارق لنا هذا الرجل فأتوه برجل معتوه في القيود فرقاه بأم القرآن ثلاثة أيام غدوة وعشية وكلما ختمها جمع بزاقه ثم تفل فكأنما أنشط من عقال فأعطوه شيئا فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكره له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل فلعمري لمن أكل برقية باطل لقد أكلت برقية حق۔

خارجہ بن صلت نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ بھلائی والے شخص یعنی رحمت عالم کے پاس سے تشریف لا رہے ہیں لہٰذا ہمارے اس آدمی پر دم کر دیجئے۔ پس وہ ایک دیوانے کو لے کر آئے جسے بیڑیوں سے باندھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے صبح و شام تین روز تک سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جب ختم کرتے تو منہ میں تھوک جمع کر کے تھوک دیتے۔ پس وہ ایسا ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہو گیا ہے۔ پس انہوں نے انعام کے طور پر کوئی چیز دی۔ پس لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور آپ سے ذکر کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ مجھے اپنی عمر کی قسم لوگ جھوٹی جھاڑ پھونک سے کھاتے ہیں اور تم نے سچے دم سے کھایا۔

باب في كسب الحجام

حجام کا اجرت لینا

۲۷ حدثنا موسى بن إسماعيل نا أبان عن يحيى عن إبراهيم بن عبد الله بن قارظ عن السائب بن يزيد عن رافع بن خديج أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ، سائب بن یزید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے اور کتے

قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ۔

کی قیمت پلید ہے اور زانیہ کی کمائی پلید ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى أَمَرَهُ أَنِ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ۔

ابن محیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری لینے کی اجازت مانگتے رہے لیکن آپ نے انہیں اس سے منع فرما دیا وہ برابر سوال کرتے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دینا اور اپنے غلام کو۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ نَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی اگر آپ اسے پلید جانتے تو اسے عطا نہ فرماتے۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تو اسے ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کچھ کمی کر دیں۔

اس باب کی چاروں حدیثوں میں سے پہلی دو حدیثوں سے پچھنے یعنی سینگی لگوانے کی اجرت ناجائز ثابت ہو رہی ہے اور اگلی دونوں حدیثوں سے جواز ثابت ہو رہا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینگی لگانے والے کو خود اجرت دی۔ لہٰذا پچھلی حدیثوں کی تاویل کیجئے کے بغیر چارہ کار نہیں اور فتویٰ اس کی اجرت کے جواز پر ہے۔ خصوصاً اس زمانے میں جبکہ سینگی لگوانے سے بڑھ کر منزل آگے معاملہ پہنچ گیا یعنی اب تو بات اپریشن تک آ پہنچی ہے لہٰذا حالات حاضرہ کے تحت معالجہ کی اجرت کے بغیر گزارہ نہیں ہے اس لیے اہل علم حضرات کا فتویٰ اس کے جواز کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي كَسْبِ الْإِمَاءِ

لونڈیوں کی کمائی کا بیان

۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

عبید اللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابو حازم۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

كَسْبِ الْإِمَاءِ۔

٣٢۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ قَالَ جَاءَ رَافِعُ بْنُ رِفَاعَةَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَقَدْ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَنَهَانَا عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ إِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا وَقَالَ هٰكَذَا بِأَصَابِعِهِ نَحْوَ الْخُبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ۔

طارق بن عبد الرحمن قرشی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کی مجلس کی طرف آئے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آج ہمیں منع فرمایا ہے لیکن کچھ چیزوں کا ذکر کیا اور ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے مگر جو وہ اپنے ہاتھ سے محنت مزدوری کرے اور اپنی انگلیوں کے اشارے سے کہا جیسے روٹی پکانا، چرخہ کاتنا اور روئی دھننا وغیرہ۔

٣٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ هُوَ ابْنُ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ حَتَّى يُعْلَمَ مِنْ أَيْنَ هُوَ۔

احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، عبید اللہ بن ہریر کے والد ماجد ان کے والد محترم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں سے حاصل کی ہے۔

بَابٌ فِي عَسْبِ الْفَحْلِ۔

نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت

٣٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

ف۔ اگر نر والا دوسرے کی مادہ پر اپنا جانور چھوڑنے کی اجرت لے تو از روئے احادیث یہ جائز نہیں ہے۔ اس مرحلے پر ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور احسان کا مالی صلہ نہیں لینا چاہیے کیونکہ اس فعل کا معاوضہ لینے کی ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي الصَّائِغِ۔

سُنار کا بیان

٣٥۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ قَالَ قَطَعْتُ مِنْ أُذُنِ غُلَامٍ أَوْ قُطِعَ مِنْ أُذُنِي فَقَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ حَاجًّا فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَرَفَعَنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذَا

علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ابو ماجدہ نے فرمایا، میں نے ایک لڑکے کا کان کاٹ دیا یا میرا کسی نے کان کاٹ دیا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے ہم ان کے پاس جمع ہو گئے تو انہوں نے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ بات تو قصاص تک پہنچ گئی کسی حجام

فَلَمَّا بَلَغَ الْقِصَاصُ ادْعُوا لِي حَجَّامًا لِيُقْتَصَّ مِنْهُ فَلَمَّا دُعِيَ الْحَجَّامُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي وَهَبْتُ لِخَالَتِي غُلَامًا وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَارَكَ لَهَا فِيهِ فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسَلِّمِيهِ حَجَّامًا وَلَا صَائِغًا وَلَا قَصَّابًا۔

کو میرے پاس لایا گیا اور کہا کہ اس سے قصاص لے۔ جب حجام کو بلایا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور مجھے امید ہے کہ انہیں اس میں برکت ہوگی۔ لیکن میں نے ان سے کہا کہ اسے کسی حجام، سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَقِيُّ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَعْنَاهُ۔

علاء بن عبد الرحمن حرقی نے بنی سہم کے فرد ابوماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے پھر حسبِ سابق پہلی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى نَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَاجِدَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

یوسف بن موسیٰ، سلمہ بن فضل، ابن اسحاق، علاء بن عبد الرحمن، ابو ماجدہ سہمی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

بَابٌ فِي الْعَبْدِ يُبَاعُ وَلَهُ مَالٌ۔

جو غلام بیچا جائے اور اس کا مال ہو

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا غلام بیچا جس کا مال بھی ہو تو مال بیچنے والے کا ہوگا مگر جبکہ خریدار شرط کر لے اور جس نے کھجور کا درخت بیچا جس میں پیوند لگا ہوا ہو تو پھل بیچنے والے کا ہوگا مگر جب کہ خریدار شرط کر لے۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ الْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ النَّخْلِ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غلام کے متعلق روایت کی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھجور کے درخت کے متعلق روایت کی ہے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنا غلام فروخت کیا اور اس کے پاس مال ہو تو وہ بیچنے والے کا ہے مگر جبکہ خریدار شرط کرے۔

باب ۳۱ فِي التَّلَقِّي۔

تاجروں سے پہلے ملنا

۳۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا الْأَسْوَاقَ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے اور مال کے لیے آگے جا کر نہ ملے بلکہ منڈیوں میں پہنچنے دے۔

۳۲ — حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ فَإِنْ تَلَقَّاهُ مُتَلَقٍّ مُشْتَرٍ فَاشْتَرَاهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَتِ السُّوقَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ سُفْيَانُ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ عِنْدِي خَيْرًا مِنْهُ بِعَشَرَةٍ۔

ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر مال خریدنے سے منع فرمایا ہے اور اگر کوئی آگے جا کر مال کا سودا کرلے تو مال والے کو بازار میں پہنچ جانے پر اختیار ہوگا کہ بیچ قائم رکھے یا توڑ دے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ سفیان نے فرمایا کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے یعنی یہ کہنا کہ دس روپے کا میرے پاس اس سے بہتر چیز ہے۔

باب ۳۲ فِي النَّهْيِ عَنِ النَّجْشِ۔

نجش کی ممانعت

۳۳ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نرخ بڑھانے کے لیے ملی بھگت کے ساتھ بولی نہ لگاؤ۔

ف: ایک آدمی کو چیز خریدنا تو منظور نہیں لیکن اس کے مالک سے مل کر یا بغیر ملے دوسرے خریدار کو دھوکا دینے کی خاطر قیمت لگا رہا ہے تاکہ دوسرا خریدار اس سے بڑھ کر قیمت دے کر خرید لے۔ یہ اپنے مسلمان بھائی کو دھوکا دینا اور بدخواہی کا مظاہرہ کرنا ہے جو اسلامی اخوت و محبت کے سراسر منافی ہے۔ مسلمانوں کا سچا محب اس وعدۂ الٰہی پر یقین رکھتا ہے۔ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیج رکھو گے اسے اللہ کے پاس

هُوَ خَيْرًا وَّأَعْظَمَ أَجْرًا (۷۳ : ۲۰) بہتر اور بڑے ثواب کی صورت میں پاؤ گے۔

لہٰذا وہ اپنے لیے ایسے اعمال آگے بھیجے کا جن کا اچھا صلہ ملے۔ اپنے لیے ایسے درخت لگائے گا جن کے پھل میٹھے اور لذیذ ہوں۔ وہ ہرگز اپنے لیے کانٹے دار درخت لگانا پسند نہیں کرتا اور نہ ایسے اعمال کا مرتکب ہوتا ہے جو اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹ کر لے جائیں۔ وہ خدا کے بندوں پر رحم کرتا ہے تاکہ خالق و مالک اس پر رحم فرمائے۔ وہ خدا کے بندوں کو نقصان نہیں پہنچاتا کہ بدی زندگی میں ہے نقصان پہنچے اگر وہ مسلمان کو دھوکا دیتا اور ظلم و ستم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا تو اس کا سبب یہی ہے کہ آخرت اور وہاں کی سزا و جزا پر اس کا ایمان لانا محض رسمی ہے وہ خوف خدا اور خطرۂ روز جزا سے عاری ہو چکا ہے ورنہ ایسے اعمال و افعال کے مرتکب جانے کی وہ ہرگز جرأت نہ کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

دیہاتی کا مال بیچنے کی ممانعت

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا أَبُو ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقُلْتُ مَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

طاؤس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شہری دیہاتی کے مال کا سودا نہ کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ دیہاتی کے مال کا سودا کرنا کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کی کوئی دلالی نہ ہو۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الزِّبْرِقَانِ أَبَا هَمَّامٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ زُهَيْرٌ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَا أَبُو هِلَالٍ نَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا يَبِيعُ لَهُ شَيْئًا وَلَا يَبْتَاعُ لَهُ شَيْئًا۔

حسن نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہری دیہاتی کا سودا نہ کرے خواہ وہ اس کا بھائی یا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے حفص بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوہلال، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے یہ جامع کلمہ ہے یعنی اس کی کوئی چیز فروخت نہ کرے اور نہ اس کے لیے کوئی چیز خریدے۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدِمَ بِحَلُوبَةٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ

سالم مکی سے ایک اعرابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں وہ ایک دودھ والی اونٹنی لے کر آیا اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ٹھہرا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری کسی دیہاتی کا سودا کرے لہٰذا تم

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَكِنِ اذْهَبْ إِلَى السُّوقِ فَانْظُرْ مَنْ يُبَايِعُكَ فَشَاوِرْنِي حَتَّى آمُرَكَ وَأَنْهَاكَ.

بازار جا کر دیکھو کہ تم سے کون سودا کرتا ہے۔ پھر مجھ سے مشورہ کر لینا تو میں تمہیں فروخت کرنے کے لیے کہوں گا یا انہیں بیچنے سے روک دوں گا۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَذَرُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہری دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو روزی دیتا ہے۔

بَابٌ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَكَرِهَهَا

جس نے دودھ روکا ہوا جانور خریدا پھر اسے ناپسند کیا

۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قافلے والوں سے آگے جا کر سودا نہ کرو اور ایک کے سودے پر کوئی دوسرا سودا نہ کرے اور اونٹنی یا بکری کا دودھ روک کر جو ایسا جانور خریدے تو دوہنے کے بعد اسے دونوں میں سے بہتر صورت کا اختیار ہوگا۔ اگر وہ پسند کرے تو رکھ لے اور ناپسند ہو تو واپس کر دے نیز ایک صاع کھجوریں بھی ادا کرے۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَحَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ.

محمد ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی تو تین دن تک اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اسے واپس کر دے نیز گندم کے علاوہ ایک صاع کوئی سا اناج بھی دے۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَخْلَدٍ التَّمِيمِيُّ نَا الْمَكِّيُّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً احْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

عبد اللہ بن مخلد تمیمی، مکی ابن ابراہیم، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبد الرحمن بن زید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خرید کر اس کا دودھ لیا اگر پسند کرتا ہو تو اسے رکھ لے اور ناپسند کرتا ہو تو دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں ادا کرے۔

۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ أَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا۔

جمیع بن عمیر تیمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں والا جانور خریدا تو تین دن تک اسے اختیار ہے۔ اگر اسے واپس کرے تو ساتھ ہی اس کے دودھ کے برابر یا اس سے دو چند گندم ادا کرے۔

ف۔ جانور کا دودھ کئی روز تک اس کے تھنوں میں روک کر فروخت کرنے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ اس کی زیادہ قیمت وصول ہو سکے گی۔ وہ بے خبری میں یہی سمجھے گا کہ یہ جانور تو بہت دودھ دیتا ہے اور واقعی قیمت سے زیادہ دے کر اسے خرید لے گا۔ جانور کے مالک کی یہ حرکت صریح دھوکا ہے جو ایک مسلمان کی شان کے ہرگز شایاں نہیں کیونکہ دھوکا دے کر جتنی زائد رقم وصول کرنے میں کامیاب ہوا وہ محض دھوکے سے حاصل کی ہے جو اس کے لیے قطعاً جائز نہیں بھلا مسلمان ایسے حربوں سے اپنی پاک روزی کو کب پلید کرنے لگا ہے جبکہ ان کے خالق و مالک نے صاف صاف فرما دیا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (۲: ۱۸۸) اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْحُكْرَةِ۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

۵۲ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ كَانَ يَحْتَكِرُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَأَلْتُ أَحْمَدَ مَا الْحُكْرَةُ قَالَ مَا فِيهِ عَيْشُ النَّاسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْمُحْتَكِرُ مَنْ يَعْتَرِضُ السُّوقَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت معمر بن ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو بنی عدی بن کعب کے ایک فرد تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذخیرہ اندوزی نہیں کرے گا مگر خطا کار۔ میں (محمد بن عمرو بن عطاء) نے سعید بن مسیب سے عرض کی کہ آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں تو فرمایا کہ حضرت معمر بھی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے امام احمد سے دریافت کیا کہ ذخیرہ اندوزی کیا ہے؟ فرمایا کہ جن چیزوں پر لوگوں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ امام اوزاعی نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوز وہ ہے جو مال کو بازار میں نہ پہنچنے دے۔

۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ نَا أَبِي ح وَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا يَحْيَى بْنُ الْفَيَّاضِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لَيْسَ فِي التَّمْرِ حُكْرَةٌ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَنِ الْحَسَنِ فَقُلْنَا لَهُ لَا تَقُلْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا بَاطِلٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ

محمد بن یحییٰ بن فیاض ان کے والد ماجد ابن المثنیٰ یحییٰ بن فیاض، ہمام سے روایت ہے کہ قتادہ نے فرمایا۔ کھجوروں میں ذخیرہ اندوزی نہیں ہے۔ ابن مثنیٰ نے کہا کہ یہ امام حسن بصری سے مروی ہے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اسے امام حسن بصری سے روایت نہ کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمارے

الْمُسَيَّبِ يَحْتَكِرُ النَّوَى وَالْخَبَطَ وَالْبِزْرَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ كَبْسِ الْقَتِّ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْحُكْرَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ فَقَالَ اكْبِسْهُ.

نزدیک یہ حدیث باطل محض ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید بن مسیب ذخیرہ کیا کرتے تھے کھجور کی گٹھلیوں، جانوروں کے چارے اور بیجوں کا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے احمد بن یونس سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے سفیان سے جانوروں کے چارے کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ اسلاف اس کے ذخیرہ کو ناپسند فرماتے تھے اور میں نے ابوبکر بن عیاش سے پوچھا تو فرمایا کہ روک سکتے ہو۔

بَابٌ فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ

درہموں کو توڑنے کا بیان

۵۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُكْسَرَ سِكَّةُ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةُ بَيْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ.

احمد بن حنبل، معتمر، محمد بن فضاء اپنے والد ماجد علقمہ بن عبداللہ کے والد محترم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے سکہ رائج الوقت کو توڑنے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ کسی ضرورت کے تحت ہو۔

بَابٌ فِي التَّسْعِيرِ

نرخ مقرر کرنا

۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلْ أَدْعُو ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ سَعِّرْ فَقَالَ بَلِ اللهُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلِمَةٌ.

محمد بن عثمان دمشقی، سلیمان بن بلال، علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ نرخ مقرر فرما دیجیے۔ فرمایا بلکہ دعا کروں گا، پھر ایک شخص نے آکر عرض کی۔ یارسول اللہ! بھاؤ مقرر فرما دیجیے۔ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی بھاؤ گھٹاتا بڑھاتا ہے اور میں یہ آرزو رکھتا ہوں کہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں کہ میں نے کسی پر بھی زیادتی نہ کی ہو۔

۵۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ

انس، قتادہ اور حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ بھاؤ بہت چڑھ گئے ہیں لہٰذا ہمارے لیے نرخ مقرر کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے وہی رزق کی تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور میں یہ تمنا رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں

اَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطَالِبُنِیْ بِمَظْلَمَۃٍ فِیْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ ملوں کہ تم میں سے کسی کا مجھ سے مطالبہ نہ ہو، جانی یا مالی زیادتی کا۔

ف۔ حکومت کا کسی چیز پر کنٹرول کرنا یعنی اس کا نرخ مقرر کرنا اس حالت میں ظلم ہے جبکہ ایسا کرنے سے کتنے ہی آدمیوں کا واقعی نقصان ہو مگر سرمایہ دار اپنے مال کی منہ مانگی قیمت وصول کریں اور آپس کی ملی بھگت اور ذخیرہ اندوزی سے غریب عوام کو لوٹ رہے ہوں تو ایسے حالات میں حکومت کا نرخ مقرر کر دینا اور ذخیرہ اندوزوں کو مال کھلی مارکیٹ میں لانے پر مجبور کر دینا غریب عوام کے ساتھ ہمدردی ہے۔ راشن بندی یا ذریعہ لگانے کے باعث بعض اجناس کو حکومت خود خریدتی ہے جس کے باعث حکومت جس جنس کو خریدتی ہے اس کی مقدار اور قیمت کا قبل از وقت اعلان کر دیتی ہے۔ مثلاً پچھلے سال حکومت نے پچاس من گندم خریدی۔ اس سال گندم کی فصل مارکیٹ میں آنے سے پانچ چھ مہینے پہلے ہی اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اس سال حکومت اتنے لاکھ ٹن گندم خریدے گی اور ساٹھ روپے من خریدی جائے گی جب تک حکومت کی معینہ مقدار حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک کوئی شخص کھلی مارکیٹ میں اپنی گندم برائے فروخت لے جانے کا مجاز نہیں ہوگا۔ ایسی خریداری تین وجہ سے غیر شرعی اور ظلم قرار پاتی ہے۔

۱۔ نرخ وہ ہوتا ہے جو فریقین یعنی بائع اور مشتری کی رضامندی سے قرار پائے لیکن یہاں حکومت خود بھاؤ مقرر کر کے اعلان کر دیتی ہے خواہ اجناس فروخت کرنے والوں کو وہ منظور ہو یا نہ ہو۔ بیع کا شرعی طریقہ ایجاب ہو اور بائع والی گنجائش بھی سرے سے مفقود کر کے مشتری نے بائع کو مجبور محض بنا دیا کہ اس تجارت میں اس کی مرضی کو سرے سے دخل ہی نہیں۔ ستم بالائے ستم یہ ہوتا ہے کہ جب حکومت اپنی معینہ مقدار خرید لیتی ہے اور باقی کاشتکاروں کو اپنی اجناس کھلی مارکیٹ میں لانے کی اجازت مل جاتی ہے تو منڈی کا بھاؤ عموماً اس بھاؤ سے اونچا ہوتا ہے جس پر گورنمنٹ نے خریداری کی ہوتی ہے۔ حکومت نے مثلاً ساٹھ روپے من کی گندم خریدی تو اب منڈی میں تقریباً ستر روپے من بکے گی۔ یوں ایک جانب دیہات کے کاشتکاروں کو منڈی کی نسبت دس روپے من کم وصول ہوئے اور دوسری جانب دیہات کا غیر کاشتکار طبقہ اپنی ضروریات کے لیے ستر روپے من گندم خریدے گا۔ حکومت اپنے اس طریقہ خریداری کا یہ عذر پیش کیا کرتی ہے کہ ہم جس بھاؤ خریدتے ہیں راشن میں اسی بھاؤ پبلک کو کھلا دیتے ہیں بلکہ خزانہ عامرہ پر بوجھ ڈال کر راشن میں پبلک کو تین روپے فی من دیتے ہیں لہٰذا ہم نے پبلک کے ساتھ کسی حد تک ہمدردی کا اظہار ہی کیا ہے اور ظلم یا نا انصافی کا تو ہمارے اس فعل میں شائبہ بھی داخل نہیں ہے۔ یہ وضاحت شاید ان طبقے کے مطمئن ہو جانے کے لیے ممکن ہے کافی ہو لیکن ہماری سمجھ بوجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ کاشتکاروں کو حکومت کے ہاتھوں مثلاً ساٹھ روپے من گندم فروخت کر کے منڈی کی نسبت دس روپے فی من کم ملے اور ان کے کاشتکار دیہاتی بھائی منڈی سے ستر روپے فی من گندم خرید کر کھائیں جبکہ اسی گندم کو شہر میں بسنے والے ملازم مزدور اور تاجر لوگ حکومت کی بدولت ستاون روپے من اڑائیں تو انصاف کی ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہی نظر آئیں گے یا کانی اونچے نیچے۔ بہرحال اس کا صرف یہی حل ہے کہ قیمت مقرر کیے بغیر حکومت اپنی معینہ مقدار کے مطابق تمام اجناس کھلی منڈی سے مقابلے پر خریدے اور بقدر ضرورت اجناس کاشتکاروں کو ذخیرہ کرنے دے۔ اس کے علاوہ باقی تمام حدود و قیود ہیں تو غیر شرعی نظر آتی ہیں اور بعض ان میں جانبداری کا پہلو رکھتی ہیں۔

۲۔ پچھلے سال مثلاً حکومت نے پچاس روپے من گندم خریدی اور امسال ساٹھ روپے من خریدنے کا ارادہ ہے تو حکومت اس قیمت کا گندم کی فصل آنے سے پانچ چھ مہینے پہلے ہی اعلان فرما دیتی ہے تاکہ بڑے بڑے سرمایہ دار جن کے پاس گندم کے وافر سٹور ہیں وہ پچھلی قیمت کے باعث نقصان نہ اٹھائیں بلکہ اگلی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے آج سے ہی دس روپے من نرخ اور بڑھا دیں۔ معلوم نہیں یہ ملک کے غریب عوام کی ہمدردی پیش کی جا رہی ہے یا بیچارے سرمایہ داروں کے مسکین طبقے پر رحم و کرم کی بارش برسائی جاتی ہے۔

۳۔ نرخ وہ ہوتا ہے جو خریداری کے روز کھلی مارکیٹ کا ہو۔ حکومت جس منڈی سے چاہے خریدے یا اس منڈی کے علاقہ کاشتکاروں سے لیکن نرخ وہ ہو جو خریداری کے روز کھلی مارکیٹ کا ہو۔ حکومت کا ایک طرفہ نرخ مقرر کر دینا کسی طرح بھی شرعی نہیں ہو سکتا اور اس میں کاشتکاروں کے ساتھ زیادتی بھی موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ۔

ملاوٹ کرنے کی ممانعت

۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ فَأَخْبَرَهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُولٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کر رہا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کس طرح بیچتے ہو۔ اس نے آپ کو بتا دیا۔ پس آپ پر وحی کی گئی کہ اپنا ہاتھ تو اس میں داخل کیجئے۔ آپ نے اس میں اپنا دست مبارک داخل کیا تو وہ (اناج) گیلا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ هٰذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِثْلَنَا۔

حسن بن صباح نے یحییٰ سے روایت کی ہے کہ سفیان لَیْسَ مِنَّا کی لَیْسَ مِثْلَنَا تفسیر کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ۔

بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان

۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھی پر اختیار رہتا ہے جب تک وہ الگ جدا نہ ہوں ماسوائے بیع خیار کے۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معناً روایت

ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه أو يقول أحدهما لصاحبه اختر۔

کیا یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تمہیں اختیار ہے۔

٦١۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المتبايعان بالخيار ما لم يفترقا إلا أن تكون صفقة خيار ولا يحل له أن يفارق صاحبه خشية أن يستقيله۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں مگر جبکہ اختیار باقی رکھنا بیان کر دیں اور اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ چیز واپس کرنے کے خدشے کی وجہ سے اپنے ساتھی سے جدا ہو۔

٦٢۔ حدثنا مسدد نا حماد عن جميل بن مرة عن أبي الوضيء قال غزونا غزوة لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم أقاما بقية يومهما وليلتهما فلما أصبحا من الغد حضر الرحيل فقام إلى فرسه يسرجه فندم فأتى الرجل وأخذه بالبيع فأبى الرجل أن يدفعه إليه فقال بيني وبينك أبو برزة صاحب النبي صلى الله عليه وسلم فأتيا أبا برزة في ناحية العسكر فقالا له هذه القصة فقال أترضيان أن أقضي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا قال هشام بن حسان حدث جميل أنه قال ما أراكما افترقتما۔

ابو الوضی کا بیان ہے کہ ہم نے ایک جہاد کیا جس کے دوران ایک منزل پر اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے غلام کے بدلے گھوڑا فروخت کیا۔ پھر اس دن باقی وقت اور رات کو دونوں بائع و مشتری وہاں ٹھہرے رہے۔ اگلی صبح کو جب کوچ کرنے لگے تو گھوڑے والا اپنے گھوڑے پر زین کسنے لگا نادم ہو کر دوسرے کے پاس آیا اور بیع فسخ کرنے کو کہا۔ دوسرے نے اسے گھوڑا دینے سے انکار کیا اور کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیصلہ کریں گے۔ پس دونوں حضرت ابو برزہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو لشکر کے ایک جانب تھے۔ دونوں نے آپ سے ماجرا عرض کر دیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کیا تم دونوں راضی ہو کہ میں تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دوں؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ ہشام بن حسان نے کہا کہ جمیل کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میری نظر میں تم دونوں جدا نہیں ہوئے۔

٦٣۔ حدثنا محمد بن حاتم الجرجرائي قال مروان الفزاري أخبرنا عن يحيى بن أيوب قال كان أبو زرعة إذا بايع رجلا خيره قال

ابو ایوب کا بیان ہے کہ ابو زرعہ جب کسی سے سودا کرتے تو اسے اختیار دے کر پھر کہتے کہ آپ مجھے اختیار دیں اور کہتے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے

ثُمَّ يَقُولُ خَيِّرْنِي فَيَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ عَنْ تَرَاضٍ۔

ساتھ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو لوگ جدا نہ ہوں مگر رضامندی کے ساتھ۔

٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتِ الْبَرَكَةُ مِنْ بَيْعِهِمَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادٌ وَأَمَّا هَمَّامٌ فَقَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر انہوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف ظاہر کر دی تو دونوں کو اللہ تعالیٰ اس سودے میں برکت دے گا۔ اگر انہوں نے کچھ چھپایا اور غلط بیانی سے کام لیا تو ان کے سودے سے برکت جاتی رہے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔ سعید بن ابی عروبہ اور حماد اور ہمام نے ہمام کی روایت میں یہ بھی فرمایا۔ یہاں تک کہ دونوں جدا ہو جائیں یا تین مرتبہ اختیار دے دیں۔

بَابٌ ٢٢ فِي فَضْلِ الْإِقَالَةِ

اقالہ کی فضیلت

٦٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَثْرَتَهُ۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے درگزر فرمائے گا۔

ف۔ زید غریب ہے اور بکر مالدار۔ بکر اگر سودے میں زید کی غربت کو مدنظر رکھے اور زید اگر سودے کو پھیرنا چاہے تو واپس کر لے اور اس کی غربت کے پیش نظر بیع کو فسخ کر دے۔ سودے میں غریب بھائی کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دینا بہت بڑی نیکی اور اعلیٰ درجے کی خیرات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ٢٣ فِيمَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

ایک سودے میں دو سودے کرنا

٦٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک سودے میں دو سودے کیے تو اس کا سودا وہی ہے جو کم قیمت والا ہو ورنہ سود شمار ہو گا۔

ف۔ دو قیمتوں سے مراد یہ ہے کہ زید مثلاً بجلی کے پنکھوں کا کاروبار کرتا ہے۔ اس نے پنکھوں کی دو قیمتیں رکھی ہوں کہ اگر کوئی نقد خریدے تو پانچ سو روپے میں مل جائے گا اور ادھار یا قسطوں پر لے تو چھ سو روپے میں ملے گا۔ دس

حالت میں اصل قیمت پانچ سو روپے قرار پائے گی اور جتنے پنکھے ادھار یا قسطوں پر فروخت کرکے چھ سو روپے فی پنکھا وصول کرے گا تو ایسے ہر پنکھے کی شرعی قیمت بھی پانچ سو روپے ہی ہوگی اور سو روپیہ فی پنکھا جو زائد وصول کیا وہ سود شمار ہوگا سو اللہ تعالیٰ اعلم۔

باب۲۴ فِی النَّھْیِ عَنِ الْعِیْنَۃِ۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَھْرِیُّ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ ح وَثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّیْسِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَحْیَی الْبُرُلُّسِیُّ اَنَا حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ اِسْحٰقَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُلَیْمَانُ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ عَطَاءَ نِ الْخُرَاسَانِیَّ حَدَّثَہٗ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَہٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَبَایَعْتُمْ بِالْعِیْنَۃِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِیْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَکْتُمُ الْجِھَادَ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ذُلًّا لَا یَنْزِعُہٗ حَتّٰی تَرْجِعُوْا اِلٰی دِیْنِکُمْ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْاِخْبَارُ لِجَعْفَرٍ وَھٰذَا لَفْظُہٗ۔

بیع عینہ کی ممانعت

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، حیوۃ بن شریح، جعفر بن مسافر تنیسی، عبد اللہ بن یحییٰ برلسی، حیوۃ بن شریح، اسحٰق ابو عبد الرحمٰن، سلیمان، ابو عبد الرحمٰن خراسانی، عطا خراسانی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے اور بیلوں کی دمیں پکڑنے لگو گے اور کاشتکاری میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ ذلت و رسوائی کو تم پر مسلط کر دے گا جب تک اپنے دین کی طرف نہیں لوٹو گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث کے یہ الفاظ جعفر بن مسافر تنیسی کے ہیں۔

ف۔ ایسی چیز کی نقد قیمت کچھ ہو اور ادھار قیمت کچھ۔ اسے بیع عینہ کہتے ہیں۔ نقد قیمت سے ادھار والی قیمت جتنی زیادہ ہو وہ اضافہ شرعاً سود شمار ہوتا ہے۔ یہ تجارت کے پردے میں سود کھانے کی ترکیب ہے جس سے ذلت و رسوائی پوری قوم کا مقدر ہو جاتی ہے کیونکہ ہمدردی اور ایثار کے جذبات اس کے باعث مفقود ہو جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب۲۵ فِی السَّلَفِ۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ نَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثَّمَرِ السَّنَۃَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلَاثَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

بیع سلف کا بیان

عبد اللہ بن کثیر نے ابو المنہال سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ پھلوں میں سال، دو سال یا تین سال کا سلف کیا کرتے تھے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو پھلوں کا سلف کرے تو پیشگی قیمت دیتے وقت تول مقرر ہو، ماپ مقرر ہو اور مدت مقرر ہو۔

٦٩۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ
ح وَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ
أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُجَالِدٍ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي
إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنَّا
نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ
وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ إِلَى قَوْمٍ مَا
هُوَ عِنْدَهُمْ ثُمَّ اتَّفَقَا وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى
فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى
وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي الْمُجَالِدِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ
مَا هُوَ عِنْدَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الصَّوَابُ ابْنُ
أَبِي الْمُجَالِدِ وَشُعْبَةُ أَخْطَأَ فِيهِ۔

٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى نَا
أَبُو الْمُغِيرَةِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ
حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى
الْأَسْلَمِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ
أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا
مَعْلُومًا وَأَجَلًا مَعْلُومًا فَقِيلَ لَهُ مِمَّنْ لَهُ ذَلِكَ
قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ۔

بَابٌ فِي السَّلَفِ فِي ثَمَرَةٍ بِعَيْنِهَا۔

٧٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ نَجْرَانِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَجُلًا أَسْلَفَ رَجُلًا فِي نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ
تِلْكَ السَّنَةَ شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْدُدْ

حفص بن عمر، شعبہ۔ ابن کثیر، شعبہ، محمد یا عبد الرحمن بن مجالد کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ کا سلف میں اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ پس میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر کے دور میں گندم، جو، کھجور اور کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ بھی کہا کہ ان لوگوں سے جن کے پاس یہ چیزیں نہ ہوتیں پھر دونوں متفق ہو گئے۔ میں نے حضرت ابن ابزیٰ سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

محمد بن بشار، یحییٰ اور ابن مہدی، شعبہ، عبد اللہ بن ابی مجالد اور عبد الرحمن نے ابن مجالد سے اس حدیث سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ ان لوگوں سے جن کے پاس یہ چیزیں ہوتیں امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن ابی مجالد درست کہا اور شعبہ سے اس روایت میں غلطی واقع ہو گئی ہے۔

ابی اسحٰق سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ملک شام میں جہاد کیا۔ پس شام کے کسانوں میں سے ہمارے پاس کسان آتے تو ہم نے ان سے گندم اور تیل میں سلف کیا جس کا نرخ اور مدت مقرر کر لیتے ان سے کہا گیا کہ یہ اس سے کرتے ہوں گے جس کے پاس یہ چیزیں ہوں گی۔ فرمایا کہ ہم ان سے پوچھا نہیں کرتے تھے۔

کسی خاص درخت کے پھل میں سلف کرنا

ایک نجرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کھجوروں میں سلف کیا اس سال کھجوروں میں بالکل پھل نہ آیا۔ پس وہ اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ فرمایا کہ تم کس چیز کے بدلے اس کا مال لے رہے ہو؟ اس

عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُسْلِفُوا فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

کا مال اسے واپس دے دیا پھر فرمایا کہ کھجوروں میں سلف نہ کیا کرو مگر جب ان کی پختگی ظاہر ہو جائے۔

بَابُ ٢٧۔ السَّلَفُ لَا يُحَوَّلُ۔

جس میں سلف کیا اسے نہ بدلے۔

٧٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا أَبُو بَدْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

محمد بن عیسیٰ، ابوبدر، زیاد بن خیثمہ، سعد طائی، عطیہ بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی چیز کی پیشگی قیمت دے تو اسے دوسری چیز کی طرف نہ پھیرے۔

بَابُ ٢٨۔ فِي وَضْعِ الْجَائِحَةِ۔

قدرتی نقصان کو وضع کرنا

٧٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ ذٰلِكَ۔

عیاض بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص کے پھلوں کو قدرتی آفت آگئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جو اس نے خریدے تھے۔ لہٰذا اس پر قرض بہت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے خیرات دی لیکن وہ اتنا مال نہ ہوا جس سے اس کا قرضہ ادا ہو جاتا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا کہ جو کچھ موجود ہے اسے لے لو اور اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

٧٥۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

سلیمان بن داؤد مہری اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن جریج، محمد بن معمر، ابو عاصم، ابن جریج، ابوالزبیر مکی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم پھل خریدو اپنے بھائی سے پھر اسے قدرتی آفت آ جائے تو تمہیں اپنے بھائی سے کچھ بھی لینا حلال نہیں ہے۔ تم کس چیز کے بدلے میں اپنے بھائی کا مال ناحق لو گے؟

باب ٢٩ في تفسير الجائحة.

٧٦ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْجَوَائِحُ كُلُّ ظَاهِرٍ مُفْسِدٍ مِنْ مَطَرٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ جَرَادٍ أَوْ رِيحٍ أَوْ حَرِيقٍ.

قدرتی آفت کا بیان

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، عثمان بن حکم، ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا۔ قدرتی آفت سے ہر وہ ظاہری نقصان ہے جو فصل کو تباہ کر دے جیسے بارش، پالا، ٹڈی، آندھی اور جلنا وغیرہ۔

٧٧ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا جَائِحَةَ فِيمَا أُصِيبَ دُونَ ثُلُثِ رَأْسِ الْمَالِ قَالَ يَحْيَى وَذَلِكَ فِي سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ.

عثمان بن حکم سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا۔ قدرتی آفت اسے شمار نہیں کیا جائے گا جس کے باعث تہائی سے کم مال کا نقصان ہو۔ یحییٰ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں یہ دستور چلا آ رہا ہے۔

باب ٣٠ في منع الماء.

٧٨ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ.

پانی روکنے کا بیان

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زائد پانی سے کوئی کسی کو نہ روکے تاکہ گھاس بھی بچی رہے۔

٧٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِي كَاذِبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا۔ ایک وہ جس کے پاس زائد پانی ہو اور مسافر کو اس سے روکے۔ دوسرا وہ جو اپنا مال بیچنے کے لیے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ تیسرا وہ جس نے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کی امام نے اسے کچھ دیا تو وعدہ پورا کرے اور نہ دے تو وعدہ پورا نہ کرے۔

٨٠ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَالَ فِي السِّلْعَةِ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ وَأَخَذَهَا.

جریر نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً حدیث مذکورہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور مال بیچتے ہوئے کہے کہ خدا کی قسم مجھے اتنی قیمت ملتی تھی تاکہ دوسرا اسے سچا سمجھ کر چیز خرید لے۔

٨١- حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا كهمس عن سيار بن منظور رجل من بني فزارة عن أبيه عن امرأة يقال لها بهيسة عن أبيها قالت استأذن أبي النبي صلى الله عليه وسلم فأدخل رأسه بينه وبين قميصه فجعل يقبل ويلتزم ثم قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال الماء قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال الملح قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال أن تفعل الخير خير لك.

٨٢- حدثنا علي بن الجعد اللؤلؤي نا حريز بن عثمان عن حبان بن زيد الشرعبي عن رجل من قرن ح وحدثنا مسدد نا عيسى بن يونس نا حريز بن عثمان نا أبو خداش وهذا لفظ علي عن رجل من المهاجرين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثا أسمعه يقول المسلمون شركاء في ثلاث في الماء والكلأ والنار.

باب ٣١ في بيع فضل الماء

٨٣- حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا داود بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دينار عن أبي المنهال عن إياس بن عبد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع فضل الماء.

باب ٣٢ في ثمن السنور

٨٤- حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي نا الربيع بن نافع أبو توبة وعلي بن بحر

بہیسہ نامی عورت نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد محترم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی پس اپنا منہ آپ کے کرتہ مبارک کے اندر داخل کر کے بوسے دینے اور لپٹنے لگے۔ پھر عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا پانی۔ عرض کی کہ یا نبی اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ نمک۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ وہ چیز کونسی ہے جس کا روکنا حلال نہیں ہے؟ فرمایا کہ اگر تم نیکی کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

علی بن جعد لؤلؤی، حریز بن عثمان، حبان، ابن زید شرعبی قرن کا ایک آدمی، مسدد بن یونس، حریز بن عثمان، ابو خداش نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تین دفعہ جہاد کرنے کا شرف حاصل کیا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزوں میں مسلمان شریک ہیں پانی گھاس اور آگ میں۔ زحدیث کے یہ الفاظ علی بن جعد لؤلؤی کے ہیں۔

زائد پانی فروخت کرنا

عبداللہ بن محمد نفیلی، داؤد بن عبدالرحمٰن عطار، عمرو بن دینار، ابو منہال سے حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جو ضرورت سے بچ رہے۔

بلی کی قیمت کا بیان

ابراہیم بن موسیٰ رازی اور ربیع بن نافع ابو توبہ اور علی بن بحر، عیسیٰ، اعمش، سفیان نے حضرت جابر بن عبداللہ

قال ثنا عيسى وقال إبراهيم أخبرنا عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب والسنور۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

۸۵۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا عمر بن زيد الصنعاني أنه سمع أبا الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الهر۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عمرو بن زید صنعانی، ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

باب ۳۳ في أثمان الكلاب۔

کتوں کی قیمت کا بیان

۸۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا سفيان عن الزهري عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن۔

قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری، ابوبکر بن عبدالرحمن، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کے حلوانے سے منع فرمایا ہے۔

ف۔ اس زمانے میں جبکہ انسان کو انسان سے ہمدردی کم اور عداوت زیادہ ہو گئی ہے اور ایک علاقے یا ملک کے انسان دوسرے علاقے یا ملک کے انسانوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دینے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور مہلک سے مہلک ہتھیار دوسرے انسانوں کو ختم کرنے کے لیے ایجاد کیے جا رہے ہیں تو بے زبان جانوروں کی محبت بھی زوروں پر ہے۔ بعض انسانوں کو کتوں سے تو دیوانہ وار پیار ہے۔ بعض کتے سرمایہ داروں کے یہاں ہزاروں میں بکتے اور خریدے جاتے ہیں حالانکہ کتے کی قیمت لینا اور دینا اسلام میں ممنوع ہے اور پھر کتوں کی اتنی خدمت کرتے ہیں جتنی اس طبقے میں والدین کی خدمت بھی نہیں کی جاتی۔ یہ قیامت کی ایک نشانی اور انسانیت کا جنازہ نکلنے کے سوا اور کیا ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۷۔ حدثنا الربيع بن نافع أبو توبة نا عبيد الله يعني ابن عمرو عن عبد الكريم عن قيس بن حبتر عن عبد الله بن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وإن جاء يطلب ثمن الكلب فاملأ كفه ترابا۔

ربیع بن نافع ابو توبہ، عبید اللہ بن عمرو، عبدالکریم، قیس بن حبتر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ اگر کتے کا مالک قیمت طلب کرنے آئے تو اس کے ہاتھوں میں مٹی بھر دینا۔

۸۸۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا شعبة أخبرني عون بن أبي جحيفة أن أباه قال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى

ابوالولید طیالسی، شعبہ، عون بن ابو جحیفہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ۔

٨٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، معروف بن سوید جذامی، علی بن اباح لخمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال نہیں ہے کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی اور زانیہ کی کمائی۔

بَابٌ ٣٧ فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ

شراب اور مردار کی قیمت کا بیان

٩٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ وَثَمَنَهُ۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبدالوہاب بن بخت، ابوالزناد، اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو، مردار کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو، خنزیر کو حرام فرمایا اور اس کی قیمت کو۔

٩١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ۔

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال مکہ میں فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی کے بارے میں کیا ارشاد ہے جبکہ اس سے کشتیوں کو چکنا اور کھالوں کو نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اسے چراغوں میں جلاتے ہیں۔ فرمایا نہیں وہ تو حرام ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام فرمایا لیکن انہوں نے اسے پگھلایا پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔

٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ

محمد بن بشار، ابوعاصم، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ حرام ہے۔

نَحْوَهُ لَمْ يَقُلْ هُوَ حَرَامٌ۔

٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ بِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ بَرَكَةَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ قَالَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَيْتُ وَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ۔

خالد بن عبد اللہ نے برکہ ابی الولید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکن (حجر اسود یا رکن یمانی) کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا پس آپ نے نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھائی اور ہنسے۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام فرمایا تھا پس انہوں نے اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ اللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام فرمایا ہے تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا۔ خالد بن عبد اللہ کی حدیث میں رأیت کا لفظ نہیں کہا ہے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے۔

٩٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابن ادریس اور وکیع، طعمہ بن عمرو جعفری، عمر بن بیان تغلبی، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شراب فروخت کی تو گویا اس نے خنزیر کے گوشت کو صاف کیا۔

٩٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا وَقَالَ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ہمیں پڑھ کر سنائیں اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما دیا ہے۔

٩٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ فِي الرِّبَا۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو معاویہ نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ سود کے متعلق آخری آیتیں ہیں۔

باب ۳۵۔ فی بیع الطعام قبل ان یستوفی

قبضے سے پہلے غلے کو فروخت کرنے کا بیان

۹۷۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اناج خریدے تو اس وقت تک اسے فروخت نہ کرے جب تک قبضہ نہ کر لے۔

۹۸۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن نافع عن ابن عمر انہ قال کنا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتاع الطعام فیبعث علینا من یامرنا بانتقالہ من المکان الذی ابتعناہ فیہ الی مکان سواہ قبل ان نبیعہ یعنی جزافا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم اناج خریدتے تو ہمارے پاس آدمی بھیجا جاتا جو ہم سے کہتا کہ جس مکان سے ہم نے اناج خریدا ہے اسے کسی دوسرے مکان میں منتقل کر لیں اس سے پہلے کہ ہم اسے فروخت کریں۔

۹۹۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا یحیی عن عبید اللہ قال اخبرنی نافع عن ابن عمر قال کانوا یتبایعون الطعام جزافا باعلی السوق فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعوہ حتی ینقلوہ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لوگ بازار کے بلندی والے حصے سے اناج کے ڈھیر خرید کرتے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے منتقل کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرما دیا۔

۱۰۰۔ حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وھب ثنا عمرو عن المنذر بن عبید المدینی ان القاسم بن محمد حدثہ ان عبد اللہ بن عمر حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبیع احد طعاما اشتراہ بکیل حتی یستوفیہ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، منذر بن عبید مدینی، قاسم بن محمد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپ تول کر خریدے ہوئے غلے کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۱۔ حدثنا ابو بکر و عثمان ابنا ابی شیبۃ قالا ثنا وکیع عن سفیان عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یکتالہ زاد ابو بکر قال قلت لابن عباس لم قال الا تری انہم یتبایعون بالذھب والطعام مرجی۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلہ خریدے تو اس وقت تک اسے فروخت نہ کرے جب تک اسے تول نہ لیا جائے۔ ابوبکر نے یہ بھی کہا۔ میں (طاؤس) حضرت ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیوں؟ فرمایا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ میعاد مقرر کر کے سونے کے بدلے اناج خرید لیتے ہیں۔

۱۰۲۔ حدثنا مسدد وسلیمان بن حرب قالا نا حماد ح ونا مسدد نا ابو عوانۃ وھذا لفظ مسدد عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتری احدکم طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ قال سلیمان بن حرب حتی یستوفیہ زاد مسدد قال وقال ابن عباس واحسب کل شیء مثل الطعام۔

مسدد اور سلیمان بن حرب، حماد... مسدد، ابو عوانہ، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اناج خریدے تو جب تک قبضہ نہ کرے اُسے فروخت نہ کرے۔ سلیمان بن حرب نے حتی یستوفیہ کہا ہے۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا، میرے خیال میں ہر چیز کا حکم اناج کی طرح ہے۔

۱۰۳۔ حدثنا الحسن بن علی نا عبد الرزاق انا معمر عن الزھری عن سالم عن ابن عمر قال رأیت الناس یضربون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتروا الطعام جزافا ان یبیعوہ حتی یبلغہ الی رحلہ۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں مار پڑتی تھی جب کہ وہ اناج خریدتے اور اپنے گھر لے جانے سے پہلے اُسے فروخت کر دیا کرتے۔

۱۰۴۔ حدثنا محمد بن عوف الطائی نا احمد بن خالد الوھبی نا محمد بن اسحٰق عن ابی الزناد عن عبید بن حنین عن ابن عمر قال ابتعت زیتا فی السوق فلما استوجبتہ لقینی رجل فاعطانی بہ ربحا حسنا فاردت ان اضرب علی یدہ فاخذ رجل من خلفی بذراعی فالتفت فاذا زید بن ثابت فقال لا تبعہ حیث ابتعتہ حتی تحوزہ الی رحلک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تباع السلع حیث تبتاع حتی یحوزھا التجار الی رحالھم۔

ابو الزناد نے عبید اللہ بن حنین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میں نے بازار سے تیل خریدا۔ جب میں نے اُسے قیمت ادا کر دی تو مجھے ایک آدمی ملا جو مجھے اچھا خاصا نفع دینے لگا۔ میں نے چاہا کہ اس کے ہاتھوں فروخت کر دوں کہ ایک آدمی نے پیچھے سے میری کلائی پکڑ لی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت تھے۔ فرمایا کہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کیجیے جب تک آپ اپنے گھر نہ لے جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ چیز کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جہاں سے خریدی ہو یہاں تک کہ خریدار اُسے اپنے گھر لے جائے۔

ف۔ دریں ایام تاجر حضرات اس شرعی اصول کو بالکل نظر انداز کرتے ہیں۔ ایک منڈی سے مال خریدتے ہیں اور دوسرے سے سودا کر کے اسی منڈی سے مال دوسرے کو فروخت کر دیتے ہیں اور پہلا خریدار اس جگہ سے مال کو

اٹھاتا ہی نہیں جہاں سے خریدا تھا۔ بعض اوقات کئی روز تک اسی منڈی میں مال کو رکھوا دیا جاتا ہے اور نفع ملنے پر اسی جگہ دوسرے کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ شرعی اصول تجارت کے خلاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳۳ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ عِنْدَ الْبَيْعِ لَا خِلَابَةَ

۱۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ۔

سودے کے وقت کہنا کہ دھوکا نہ دینا

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ بیع میں دھوکا کھا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جب تم سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔ پس وہ آدمی جب بھی سودا کرتا تو کہہ دیا کرتا کہ دھوکا نہ دینا۔

۱۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَرُزِّيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ أَبُو ثَوْرٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ لِلْبَيْعِ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ۔ قَالَ أَبُو ثَوْرٍ عَنْ سَعِيدٍ۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں خرید و فروخت کیا کرتا تھا جبکہ اس کی عقل میں کمزوری تھی۔ اس کے گھر والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! فلاں کو خرید و فروخت سے روک دیجئے کیونکہ اس کی عقل میں کمی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں بیع سے رک نہیں سکتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم تجارت کو چھوڑ نہیں سکتے تو سودے کے وقت کہہ دیا کرو۔ ہا اور ہا اور دھوکا نہ دینا۔ ابو ثور نے سعید سے بھی روایت کی ہے۔

باب ۱۳۴ فِي الْعُرْبَانِ

۱۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ

عربان کا بیان

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ أَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُولُ أُعْطِيكَ دِينَارًا عَلَى أَنِّي إِنْ تَرَكْتُ السِّلْعَةَ أَوِ الْكِرَاءَ فَمَا أَعْطَيْتُكَ لَكَ.

ہمارے خیال میں یہ اس طرح ہے، آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، جیسے ایک آدمی غلام خریدے یا کرائے پر جانور لے تو کہے کہ میں آپ کو ایک دینار دیتا ہوں اس شرط پر کہ اگر میں سامان نہ خریدوں یا کرائے پر نہ رکھوں تو جو میں نے آپ کو دیا ہے وہ آپ کا ہوگا۔

ف۔ قیمت ادا کرنے اور چیز لینے سے پہلے خریدار کا بطور سائی یا بیعانہ کچھ دینا ایک قسم کا پیشگی معاہدہ ہے اور بیع اُسی وقت واقع ہوگی جب قیمت ادا کی جائے اور مشتری اس چیز پر قبضہ کرے۔ پیشگی ایسا معاہدہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ایک سفر سے واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اونٹ کا سودا کیا۔ لیکن مدینہ منورہ پہنچنے پر حضرت جابر نے اونٹ آپ کی خدمت میں پیش کیا اور اسی وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیمت ادا کی۔ بطور بیعانہ یا سائی کچھ رقم دی ہے لیکن کسی وجہ سے اب خریدنے سے عاجز ہو جائے تو بیعانہ ضبط کر لینا حرام ہے اور ایسی ہی بیع کو بیع عربان کہتے ہیں۔ اگر معاہدے کے وقت بائع نے ایسی شرط کی ہو تو شرعاً ایسی شرط کا محض باطل اور لغو ہے۔ دوسرے کا مال ایسی شرط کر کے ہڑپ کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اگر وہ خریدنے سے عاجز ہو گیا تو اس کا بیعانہ واپس کر دینا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۳۸۔ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ.

ایسی چیز بیچنا جو پاس نہ ہو

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَفَأَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.

یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور وہ مجھ سے ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ کیا میں اس کے لیے بازار سے خرید لاؤں؟ فرمایا کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اُسے فروخت نہ کرو۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں حلال ہو سلف اور بیع اور نہ بیع میں دو شرطیں اور نہ منافع جس کا آدمی ذمہ دار نہ بنے اور نہ اس چیز کی بیع جائز ہے جو تمہارے پاس نہ ہو۔

ف۔ بائع یا مشتری کی جانب سے کسی سودے میں دو شرطوں کا رکھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں ایک شرط میں مضائقہ نہیں ہے جیسا کہ مشہور حدیث میں ہے کہ ایک سفر سے لوٹتے ہوئے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اونٹ کا سودا کیا۔ انھوں نے شرط رکھی کہ مدینہ منورہ تک اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ شرط منظور فرمائی تھی جس سے ایک شرط کے جواز میں چون و چرا کی گنجائش نہ رہی۔ علامہ وحید الزمان خاں صاحب کا اسی حدیث کے تحت حاشیے میں ایک شرط کو ناجائز بتانا (صفحہ ۱۶۴) خلاف حدیث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۹ فِي شَرْطٍ فِي بَيْعٍ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا نَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بِعْتُهُ يَعْنِي بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَالَ فِي آخِرِهِ تُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِجَمَلِكَ خُذْ جَمَلَكَ وَثَمَنَهُ فَهُمَا لَكَ۔

بیع میں شرط کرنا

عامر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک اونٹ بیچا اور یہ شرط رکھی کہ اپنے گھر پہنچنے تک اسی پر سواری کروں گا۔ اس کے آخر میں حضور نے فرمایا: کیا تم خیال کرتے ہو گے کہ تمہارے اونٹ کو لے لوں گا کہ تمہارے ساتھ سودا کیا۔ اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی وصول کر لو دونوں چیزیں تمہاری ہیں۔

باب ۴۰ فِي عُهْدَةِ الرَّقِيقِ۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ إِنْ وَجَدَ دَاءً فِي ثَلَاثِ لَيَالٍ رُدَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَإِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ الثَّلَاثِ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهِ هَذَا الدَّاءُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا التَّفْسِيرُ مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ۔

لونڈی غلام کی ذمہ داری

حسن نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لونڈی غلام کی ذمہ داری تین دن تک ہے۔

ہمام نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اگر تین دنوں کے اندر کوئی عیب پائے تو گواہوں کے بغیر واپس کر سکتا ہے اور تین دن کے بعد عیب پائے تو گواہ پیش کرنے ہوں گے کہ خریدتے وقت یہ عیب اس میں موجود تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ قتادہ کے ارشاد کا مطلب یہی ہے۔

باب ۴۱ فِيمَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَعْمَلَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

کسی نے غلام خریدا اس سے کام لیا پھر اسمیں عیب پایا

احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، مخلد بن خفاف، عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ضامن ہو وہی حاصل کا مستحق ہے۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَخْلَدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُنَاسٍ شَرِكَةٌ فِي عَبْدٍ فَاقْتَوَيْتُهُ وَبَعْضُنَا غَائِبٌ فَأَغَلَّ عَلَيَّ غَلَّةً فَخَاصَمَنِي فِي نَصِيبِهِ إِلَى بَعْضِ الْقُضَاةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَرُدَّ الْغَلَّةَ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثْتُهُ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ فَحَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

مخلد غفاری کا بیان ہے کہ میرے اور کچھ لوگوں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا۔ میں نے غلام کو ایک کام پر لگا دیا اور ساجھیوں میں سے ایک موجود نہ تھا۔ اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور مقدمہ ایک قاضی کی عدالت میں پیش کر دیا۔ اس نے مجھے حصہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے حضرت عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے ماجرا عرض کیا۔ عروہ ان کے پاس تشریف لا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نفع اس کا ہے جو ضامن ہو۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ نَا أَبِي نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ غُلَامًا فَأَقَامَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُقِيمَ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِذَاكَ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے غلام خریدا اور وہ اس کے پاس رہا جتنے دن اللہ نے چاہا۔ پھر اس میں عیب معلوم ہوا۔ پس اس نے یہ مقدمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ آپ نے اُسے واپس کروا دیا۔ سابقہ مالک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرے غلام سے کمائی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفع اس کا ہے جو ضامن ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ

بَابُ ۳۲ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ

جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور سودا قائم ہو

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اشْتَرَى الْأَشْعَثُ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَيْهِ فِي ثَمَنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ الْأَشْعَثُ أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ

عبد الرحمن بن قیس بن محمد بن اشعث کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت اشعث نے چند غلام خمس کے غلاموں میں سے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے بیس ہزار میں خریدے۔ پس حضرت عبد اللہ نے قیمت مانگنے کے لیے ان کی طرف آدمی بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں نے دس ہزار میں لیے ہیں۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ ہم دونوں کسی آدمی کو تجویز کر لیتے ہیں جو ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ حضرت اشعث نے کہا کہ ہمارے درمیان کا فیصلہ آپ خود کر دیجئے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس بینہما بینۃ فہو ما یقول رب السلعۃ او یتتارکان۔

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف ہو جائے اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں تو اس کی بات مانی جائے گی جو مال والا کہے یا دونوں اس سودے کو چھوڑ دیں۔

ف: قربان جائیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیانت و فقاہت اور تقویٰ و طہارت پر کہ ایک غلام کی خرید و فروخت سے متعلق قیمت کے بارے میں حضرت اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اختلاف ہوگیا تو حضرت اشعث نے کسی تیسرے سے فیصلہ کروانے کے بجائے فیصلہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہی کے سپرد کر دیا۔ سبحان اللہ ہمارے امام اعظم کے امام علم کی دیانت و فقاہت صحابہ کرام میں بھی اس درجہ مسلّم تھی کہ ایک فریق ہونے کے باوجود خود دوسرے فریق نے فیصلہ حضرت ابن مسعود کے سپرد کر دیا۔ جس ہستی کی فقاہت، دیانت اور تقویٰ و طہارت پر فریق ہونے کے باوجود صحابہ کرام کو اس درجہ اعتماد ہو اس پر اگر آج کے نیم ملاں چند حدیثیں پڑھ کر اعتماد نہ کریں تو کشور فقاہت کے اس فرماں روا کی جلالت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے!
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

١١٧۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد الاذرمی ثنا ہشیم انا ابن ابی لیلی عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابیہ ان ابن مسعود باع من الاشعث بن قیس رقیقا فذکر معناہ والکلام یزید وینقص۔

قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعود نے حضرت اشعث بن قیس کے ہاتھوں چند غلام فروخت کیے۔ آگے مثل سابق حدیث بیان کی اور اس میں الفاظ کم و بیش ہیں۔

باب ٧٣ فی الشفعۃ

شفعہ کا بیان

١١٨۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا اسمعیل ابن ابراہیم عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح له ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان باع فہو احق بہ حتی یؤذنہ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مشترک چیز میں شفعہ ہے خواہ وہ گھر ہو یا باغ۔ شریک کی اجازت کے بغیر اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے، اگر فروخت کر دی (بغیر اجازت) تو وہی زیادہ حقدار ہے، جب تک اجازت نہ دے۔

١١٩۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ قال انما جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل مال لم یقسم فاذا وقعت

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر اس مال میں شفعہ مقرر فرمایا ہے جو تقسیم نہ کر لیا گیا ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے نکل جائیں تو شفعہ نہ ہوگا۔

الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة.

١٢٠- حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا الحسن بن الربيع نا ابن ادريس عن ابن جريج عن الزهري عن ابي سلمة او عن سعيد بن المسيب او عنهما جميعا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قسمت الارض وحدت فلا شفعة فيها.

محمد بن یحییٰ بن فارس، حسن بن ربیع، ابن ادریس، ابن جریج، زہری، ابو سلمہ یا سعید بن مسیب یا دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب زمین تقسیم کر لی جائے اور اس کی حد بندی ہو گئی تو اس میں شفعہ نہیں ہے۔

١٢١- حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا سفيان عن ابراهيم بن ميسرة سمع عمرو بن الشريد سمع ابا رافع سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول الجار احق بسقبه.

عبد اللہ بن محمد نفیلی، سفیان، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید، حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنی نزدیکی کے باعث ہمسایہ زیادہ حقدار ہے۔

ف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مکان کے شفعہ کا ہمسائے کو بھی حق حاصل ہے اور اس حدیث کے مطابق دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٢٢- حدثنا ابو الوليد الطيالسي نا شعبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جار الدار احق بدار الجار او الارض.

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھر کا ہمسایہ دوسرے ہمسائے کے گھر کا زیادہ حقدار ہے اور زمین کا

١٢٣- حدثنا احمد بن حنبل نا هشيم انا عبد الملك عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجار احق بشفعة جاره ينتظر بها وان كان غائبا اذا كان طريقهما واحدا.

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمسایہ اپنے ہمسائے کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ وہ اس کا انتظار کرے جب کہ وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔

باب ٤٢ في الرجل يفلس فيجد الرجل متاعه بعينه.

مفلس ہو جانے کی صورت میں مال والا اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے

١٢٤- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك ح ونا النفيلي نا زهير المعنى عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن محمد بن عمرو

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک۔ نفیلی، زہیر، یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمر بن عبد العزیز، ابو بکر بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل افلس فادرك الرجل متاعه بعينه فهو احق به من غيره۔

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی اس کے پاس اپنا ہو بہو مال پائے تو دوسرے (قرض خواہوں) کی نسبت اپنے مال کا وہی زیادہ حقدار ہے۔

۱۲۵۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل باع متاعا فافلس الذي ابتاعه ولم يقبض الذي باعه من ثمنه شيئا فوجد متاعه بعينه فهو احق به وان مات المشتري فصاحب المتاع اسوة الغرماء۔

ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا مال فروخت کیا۔ پھر خریدنے والا مفلس ہو گیا اور بیچنے والے نے اس کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا ہو پھر اپنا مال ہو بہو دیکھے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ اگر مشتری مر گیا ہو تو مال والا بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے۔

۱۲۶۔ حدثنا محمد بن عوف نا عبد الله بن عبد الجبار يعني الخبائري نا اسمعيل يعني ابن عياش عن الزبيدي عن الزهري عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال فان كان قضاه من ثمنها شيئا فما بقي فهو اسوة الغرماء وايما امرئ هلك وعنده متاع امرئ بعينه اقتضى منه شيئا او لم يقتض فهو اسوة الغرماء۔

ابوبکر بن عبدالرحمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کے مانند فرمایا کہ اگر وہ اس کی قیمت سے کچھ ادا کر چکا ہو تو حق باقی نہ رہا اور وہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے اور جو مشتری فوت ہو جائے اور اس کے پاس کسی بائع کی چیز اسی طرح موجود ہو جس کی قیمت سے کچھ ادا کیا یا نہ کیا ہو وہ دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے۔

۱۲۷۔ حدثنا سليمان بن داود نا عبد الله يعني ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني ابو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر معنى حديث مالك زاد وان كان قد قضى من ثمنها شيئا فهو اسوة الغرماء فيها قال ابو داود

سلیمان بن داؤد، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب کو ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگے حدیث مالک کی طرح مثل بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا: اگر اس کی قیمت سے کچھ ادا کر دیا تو وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کی طرح ہے۔ ...
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ امام مالک کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

حَدِيثُ مَالِكٍ أَصَحُّ۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكُمْ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْلَسَ أَوْ مَاتَ فَوَجَدَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

عمر بن خلدہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے متعلق حاضر ہوئے جو مفلس ہوگیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق کرتا ہوں کہ جو مفلس ہوگیا یا مر گیا، پھر کوئی شخص اپنی بعینہ چیز پائے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

بَابٌ ۷۵ فِي مَنْ أَحْيَى حَسِيرًا۔

مجبور ہوجانے والے جانور کو زندگی بخشنا

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى نَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَنْ أَبَانَ أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ عَمَّنْ قَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ۔

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، موسیٰ، ابان، عبیداللہ بن حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، شعبی، ابان نے کہا کہ عامر شعبی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسا جانور پائے جس کو عاجز کر کے اس کے مالکوں نے منہ موڑ لیا ہو پس اسے لے کر دوبارہ زندہ کرے تو وہ اسی کا ہوگا۔ ابان کی حدیث میں ہے کہ عبیداللہ عرض گزار ہوئے۔ آپ نے یہ کس سے روایت کی ہے؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی صحابہ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حماد کی حدیث ہے اور یہی سب سے واضح اور مکمل ہے۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَأَحْيَاهَا رَجُلٌ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا۔

عبیداللہ بن حمید بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے جانور کو مرنے کے لیے چھوڑ دیا ہو، پھر دوسرا آدمی اُسے نئی زندگی بخش دے تو وہ اسی کا ہوگا جس نے دوبارہ زندہ کیا ہے یعنی پرورش کر کے اُسے دوبارہ زندوں میں شامل کیا ہے۔

بَابٌ ۷۶ فِي الرَّهْنِ۔

رہن کا بیان

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عن زکریا عن الشعبی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لبن الدر یحلب بنفقته اذا کان مرهونا والظهر یرکب بنفقته اذا کان مرهونا وعلی الذی یحلب ویرکب النفقة قال ابو داود وهو عندنا صحیح۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو جانور کا دودھ دوہا جائے گا اس کے خرچ خوراک کے بدلے میں جب کہ وہ رہن رکھا ہوا ہو اور پیٹھ پر سواری کی جائے گی خرچ کے باعث جب کہ رہن رکھا ہوا ہو اور جو دودھ دوہے اور سواری کرے خرچ اسی پر ہے ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے ۔

باب ۷۷ الرجل یاکل من مال ولده۔

اپنے بیٹے کی کمائی سے کھانا

۱۳۲۔ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن عمارة بن عمیر عن عمته انها سالت عائشة فی حجری یتیم افآکل من ماله فقالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اطیب ما اکل الرجل من کسبه وولده من کسبه۔

عمارہ بن عمیر نے اپنی پھوپھی جان سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ یتیم میرے زیر پرورش ہے ۔ کیا میں اس کے مال سے کھا سکتی ہوں ؟ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ وہ آدمی کے لیے سب سے پاک اپنی کمائی کھانا ہے اور بیٹا بھی اس کی کمائی ہے ۔

۱۳۳۔ حدثنا عبید الله بن عمر بن میسرة وعثمان بن ابی شیبة المعنی قالا نا محمد بن جعفر عن شعبة عن الحکم عن عمارة بن عمیر عن امه عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ولد الرجل من کسبه من اطیب کسبه فکلوا من اموالهم قال ابو داود حماد بن ابی سلیمان زاد فیه اذا احتجتم وهو منکر۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابی شیبہ ، محمد بن جعفر ، شعبہ ، حکم ، عمارہ بن عمیر ان کی والدہ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ، کسی کا بیٹا اس کی کمائی سے ہے بلکہ اس کی بہترین کمائی ہے ۔ پس ان کے مالوں سے کھا سکتے ہو ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حماد بن ابی سلیمان راوی نے اس میں اذا احتجتم بھی کہا ہے جو منکر ہے ۔

۱۳۴۔ حدثنا محمد بن المنهال نا یزید بن زریع نا حبیب المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان لی مالا وولدا وان والدی یحتاج مالی قال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا ۔ یا رسول اللہ ! میرے پاس مال ہے اور اولاد بھی ہے اور میرے والد محترم میرے مال کے محتاج ہیں ۔ فرمایا کہ تم اور تمہارا مال سب تمہارے والد کا ہے ۔ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے ۔ پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھا سکتے ہو ۔

كِتَابُ الْإِجَارَةِ

بَابٌ ٤٨ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ

١٣٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ.

جو اپنے مال کو اسی طرح جو دوسرے کے پاس پائے

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے مال کو بجنسہٖ دوسرے آدمی کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنے والا اس کا پیچھا کرے جس نے اُسے فروخت کیا۔

بَابٌ ٤٩ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ حَقَّهُ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ

١٣٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا أُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ بِالْمَعْرُوفِ.

١٣٧ - حَدَّثَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ.

اس مال میں سے اپنا حق لینا جو اپنی ہی تحویل میں ہو

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہندہ اُمّ معاویہ بارگاہِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ اور وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو میرے لیے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو جائے تو کیا میرے لیے کوئی مضائقہ ہے کہ میں اُن کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے لیے

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ حضرت ہندہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! بیشک حضرت ابوسفیان کم خرچ آدمی ہیں۔ کیا میرے لیے اس میں کچھ حرج ہے کہ ان کے مال میں سے اُن کی اجازت کے بغیر بچوں پر کچھ خرچ کر دیا کروں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ان پر دستور کے موافق خرچ کرو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ف۔ اگر خاوند بساط سے کم خرچ دے تو بیوی اتنا خرچ لے سکتی ہے جو بساط کے اندر ہو اور گھر میں جھگڑا فساد نہ ہو بلکہ خاوند کی مرضی کو ترجیح دے کر راضی برضا رہنا چاہیئے۔ اس کے برعکس چادر سے باہر پیر پھیلانا اور بیوی بچوں کا زمانہ سازی کی ایسی قطار لگائے رکھنا کہ گھر کے آمد و خرچ کے اعتبار کو قرض کے ختم نہ ہونے والے چکر میں پھنسانا

پڑے تو یہ بھی ظلم اور احسان فراموشی ہے بہرحال گھر کی خوشحالی کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ تمام افرادِ خانہ خرچ کے معاملے میں اپنی چادر کو دیکھ لیا کریں اور پیر اس سے باہر نکالنے کی بساط بھر کوشش نہ کریں ورنہ سب کو تنگ ہونا پڑے گا اور صاحبِ خانہ کو سب سے زیادہ۔

زندگانی آدمی کی اس سے ہوتی ہے تلخ
نہ مانے تو قرض کے پھندے میں پھنس کر دیکھ لے

۱۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ نَا حُمَيْدٌ يَعْنِي الطَّوِيلَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ الْمَكِّيِّ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِفُلَانٍ نَفَقَةَ أَيْتَامٍ كَانَ وَلِيَّهُمْ فَغَالَطُوهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّاهَا إِلَيْهِمْ فَأَدْرَكْتُ لَهُمْ مِنْ مَالِهِمْ مِثْلَيْهَا قَالَ قُلْتُ أَقْبِضُ الْأَلْفَ الَّذِي ذَهَبُوا بِهِ مِنْكَ قَالَ لَا حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

یوسف بن ماہک مکی کا بیان ہے کہ میں فلاں شخص کے زیرِ پرورش یتیموں کا خرچ لکھا کرتا تھا، انہوں نے اس شخص کو دھوکہ دے کر ایک ہزار درہم کا مغالطہ دیا۔ جو اس نے انہیں ادا کر دیئے۔ پھر میرے ہاتھ ان یتیموں کے مال سے دوگنا لگا۔ میں نے اس شخص سے کہا کہ تم اپنے ایک ہزار لے لو جو وہ تم سے لے گئے تھے۔ اس نے کہا نہیں۔ مجھ سے میرے والد محترم نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو اسے امانت ادا کر دو اور اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی ہو۔

۱۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔

محمد بن علاء اور احمد بن ابراہیم، طلق بن غنام، شریک، ابن العلاء اور قیس، ابو حصین، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے امانت ادا کر دو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تم اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کرو۔

بَابٌ فِي قَبُولِ الْهَدَايَا

تحفے قبول کرنا

۱۴۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ قَالَا نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا۔

علی بن بحر اور عبدالرحیم بن مطرف رواسی، عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی، ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیے قبول فرما لیتے اور اس پر بدلہ دیا کرتے تھے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا مِنْ أَحَدٍ هَدِيَّةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُهَاجِرًا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا أَوْ دَوْسِيًّا أَوْ ثَقَفِيًّا۔

سعید بن ابو سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم آج کے بعد میں کسی کا بھی ہدیہ (تحفہ) قبول نہیں کروں گا، ماسوا ئے اس کے کہ وہ مہاجر قرشی ہو یا انصاری ہو یا دوسی ہو یا ثقفی ہو۔

بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ۔

ہبہ کی ہوئی چیز کو لوٹانا

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبَانُ وَهَمَّامٌ وَشُعْبَةُ قَالُوا ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَ هَمَّامٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَا نَعْلَمُ الْقَيْءَ إِلَّا حَرَامًا۔

مسلم بن ابراہیم، ابان اور ہمام اور شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا قے کر کے کھانے والے کی طرح ہے۔ ہمام کا بیان ہے کہ قتادہ نے فرمایا۔ نہیں جانتے ہم قے کو مگر حرام۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ۔

طاؤس نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال نہیں ہے کسی شخص کے لیے کہ وہ دوسرے کو عطیہ دے یا کوئی چیز ہبہ کرے پھر اُسے واپس لوٹائے ماسوائے باپ کے جو اپنے بیٹے کو دے اور مثال اس شخص کی جو عطیہ دے کر واپس لے کتے جیسی ہے جو کھاتا رہتا ہے۔ جب شکم سیر ہو جائے تو قے کر دیتا ہے۔ پھر اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مثال اس شخص کی جو اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لوٹا لے کتے جیسی ہے

سلم قال مثل الذي يسترد ما وهب كمثل الكلب يقيء فيأكل قيئه فإذا استرد الواهب فليوقف فليعرف بما استرد ثم ليدفع إليه ما وهب۔

جو قے کرتا ہے اور اپنی قے کو کھاتا ہے۔ جب ہبہ کرنے والا چیز کو واپس لینا چاہے تو موہوب لہٗ توقف کرے اور واپس لینے کی وجہ معلوم ہونے پر جو چیز دی تھی وہ اُسے واپس کر دے۔

باب ۳۵ في الهدية لقضاء الحاجة

کام کرنے کا ہدیہ لینا

۱۲۵ - حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح ثنا ابن وهب عن عمر بن مالك عن عبيد الله بن أبي جعفر عن خالد بن أبي عمران عن القاسم عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من شفع لأخيه بشفاعة فأهدى له هدية عليها فقبلها فقد أتى بابا عظيما من أبواب الربا۔

احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، عمر بن مالک، عبید اللہ بن ابو جعفر، خالد بن ابو عمران، قاسم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے مسلمان بھائی کی سفارش کرے اور اس احسان کے باعث اس کے لیے تحفہ بھیجا اور یہ اُسے قبول کرے تو سُود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑے دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔

باب ۳۶ في الرجل يفضل بعض ولده في النحل

اولاد میں سے کسی بیٹے کو دوسروں سے زائد دینا

۱۲۶ - حدثنا أحمد بن حنبل ثنا هشيم أنا سيار أنا مغيرة وأنا داود عن الشعبي وأنا مجالد وإسماعيل بن سالم عن الشعبي عن النعمان بن بشير قال أنحلني أبي نحلا قال إسماعيل بن سالم من بين القوم نحلة غلاما له قال فقالت له أمي عمرة بنت رواحة ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشهده فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال له إني نحلت ابني النعمان نحلا وإن عمرة سألتني أن أشهدك على ذلك قال فقال ألك ولد سواه قال قلت نعم قال فكلهم أعطيت مثل ما أعطيت النعمان قال لا قال فقال بعض هؤلاء المحدثين هذا جور وقال بعضهم

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے مجھے کچھ دیا۔ راویوں میں سے اسمٰعیل بن سالم نے کہا کہ اپنا ایک غلام دیا۔ چنانچہ ان سے میری والدہ ماجدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو گواہ بنا لیجئے۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو کچھ دیا ہے اور عمرہ کہتی ہیں کہ اس بات پر آپ کو گواہ بنا لوں۔ فرمایا کیا تمہارے اس کے سوا بھی بیٹے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ کیا تم نے ہر ایک کو اتنی ہی چیز دی جتنی نعمان کو دی ہے؟ عرض کی، نہیں۔ بعض محدثین نے کہا کہ یہ ظلم ہے۔ بعض نے کہا کہ مجبوری کا فیصلہ ہے لہٰذا اس پر میرے سوا کسی اور کو گواہ بنا لو۔ مغیرہ بن شعبہ نے اپنی حدیث میں کہا کہ کیا

هٰذا تلجئة فاشهد على هٰذا غيري قال
مغيرة في حديثه أليس يسرك أن يكونوا
لك في البر واللطف سواء قال نعم قال
فأشهد على هٰذا غيري وذكر مجالد في
حديثه أن لهم عليك من الحق أن تعدل
بينهم كما أن لك عليهم من الحق أن يبروك
قال ابوداود في حديث الزهري قال بعضهم
أكل بنيك وقال بعضهم ولدك وقال
ابن أبي خالد عن الشعبي فيه ألك بنون
سواه وقال أبو الضحى عن النعمان بن
بشير ألك ولد غيره.

١٢٧ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا
جرير عن هشام بن عروة عن أبيه قال
حدثني النعمان بن بشير قال أعطاه أبوه
غلاما فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما هٰذا الغلام قال غلامي أعطانيه
أبي قال أكل إخوتك أعطى كما أعطاك
قلت لا قال فاردده.

١٢٨ - حدثنا سليمان بن حرب نا حماد
عن حاجب بن المفضل بن المهلب عن
أبيه قال سمعت النعمان بن بشير يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اعدلوا بين أبنائكم اعدلوا بين أبنائكم.

١٢٩ - حدثنا محمد بن رافع نا يحيى بن
آدم نا زهير عن أبي الزبير عن جابر قال
قالت امرأة بشير انحل ابني غلامك و
أشهد لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إن ابنة فلان سألتني أن أنحل ابنها

تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تمہارے ساتھ نیکی اور مہربانی کرنے میں سب برابر ہوں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو اس پر میرے سوا اور کو گواہ بناؤ۔ مجاہد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا کہ ان کا تمہارے اُوپر حق ہے کہ ان کے درمیان انصاف کرو جیسے تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے ساتھ نیکی کا سلوک کریں۔۔۔۔ امام ابوداؤد نے فرمایا حدیث زہری میں کہا ہے کہ بعض راویوں نے اکل بنیک اور بعض نے ولدک کہا ہے۔ ابن ابی خالد نے شعبی سے روایت کرتے ہوئے اس میں الک بنون سواہ کہا ہے اور ابوالضحیٰ نے حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہوئے الک ولد غیرہ کہا ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اُن کے والد ماجد نے انہیں ایک غلام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ غلام کس کا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا غلام ہے، مجھے میرے والد محترم نے عطا فرمایا ہے فرمایا کیا تمہارے سب بھائیوں کو دیا جیسے تمہیں دیا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس کر دو۔

حاجب بن مفضل بن مہلب کے والد ماجد نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بیٹوں میں انصاف کرو اپنے بیٹوں میں انصاف کرو۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت بشیر کی بیوی نے کہا کہ میرے بیٹے کو اپنا غلام دے دیجئے اور میری خاطر اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا لیجئے۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ فلاں کی بیٹی مجھ سے سوال کرتی ہے کہ میں اس کے بیٹے کو ایک غلام دے دوں

غُلَامًا فَقَالَتْ لِيْ اَشْهِدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اِخْوَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلَى الْحَقِّ۔

اور کہتی ہے کہ میرے لیے حضور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا لیجیے۔ فرمایا کہ اس کے بھائی ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ کیا سب کو وہی دیا ہے جو اسے دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ یہ تو درست نہیں ہے اور میں گواہ نہیں بنتا مگر انصاف کی بات پر۔

ف۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے والد محترم نے دوسرے بیٹوں کو چھوڑ کر ایک غلام دیا اور اپنی اہلیہ محترمہ کی خواہش پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنانا چاہا لیکن آپ نے ان کے اس اقدام کو ناانصافی قرار دیا اور اس پر گواہ بننا منظور نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ والدین کو بھی اولاد کے درمیان انصاف ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۵۴ فِيْ عَطِيَّةِ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا۔

خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا کسی کو مال دینا

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ وَحَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ اَمْرٌ فِيْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، داؤد بن ابوہند اور حبیب معلم، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے دادا محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کو اپنے خاوند کے مال میں تصرف جائز نہیں ہے جب کہ وہ اس کی عصمت کا مالک ہے۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔

ابوکامل، خالد ابن حارث، حسین، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کا کسی کو عطیہ دینا جائز نہیں ہے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔

بَابُ ۵۵ فِي الْعُمْرٰى۔

عمریٰ کا بیان

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

ابوالولید طیالسی، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کو عمر بھر کے لیے چیز دینا جائز ہے۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث مذکورہ

صلى الله عليه وسلم مثله۔

ے مطابق فرمایا۔

۱۵۴۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا أبان عن يحيى عن أبي سلمة عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول العمرى لمن وهبت له۔

ابوسلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمریٰ میں اس چیز کا مالک ہے جس کو دی گئی ہو۔

۱۵۵۔ حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني نا محمد بن شعيب أخبرني الأوزاعي عن الزهري عن عروة عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعمر عمرى فهي له ولعقبه يرثها من يرثه من عقبه۔

مومل بن فضل حرانی، محمد بن شعیب، اوزاعی، زہری، عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی کو عمر بھر کے لیے کوئی چیز دے دی تو وہ اس کے پاس رہے گی لیکن اس کے بعد انہیں ملے گی جو اس کی میراث پائیں گے۔

۱۵۶۔ حدثنا أحمد بن أبي الحواري نا الوليد عن الأوزاعي عن الزهري عن أبي سلمة وعروة عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال أبو داود هكذا رواه الليث بن سعد عن الزهري عن أبي سلمة عن جابر۔

احمد بن ابوالحواری، ولید، اوزاعی، زہری، ابوسلمہ اور عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً یہی فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے لیث بن سعد، زہری، ابوسلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

باب ۵۰ من قال فيه ولعقبه۔

جس نے عمریٰ میں وارثوں کا ذکر بھی کر دیا۔

۱۵۷۔ حدثنا محمد بن يحيى بن فارس ومحمد بن المثنى قالا نا بشر بن عمر نا مالك يعني ابن أنس عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما رجل أعمر عمرى له ولعقبه فإنها للذي يعطاها لا ترجع إلى الذي أعطاها لأنه أعطى عطاء وقعت فيه المواريث۔

محمد بن یحییٰ بن فارس اور محمد بن مثنیٰ، بشر بن عمر، مالک بن انس، ابن شہاب، ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسا عمریٰ دیا ہو اس کو اور اس کے وارثوں کو دیا ہو تو وہ اسی کا ہوگا جس کو دے دیا اور دینے والے کی طرف واپس نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث واقع ہوگی۔

۱۵۸۔ حدثنا حجاج بن أبي يعقوب نا يعقوب نا أبي عن صالح عن ابن شهاب بإسناده ومعناه قال أبو داود وكذلك رواه

حجاج بن ابو یعقوب، یعقوب، ان کے والد ماجد، صالح نے ابن شہاب سے اسی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے

عُقَيْلٌ وَيَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي لَفْظِهِ وَرَوَاهُ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِثْلَ ذَلِكَ.

عقیل اور یزید بن حبیب نے ابن شہاب سے اور امام اوزاعی نے ابن شہاب سے جو روایت کی ہے اس کے لفظوں میں اختلاف کیا گیا ہے اور اسے روایت کیا ہے فلیح بن سلیمان نے اسی کے مانند۔

١٥٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا.

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جس عمریٰ کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی وہ یہ ہے کہ آدمی کہے کہ یہ چیز تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے ہے۔ جب یہ کہا کہ یہ چیز تمہارے لیے ہے جب تک تم زندہ رہو تو وہ چیز اس کے مالک کی طرف لوٹے گی۔

١٦٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تُرْقِبُوا وَلاَ تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ.

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رقبیٰ اور عمریٰ نہ کرو۔ جس نے رقبیٰ یا عمریٰ کیا تو وہ اس کے وارثوں کا ہوگا۔

١٦١- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ ابْنُهَا إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا وَلَهُ إِخْوَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا قَالَ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا قَالَ ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ.

عثمان بن ابو شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، حبیب بن ابو ثابت، حمید اعرج، طارق مکی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کا فیصلہ فرمایا جس کو اس کے بیٹے نے کھجوروں کا باغ دیا تھا۔ وہ فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے نے کہا کہ میں نے صرف ان کی زندگی کے لیے دیا تھا اور اس لڑکے کے بھائی بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندگی اور موت میں اسی عورت کا ہے۔ بیٹا عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں صدقہ دیا تھا۔ فرمایا کہ اس کا واپس لینا تمہارے لیے اور بھی بعید ہے۔

ف۔ عمریٰ اور رقبیٰ دونوں ہبہ کی قسمیں ہیں۔ اگر کسی کو کوئی چیز استعمال کرنے کو دی کہ جب تک تم رہو اسے استعمال کرو تو اس کے وارث اسے لیں گے، اور رقبیٰ اس شرط پر کوئی چیز دینے کو کہتے ہیں کہ اگر تم مر گئے تو وہ چیز ہماری ہوگی اور میں پہلے مر گیا تو وہ تمہاری ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ٥٤ فِي الرُّقْبٰى

١٦٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔

رقبیٰ کا بیان

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ اس (معمرلہٗ) کے گھر والوں کے لیے جائز ہو جاتا ہے اور رقبیٰ اس (مرقب لہٗ) کے گھر والوں کے لیے جائز ہو جاتا ہے۔

١٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَعْقِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُهُ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، معقل، عمرو بن دینار، طاؤس، حجر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی چیز عمریٰ کے طور پر دی تو وہ زندگی اور موت میں اسی (معمرلہٗ) کی ہو جائے گی اور رقبیٰ نہ کیا کرو۔ جس نے کسی چیز کا رقبیٰ کیا تو وہ اسی (مرقب لہٗ) کی ہے۔

١٦٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْعُمْرٰى أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَالرُّقْبٰى هُوَ أَنْ يَقُولَ الْإِنْسَانُ هُوَ لِلْآخِرِ مِنِّي وَمِنْكَ۔

اسود سے روایت ہے کہ مجاہد نے فرمایا: عمریٰ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ یہ چیز تمہاری ہے جب تک تم زندہ رہو۔ جب ایسا کہا تو وہ چیز اس کی اور اس کے وارثوں کی ہو جائے گی۔ اور رقبیٰ یہ ہے کہ انسان کہے: یہ اس کی ہے جو آخر میں رہے یعنی میں تمہارے بعد زندہ رہا تو میری اور تم میرے بعد زندہ رہے تو تمہاری۔

باب ٥٥ فِي تَضْمِينِ الْعَارِيَةِ

١٦٥۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ۔

ادھار لی ہوئی چیز کا تاوان

مسدد بن مسرہد، یحییٰ، ابن ابی عروبہ، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادھار لی ہوئی چیز کی ذمہ داری ہے جب تک واپس نہ کر دے۔ پھر حسن بھول گئے اور کہا: وہ تمہارا امین ہے اور تاوان اس پر نہیں ہے۔

١٦٦۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

حسن بن محمد اور سلمہ بن شبیب، یزید بن ہارون، شریک، عبدالعزیز بن رفیع، امیہ بن صفوان بن امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دوران ان سے زرہیں مستعار لی تھیں۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَا بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذِهِ رِوَايَةُ يَزِيدَ بِبَغْدَادَ وَفِي رِوَايَتِهِ بِوَاسِطٍ تَغَيَّرَ عَلَى غَيْرِ هٰذَا۔

پس کہا کہ اے محمد! کیا یہ زبردستی لے رہے ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ادھار لے رہا ہوں تو ضامن ہوں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یزید کی یہ روایت بغداد میں تھی اور واسط میں جو روایت ہے اس میں اس کے علاوہ کچھ تغیر ہے۔

١٦٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ قَالَ عَارِيَةً أَمْ غَصْبًا قَالَ لَا بَلْ عَارِيَةً فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا وَغَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَفْوَانَ إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللهِ لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

عبدالعزیز بن رفیع نے آل عبداللہ بن صفوان کے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ کہا ادھار یا چھین لینے کے لیے؟ فرمایا نہیں بلکہ ادھار لینے ہیں۔ پس انہوں نے تیس اور چالیس کے درمیان زرہیں ادھار دے دیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین فرمایا۔ جب مشرکوں کو شکست ہو گئی تو صفوان کی زرہیں اکٹھی کی گئیں۔ جن میں سے چند زرہیں کم رہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا۔ تمہاری زرہوں میں سے چند زرہیں ہم کھو بیٹھے ہیں، پس کیا ہم تمہیں تاوان دے دیں! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ نہیں، کیونکہ آج میرے دل میں وہ چیز نہیں ہے جو پہلے تھی۔

١٦٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ قَالَ اسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

مسدد، ابو الاحوص، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء نے آل صفوان کے کئی حضرات سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مستعار لیں۔ پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

١٦٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ نَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ

شرحبیل بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے، پس وارث کے لیے وصیت نہیں ہے اور عورت اپنے گھر سے کچھ خرچ نہ کرے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔ عرض کی گئی کہ کھانا بھی نہیں؟ فرمایا یہ تو ہمارے مالوں میں سب سے افضل ہے۔ پھر فرمایا کہ ادھار لی ہوئی چیز واپس کی جائے

ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا. ثُمَّ قَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔

وہ کا جانور مالک کو لوٹا دیا جائے۔ قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضامن کو تاوان دینا ہوگا۔

١٧٠۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ ثَلَاثِينَ دِرْعًا وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ قَالَ بَلْ مُؤَدَّاةٌ۔

ابراہیم بن مستمر، حبان بن ہلال، ہمام، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، صفوان بن یعلی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تمہارے پاس میرے قاصد آئیں تو انہیں تیس زرہیں اور تیس اونٹ دے دینا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ایسی عاریت ہے جس کا تاوان دیا جائے یا ایسی عاریت ہے جو اسی طرح مالک کو واپس لوٹائی جاتی ہے۔ فرمایا بلکہ واپس لوٹانے کے لیے۔

بَابٌ فِيمَنْ أَفْسَدَ شَيْئًا يَغْرَمُ مِثْلَهُ۔

جس کوئی چیز تلف کر دی تو اسی کے برابر تاوان دے

١٧١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ قَالَ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرٰى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى كُلُوا فَأَكَلُوا حَتّٰى جَاءَتْ قَصْعَتُهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى لَفْظِ حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِهِ۔

مسدد، یحییٰ، محمد بن مثنیٰ، خالد، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ کسی دوسری ام المومنین نے خادم کے ہاتھوں پیالے میں آپ کے لیے کھانا بھیجا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنا ہاتھ مارا جس سے پیالہ ٹوٹ گیا۔ ابن المثنیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑوں کو لیا اور ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر اس میں کھانا اکٹھا کرنے لگے اور فرماتے۔ تمہاری ماں کو غیرت آ گئی۔ ابن المثنیٰ نے یہ بھی کہا وہ کہ لوگوں نے کھایا، یہاں تک کہ اس گھر میں سے پیالہ آیا جس میں تھے۔ پھر ہم حدیث مسدد کی طرف لوٹے ہیں۔ فرمایا کہ کھانا کھاؤ اور قاصد اور پیالے کو روکے رکھا جب فارغ ہو گئے تو سالم پیالہ قاصد کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس گھر میں رکھ لیا جس میں جلوہ افروز تھے۔

١٧٢۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ

جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے کہ حضرت

سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ صَانِعًا طَعَامًا مِثْلَ صَفِيَّةَ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَبَعَثَتْ بِهٖ فَأَخَذَنِيْ أَفْكَلٌ فَكَسَرْتُ الْإِنَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ قَالَ إِنَاءٌ مِثْلُ إِنَاءٍ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے ایسا کھانا پکانے والی کوئی نہیں دیکھی جیسا حضرت صفیہ پکاتی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا پکا کر بھیجا۔ مجھے غصہ کا تاؤ میں نے برتن توڑ دیا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جو میں نے کیا اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا کہ برتن کے بدلے اسی طرح کا برتن اور کھانے کے بدلے اسی طرح کا کھانا۔

بَابُ الْمَوَاشِيْ تُفْسِدُ زَرْعَ قَوْمٍ

کسی کے جانوروں نے دوسرے کی کھیتی میں نقصان کیا

۱۷۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِيْ حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ۔

(احمد بن محمد بن ثابت مروزی، عبدالرزاق، معمر، زہری)

حرام بن محیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں داخل ہو گئی اور ان لوگوں کا نقصان کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت حفاظت کرنا مال والوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت حفاظت کرنا مویشی والوں کا ذمہ ہے۔

۱۷۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ لَنَا نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيْهِ فَكُلِّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ۔

حرام بن محیصہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہماری ایک نقصان کرنے والی اونٹنی تھی جو ایک باغ میں داخل ہو گئی اور اس میں نقصان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغات کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں کا کام ہے اور رات کے وقت مویشیوں کی حفاظت کرنا ان کے مالکوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت مویشی جو نقصان کریں وہ ان کے مالکوں کو ادا کرنا پڑے گا۔

آخِرُ كِتَابِ الْبُيُوْعِ۔

کتاب البیوع ختم ہوئی۔

اول کتاب القضاء

فیصلوں کا بیان

باب فی طلب القضاء

عہدۂ قضا چاہنا

۱۷۵۔ حدثنا نصر بن علی نا فضیل ابن سلیمان نا عمرو بن ابی عمرو عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ولی القضاء فقد ذبح بغیر سکین۔

نصر بن علی، فضیل بن سلیمان، عمرو بن ابوعمرو، سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے قاضی بنایا گیا تو وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

۱۷۶۔ حدثنا نصر بن علی انا بشر بن عمر عن عبد اللہ بن جعفر عن عثمان بن محمد الاخنسی عن المقبری والاعرج عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین۔

نصر بن علی، بشر بن عمر، عبداللہ بن جعفر، عثمان بن محمد اخنسی مقبری اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگوں کے لیے قاضی بنا دیا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

ف: چونکہ قاضی بننے والے کے سر پر بڑی نازک ذمہ داری آ جاتی ہے لہٰذا قاضی، مجسٹریٹ اور جج بننے سے بچنے میں ہی خیریت ہے کیونکہ فیصلے کے وقت کمی بیشی واقع ہونے کے بڑے امکانات ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی بننا منظور نہیں فرمایا تھا اور اس کی پاداش میں بڑی تکلیف برداشت کی تھی۔ یہ ان کے تقویٰ و ورع کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باعث تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب فی القاضی یخطئ

قاضی سے غلطی ہونے کا بیان

۱۷۷۔ حدثنا محمد بن حسان السمتی نا خلف بن خلیفۃ عن ابی ہاشم عن ابن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القضاۃ ثلاثۃ واحد فی الجنۃ واثنان فی النار فاما الذی فی الجنۃ فرجل عرف الحق فقضی بہ ورجل عرف الحق فجار فی الحکم فہو فی النار ورجل قضی للناس علی جہل فہو فی النار۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جنت میں اور دو قسم کے جہنم میں جائیں گے پس جنت میں وہ جائے گا جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ جس قاضی نے حق کو پہچانا اور حکم دینے میں زیادتی کی تو وہ دوزخ میں جائے گا اور جس نے جہالت کے باوجود لوگوں کے فیصلے کیے وہ بھی جہنم میں جائے گا۔

۱۷۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، محمد بن ابراہیم، بسر بن سعید، ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسی حاکم نے فیصلہ کیا اور بساط بھر سوچ بچار کر فیصلہ کیا۔ اگر فیصلہ درست ہوا تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے اور جب خوب اجتہاد کر کے فیصلہ کیا لیکن غلط واقع ہوا تو اس کے لیے ایک گنا اجر ہے۔ جب میں نے ابوبکر بن حزم سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ اس طرح حدیث بیان کی ہے مجھ سے ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے۔

ف: اجتہادی مسائل میں ائمہ مجتہدین نے جو آیاتِ محکمہ، سنتِ قائمہ اور فریضۂ عادلہ کی روشنی میں مسائل حل فرمائے انہیں بہر صورت بعض مسائل میں دوہرا اور بعض میں اکہرا ثواب ملا ہے اور جتنے حضرات ان کے فیصلوں پر یقین کر کے عمل کرتے آ رہے ہیں ان سب کے مجموعی ثواب کے برابر بھی ان بزرگوں کو ثواب ملتا آ رہا ہے۔ دریں حالات ان حضرات کے اجر و ثواب کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس کے برعکس جن گمراہ گروں اور نام نہاد محققین نے مجتہدین حضرات کے خلاف فیصلے کیے اس پر انہیں سزا ملے گی اور آج تک جتنے ان کی نام نہاد تحقیق پر عمل کرتے آ رہے ہیں۔ ان کے مجموعی گناہوں کے برابر بھی ان محققین کے نامۂ اعمال میں گناہ درج ہوتے چلے گئے۔ دریں حالات، ابن سبا، ابن حزم ظاہری اندلسی، ابن تیمیہ حرانی، ابن قیم الجوزی، محمد بن عبدالوہاب نجدی، مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اور انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے حضرات کے اعمال ناموں کے مندرجات کا اندازہ بھی بھلا کس سے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ہی ہدایت اور دین متین پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

۱۷۹- حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ نَجْدَةَ عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ۔

عباس عنبری، عمر بن یونس، ملازم بن عمرو، موسیٰ بن نجدہ، یزید بن عبدالرحمٰن ابو کثیر کے دادا جان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مسلمانوں کی قضا کا عہدہ طلب کیا یہاں تک کہ اسے پا لیا۔ پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنت ہے اور جس کا ظلم اس کے عدل پر غالب ہوا تو اس کے لیے جہنم ہے۔

۱۸۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت

أبي يحيى الرملي حدثني زيد بن أبي الزرقاء نا ابن أبي الزناد عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون إلى قوله الفاسقون هؤلاء الآيات الثلاث نزلت في اليهود خاصة في قريظة والنضير.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بیان کیا ہے اور جو حکم نہ کرے جس طرح اللہ نے نازل فرمایا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں ... الفاسقون تک (۵: ۴۴ تا ۴۷) کے بارے میں فرمایا کہ یہ تینوں آیتیں خاص طور پر بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہودیوں کے متعلق نازل ہوئی تھیں (مذکورہ تینوں آیتوں کا محل الگ الگ ہے)۔

باب ۳ في طلب القضاء والتسرع إليه.

فیصلہ کرنے میں جلدی کرنا

۱۸۱۔ حدثنا محمد بن العلاء ومحمد بن المثنى قالا نا أبو معاوية عن الأعمش عن رجاء الأنصاري عن عبد الرحمن بن بشر الأزرق قال دخل رجلان من أبواب كندة وأبو مسعود الأنصاري جالس في حلقة فقالا ألا رجل ينفذ بيننا فقال رجل من الحلقة أنا فأخذ أبو مسعود كفا من حصى فرماه به وقال مه إنه كان يكره التسرع إلى الحكم.

رجاء انصاری سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن بشر ازرق نے فرمایا کہ باب کندہ کی طرف سے دو آدمی اندر آئے اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں حضرات نے کہا کہ کیا ایسا کوئی آدمی نہیں جو ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے؟ حلقہ میں سے ایک آدمی نے کہا۔ میں کرتا ہوں۔ حضرت ابو مسعود نے ایک مٹھی کنکریاں لے کر ماریں اور فرمایا ٹھہرو وہ فیصلے میں جلدی کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۲۔ حدثنا محمد بن كثير أنا إسرائيل نا عبد الأعلى عن بلال عن أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من طلب القضاء واستعان عليه وكل إليه ومن لم يطلبه ولم يستعن عليه أنزل الله ملكا يسدده.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص قضا کا طالب ہو اور اس کے لیے لوگوں سے مدد حاصل کرے تو اسے مخلوق کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جو طلب نہ کرے اور نہ اس کے لیے کسی سے مدد لے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو نازل فرماتا ہے جو اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔

۱۸۳۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا يحيى بن سعيد نا قرة بن خالد نا حميد بن هلال حدثني أبو بردة قال قال أبو موسى قال النبي صلى الله عليه وسلم لن نستعمل أو لا نستعمل على عملنا من أراده.

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہرگز اسے عامل نہیں بنائے یا اسے عامل نہیں بناتے جو عامل بننے کا ارادہ رکھتا ہے۔

باب ۲۴ في كراهية الرشوة۔

۱۸۴۔ حدثنا أحمد بن يونس ثنا ابن أبي ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي۔

باب ۲۵ في هدايا العمال۔

۱۸۵۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن إسماعيل ابن أبي خالد قال حدثني قيس قال حدثني عدي بن عميرة الكندي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا أيها الناس من عمل منكم لنا على عمل فكتمنا منه مخيطا فما فوقه فهو غل يأتي به يوم القيامة فقام رجل من الأنصار أسود كأني أنظر إليه فقال يا رسول الله اقبل عني عملك قال وما ذاك قال سمعتك تقول كذا وكذا قال وأنا أقول ذلك من استعملناه على عمل فليأت بقليله وكثيره فما أوتي منه أخذ وما نهي عنه انتهى۔

باب ۲۶ كيف القضاء

۱۸۶۔ حدثنا عمرو بن عون قال أنا شريك عن سماك عن حنش عن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى اليمن قاضيا فقلت يا رسول الله ترسلني وأنا حدث السن ولا علم لي بالقضاء فقال إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك فإذا جلس بين يديك الخصمان فلا تقضين حتى تسمع من الآخر كما سمعت من الأول

رشوت کی برائی کا بیان

(احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، حارث بن عبد الرحمن، ابو سلمہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

عمال کے تحفے

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو ہم کسی کام پر عامل مقرر کریں تو وہ سوئی کے دھاگے کے برابر بھی کوئی چیز چھپائے یا اس سے بھی کم تو وہ خیانت ہے اور روز قیامت اس کے ساتھ حاضر ہوگا۔ پس انصار میں سے ایک کالے رنگ کا آدمی کھڑا ہو گیا، گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اپنا عمل مجھ سے لے لیجئے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو ایسا اور ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ارشاد ہوا کہ میں اب بھی کہہ رہا ہوں جس کو ہم نے کسی کام پر عامل مقرر کیا ہو، پس وہ تھوڑا سا اور بہت لے کر حاضر ہو پھر اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ لے اور جس سے منع کیا جائے اس سے رک جائے۔

قضا کا طریقہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں کم عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا مجھے علم بھی نہیں ہے۔ فرمایا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو اس کا راستہ دکھا دے گا اور تمہاری زبان کو اس پر قائم کر دے گا۔ جب فریقین تمہارے سامنے بیٹھا کریں تو جلدی سے فیصلہ نہ کر دیا جب تک دوسرے کی باتیں نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی باتیں سنیں یہ طریقہ کار

فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ.

تو تمہارے لیے فیصلے کو واضح کر دیگا۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ فیصلہ کرنے میں مجھ سے لغزش نہیں ہوئی اور اسکے بعد کسی فیصلے میں مجھے شک ہی

بَابٌ ۷۶ فِي قَضَاءِ الْقَاضِي إِذَا أَخْطَأَ

جب قاضی سے غلط فیصلہ ہو جائے

۱۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بھی ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ بعض تم میں سے اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو کر سننے کے مطابق میں اس کے حق میں فیصلہ دے دوں۔ پس جس کے موافق میں نے فیصلہ کر دیا اور اس کے بھائی کے حق سے کچھ دلا دیا تو اس میں سے ذرا بھی نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

ف: یہ حدیث اصولِ قضا سے متعلق ہے کہ شرعی ضابطوں کے تحت مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات کی روشنی میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ فیصلہ کرنے والے کی ذاتی معلومات کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بعض حضرات اس حدیث سے یہ ثابت کرنے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں کہ حبیبِ خدا اور اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم بھی بالکل دوسرے انسانوں جیسے تھے اور جس طرح دوسرے قاضیوں کو مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات کے علاوہ قضیۂ دائرہ کے بارے میں کوئی علم نہیں ہوتا بس یہی حالت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی۔ ایسا خیال کرنا ان حضرات کا کام ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصبِ علیا اور حالتِ خاصہ کو تسلیم کیا ہی نہیں ہوتا لیکن چونکہ قضا میں اس حالت کا دخل نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر اپنی ذاتی معلومات کے تحت فیصلے فرماتے تو قضا کا یہی قانون قرار پاتا اور قیامت تک قاضی اپنے علم کی آڑ لے کر من مانے فیصلے کرتے اور ایسا کرنے سے ظلم و ستم کا وہ دروازہ کھلتا جو قیامت تک بند نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا آپ نے مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات کی روشنی میں ہی فیصلے فرمائے تاکہ انصاف کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

۱۸۸- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ لَهُمَا لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ

عبد اللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو شخص اپنی میراث کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں کے پاس گواہ نہ تھے صرف اپنا اپنا دعویٰ ہی تھا۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ پس دونوں آدمی رونے لگے اور دونوں میں سے ہر ایک نے کہا کہ میں نے اپنا حصہ آپ کو دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں سے

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لَكَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِذَا فَعَلْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ تَحَالَّا۔

زیادہ جیسا بیان ہو چکا ہے جو تو اپنے حق کو تقسیم کیا کرو اور پھر حق کو تلاش کرو یعنی قرعہ اندازی کر کے ذکی بیشی پر ایک دوسرے کو معاف کر دو۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عِيسَى نَا أُسَامَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ۔

عبداللہ بن رافع نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ دو آدمی میراث اور پرانی چیزوں کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں جس کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوتا۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الرَّأْيَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصِيبًا لِأَنَّ اللهَ كَانَ يُرِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ مِنَّا الظَّنُّ وَالتَّكَلُّفُ۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بر سر منبر فرمایا اے لوگو! بیشک رائے تو صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی درست تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں دکھاتا تھا جب کہ ہماری طرف سے تو گمان غالب اور محنت ہے۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُثْمَانَ الشَّامِيُّ وَلَا إِخَالُنِي رَأَيْتُ شَامِيًّا أَفْضَلَ مِنْهُ يَعْنِي حَرِيزَ بْنَ عُثْمَانَ۔

احمد بن عبدہ ضبی، معاذ بن معاذ کا بیان ہے کہ ابن معاذ کہ مجھے ابو عثمان نے خبر دی اور میں نے حریز بن عثمان سے افضل کسی شامی کو نہیں دیکھا۔

بَابُ كَيْفَ يَجْلِسُ الْخَصْمَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِي۔

فریقین قاضی کے سامنے کس طرح بیٹھیں

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكَمِ۔

احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک، مصعب بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھا کریں۔

بَابٌ الْقَاضِي يَقْضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

قاضی کا غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا

۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضِي الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک بیٹے کے لیے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاکم فیصلہ نہ کرے دو آدمیوں کے درمیان جبکہ وہ غصے کی حالت میں ہو۔

بَابٌ الْحُكْمِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں کا فیصلہ کرنا

۱۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَنُسِخَتْ قَالَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ

احمد بن محمد مروزی، علی بن حسین، ان کے والد ماجد، یزید نحوی، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم خداوندی ہے کہ اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کر دو یا ان سے منہ پھیر لو (۵: ۴۲) اور حکم ہے ان کے درمیان فیصلہ کرو جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کے مطابق۔

۱۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ قَالَ كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً فَسَوَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کر دو یا ان سے منہ پھیر لو اور اگر تم ان کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (۵: ۴۲)۔ راوی کا بیان ہے کہ بنو نضیر جب بنو قریظہ کے آدمی کو قتل کرتے تو نصف دیت ادا کیا کرتے اور جب بنو قریظہ کسی بنو نضیر کے آدمی کو قتل کر دیتے تو انہیں پوری دیت ادا کرنا پڑتی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان مساوات قائم کر دی۔

پارہ ——— ۲۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

باب: اجتہاد الرأي في القضاء۔ قضا میں اجتہاد کرنا۔

۱۹۶۔ حدثنا حفص بن عمر عن شعبة عن أبي عون عن الحارث بن عمرو ابن أخي المغيرة بن شعبة عن أناس من أهل حمص من أصحاب معاذ بن جبل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أراد أن يبعث معاذا إلى اليمن قال كيف تقضي إذا عرض لك قضاء قال أقضي بكتاب الله قال فإن لم تجد في كتاب الله قال فبسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فإن لم تجد في سنة رسول الله قال أجتهد رأيي ولا آلو فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم صدره ثم قال الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم لما يرضي رسول الله۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے حارث بن عمرو سے حضرت معاذ بن جبل کے حمص والے کئی اصحاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ارشاد ہوا۔ جب تمہارے سامنے مقدمہ پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا۔ فرمایا کہ اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ۔ فرمایا کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں بھی نہ پاؤ (اور اللہ کی کتاب میں)؟ تب عرض کی کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور حقیقت تک پہنچنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر تھپکی دے کر فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے شخص کو اس چیز کی توفیق بخشی جو اللہ کے رسول کو خوش کرے۔

ف:۔ اس حدیث سے اولاً اور آخر تک شرعی ترتیب معلوم ہوئی کہ سب سے مقدم کلام الٰہی ہے، پھر سنت رسول اللہ، اس کے بعد اجماع و قیاس کی باری ہے۔ ثانیاً یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسائل کی تصریح ہمیں قرآن مجید میں نہیں مل سکے گی۔ ثالثاً یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت رسول اگرچہ کلام الٰہی کی شرح ہے لیکن تمام مسائل تصریحاً یہاں بھی نہیں مل سکیں گے بلکہ بعض مقامات پر احادیث آپس میں ٹکراتی ہوئی بھی ملیں گی۔ ایسے مواقع پر اجماع صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائے گا جو باتیں کتاب و سنت میں تصریحاً نہیں ان میں ائمہ مجتہدین کی تقلید کی جائے گی کیونکہ آیات و احادیث اور اجماع صحابہ کی روشنی میں جو فیصلے مجتہدین عظام نے فرمائے وہاں تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکا اور یہ حکم ہے کہ میدان اجتہاد میں کوئی ان بزرگوں کی ہمسری کر سکے۔ اس امت میں ان حضرات کا وجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علمی معجزہ ہے۔ ائمہ مجتہدین صرف چار ہیں جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۵۰ھ/۷۶۷ء)

۲۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی سنہ ۱۷۹ھ/۷۹۵ء)

٣- امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی سنہ ۲۰۴ھ/ ۸۱۹ء)
٤- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی سنہ ۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء)

اہل حق کے یہی آئمہ مجتہدین ہیں جن کے اجتہادی مذاہب مدوّن و منضبط ہیں۔ لہٰذا اجتہادی مسائل میں ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ جو ان چاروں میں سے کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ محقق بن کر اجتہادی مسائل کو قرآن و حدیث سے خود حل کرے وہ گمراہ بدمذہب بے دین اور اجماع امت کا مخالف ہے کیونکہ اہل حق کا راستہ وہی تقلید آئمہ مجتہدین والا ہے جیسا کہ پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (۴:۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق کا راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستے پر چلے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

رسول کی مخالفت سے ان مسائل میں خلاف مراد ہے جو قرآن و حدیث میں تصریحاً موجود ہیں اور مسلمانوں کے راستے کو چھوڑنے سے مراد اجتہادی مسائل میں آئمہ مجتہدین کی تقلید سے انحراف کرنا ہے۔ جانے خود ہے کہ ان بزرگوں کے بعد بھی امت محمدیہ میں ہزاروں ایسی ہستیاں ہوئی ہیں جن میں سے ہر ایک علم و عرفان کا بحر بیکراں تھا اس کے باوجود وہ حضرات بھی آئمہ مجتہدین کی تقلید سے بے نیاز نہ ہو سکے تو آج کل کے محقق بننے والے اور آئمہ مجتہدین کے منہ آنے والے جاہل کس گنتی شمار میں ہیں؟ بعض گمراہ گر اس پرفتن دور میں اجتہاد و تحقیق کے بڑے اونچے دعوے جماتے ہیں لیکن جب دنیائے اسلام کو ان دعاوی کا طول و عرض دکھاتے ہیں، غیر مقلد حضرات کے شیخ الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (المتوفی ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء) نے معیار الحق نامی اپنی کتاب میں جمع بین الصلاتین کے مسئلے پر دل کھول کر اپنی شان اجتہاد و تحقیق اور حدیث دانی دکھائی تو چودھویں صدی کے مجدد برحق نے اپنے رسالہ حاجز البحرین میں ان کی علمیت کے فلک بوس محل کو مسمار کر دیا۔ موصوف کی دیانت و علمیت کی جو مثالی قلعی کھولی تو دوسرے مقام پر اس تفصیل کا اجمال و خلاصہ یوں پیش کیا۔

(۱) حضرت کو ضعیف محض و متروک میں تمیز نہیں (۲) تشیع و رفض میں فرق نہیں (۳) فلاں یغرب و فلاں غریب الحدیث میں امتیاز نہیں (۴) غریب و منکر میں تفرقہ نہیں (۵) قابل سہم کو وہمی کہتا جانیں (۶) لہ اوہام کا یہی مطلب مانیں (۷) حدیث مرسل تو مردود و مخذول اور معنعن مدلس ماخوذ و مقبول (۸) ستم یہ ہے کہ وصل و تاخر کو تعلیق بتائیں۔ مثلاً محدث کے روایہ مالک عن نافع عن ابن عمر حدثنا یا ذکر فلاں عن فلاں عن مالک حضرت اسے معلق ٹھہرائیں اور حدثنا یا ذکر کو ہضم کر جائیں (۹) صحیح حدیثوں کو زری قیاسی لعلیوں سے مردود و منکر ٹھہراتے جائیں (۱۰) حدیث ضعیف جس کے منکر و معلول ہونے کی امام بخاری وغیرہ اکابر ائمہ نے تصریح کی محض بے بنیاد تقریروں سے اسے صحیح بنائیں (۱۱) ضعف حدیث کو ضعف رواۃ پر مقصور جانیں۔ ہنگام نقد رواۃ جلیل کو رد کرنا کچھ نہ مانیں (۱۲) معرفت رجال میں یہ جوہر تمیز کہ امام اجل سلیمان اعمش عظیم القدر جلیل الفخر تابعی مشہور معروف کو سلیمان بن ارقم ضعیف کہیں۔ (۱۳) خالد بن مخلد ثقہ ثبت کو خالد بن مخلد قطوانی کہیں۔ (۱۴) ولید بن مسلم ثقہ مشہور کو ولید بن قاسم بتائیں۔ (۱۵) مسئلہ تقوی طرق سے محض غافل (۱۶) راوی مجروح و مرجوح کے

فرق بدیہی ہے بعض جاہل (۱۷) متابع و شواہد میں تمیز دونوں صاف صاف حالت ثقات وہ بھی باقربیت وجوہ پیش نظر۔ مگر
بعض میں بزعم خود تشریح و تفریع ضعیف سے حدیث ضعیف ہو (۱۸) یا بطرق جلیلہ موضع احتجاج مشہور متداول کتابوں کا محدثین
سنن اربعہ میں موجود احتجاج تک رسائی محال، باقی کتب سے صحیح طرق و حاصل عطا کیا اللہ و مبارک دو معانی کے عقلمند محافظ کی
کیا مجال (۱۹) تصحیح و تضعیف میں قول آئمہ بھی منقول کر حدیث کی تصانیف میں مذکورہ منقول ہو نقل ثقات مردود و متروک
(۲۰) اجلہ صحاح بخاری و مسلم ہے جس پر مسعود لیل ملزم کوئی امر وعدہ تعلیق کوئی متروک الحدیث مثل امام بشر بن محمد
محمد بن فضیل بن غزوان کوفی و خالد بن مخلد القطوانی کیلئے۔ جیسا یہ تو بخاری و مسلم کے خاص خاص رجال ہے مسلم و بخاری
پر فقط منسوب ہے، اس سے ترجیح کرلیجئے کہ حضرت کی حدیث معاذ سے صحاح ستہ کے متعدد ابطال کو آراد سب وضع فرماتے کہ
جس راوی کو تقریب میں صدوق ربما یا التصحیح یا صدوق تشیع یا الثقہ یعرب یا صدوق یخطی یا صدوق یہم یا صدوق له
اوہام لکھا ہو وہ سب ضعیف و مردود الروایت و متروک الحدیث ہیں حالانکہ باقی صحاح درکنار صحیحین میں ان اقسام کے
راوی دو چار نہیں، دس بیس نہیں، سینکڑوں ہیں پھر تماشہ یہ ہوتے ہیں (۲۱) جس سند میں کوئی راوی غیر منسوب واقع ہو مثلاً
حدثنا خالد عن شعبہ عن سلیمان۔ اسے بروایت تقریب طبقہ روایات مخرج جو ضعیف راوی اس نام کا ملے رجماً بالغیب
ورجماً بالغیب اس پر حمل کرلیجئے اور ضعیف حدیث سقوط روایت کا حکم کردیجئے یہ مسلمات حضرت کے پیش نظر
رکھ کر بخاری و مسلم سامنے لائیے اور دیکھئے کہ اس مفرزعہ بشارت پر سب دو چار جائیں، کاٹتے جائیے، اگر دو ورق کتاب میں
اللہ تعالیٰ بھی باقی رہ جائیں تو میرا ذمہ۔ شمار کیجئے کہ مقلدین ائمہ کا کوئی متوسط طالب علم بھی اتنا ہو کھلا یا ہو معاذ اللہ
جب ایک مسئلہ میں یہ رنگ تو تمام امام کا کمال کہاں تک، معلوم ہوا جب پانے پانے، بجرتی کے سیلانے جنہیں عالم
پھر لیتی تاک ملنے، اوپچے پلے کا مجتہد جانے، ان کی لیاقت کا یہ اندازہ کر فرقہ کل اہل حدیث کا نے تو نئی امت، بہت
بچوں کی جماعت کس گنتی شمار میں، کس شمار قطار میں! کلا فی العیر و لا فی النفیر ما ھنا لک باللہ من

شرح الشریف (الفضل الموہبی)

چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) نے ۱۳۱۲ھ سے
مذکورہ تمام امور کو ۱۳۱۳ھ میں جامع ترمذی کے اندر تمام و کمال ثابت کیا پھر الفضل الموہبی کے اندر اسی سال
مذکورہ امور کا خلاصہ پیش کیا جو مذکور ہوا۔ اگر مذکورہ امور میں ایک بات بھی خلاف ایمان ہوتی اور الزام تراشی ہوتی تو
مدعیان تحقیق کے شیخ الکل صاحب کبھی سات سال تک خاموش نہ پڑے رہتے جبکہ وہ ۱۳۲۰ھ میں ملک عدم کو
سدھارے تھے۔ پوری جماعت میں سے کسی معتقد عالم کو جرأت نہیں ہوئی اگرچہ پوری ایک صدی گزرنے والی ہے
لیکن اپنے امام الکل کے مقتدیان کے سر سے ایک الزام کا بوجھ بھی اتار دیتے۔ اتار سکے کیسے!

١٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ بِمَعْنَاهُ.

مسدد، یحییٰ، شعبہ، ابو عون، حارث بن عمرو، حضرت معاذ کے کئی اصحاب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ آگے معناً وہی روایت کی۔

باب ۲۲ في الصلح۔

۱۹۸۔ حدثنا سليمان بن داود المهري أنا ابن وهب أخبرني سليمان بن بلال ح وثنا أحمد بن عبد الواحد الدمشقي ثنا مروان يعني ابن محمد ثنا سليمان بن بلال أو عبد العزيز بن محمد شك الشيخ عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلح جائز بين المسلمين زاد أحمد إلا صلحا أحل حراما أو حرم حلالا وزاد سليمان بن داود وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمون على شروطهم۔

صلح کا بیان۔

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، سلیمان بن بلال۔ احمد بن عبدالواحد دمشقی، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال یا عبدالعزیز بن محمد، کثیر بن زید، ولید بن رباح سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔ احمد بن عبدالواحد نے یہ بھی کہا: سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرے۔ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔

۱۹۹۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني عبد الله بن كعب بن مالك أن كعب بن مالك أخبره أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينا كان له عليه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فارتفعت أصواتهما حتى سمعهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بيته فخرج إليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كشف سجف حجرته ونادى كعب بن مالك فقال يا كعب فقال لبيك يا رسول الله فأشار بيده أن ضع الشطر من دينك قال كعب قد فعلت يا رسول الله قال النبي صلى الله عليه وسلم قم فاقضه۔

عبداللہ بن کعب بن مالک سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا تقاضا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں مسجد کے اندر۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا جبکہ آپ اپنے کاشانۂ اقدس میں تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف نکلنے لگے یہاں تک کہ حجرے کا پردہ ہٹایا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا۔ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے دست مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ نصف قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے تعمیل ارشاد کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اٹھو اور اسے ادا کرو۔

باب ۲۳ في الشهادات۔

۲۰۰۔ حدثنا ابن السرح وأحمد بن سعيد الهمداني قالا أخبرنا ابن وهب قال

گواہیوں کا بیان۔

ابن السرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، مالک بن انس، عبداللہ بن ابی بکر، ان کے والد ماجد،

أخبرني مالك بن أنس عن عبد الله بن أبي بكر أن أباه أخبره أن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان أخبره أن أبا عمرة عبد الرحمن بن أبي عمرة الأنصاري أخبره أن زيد بن خالد الجهني أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا أخبركم بخير الشهداء الذي يأتي بشهادته أو يخبر بشهادته قبل أن يسألها شك عبد الله بن أبي بكر أيتهما قال قال أبو داود قال مالك الذي يخبر بشهادته ولا يعلم بها الذي هي له قال الهمداني ويرفعها إلى السلطان قال ابن السرح أو يأتي بها الإمام والإخبار في حديث الهمداني قال ابن السرح ابن أبي عمرة لم يقل عبد الرحمن.

عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں اچھے گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں جو گواہی دینے آتا ہے یا اپنی گواہی کے متعلق بتاتا ہے پہلے اس سے کہ اس کے متعلق پوچھا جائے۔ ان دونوں باتوں میں عبداللہ بن ابو بکر کو شک ہے کہ کونسی فرمائی۔ امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا۔ جو اپنی گواہی کے متعلق بتا دے اور یہ نہ جانے کہ وہ کس شخص کے حق میں ہے۔ ہمدانی نے کہا کہ اسے سلطان کے پاس لے جائے۔ ابن السرح نے کہا کہ اسے امام کے پاس لے جائے۔ الاخبار کا لفظ حدیث ہمدانی میں ہے۔ ابن السرح نے ابن ابی عمرہ کہا ہے اور عبدالرحمن نہیں کہا۔

باب في الرجل يعين على خصومة من غير أن يعلم أمرها.

علم نہ ہونے کے باوجود فریقین میں سے کسی ایک کی مدد کرنا۔

٢٠١ - حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا عمارة بن غزية عن يحيى بن راشد قال جلسنا لعبد الله بن عمر فخرج إلينا فجلس فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حالت شفاعته دون حد من حدود الله فقد ضاد الله ومن خاصم في باطل وهو يعلمه لم يزل في سخط الله حتى ينزع ومن قال في مؤمن ما ليس فيه أسكنه الله ردغة الخبال حتى يخرج مما قال.

یحییٰ بن راشد کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے انتظار میں بیٹھے۔ وہ ہمارے پاس تشریف لاکے بیٹھے اور فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کو روکنے کی سفارش کی تو اس نے اللہ سے ضد بازی کی اور جو جان بوجھ کر باطل کی حمایت میں جھگڑا وہ ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے اور جس نے کسی مومن کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہ ہو تو وہ دوزخیوں کی گندگی کے کیچڑ میں رہے گا یہاں تک کہ اپنی بات سے توبہ کر لے۔

٢٠٢ - حدثنا علي بن الحسين بن إبراهيم نا عمر بن يونس نا عاصم بن محمد بن زيد العمري قال حدثني المثنى بن يزيد عن مطر الوراق عن نافع عن ابن عمر عن النبي

علی بن حسین بن ابراہیم، عمر بن یونس، عاصم بن محمد بن زید عمری، مثنیٰ بن یزید، مطر وراق، نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً اسی ارشاد کے بعد فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَمَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ۔

جس نے ظلم کے کام میں ناحق مدد کی تو وہ اللہ کے غضب میں آگیا۔

بَابٌ فِيْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ۔

جھوٹی گواہی کا بیان۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ يَعْنِي الْعُصْفُرِيَّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔

حبیب بن نعمان اسدی سے روایت ہے کہ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھی جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ جھوٹی گواہی اللہ کے شریک ٹھہرانے کے برابر ہو گئی۔ تین مرتبہ یہی فرمایا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "تو بتوں کی گندگی سے دور رہو اور بچو جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہو کر اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔ (۲۲:۳۰، ۳۱)۔

بَابُ مَنْ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ۔

ناقابل قبول گواہی۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَاشِدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلٰى أَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا لِغَيْرِهِمْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ الْغِمْرُ الْحِنَةُ وَالشَّحْنَاءُ۔

عمرو بن شعیب کے والد محترم سے ان کے جدّ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت اور اپنے بھائی سے عداوت رکھنے والے کی گواہی رد فرمائی اور اپنے گھر والوں کے لئے قناعت کرنے والوں کی ان کے متعلق گواہی رد فرمائی اور دوسروں کے لئے جائز رکھا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ الغمر سے مراد بغض و عداوت ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ طَارِقٍ الرَّازِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى بِإِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى أَخِيْهِ۔

محمد بن خلف بن طارق رازی، زید بن یحییٰ بن عبید خزاعی، سعید بن عبد العزیز نے سلیمان بن موسیٰ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت، زانی، زانیہ اور اپنے بھائی سے کینہ و عداوت رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ عَلٰى أَهْلِ

دیہاتی کا شہری کی گواہی دینا۔

الأمصار۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ۔

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب اور نافع بن یزید، ابن الہاد، محمد بن عمرو بن عطاء، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جنگلوں میں رہنے والے کی گواہی بستیوں میں رہنے والے کے لیے جائز نہیں ہے۔

باب الشَّهَادَةِ عَلَى الرَّضَاعِ۔

رضاعت کی گواہی۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِيهِ صَاحِبٌ لِي عَنْهُ وَأَنَا لِحَدِيثِ صَاحِبِي أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْنَا جَمِيعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا لَكَاذِبَةٌ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَقَدْ قَالَتْ مَا قَالَتْ دَعْهَا عَنْكَ۔

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عقبہ بن حارث سے روایت کی کہ مجھ سے میرے ایک دوست نے حدیث بیان کی اور مجھے اپنے دوست کی حدیث خوب یاد ہے اس نے کہا کہ میں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالے رنگ کی عورت آئی اور دعویٰ کیا کہ اس نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے مجھ سے اعراض فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! بیشک وہ جھوٹی ہے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ اس بات کا دعویٰ کرتی ہے تو تم اسے (اپنی بیوی کو) چھوڑ دو۔

ف۔ جمہور علماء کے نزدیک مرضعہ کسی بھی ایک عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے بھی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی درکار ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عورت کے چھوڑ دینے کے متعلق فرمایا تو یہ ورع و تقویٰ کے باعث ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو عورتوں کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بعض چار عورتوں کی گواہی کو ثبوت رضاعت میں کافی مانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف مرضعہ کی شہادت ثبوت رضاعت کے لئے کافی ہے جیسا کہ اس حدیث کا ظاہری مفاد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

احمد بن شعیب حرانی، حارث بن عمیر بصری، عثمان بن ابوشیبہ، اسمٰعیل بن علیہ، ایوب، ابن ابی ملیکہ، عبید بن مریم نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ (ابن ابی ملیکہ) نے کہا کہ حضرت عقبہ

عُبَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

بَابُ شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الْوَصِيَّةِ فِي السَّفَرِ۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ أَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَاءَ هٰذِهِ وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُهُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامَ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ۔

سے بھی سنا ہے لیکن عبید بن مریم کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے۔ پھر معنًا وہی حدیث بیان کی۔

سفر میں وصیت کے متعلق ذمی کی گواہی۔

شعبی سے روایت ہے کہ دقوقا کے مقام پر ایک مسلمان کا آخری وقت آ گیا اور اسے کوئی مسلمان نہ ملا جو وصیت پر اس کی گواہی دے۔ پس اس نے اہل کتاب میں سے دو آدمیوں کو گواہ بنا لیا۔ دونوں کوفے میں آئے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ حضرت اشعری نے فرمایا یہ ایسا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا اور اس کے بعد نہیں ہوا۔ پس عصر کے بعد ان دونوں سے خدا کی قسم لی کہ ہم نے نہ خیانت کی، نہ جھوٹ بولا، نہ بات تبدیل کی، نہ چھپائی اور نہ اس میں تغیر و تبدیل کیا۔ اس آدمی کی یہ وصیت ہے اور یہ اس کا ترکہ ہے۔ پس ان دونوں کی گواہی پر حکم کر دیا گیا۔

عبدالملک بن سعید بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ بنی سہم کا ایک آدمی تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر میں نکلا۔ سہمی نے ایسی جگہ وفات پائی جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب یہ دونوں اس کا ترکہ لے کر واپس آئے تو چاندی کا ایک گلاس نہ تھا جس پر سونے کا ایک پترا لگا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے حلف لیا۔ پھر وہ گلاس مکہ مکرمہ میں پایا گیا تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ پس سہمی کے وارثوں میں سے دو آدمی کھڑے ہو گئے اور قسم دی کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ صحیح ہے اور یہ گلاس ہمارے آدمی کا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہی کے بارے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ.

باب — إِذَا عَلِمَ الْحَاكِمُ صِدْقَ شَهَادَةِ الْوَاحِدِ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَقْضِيَ بِهِ.

٢١١ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ الْحَكَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُونَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو تمہاری آپس کی گواہی ہے جب تم میں کسی کو موت آئے (۵-۱۰۶)۔

جب حاکم کو ایک گواہ کی سچائی معلوم ہو جائے تو اس کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے۔

عمارہ بن خزیمہ نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے ساتھ لے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت ادا کر دی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلدی جلدی چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ پس اعرابی کو چند حضرات ملے جو اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے کیونکہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز دیتے ہوئے کہا کہ آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کر رہا ہوں۔ پس اعرابی کی یہ آواز سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا کیا میں نے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں نے تو آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں میں نے تو تم سے خرید لیا ہے۔ اعرابی نے کہنا شروع کیا۔ اچھا گواہ لائیے۔ حضرت خزیمہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے یہ خرید لیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم کس طرح گواہی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ کو سچا جانتے ہوئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔

ف: یہ مسئلہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ (البقرۃ ۲: ۲۸۲) اپنے میں دو مرد گواہ کرو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رب ذوالجلال کے خلیفہ اعظم و محبوب اکرم ہیں لہٰذا آپ کو یہ اختیار دیا گیا کہ تشریعی امور سے جس کو چاہیں مستثنیٰ کر دیں اور جس کے لئے چاہیں اختصاص فرما دیں۔ امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۳ھ/۱۵۱۶ء) نے مواہب لدنیہ شریف میں فرمایا: من خصائصه صلى الله تعالى عليه وسلم أنه كان يخص من شاء بما شاء من الأحكام۔ امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ/۱۷۱۰ء) نے اس کی شرح میں فرمایا: (من الأحكام) وغيرها۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب ان لفظوں میں باندھا۔ باب اختصاصه صلى الله تعالى عليه وسلم بأنه يخص من شاء بما شاء من الأحكام۔ چنانچہ امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ کے اندر اس اختصاص سے متعلق پانچ واقعے بیان کئے، جن کو خصائص کبریٰ میں امام سیوطی نے نقل کر کے پانچ کا اور اضافہ فرمایا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس زیادت سے تین واقعے ترک کر کے احادیث مطہرہ سے پندرہ واقعات کا مزید اضافہ فرمایا اور جملہ بائیس نظائر پیش فرمائے۔ ایک حضرت خزیمہ کی گواہی شہادت کا مکمل نصاب جانے یعنی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دینے کا واقعہ سنن ابو داؤد، سنن نسائی، بخاری، ابن ماجہ اور خزیمہ بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے چچا جان سے روایت کیا جو صحابی تھے اور مصنف ابن ابی شیبہ، تاریخ بخاری، مسند ابو یعلیٰ، صحیح ابن خزیمہ، معجم کبیر طبرانی میں خود حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس حدیث کے آخری الفاظ۔ فجعل النبي صلى الله عليه وسلم شهادة خزيمة بشهادة رجلين سے حق تعالیٰ کے محبوب اکرم، خلیفہ اعظم کے خدا داد اختیارات کی کیسی واضح اور ایمان افروز شہادت مل رہی ہے جو ایمان افروز بھی ہے اور شیطنت سوز بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب القضاء باليمين والشاهد۔

ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا۔

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا سَيْفٌ الْمَكِّيُّ قَالَ عُثْمَانُ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ۔

عثمان بن ابی شیبہ اور حسن بن علی، زید بن حباب، سیف مکی، عثمان نے سیف بن سلیمان کہا ہے، قیس بن سعد، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سَلَمَةُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحُقُوقِ۔

محمد بن مسلم نے عمرو بن دینار سے اسے اپنی سند کے ساتھ معناً روایت کیا ہے۔ سلمہ بن شبیب نے اپنی حدیث میں کہا۔ عمرو بن دینار نے فرمایا کہ وہ فیصلہ حقوق سے متعلق تھا۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ نَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

ابن أبي عبد الرحمن عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد قال أبو داود وزادني الربيع بن سليمان المؤذن في هذا الحديث قال أخبرني الشافعي عن عبد العزيز قال فذكرت ذلك لسهيل فقال أخبرني ربيعة وهو عندي ثقة أني حدثته إياه ولا أحفظه قال عبد العزيز وقد كان أصابت سهيلا علة أذهبت بعض عقله ونسي بعض حديثه فكان سهيل بعد يحدثه عن ربيعة عنه عن أبيه.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ربیع بن سلیمان مؤذن نے اس حدیث میں یہ بھی کہا کہ شافعی نے عبدالعزیز سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سہیل سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے خبر دی جو میرے نزدیک قابل اعتبار ہیں اور میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تھی لیکن مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہی۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ سہیل کو ایک مرض لاحق ہو گیا تھا جس کے باعث اُن کی عقل میں فتور آ گیا تھا جس کے باعث وہ بعض حدیثوں کو بھول گئے تھے۔ پس اس کے بعد سہیل روایت کرنے لگے ربیعہ سے اُن کے والد ماجد کے واسطے سے۔

ف۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حقوق میں ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک یہ حدیثیں حجت ہیں جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان حدیثوں کو قرآن مجید کے اصول شہادت سے ٹکرانے کے باعث قابل استناد و اعتماد شمار نہیں کرتے اور ان کے نزدیک قرآن کریم کے مقرر فرمودہ اصول شہادت یعنی دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی حقوق میں بھی ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۱۵۔ حدثنا محمد بن داود الإسكندراني ثنا زياد يعني ابن يونس حدثني سليمان بن بلال عن ربيعة بإسناد أبي مصعب ومعناه قال سليمان فلقيت سهيلا فسألته عن هذا الحديث فقال ما أعرفه فقلت له إن ربيعة أخبرني به عنك قال فإن كان ربيعة أخبرك عني فحدث به عن ربيعة عني.

سلیمان بن بلال نے ربیعہ سے ابومصعب کی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا۔ سلیمان نے کہا کہ میں سہیل سے ملا اور اس حدیث کے متعلق اُن سے پوچھا تو فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ ربیعہ نے مجھ سے یہ آپ کے واسطے سے بیان کی ہے۔ فرمایا کہ اگر ربیعہ تمہیں میرے واسطے سے بتاتے ہیں تو اسے ربیعہ سے میرے واسطے کے ساتھ روایت کرتے رہو۔

۲۱۶۔ حدثنا أحمد بن عبدة ثنا عمار بن شعيب بن عبيد الله بن الزبيب العنبري حدثني أبي قال سمعت جدي الزبيب يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا إلى بني العنبر فأخذوهم بركبة من ناحية الطائف فاستاقوهم إلى نبي الله صلى

حضرت زبیب عنبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عنبر کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا۔ پس انہوں نے طائف کی نواحی بستی رکبہ میں انہیں گرفتار کر لیا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لے چلے۔ پس میں اُن سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ کر عرض گزار ہوا کہ

الله عليه وسلم فسبقتهم إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقلت السلام عليك يا نبي الله ورحمة الله وبركاته أتانا جندك فأخذونا وقد كنا أسلمنا وخضرمنا آذان النعم فلما قدم بلعنبر قال لي نبي الله صلى الله عليه وسلم هل لكم بينة على أنكم أسلمتم قبل أن تؤخذوا في هذه الأيام قلت نعم قال من بينتك قال سمرة رجل من بني العنبر ورجل آخر سماه له فشهد الرجل وأبى سمرة أن يشهد فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم قد أبى أن يشهد لك فتحلف مع شاهدك الآخر قلت نعم فاستحلفني فحلفت بالله لقد أسلمنا يوم كذا وكذا وخضرمنا آذان النعم فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم اذهبوا فقاسموهم أنصاف الأموال ولا تمسوا ذراريهم لولا أن الله تعالى لا يحب ضلالة العمل ما رزيناكم عقالا قال الزبيب فدعتني أمي فقالت هذا الرجل أخذ زربيتي فانصرفت إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم يعني فأخبرته فقال لي احبسه فأخذت بتلبيبه وقمت معه مكاننا ثم نظر إلينا نبي الله صلى الله عليه وسلم قائمين فقال ما تريد بأسيرك فأرسلته من يدي فقام نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال للرجل رد على هذا زربية أمه التي أخذت منها قال يا نبي الله إنها خرجت من يدي قال فاختلع نبي الله صلى الله عليه وسلم سيف الرجل فأعطانيه فقال للرجل اذهب فزده آصعا من

اے اللہ کے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں۔ ہمارے پاس آپ کا لشکر پہنچا اور انھوں نے ہمیں گرفتار کر لیا حالانکہ ہم مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے اپنے جانوروں کے کانوں کو چیر دیئے تھے۔ جب لشکر بنی عنبر کو لے کر پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اس بات کی شہادت ہے کہ ان دنوں میں گرفتار ہونے سے پہلے تم مسلمان ہو چکے تھے؟ میں عرض گزار ہوا ہاں۔ فرمایا کہ تمہارے گواہ کون ہیں؟ عرض کی کہ بنی عنبر سے سمرہ اور دوسرے آدمی کا بھی نام لیا۔ تو دوسرے آدمی نے گواہی دی اور سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ سمرہ نے تمہاری گواہی دینے سے انکار کر دیا تو دوسرے گواہ کے ساتھ قسم کھاؤ گے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ پس آپ نے مجھ سے حلف لیا تو میں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم فلاں روز مسلمان ہو چکے تھے اور ہم نے جانوروں کے کان چیر دیئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکریوں سے فرمایا کہ ان کا نصف مال آپس میں بانٹ لو اور ان کے بچوں کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ اگر مسلمان کے عمل کا ضائع ہونا اللہ تعالیٰ ناپسند نہ فرماتا تو ہم تمہارے مال سے اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی رسی بھی نہ لیتے۔ حضرت زبیب کا بیان ہے کہ میری والدہ ماجدہ کہنے لگیں کہ اس شخص نے میری مخمل چھین لی۔ چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو۔ پس میں نے اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس کے ساتھ کھڑا رہا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم اپنے قیدی سے کیا چاہتے ہو؟ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس سے فرمایا کہ اس کی والدہ کی چادر دے جو اس سے لی تھی۔ عرض کی یا نبی اللہ! وہ میرے ہاتھ سے جاتی رہی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلوار لے کر مجھے عطا

حَكَمًا قَالَ قَتَادَةُ فَأَدَّيْنَا مِنْ شَعِيرٍ

بَابٌ ٨٢ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ شَيْئًا وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ

٢١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا أَوْ دَابَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

٢١٨- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

٢١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

٢٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي مَتَاعٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ مَا كَانَ أَحَبَّا ذَلِكَ أَوْ كَرِهَا.

٢٢١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

فرمائی اور اس آدمی سے فرمایا کہ اسے کئی صاع اناج دیدو۔

دو شخص ایک چیز پر دعویٰ کریں اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں

سعید بن ابو بردہ نے والد ماجد سے اُن کے جد امجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک اونٹ یا کسی جانور کا دعویٰ کیا اور ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی گواہ نہ تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دونوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، عبدالرحیم بن سلیمان نے سعید سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا ہے۔

ہمام نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اپنے دعوے کے ثبوت میں دو گواہ پیش کئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اُن دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرما دیا۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک چیز کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا پیش کیا اور ان میں سے گواہ کسی ایک کے پاس بھی نہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم پر قرعہ ڈالا جائے خواہ تم اسے پسند کرو یا ناپسند۔

احمد بن حنبل اور سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كره الاثنان اليمين أو استحباها فليستهما عليها قال سلمة قال أخبرنا معمر وقال إذا أكره الاثنان على اليمين.

فرمایا جب دونوں فریق قسم کو ناپسند کریں یا اسے پسند کرتے ہوں پھر بھی دونوں اس پر قرعہ ڈالیں گے۔ سلمہ کا بیان ہے کہ معمر نے فرمایا جبکہ دونوں قسم کو ناپسند کرتے ہوں۔

۲۲۲۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا خالد بن الحارث عن سعيد بن أبي عروبة بإسناد ابن منهال مثله قال في دابة وليس لهما بينة فأمرهما رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يستهما على اليمين.

خالد بن حارث نے سعید بن ابو عروبہ سے ابن منہال کی اسناد کے ساتھ اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک جانور کے متعلق اور دونوں کے پاس گواہ نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم پر دونوں کے لئے قرعہ ڈالنے کا حکم فرمایا۔

باب اليمين على المدعى عليه.

قسم مدعا علیہ پر ہے۔

۲۲۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال نا نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة قال كتب إلي ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى باليمين على المدعى عليه.

نافع بن عمر سے روایت ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میرے لئے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔

باب كيف اليمين.

قسم کس طرح لی جائے۔

۲۲۴۔ حدثنا مسدد نا أبو الأحوص نا عطاء بن السائب عن أبي يحيى عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يعني لرجل أحلفه احلف بالله الذي لا إله إلا هو ما له عندك شيء يعني للمدعي.

ابو یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے قسم کے لئے فرمایا کہ اس خدا کی قسم کھاؤ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ مدعی کی تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

باب إذا كان المدعى عليه ذميا أيحلف.

مدعا علیہ ذمی ہو تو کیا اسے قسم دی جائے۔

۲۲۵۔ حدثنا محمد بن عيسى نا أبو معاوية نا الأعمش عن شقيق عن الأشعث قال كان بيني وبين رجل من اليهود أرض فجحدني فقدمته إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ألك بينة قلت لا فقال لليهودي احلف قلت يا رسول الله إذا يحلف ويذهب بمالي فأنزل الله إن الذين

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک زمین میرے اور ایک یہودی کے درمیان مشترک تھی پس اس نے میرے حصے سے انکار کیا تو میں اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ!

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

اس طرح تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ (الآیہ)

بَابٌ الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلٰى عِلْمِهٖ فِيْمَا غَابَ عَنْهُ۔

کسی سے علم ہونے کے باعث قسم لینا جبکہ مدعا علیہ غائب ہو۔

٢٢٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ كُرْدُوْسٌ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْضٍ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِيْ اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِيَ فِيْ يَدِهٖ قَالَ هَلْ لَّكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهٗ وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِي اغْتَصَبَنِيْهَا اَبُوْهُ فَتَهَيَّاَ الْكِنْدِيُّ يَعْنِيْ لِلْيَمِيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

کردوس نے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کندہ کے ایک آدمی اور حضرموت کے ایک آدمی نے زمین کا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جو یمن میں تھی۔ حضرمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری زمین کو اس کے باپ نے غصب کر لیا تھا اور وہ اس کے قبضے میں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی نہیں لیکن اسے قسم دیتا ہوں کہ خدا کی قسم اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ میری زمین ہے اور اس کے باپ نے چھینی تھی۔ پس کندی اسے قسم دینے کے لئے تیار ہو گیا اور باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

٢٢٧۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ كَانَتْ لِاَبِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ فِيْ يَدِيْ اَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ فَاجِرٌ لَيْسَ يُبَالِيْ مَا حَلَفَ لَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ۔

علقمہ بن وائل بن حجر حضرمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرموت سے اور ایک کندہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پس حضرمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو میرے باپ کی تھی۔ کندی نے کہا کہ وہ میری زمین ہے کیونکہ میرے قبضے میں ہے اور میں اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں، اور اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ اس نے عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ تمہیں اس کی قسم لینے کی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو فاجر ہے قسم کھانے کی اسے کیا پرواہ، کسی بات سے نہیں بچتا۔ فرمایا کہ نہیں ہے تمہارے لئے مگر یہی چیز۔

ف۔ مقرر اصول تعالیٰ یہ ہے کہ مدعی گواہ پیش کرے۔ مگر جس کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ کی قسم پر فیصلہ کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کی قسم سچی ہو یا جھوٹی لیکن ایسی صورت میں اس کے سوا اور چارہ کار نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابٌ ۸۷ الذِّمِّيِّ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ نَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي لِلْيَهُودِ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى۔

ذمی سے کیسے قسم لی جائے؟

محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، معمر، زہری، مزینہ کا ایک آدمی، سعید بن مسیب سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی کہ تم توریت میں اس کے متعلق کیا حکم پاتے ہو جس نے زنا کیا ہو؟

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ كَانَ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصبغ، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق نے زہری سے اس حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا۔ مجھ سے مزینہ کے اس شخص نے حدیث بیان کی جو عالم باعمل اور علم کا قدردان تھا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَعْنِي لِابْنِ صُورِيَا أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي نَجَّاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَأَقْطَعَكُمُ الْبَحْرَ وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَتَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمُ الرَّجْمَ قَالَ ذَكَّرْتَنِي بِعَظِيمٍ وَلَا يَسَعُنِي أَنْ أُكَذِّبَكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

قتادہ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا سے فرمایا میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں جس نے تمہیں فرعون کے ساتھیوں سے نجات دی اور دریا کو تمہارے لیے پھاڑا اور بادل کا تم پر سایہ کیا اور تمہارے اوپر من و سلویٰ نازل کیا اور حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی کہ تم اپنی کتاب میں رجم کے متعلق کیا حکم پاتے ہو؟ کہا کہ آپ نے اتنا بڑا واسطہ دیا ہے کہ میں آپ سے جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

بابٌ ۸۸ الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى حَقِّهِ۔

آدمی کا اپنے حق کے لیے قسم کھانا۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ وَمُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَا نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ

سیف نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا جب وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا تو اس نے کہا۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ کافی ہے کام بنانے والا۔

رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجبور بن بیٹھنے والے کو ملامت فرماتا ہے کیونکہ تمہارے لئے ہوشیاری لازم ہے۔ جب کسی معاملے میں بے بس ہو جاؤ تو کہو۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

بَابٌ ۲۹ فِي الدَّيْنِ هَلْ يُحْبَسُ بِهِ

کیا قرضے کے باعث کسی کو قید کیا جائے۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ أَبِي دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يُغَلَّظُ عَلَيْهِ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ۔

عمرو بن شرید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار آدمی کا قرض ادا کرنے میں لیت و لعل کرنا اس کی آبرو ریزی اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔ ابن المبارک نے فرمایا۔ آبرو ریزی حلال کرنے سے مراد ہے، اس کے ساتھ تلخ کلامی ہو سکتی ہے اور سزا سے اسے قید کرنا مراد ہے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا هِرْمَاسُ بْنُ حَبِيبٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَرِيمٍ لِي فَقَالَ لِيَ الْزَمْهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَخَا بَنِي تَمِيمٍ مَا تُرِيدُ أَنْ تَفْعَلَ بِأَسِيرِكَ۔

جنگل کے رہنے والے ایک شخص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ ان کے جدِ امجد نے فرمایا۔ میں اپنے ایک مقروض کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اسے پکڑے رکھو۔ مجھ سے پھر فرمایا۔ اے بنی تمیم کے بھائی! تم اپنے قیدی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عبدالرزاق، معمر، بہز بن حکیم کے والد ماجد سے ان کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت میں قید فرمایا۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ إِنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ وَقَالَ مُؤَمَّلٌ إِنَّهُ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أَخَذُوا فَأَعْرَضَ عَنْهُ

ابن قدامہ نے فرمایا کہ ان کے بھائی صاحب یا چچا، اور مؤمل نے کہا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے ہمسائے نے فلاں چیز لے لی ہے جس کے لئے ان سے درگزر فرما۔ اعراض فرمایا۔ پھر کسی چیز کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے لئے ہمسائے

حَدَّثَنِي ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلُّوا لَهُ عَنْ جِدَارِهِ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ۔

کے لئے چھوڑ دو۔ مؤمل نے وَهُوَ يَخْطُبُ کو ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ فِي الْوَكَالَةِ

وکالت کا بیان۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ نَا عَمِّي نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ۔

وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے خیبر کی جانب جانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا سلام کیا اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں نے خیبر کی جانب جانے کا ارادہ کیا ہے۔ فرمایا کہ جب تم ہمارے وکیل کے پاس پہنچو تو اس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لینا۔ اگر وہ تم سے نشانی کا مطالبہ کرے تو اس کے گلے پر ہاتھ رکھ دینا۔

بَابٌ مِنَ الْقَضَاءِ

قضا کے متعلقات۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْمُثَنَّى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَدَارَأْتُمْ فِي طَرِيقٍ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

بشیر بن کعب عدوی سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب راستے کے بارے میں تمہارا جھگڑا ہو تو اسے سات ذراع رکھو۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ أَخُوهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَنَكَّسُوا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ أَعْرَضْتُمْ لَأُلْقِيَنَّهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَهُوَ أَتَمُّ۔

اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا بھائی تم سے تمہاری دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے سر جھکا لئے۔ فرمایا (حضرت ابوہریرہ نے) بات کیا ہے؟ میں اس حکم سے آپ کو منہ موڑتے دیکھتا ہوں۔ میں یہ آپ حضرات کو سنا کر چھوڑوں گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ابن ابی خلف کی حدیث ہے اور زیادہ مکمل ہے۔

ف۔ یہ حکم استحبابی ہے کہ ہمسائے کی ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا جائے۔ اس امر کو واجب سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ اگر کسی خاص ضرورت کے بغیر ہمسایہ اس کی دیوار میں کیل گاڑنا چاہے تو خواہ دیوار کا نقصان ہو اور خواہ ہمسائے

کہ جہاں ضرورت نہ ہو تب بھی اجازت دینی پڑے گی۔ دونوں حالات میں ادب پر عمل کرنا کیا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، لؤلؤہ سے حضرت ابو صرمہ سے ۔۔۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ قتیبہ کے سوا اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو صرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی کو نقصان پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچائے گا اور جو کسی سے دشمنی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ نَا حَمَّادٌ نَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ قَالَ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ إِلَى نَخْلِهِ فَيَتَأَذَّى بِهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا وَكَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهُ۔

ابو جعفر محمد بن علی نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی انصاری کے باغ میں ان کے کھجور کے چند درخت تھے اور اس کے اہل و عیال اس کے ساتھ رہتے تھے۔ پس حضرت سمرہ اپنے درختوں کے پاس جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی اور یہ بات اس پر گراں گزرتی۔ پس اس نے ان سے درختوں کو بیچنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس نے تبدیل کرنے کے لیے کہا تب بھی انکار کیا۔ پس انصاری نے نبی کریم صلی اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فروخت کر دینے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے تبدیل کر لینے کا مطالبہ کیا تب بھی انہوں نے انکار ہی کیا۔ فرمایا تو اسے ہبہ کر دو اور بار بار اس بات کی ترغیب دی لیکن انہوں نے انکار ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ جاؤ اور ان کے درختوں کو اکھاڑ پھینکو۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ قَالَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ

عروہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر سے ایک انصاری نے سنگستان کی نالی کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے کھیتوں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا کہ نالی کا پانی بہنے دو مگر حضرت زبیر نے انکار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا۔ اے زبیر! اپنے کھیت کو سیراب کر کے اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ انصاری کو غصہ آیا اور کہا۔ یا رسول اللہ! اس لیے کہ وہ آپ

يا رسول الله إن كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اسق ثم احبس الماء حتى يرجع إلى الجدر فقال الزبير فوالله إني لأحسب هذه الآية نزلت في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك الآية.

٢٣٢- حدثنا محمد بن العلاء نا أبو أسامة عن الوليد يعني ابن كثير عن أبي مالك ابن ثعلبة عن أبيه ثعلبة بن أبي مالك أنه سمع كبراءهم يذكرون أن رجلا من قريش كان له سهم في بني قريظة فخاصم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مهزور يعني السيل الذي يقتسمون ماءه فقضى بينهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الماء إلى الكعبين لا يحبس الأعلى على الأسفل.

٢٣٣- حدثنا أحمد بن عبدة نا المغيرة ابن عبد الرحمن قال حدثني أبي عبد الرحمن عن الحارث عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في السيل المهزور أن يمسك حتى يبلغ الكعبين ثم يرسل الأعلى على الأسفل.

٢٣٤- حدثنا محمود بن خالد أن محمد ابن عثمان حدثهم قال نا عبد العزيز بن محمد عن أبي طوالة وعمرو بن يحيى عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال اختصم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلان في حريم نخلة في حديث أحدهما فأمر بها فذرعت فوجدت سبعة أذرع وفي حديث الآخر فوجدت خمسة

کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا، کھیت کو پانی دو اور روکے رکھو یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ حضرت زبیر نے فرمایا: خدا کی قسم، میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل فرمائی گئی۔ "تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں ..... (۴ : ۶۵)

ابو مالک بن ثعلبہ نے اپنے والد ماجد ثعلبہ بن ابو مالک سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ قریش کے ایک آدمی کا بنی قریظہ کے پانی میں حصہ تھا۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نالے کا جھگڑا پیش کیا جس کا پانی وہ تقسیم کرلیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان ٹخنوں تک پانی کا فیصلہ فرمایا کہ اوپر والا اتنا ہونے پر نیچے والے کا پانی اس کی طرف جانے سے نہ روکے۔

عمرو بن شعیب کے والد محترم نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہزور کی ایک نالی کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ کھیت کو سیراب کرتے ہوئے پانی روکا جائے کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔ اس کے بعد اوپر کے کھیت والا نیچے کے کھیت والے کی طرف پانی چھوڑ دے۔

ابو طوالہ اور عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دو شخصوں نے کھجور کے ایک درخت کے نیچے جھگڑا پیش کیا۔ دونوں میں سے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے حکم فرمایا تو اس کی پیمائش کی گئی۔ پس وہ سات ذراع نکلا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ وہ پانچ ذراع نکلا۔

أَذْرُعٍ فَقَضَى بِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَأَمَرَ بِجَرِيدَةٍ مِنْ جَرِيدِهَا فَذُرِعَتْ.

آخِرُ كِتَابِ الْأَقْضِيَةِ.

پس آپ نے اس کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالعزیز کا بیان ہے کہ اس کی ایک ٹہنی کے ساتھ آپ نے ناپنے کا حکم فرمایا تو اس کی پیمائش کی گئی۔

کتاب الاقضیہ ختم ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الْعِلْمِ — علم کا بیان

بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ

۲۳۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

علم کی فضیلت کا بیان

عاصم بن رجاء بن حیوۃ نے داؤد بن جمیل سے روایت کی ہے کہ کثیر بن قیس نے فرمایا، میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا۔ اے ابو درداء! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر سے ایک حدیث کی خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مجھے پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور حاجت سے حاضر نہیں ہوا۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا اور علم حاصل کرنے والے کی خوشی کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اور عبادت کرنے والوں پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر اور علماء ہی انبیائے کرام کے وارث ہیں کیونکہ انبیائے کرام کسی کو وارث دینار یا درہم نہیں بناتے ان حضرات کی میراث علم دین ہے جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بہت بڑا حصہ پا لیا۔

ف: یہ حدیث علمائے دین کی قدر و منزلت پر روشن دلالت کر رہی ہے۔ جب بارگاہ خداوندی میں ان کی یہ عزت ہے کہ فرشتے تک ان کے لیے اپنے پروں کو فرش راہ کرتے اور دریا کی مچھلیاں تک ان کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ تو انسانوں پر ان کی تعظیم و توقیر کرنا اور ان کی خدمت میں کوشاں رہنا عزندی اور سعادت مندی ہے۔ علماء ہی لوگوں کو دین کی دولت سے مالا مال

کرکے فکر آخرت میں لگاتے اور ان کے حالات و مآل سے جانتے ہیں۔ جس عالم کی کاوشوں کا مرکز و محور فکر آخرت ہے وہی عالم دین ہے اور اس کی صحبت و خدمت اکسیر اعظم۔ جس عالم دین کی کوششیں دنیا کمانے کے لیے ہیں وہ علم دین حاصل کرنے کے باوجود عالم دنیا اور گمراہ ہے۔ اس کی صحبت سے کوسوں دور بھاگنا چاہیے۔ ایسے عالم کا علم اسے کوئی نفع نہیں دے گا بلکہ اُلٹا اس پر حجت ہوگا۔ عالم اگر وہ عالم باعمل ہے اور لوگوں کو جہنم سے بچانے اور ان کے پروردگار کا مقبول بنانے میں کوشاں ہے تو ایسا عالم یقیناً حضرت انبیائے کرام علیہم السلام کا وارث ہے لیکن جو عالم دنیا کمانے میں مصروف ہے اور علم دین سے اس کی غرض چند روزہ زندگی کے راحت و آرام کا حصول ہے تو وہ انبیائے کرام کا وارث نہیں بلکہ ابلیس ملعون کا وارث ہے۔ جس عالم نے صراط مستقیم اور راہ ہدایت میں پیوندکاری کرکے نئی صراط مستقیم بنائی۔ مسلمانوں سے الگ اپنی علیحدہ جماعت بنائی، اپنا فرقہ یا گروہ علیحدہ تشکیل دیا خواہ اسے فرقہ نہ کہے بلکہ سچے اور اچھے مسلمانوں کا گروہ یا صالحین کی جماعت ہی کیوں نہ کہے، وہ عالم انبیائے کرام کا نہیں شیطان علیہ اللعنۃ کا وارث ہے خواہ دن رات اس کی زبان پر قال اللہ اور قال الرسول ہی کیوں نہ جاری رہے۔ اور بے شک ایسے کا مولوی درجہ کا کہتا ہو یا ولی کامل و قطب ربانی کہا جاتا ہو۔ وہ شریعت مطہرہ میں کاٹ چھانٹ کرنے اور علیحدہ جماعت بنانے کے باعث اسلام کا دشمن، ملت اسلامیہ کا بدخواہ یہود و نصاریٰ کا جاسوس اور شیطان کا وارث ہے۔ افسوس! برطانوی گورنمنٹ کے عہد حکومت میں متحدہ ہندوستان کے اندر ایسے گندم نما جو فروش رہنماؤں کی فوج اسلامیان ہند پر چھا گئی جو بڑے بڑے خوشنما لیبل لگا کر مسلمانوں کے سامنے آئی اور اسلام دشمنی کا ایسا کارنامہ سرانجام دیا کہ ایک اسلام کے مدعی کئی اسلام بنا دیئے۔ مختلف فرقے بنا کر مسلمان آپس میں بھڑا دیئے جو بھائی بھائی تھے وہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بنا دیئے۔ غرض کہ شیطنت کے خوب چکر چلا دیئے۔ کاش! اللہ تعالیٰ ان کے جانشینوں اور متبعین کو توفیق دے کہ اس چکر کو ختم کرکے اسی مرکز پر جمع ہونے کی کوشش کریں جس پر مسلمان کے آباؤ اجداد تھے واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

۲۲۶۔ حدثنا محمد بن الوزیر الدمشقی ثنا الولید قال لقیت شبیب بن شیبۃ فحدثنی به عن عثمان بن ابی سودۃ عن ابی الدرداء بمعناه یعنی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم

محمد بن وزیر دمشقی، ولید، شبیب بن شیبہ، عثمان بن ابو سودہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۲۲۷۔ حدثنا احمد بن یونس ثنا زائدة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من رجل یسلک طریقا یطلب فیه علما الا سهل اللہ له به طریقا الی الجنة ومن ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے کو طے کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت کے راستے کو آسان فرما دیتا ہے اور جس شخص نے اس کے مطابق عمل کرنے میں سستی کی تو اس کا نسب کوئی پیش قدمی نہیں کر سکے گا۔

باب ۹۳ في رواية حديث اهل الكتاب

اہل کتاب کی باتوں کا روایت کرنا

۲۲۸۔ حدثنا احمد بن محمد بن ثابت

ابن ابی نملہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت

المروزی نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری قال اخبرنی ابن ابی نملة الانصاری عن ابیه انه بینما هو جالس عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وعنده رجل من الیهود مر بجنازة فقال یا محمد هل تتکلم هذه الجنازة فقال النبی صلی الله علیه وسلم الله اعلم قال الیهودی انها تتکلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حدثکم اهل الکتاب فلا تصدقوهم ولا تکذبوهم وقولوا امنا بالله ورسله فان کان باطلا لم تصدقوه وان کان حقا لم تکذبوه۔

کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس ایک یہودی بھی تھا۔ تو ایک جنازہ گزرا۔ اس یہودی نے کہا، اے محمد! کیا یہ جنازہ کلام کرتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہودی نے کہا۔ یہ کلام کرتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل کتاب تم سے جو بات کہیں تو نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں پر۔ اگر وہ بات جھوٹی ہے تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی اور اگر وہ سچی ہے تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی۔

٢٤٩۔ حدثنا احمد بن یونس حدثنا ابن ابی الزناد عن ابیه عن خارجة یعنی ابن زید ابن ثابت قال قال زید امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فتعلمت له کتاب یهود وقال انی والله ما امن یهود علی کتابی فتعلمته فلم یمر بی الا نصف شهر حتی حذقته فکنت اکتب له اذا کتب واقرا له اذا کتب الیه۔

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے آپ کے لیے یہودیوں کی لکھائی سیکھی اور خدا کی قسم مجھے یہود کا اعتبار نہیں کہ میرے لیے درست لکھیں۔ ابھی نصف ماہ گزرا تھا کہ مجھے مہارت حاصل ہو گئی پس جب حضور لکھوانا چاہتے تو میں لکھ دیتا اور جب وہ آپ کے لیے لکھتے تو میں اسے پڑھ دیتا۔

باب ٩٣ في کتابة العلم

علمی باتوں کو لکھنا

٢٥٠۔ حدثنا مسدد وابو بکر ابن ابی شیبة قالا نا یحیی عن عبید الله بن الاخنس عن الولید بن عبد الله عن یوسف ابن ماهك عن عبد الله بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول الله صلی الله علیه وسلم ارید حفظه فنهتنی وقالوا اتکتب کل شیء تسمعه ورسول الله صلی الله علیه وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضا فامسکت عن الکتاب فذکرت ذلك الی

یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں یاد کرنے کے ارادے سے ہر اس بات کو لکھ لیا کرتا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنتا پس لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا کہ آپ ہر اس بات کو لکھ لیتے ہیں جو کہ سنتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بشر ہیں جو ناراضگی اور رضامندی میں بھی کلام فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے انگشتِ مبارک سے دہنِ اقدس کی جانب

رسول الله صلى الله عليه وسلم فأومأ بإصبعه إلى فيه فقال اكتب فوالذي نفسي بيده ما يخرج منه إلا حق۔

اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ لکھتے رہو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس سے کوئی بات نہیں نکلتی مگر حق۔

۲۵۱ - حدثنا نصر بن علي نا أبو أحمد نا كثير بن زيد عن المطلب بن عبد الله بن حنطب قال دخل زيد بن ثابت على معاوية فسأله عن حديث فأمر إنسانا يكتبه فقال له زيد إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرنا أن لا نكتب شيئا من حديثه فمحاه۔

مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے ایک حدیث کے متعلق پوچھا اور اسے لکھنے کے لیے ایک آدمی کو حکم دیا۔ حضرت زید نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ کی حدیث میں سے کچھ نہ لکھا کریں۔ پس اسے مٹا دیا گیا۔

باب التشديد في الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی برائی

۲۵۲ - حدثنا عمرو بن عون قال أنا ح وحدثنا مسدد نا خالد المعنى عن بيان بن بشر قال مسدد أبو بشر عن وبرة بن عبد الرحمن عن عامر بن عبد الله بن الزبير عن أبيه قال قلت للزبير ما يمنعك أن تحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كما يحدث عنه أصحابه قال أما والله لقد كان لي منه وجه ومنزلة ولكني سمعته يقول من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار۔

عمرو بن عون ۔ مسدد، خالد، بیان بن بشر، ابو بشر، وبرہ بن عبدالرحمٰن، عامر بن عبداللہ بن زبیر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں حدیثیں روایت نہیں کرتے جیسے آپ کے ساتھی حضرات روایت کرتے ہیں؟ فرمایا۔ خدا کی قسم، معلوم ہونا چاہیے کہ مجھے حضور کی بارگاہ میں خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے لیکن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

باب الكلام في كتاب الله بلا علم

علم کے بغیر قرآن مجید کا مطلب بیان کرنا

۲۵۳ - حدثنا عبد الله بن محمد بن يحيى نا يعقوب بن إسحاق المقرئ نا سهيل بن مهران نا أبو عمران عن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في كتاب الله برأيه فأصاب فقد أخطأ۔

عبداللہ بن محمد بن یحییٰ، یعقوب بن اسحاق مقری، سہیل بن مہران، ابو عمران نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہا، خواہ وہ ٹھیک ہو، پھر بھی اس نے غلطی کی۔

فائدہ۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا اور یہ نصاب ہدایت کا حصہ، اپنے محبوب کو سکھا کر ساری دنیا کو ان کا محتاج بنا دیا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

الرَّحْمٰنُ. عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ. عَلَّمَهُ الْبَيَانَ. (۵۵: ۱تا۴)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ انہیں ما کان وما یکون کا بیان سکھایا۔

دوسرے مقام پر فرمایا ہے:

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (۱۶: ۴۴)

اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار (قرآن) اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر نازل کرکے پہلے محبوب ہی کو سکھایا۔ محبوب پروردگار نے اپنے اصحاب کو سمجھایا۔ انہوں نے تابعین کو بتایا۔ ان مطالب و معانی کو مفسرین کرام نے اپنی تفاسیر کی زیب و زینت بنایا۔ دوسروں کے لیے اس نقل معانی کے سوا چارہ نہیں۔ کلام الٰہی کی منشا و مراد کو پانے کا ہرگز یارا نہیں۔ جو اس نقل کو چھوڑ کر عقل کو امام بناتا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منصب رسالت سے ہٹا کر ان کی جگہ پر اپنی عقل خام کو بٹھاتا ہے۔ ایسے ہی گمنام یا بو قریش حضرات نے اپنی تحقیق کا ڈھول بجاتے ہوئے ایک اسلام کے مدعی جنون اسلام بنا رکھے ہیں۔ راقم الحروف نے ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں ایک مناجات کے اندر ایسے گروہ کے مفسرین و محققین کا یوں ذکر کیا تھا:

کیسے تفسیر و تحقیق کے نام سے، ایسے فکر و تدبر کا دام ہے!
یوں مطالب بتاتے ہیں آیات کے، جس سے مفہوم قرآن غلط ہو گیا ہے،
مصطفیٰ کے ذریعے دو نبی، مصطفیٰ کی انہیں سے کریں گے پریشاں،
کس تعصب کی ہیں یہ خوشیاں الٰہی مال جن سے بھرا ہے کا دامن

بَابٌ فِي تَكْرِيرِ الْحَدِيثِ

۲۵۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عَقِيلٍ هَاشِمِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا اَعَادَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ایک بات کو کئی بار کہنا

عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابو عقیل ہاشم بن بلال، سابق بن ناجیہ، ابو سلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک خادم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کچھ ارشاد فرماتے تو اسے تین دفعہ دہراتے۔

بَابٌ فِي سَرْدِ الْحَدِيثِ

۲۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ جَلَسَ اَبُوهُرَيْرَةَ اِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ اَلَا تَعْجَبُ اِلَى هٰذَا وَحَدِيثِهِ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحَدِّثُ

گفتگو میں جلدی کرنا

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے پہلو میں حضرت ابو ہریرہ بیٹھے اور انہوں نے دو مرتبہ کہا جبکہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں، اے حجرے والی! میری بات سنیے۔ جب انہوں نے نماز پوری کر لی تو فرمایا۔ کیا تمہیں ان پر اور ان کی بات پر تعجب نہیں آتا؟ حالانکہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے تو شمار کرنے والا اگر چاہتا تو آپ کی گفتگو کے ایک ایک لفظ کو شمار کر سکتا تھا۔

الحديث لو شاء العاد أن يحصيه أحصاه۔

٢٥٦۔ حدثنا سليمان بن داود المهري أنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب أن عروة بن الزبير حدثه أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ألا يعجبك أبو هريرة جاء فجلس إلى جانب حجرتي يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمعني ذلك وكنت أسبح فقام قبل أن أقضي سبحتي ولو أدركته لرددت عليه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث سردكم۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا تمہیں ابوہریرہ پر تعجب نہیں آتا۔ وہ آئے اور میرے حجرے کے پہلو میں بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگے۔ وہ مجھے سنا رہے تھے مگر میں نماز پڑھ رہی تھی۔ میرے نماز پوری کرنے سے پہلے وہ اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پاتی تو بتاتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ حضرات کی طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

باب ٩٩ التوقي في الفتيا۔

فتویٰ دینے میں محتاط رہنا

٢٥٧۔ حدثنا إبراهيم بن موسى الرازي نا عيسى عن الأوزاعي عن عبد الله بن سعد عن الصنابحي عن معاوية أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الغلوطات۔

ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، اوزاعی، عبداللہ بن سعد، صنابحی نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔

٢٥٨۔ حدثنا الحسن بن علي نا أبو عبد الرحمن المقرئ نا سعيد يعني ابن أبي أيوب عن بكر بن عمرو عن مسلم بن يسار أبي عثمان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه۔

حسن بن علی، ابو عبدالرحمٰن مقری، سعید بن ابو ایوب، بکر بن عمرو، مسلم بن یسار ابو عثمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

٢٥٩۔ حدثنا سليمان بن داود نا ابن وهب حدثني يحيى بن أيوب عن بكر بن عمرو عن عمرو بن أبي نعيمة عن أبي عثمان الطنبذي رضيع عبد الملك بن مروان قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه زاد سليمان المهري في حديثه

سلیمان بن داؤد، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، بکر بن عمرو، عمرو بن ابی نعیمہ، ابو عثمان طنبذی کا بیان ہے جن کی پرورش عبدالملک بن مروان نے کی تھی کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ سلیمان مہری نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا ہے۔ جس نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ

وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ وَهٰذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ۔

وہ یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے تو اس نے خیانت کی۔ یہ حدیث سلیمان کے الفاظ میں ہے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الْعِلْمِ۔

علم کو چھپانے کی برائی

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

عطاء نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے چھپائی تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام لگائے گا۔

بَابُ فَضْلِ نَشْرِ الْعِلْمِ۔

علم پھیلانے کی فضیلت

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْكُمْ۔

زہیر بن حرب، عثمان بن ابو شیبہ، جریر، اعمش، عبداللہ بن عبداللہ، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علمی باتیں مجھ سے سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی اور ان لوگوں سے بھی سنی جائیں گی جو تم سے سنیں گے۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ۔

عبدالرحمن بن ابان کے والد ماجد نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا، یہاں تک کہ وہ دوسروں تک پہنچائی۔ کئی ایک فقہ جاننے والے ایسے ہوں گے جو اپنے سے زیادہ فقہ جاننے والے کو بتائیں گے اور کئی فقہ کے حامل ایسے ہوں گے جو حقیقت میں فقیہ نہیں ہوں گے۔

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِهُدَاكَ رَجُلًا

عبدالعزیز بن ابو حازم کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک بھی آدمی کو ہدایت فرما دے تو یہ تمہارے لیے

وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

ف: یعنی کسی شخص کی کوشش سے ایک آدمی بھی راہ ہدایت پا جائے تو یہ قیمتی دولت سے زیادہ مفید ہے لیکن یہ بھی سمجھ لو کہ غلط بتلانے سے ایک آدمی بھی جادۂ مستقیم سے ہٹ گیا اور غلط راستے پر گامزن ہوا تو یہ قیمتی دولت کے ضائع ہو جانے سے زیادہ نقصان ثابت ہوگا۔ دریں حالات جن فرقہ سازوں نے ہزاروں مسلمانوں کو صراط مستقیم سے ہٹا کر اپنے پیچھے لگایا اور اصلاح کے نام پر فساد برپا کیا کہ ملت اسلامیہ میں نئے فرقوں کا ایجاد کرتے اور ان کی جمعیت کو منتشر کرتے رہے ایسے حضرات کے اخروی نقصان کا آج کون اندازہ کر سکتا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہم سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور شیطان لعین کے ایسے خوشنما فریبوں سے بھی محفوظ و مامون رکھے۔ آمین یا الہ العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات۔

بَابُ الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ۔

بنی اسرائیل سے کوئی بات روایت کرنا

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، محمد بن عمرو، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے روایت کرو کیونکہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذٌ نَا أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَتّٰى يُصْبِحَ مَا يَقُوْمُ إِلَّا إِلٰى عُظْمِ صَلَاةٍ۔

ابوحسان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے بنی اسرائیل کی باتیں بیان فرمایا کرتے کہ صبح ہو جاتی اور نماز کے لیے اٹھتے۔

بَابٌ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

علم حاصل کرنا جبکہ مقصود رضائے الٰہی نہ ہو

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا فُلَيْحٌ عَنْ أَبِيْ طُوَالَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، سریج بن نعمان، فلیح، ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر، سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے لیکن وہ نہیں سیکھتا مگر دنیا حاصل کرنے کے لیے تو قیامت کے روز جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

بَابٌ فِي الْقَصَصِ۔

قصوں کا بیان

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ نَا

محمود بن خالد، ابومسہر، عباد بن عباد الخواص، یحییٰ بن ابی

أَبُو مُسْهِرٍ ثنا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْخَوَّاصُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ۔

عمرو شیبانی نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ واقعات بیان نہیں کرے گا مگر حاکم یا محکوم یا مکار آدمی۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عِصَابَةٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ قَارِئٌ لَنَا يَقْرَأُ عَلَيْنَا فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں غریب مہاجرین کی جماعت میں جا بیٹھا جو کم برہنگی کے باعث ایک دوسرے سے بعض ستر چھپا رہے تھے اور ہم میں ایک قاری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو قاری صاحب خاموش ہو گئے۔ پس آپ نے سلام کیا اور فرمایا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ہمیں قرآن مجید سنا رہے تھے اور ہم غور سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سن رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ بھی شامل فرمائے جن کے ساتھ صبر کرنے کا مجھے بھی حکم دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں بیٹھ گئے اپنی ذات اقدس کو ہم میں شمار کرنے کے لیے پھر دست مبارک سے حلقہ بنانے کا اشارہ فرمایا چنانچہ سب کا رخ آپ کی جانب ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مہاجرین کے تنگدست گروہ! تمہیں بشارت ہو روز قیامت تم کامل نور کے ساتھ امیر لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ پانچ سو برس کا دن ہے۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي

موسیٰ بن خلف عمی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبد السلام يعني ابن المطهر ثنا موسى بن خلف العمي عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن أقعد مع قوم يذكرون الله تعالى من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس أحب إلي من أن أعتق أربعة من ولد إسماعيل ولأن أقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة العصر إلى أن تغرب الشمس أحب إلي من أن أعتق أربعة.

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو نماز فجر سے سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے اولادِ اسمٰعیل کے چالیس غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اور اگر میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھوں جو نماز عصر سے سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

٢٧٠۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ علي سورة النساء قال قلت أقرأ عليك وعليك أنزل قال إني أحب أن أسمعه من غيري فقرأت عليه حتى إذا انتهيت إلى قوله تعالى فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد الآية فرفعت رأسي فإذا عيناه تهملان۔ آخر كتاب العلم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے سورہ النساء پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوا کہ کیا میں پڑھ کر سناؤں حالانکہ نازل آپ پر ہوا؟ فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ پس میں نے پڑھ کر سنائی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے (۴: ۴۱) پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو حضور کی چشمان مبارک سے آنسو رواں تھے۔ کتاب العلم ختم ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اوّل كتاب الأشربة
پینے کی چیزوں کا بیان

باب فی تحریم الخمر

۲۷۱ حدثنا احمد بن حنبل نا إسمعيل بن إبراهيم نا أبو حيان قال حدثني الشعبي عن ابن عمر عن عمر قال نزل تحريم الخمر يوم نزل وهي من خمسة أشياء من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل وثلاث وددت أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يفارقنا حتى يعهد إلينا فيهن عهدًا ننتهي إليه الجد والكلالة وأبواب من أبواب الربا.

۲۷۲ حدثنا عباد بن موسى الختلي قال نا إسمعيل يعني ابن جعفر عن إسرائيل عن أبي إسحق عن عمرو عن عمر بن الخطاب قال لما نزل تحريم الخمر قال عمر اللهم بين لنا في الخمر بيانا شفاء فنزلت الآية التي في البقرة يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما إثم كبير الآية قال فدعي عمر فقرئت عليه قال اللهم بين لنا في الخمر بيانا شفاء فنزلت الآية التي في النساء يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلوة وأنتم سكارى فكان منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقيمت الصلوة ينادي ألا لا يقربن الصلوة سكران فدعي عمر فقرئت عليه فقال اللهم بين لنا في الخمر بيانا شفاء فنزلت هذه الآية فهل

شراب کا حرام ہونا

شعبی نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار ہوتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے۔ شراب وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔ تین باتیں ایسی ہیں جو میں چاہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک ہم سے جدا نہ ہوں جب تک ان چیزوں کی حقیقت ہم پر کھول کر واضح نہ فرما جائیں یعنی دادا کا حصہ، کلالہ کا مطلب اور سود کے بعض معاملات کہ وہ سود ہیں یا نہیں۔

ابو اسحاق نے عمرو سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر دعا گو ہوئے: اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما۔ پس سورۃ البقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔ (۲: ۲۱۹)۔ پس حضرت عمر کو بلا کر یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم بیان فرما۔ پس سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی: اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جبکہ تم نشے میں ہو (۴: ۴۳)۔ پس جب نماز کھڑی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منادی ندا کرتا کہ نشے والا کوئی نماز میں شامل نہ ہو۔ پس حضرت عمر کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! شراب کا حکم ہمارے لیے واضح طور پر بیان فرما۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ پس کیا تم رکنے والے

أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ فَقَالَ عُمَرُ انْتَهَيْنَا۔

ہوا (۹۰:۵) حضرت عمر نے کہا :- ہم رک گئے۔

٣٦٧٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَعَاهُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَسَقَاهُمَا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَأَمَّهُمْ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ وَقَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔

ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو ایک انصاری نے بلایا اور دونوں کو شراب پلائی شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے۔ پس انہیں نماز مغرب حضرت علی نے پڑھائی اور سورۂ الکافرون پڑھی تو اس میں خلط ملط کر گئے پس یہ حکم نازل ہوا: نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشے میں ہو یہاں تک کہ جو کہو اسے سمجھنے لگ جاؤ (۴: ۴۳)

٣٦٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ نَسَخَتْهُمَا الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ الْآيَةَ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم: اے ایمان والو! نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو (۴: ۴۳) اور اے محبوب! تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے نفع ہے (۲: ۲۱۹) یہ دونوں سورۂ مائدہ کی اس آیت سے منسوخ ہو گئیں: بیشک شراب اور جوا اور بت۔۔۔ (۵: ۹۰)

٣٦٧٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْفَضِيخُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ وَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هٰذَا مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ کے دولت خانے میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا جس وقت شراب حرام ہوئی۔ ان دنوں ہماری شراب صرف فضیخ نامی ہوتی تھی۔ پھر ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے منادی کی تو ہم نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منادی ہے۔

بَابُ الْعَصِيرِ لِلْخَمْرِ۔

شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑنا

٣٦٧٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

عثمان بن ابو شیبہ، وکیع بن جراح، عبدالعزیز بن عمر، ابو علقمہ اور عبدالرحمن بن عبداللہ غافقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَبْدِ اللهِ الْغَافِقِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ.

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے اور اسے پینے والے، اٹھانے والے اور جس کے لیے اٹھائی جائے اس پر بھی لعنت کی ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْخَمْرِ تُخَلَّلُ.

شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق حکم۔

٢٧٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا قَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا.

ابو ہبیرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا جو یتیموں کو ترکہ میں ملی۔ فرمایا کہ اسے بہا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا اس کا سرکہ نہ بنا لوں؟ فرمایا نہیں۔

بَابٌ الْخَمْرُ مِمَّا هِيَ.

شراب کن کن چیزوں سے بنتی ہے۔

٢٧٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا.

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انگور سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے اور جو سے شراب بنائی جاتی ہے۔

٢٧٩ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

مالک بن عبد الواحد، معتمر، فضیل بن میسرہ، ابو حریز، عامر،
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شراب انگور کے شیرے، کشمش، کھجور، گندم، جو اور مکئی سے بنائی جاتی ہے اور میں تمہیں ہر نشے والی چیز سے منع کرتا ہوں۔

٢٨٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

ابو کثیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة۔

فرمایا: شراب ان دو درختوں سے تیار ہوتی ہے، کھجور اور انگور سے۔

باب ۱۰۱ - ما جاء في السكر

نشہ لانے والی چیزوں کا حکم

۲۸۱ - حدثنا سليمان بن داود ومحمد بن عيسى في آخرين قالوا ثنا حماد يعني ابن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ومن مات وهو يشرب الخمر يدمنها لم يشربها في الآخرة۔

سلیمان بن داؤد، محمد بن عیسیٰ، حماد بن زید، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ لانے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ شراب پیتا تھا اور اس پر مداومت کی تو آخرت میں اسے نہیں پیئے گا۔

ف: احادیث مطہرہ کے مطابق نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسی وقت حرام ہے جبکہ اتنی پی جائے جس سے نشہ ہو اور اسی صورت میں اسے خمر کہا جائے گا جب کہ نشہ لائے اور اتنی نہیں تو خمر میں اس کا شمار نہیں، مطلقاً خمر انگور کی شراب کو کہا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۸۲ - حدثنا محمد بن رافع النيسابوري قال أخبرنا إبراهيم بن عمر الصنعاني قال سمعت النعمان بن بشير يقول عن طاؤس عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل مخمر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب مسكرا بخست صلاته أربعين صباحا فإن تاب تاب الله عليه فإن عاد الرابعة كان حقا على الله أن يسقيه من طينة الخبال قيل وما طينة الخبال يا رسول الله قال صديد أهل النار ومن سقاه صغيرا لا يعرف حلاله من حرامه كان حقا على الله أن يسقيه من طينة الخبال۔

ابراہیم بن عمر صنعانی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا اور طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عقل بگاڑ دینے والی ہر چیز شراب ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ جس نے نشہ لانے والی چیز پی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں گھٹ جائیں گی۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر وہ چوتھی دفعہ بھی ایسا ہی کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال پلائے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ، طینۃ الخبال کیا ہے؟ فرمایا کہ جہنمیوں کی پیپ۔ جو کسی چھوٹے بچے کو شراب پلائے جبکہ وہ حلال و حرام کی تمیز نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے طینۃ الخبال یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائے۔

۲۸۳ - حدثنا قتيبة ثنا إسماعيل يعني ابن جعفر عن داود بن بكر بن أبي الفرات عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله

قتیبہ، اسمٰعیل بن جعفر، داؤد بن بکر بن ابی الفرات، محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیز

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

جس کے زیادہ پینے سے نشہ آ جائے وہ تھوڑا بھی حرام ہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَرَأْتُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَا كَانَ أَثْبَتَهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِثْلُهُ يَعْنِي فِي أَهْلِ حِمْصَ يَعْنِي الْجُرْجُسِيَّ۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبع شراب کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث یزید بن عبد ربہ جرجسی کے سامنے پڑھی کہ آپ سے بیان کی محمد بن حرب نے زبیدی سے، زہری سے یہ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ اور یہ بھی کہا کہ تبع شہد سے بنائی ہوئی شراب ہے اور اہل یمن اسے پیا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے سنا امام احمد بن حنبل کو فرماتے ہوئے: لا الٰہ الا اللہ! وہ شخص (یزید بن عبد ربہ جرجسی) کیا ثقہ تھا۔ اس کے پایہ کا حمص کے رہنے والوں میں کوئی نہ تھا۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ۔

مرثد بن عبد اللہ یزنی نے حضرت دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں جہاں سخت محنت کرتے ہیں۔ ہم وہاں گندم سے شراب بناتے ہیں کہ اپنے کاموں میں سخت محنت اور سردی کے مقابلے پر اس سے قوت حاصل کریں۔ فرمایا: کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ جواب میں عرض کی، ہاں۔ فرمایا تو اس سے اجتناب کرو۔ عرض گزار ہوا کہ لوگ تو اسے نہیں چھوڑیں گے۔ فرمایا کہ اگر وہ نہ چھوڑیں تو ان سے لڑنا چاہیے۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ ذَاكَ الْبِتْعُ قُلْتُ وَيُنْتَبَذُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ فَقَالَ ذٰلِكَ

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ بتع ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ جو اور جوار سے بھی بنائی جاتی ہے؟ فرمایا: اسے مزر کہتے ہیں۔ پھر فرمایا: اپنی قوم کو بتا دینا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام

أَنْهَى ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

ہے۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن اسحاق، یزید بن ابو حبیب، ولید بن عبدہ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، ڈھولک اور غبیراء سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر ایک چیز حرام ہے۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ۔

سعید بن منصور، ابو شہاب عبد ربہ، نافع، حسن بن عمرو فقیمی، حکم بن عتیبہ، شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نشہ لانے والی اور عقل میں فتور لانے والی یا سستی پیدا کرنے والی ہر ایک چیز سے منع فرمایا ہے۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ مُوسَى وَهُوَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

مسدد، موسیٰ بن اسمٰعیل، مہدی ابن میمون، ابو عثمان، موسیٰ عمرو بن سالم انصاری، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نشہ لانے والی ہر ایک چیز حرام ہے اور جو کوئی اس کی مقدار میں نشہ لائے تو وہ چلو بھر بھی حرام ہے۔

بَابٌ فِي الدَّاذِيِّ

داذی شراب کا حکم

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا

احمد بن حنبل، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، حاتم بن حریث، مالک بن ابو مریم کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن غنم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم طلاء یعنی انگور کے شیرے کا ذکر کرنے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور

بعضكم أنسيها

بَابٌ فِي الْأَوْعِيَةِ

٢٩١ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ.

٢٩٢ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَخَرَجْتُ فَزِعًا مِنْ قَوْلِهِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قَالَ صَدَقَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنْ مَدَرٍ.

٢٩٣ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا

اس کا کوئی اہتمام نہ کریں گے۔

شراب کے برتنوں کا بیان

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدو کے برتن سبز لاکھی برتن، روغنی گھڑے مرتبان اور لکڑی کے کھوکھلی برتن کو استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر (شراب کا مرتبان) کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ پس میں ان کی اس بات سے ڈر کر باہر نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ پھر میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ نے سنا جو حضرت ابن عمر فرماتے ہیں؟ فرمایا وہ کیا؟ میں نے کہا: انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ فرمایا انہوں نے سچ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ کو حرام فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ جر کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ ہر وہ برتن جو چکنی مٹی سے بنایا جائے۔

سلیمان بن حرب اور محمد بن عبید، حماد، مسدد، عباد بن عباد، ابو جمرہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ حدیث سلیمان کی ہے۔ فرمایا کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہمارا قبیلہ ربیعہ سے ہے جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کفار حائل ہیں لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ لہٰذا ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیے جن پر ہم عمل پیرا ہوں اور انہیں اپنے پیچھے چھوڑ کر آنے والوں کو بھی ان کی دعوت دیں۔ فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور

قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَاحِدَةً وَقَالَ مُسَدَّدٌ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ النَّقِيرِ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ قَالَ مُسَدَّدٌ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمُزَفَّتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ۔

چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اور گواہی دیتے رہنا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور مٹھی بند کر کے ایک بتایا۔ مسدد نے کہا کہ اللہ پر ایمان اور کہا اور ایک کی ان کے لیے یوں تفسیر فرمائی کہ گواہی دیتے رہنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا اور منع کرتا ہوں تمہیں کدو کے تونبے، سبز رنگ کے گھڑے، رال لگے ہوئے برتن اور چوبی برتن کا استعمال کرنے سے۔ ابن عبید نے النقیر کی جگہ المقیر کہا ہے۔ اور مسدد نے النقیر اور المقیر دونوں کہا اور المزفت کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران الضبعی ہے۔

٢٩٤۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد القیس کے وفد سے فرمایا کہ میں تمہیں چوبی برتن اور رال لگے برتن، سبز گھڑے اور کدو کے تونبے سے منع کرتا ہوں، ہاں اپنی مشک سے پانی پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

٢٩٥۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا فِيمَ نَشْرَبُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا۔

عکرمہ اور سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وفد عبد القیس کے قصے میں روایت کی کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ! پھر کس برتن میں پانی پیا کریں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چمڑے کی مشکوں سے پیا کرو جن کے منہ باندھے جاتے ہیں۔

٢٩٦۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ مِنَ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يَحْسِبُ عَوْفٌ أَنَّ اسْمَهُ قَيْسُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ

ابو القموص زید بن علی کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو عبد القیس کے اس وفد میں شامل تھا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ حضرت عوف راوی کے خیال میں ان کا نام قیس بن نعمان ہے، فرمایا کہ چوبی برتن، سبز گھڑے، رال لگے برتن اور کدو کے تونبے اور سبز گھڑوں میں نہ پیا کرو بلکہ چمڑے کی مشک سے پیو جس کا سر بند ہو۔ الحدیث

وَلَا مُزَفَّتٍ وَلَا دُبَّاءٍ وَلَا حَنْتَمٍ وَاشْرَبُوا فِي الْجِلْدِ الْمُوكَإِ عَلَيْهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنْ أَعْيَاكُمْ فَأَهْرِيقُوهُ۔

میں تیزی آ جائے تو پانی ڈال کر اسے توڑ دو۔ اگر یوں بھی تیزی نہ جائے تو اسے بہا دو۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ نَشْرَبُ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَانْتَبِذُوا فِي الْأَسْقِيَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ قَالَ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوْ حُرِّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ قَالَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ بَذِيمَةَ عَنِ الْكُوبَةِ قَالَ الطَّبْلُ۔

قیس بن حبتر نہشلی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وفد عبدالقیس والے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم کس چیز میں پیا کریں۔ فرمایا کہ کدو کے تونبے، روغنی برتن اور چوبی برتن میں نہ پیا کرو بلکہ مشکوں میں نبیذ بنایا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اگر مشک کے اندر رہ کر اس میں تیزی آ جائے۔ فرمایا تو اس پہ پانی ڈالا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چنانچہ تیسری یا چوتھی دفعہ آپ نے فرمایا کہ اسے بہا دو۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے مجھ پر حرام کی یا شراب، جوئے اور کوبہ کو حرام کیا گیا ہے فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا ڈھول کو کہتے ہیں۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ۔

اسمٰعیل بن سمیع نے مالک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، چوبی برتن اور جَو کی شراب سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تین کاموں سے تمہیں منع کیا تھا لیکن اب ان کے کرنے کا تمہیں حکم دیتا ہوں۔ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے۔ میں نے تمہیں چمڑے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا اب ہر برتن میں پی لیا کرو، ہاں نشہ لانے والی چیز

كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَاسْتَمْتِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ۔

نہ پیا کرو اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب کھا لیا کرو اور اپنے سفر میں اس سے فائدہ اٹھایا کرو۔

ف: یہاں دو باتیں خاص طور پر مد نظر رہیں کہ ہمیں کسی امر و نہی کی مصلحت معلوم ہو یا نہ ہو لیکن اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہونے کا یہی واحد ذریعہ ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (٣: ٣١)

اے محبوب! تم فرما دو لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی تحلیل و تحریم کا اختیار مرحمت فرمایا تھا جس کے باعث آپ بعض کاموں کا حکم فرماتے اور بعض کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ایسا وحی خفی کی روشنی میں ہوتا یا نور نبوت سے دیکھنے کے باعث۔ قرآن مجید نے آپ کی اس پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (٧: ١٥٧)

اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

لہٰذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواہ کسی چیز کا حلال و حرام ہونا وحی جلی کے تحت بتایا یا وحی خفی کے باعث یا اپنے نور نبوت کی روشنی سے دیکھ کر، سب کے سب مستند ہیں۔ رب کائنات نے فرما دیا کہ میرا محبوب پاک چیزوں ہی کو حلال قرار دیتا اور ناپاک چیزوں ہی کو حرام فرماتا ہے اور تمام اوامر و نواہی کے بارے میں واضح طور پر یوں فیصلہ فرما دیا ہے:

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (٤: ٨٠) | جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

لہٰذا کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ رسول سے یہ پوچھنے کی جرأت کرے کہ حضور! یہ آپ خدا کی طرف سے بیان فرما رہے ہیں یا اپنی جانب سے؟ کیونکہ رسول اللہ نے جس طرح بھی فرمایا وہ حکم خداوندی ہے اور امت کے لیے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔ دوسرے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ رسول کے خداداد منصب تحلیل و تحریم کا انکار کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٣٧٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا قَالَ فَلَا إِذًا۔

منصور نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے منع فرمایا تو انصار عرض گزار ہوئے: ہمارا ان کے بغیر گزارہ نہیں۔ فرمایا اب استعمال کیا کرو۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوْعِيَةَ الدُّبَّاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمُزَفَّتَ وَالنَّقِيرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّهُ لَا ظُرُوفَ لَنَا فَقَالَ اشْرَبُوا مَا حَلَّ۔

زیاد بن فیاض نے ابو عیاض سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتنوں کا ذکر فرمایا یعنی کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور چوبی برتن کا تو ایک اعرابی عرض گزار ہوا اور یہ برتن ہمارے پاس نہیں ہو سکتے۔ فرمایا پیا کرو جو چیز حلال ہو۔

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا شَرِيكٌ بِإِسْنَادِهِ قَالَ اجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ۔

حسن بن علی، یحییٰ بن آدم، شریک نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا جو چیز نشہ لاتے اس سے اجتناب کرنا۔

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشک میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔ اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے پیالے میں نبیذ بنایا جاتا۔

بَابٌ فِي الْخَلِيطَيْنِ

ملائی ہوئی چیزوں کا بیان

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا۔

عطاء بن ابو رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا نیز ادھ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے بھی منع فرمایا۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا گیا ہے اور گدر کے ساتھ سوکھی کھجوروں کو ملا کر بنانے سے نیز گدر کھجوروں کے ساتھ پکی ہوئی تازہ کھجوروں کو ملا کر بنانے سے منع فرمایا ہے کہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بناؤ۔ فرمایا کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو قتادہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

٣٠٦۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ قَالَ حَفْصٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهٰى عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ۔

حفص کا بیان ہے کہ ابن ابی لیلیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کی بھوسی تازی اور خشک کھجوریں نیز انگور اور کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے کے لیے بھگونے سے منع فرمایا ہے

٣٠٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ حَدَّثَتْنِيْ رَيْطَةُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُ قَالَتْ كَانَ يَنْهَانَا أَنْ نَعْجُمَ النَّوٰى طَبْخًا أَوْ نَخْلِطَ الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ۔

کبشہ بنت ابی مریم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس بات سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں کھجوروں کو اتنا پکانے سے منع فرمایا ہے کہ گٹھلی بھی گل جائے نیز انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے۔

٣٠٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ زَبِيْبٌ فَيُلْقٰى فِيْهِ تَمْرٌ أَوْ تَمْرٌ فَيُلْقٰى فِيْهِ زَبِيْبٌ۔

موسیٰ بن عبداللہ نے بنی اسد کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے انگوروں کا نبیذ بنایا جاتا تو اس میں کھجوریں ڈال دی جاتیں اور کھجوروں کا بنایا جاتا تو اس میں انگور ڈال دیے جاتے۔

٣٠٩۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ نَا أَبُوْ بَحْرٍ قَالَ نَا عَتَّابُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ فَقَالَتْ كُنْتُ آخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ وَقَبْضَةً مِنْ زَبِيْبٍ فَأُلْقِيْهِ فِيْ إِنَاءٍ فَأَمْرُسُهُ ثُمَّ أَسْقِيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صفیہ بنت عطیہ کا بیان ہے کہ میں عبدالقیس کی ایک عورت کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے کھجوروں اور انگوروں کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ میں ایک مٹھی کھجوریں اور ایک مٹھی کشمش لیتی اور انہیں ایک برتن میں ڈال دیتی اس کے بعد انہیں ہاتھوں سے مسلتی پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پلا دیتی۔

بَابٌ فِيْ نَبِيْذِ الْبُسْرِ۔

ادھ پکی کھجوروں کی نبیذ کا حکم

٣١٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا

قتادہ نے جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت کی ہے۔

معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة عن جابر بن زيد وعكرمة أنهما كانا يكرهان البسر وحده ويأخذان ذلك عن ابن عباس وقال ابن عباس أخشى أن يكون المزاء الذي نهيت عنه عبد القيس فقلت لقتادة ما المزاء قال النبيذ في الحنتم والمزفت.

کہ وہ دونوں حضرات ادھ کچی کھجوروں کی نبیذ کو ناپسند کرتے اور اس بات کو حضرت ابن عباس کی طرف منسوب کرتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ یہ مزاء نہ ہو جس سے عبدالقیس کو منع فرمایا گیا تھا۔ میں نے قتادہ سے کہا کہ مزاء کیا ہے؟ فرمایا کہ حنتم اور روغنی برتن میں نبیذ بنانا۔

باب ١٤٣ في وصف النبيذ

نبیذ کی تعریف

٣١١ - حدثنا عيسى بن محمد قال نا ضمرة عن السيباني عن عبد الله بن الديلمي عن أبيه قال أتينا النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله قد علمت من نحن ومن أين نحن فإلى من نحن قال إلى الله وإلى رسوله فقلنا يا رسول الله إن لنا أعنابا ما نصنع بها قال زببوها قلنا ما نصنع بالزبيب قال انبذوه على غدائكم واشربوه على عشائكم وانبذوه على عشائكم واشربوه على غدائكم وانبذوه في الشنان ولا تنبذوه في القلل فإنه إذا تأخر عن عصره صار خلا.

عبداللہ دیلمی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون ہیں، کہاں کے رہنے والے ہیں اور کس کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس آئے ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے یہاں انگور ہوتے ہیں، ہم ان کا کیا کریں؟ فرمایا: ان کی کشمش بنا لیا کرو۔ عرض کی کہ کشمش کا کیا کریں؟ فرمایا کہ صبح کو بھگو دو اور شام کو پی لیا کرو یا شام کو بھگو دو اور صبح کو پی لیا کرو۔ چمڑے کے برتن میں بھگویا کرو اور مٹی کے گھڑوں میں نہ بھگویا کرو کیونکہ دیر ہونے سے اس کا سرکہ بن جاتا ہے۔

٣١٢ - حدثنا محمد بن المثنى قال حدثني عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي عن يونس بن عبيد عن الحسن عن أمه عن عائشة قالت كان ينبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم في سقاء يوكأ أعلاه وله عزلاء ينبذ غدوة فيشربه عشاء وينبذ عشاء فيشربه غدوة.

محمد بن مثنیٰ، عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی، یونس، حسن کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک میں نبیذ بھگویا جاتا جس کا اوپر والا منہ باندھ دیا جاتا اور اس کے نیچے بھی منہ تھا۔ صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو پی لیتے اور شام کو بھگویا جاتا تو اسے صبح کے وقت نوش فرما لیتے۔

٣١٣ - حدثنا مسدد قال نا المعتمر قال سمعت شبيب بن عبد الملك يحدث عن مقاتل بن حيان قال حدثتني عمتي عمرة عن عائشة أنها كانت تنبذ لرسول

مقاتل بن حیان کی پھوپھی جان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے صبح کے وقت نبیذ بھگویا جاتا جب شام ہوتی تو آپ رات کے کھانے کے بعد اسے نوش فرماتے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ فَتَعَشَّى شَرِبَ عَلَى عَشَائِهِ وَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ صَبَبْتُهُ أَوْ فَرَّغْتُهُ ثُمَّ تُنْبَذُ لَهُ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ تَغَدَّى فَشَرِبَ عَلَى غَدَائِهِ قَالَتْ تَغْسِلُ السِّقَاءَ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَقَالَ لَهَا أَبِي مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى الْخَدَمُ أَوْ يُهْرَاقُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَعْنَى يُسْقَى الْخَدَمُ يُبَادَرُ بِهِ الْفَسَادُ۔

بَابٌ فِي شَرَابِ الْعَسَلِ۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَيَّتُنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ تَبْتَغِي إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

اگر کچھ بچ رہتا تو اُسے بہا دیتے یا کسی طرح ختم کر دیا کرتے پھر رات کے وقت بھگو یا جاتا تو جب صبح ہوتی تو صبح کے کھانے کے بعد نوش فرما لیتے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ کہ مشک کو صبح و شام دھویا کرتے تھے۔ مقاتل کے والد ماجد حیان نے ان (حضرت صدیقہ) سے کہا کہ روزانہ دو مرتبہ دھوئی جاتی؟ فرمایا ہاں۔

ابو عمر یحییٰ بہرانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کشمش کا نبیذ بھگویا جاتا تو آپ اس روز نوش فرماتے اگلی صبح کو اور اس سے اگلی صبح کو بلکہ تیسری شام تک۔ پھر حکم فرماتے کہ خدام کو پلا دیا جائے یا بہا دیا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خادموں کو پلانے سے یہ مراد ہے کہ خراب ہونے سے پہلے ختم کر دیا جائے۔

شہد کے شربت کا حکم

عطاء نے عبید بن عمیر سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس سے شہد پیا کرتے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ کہے کہ مجھے آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ پس ان میں سے ایک کے پاس آپ تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اللہ اب کبھی نہیں پیوں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ تم کیوں حرام ٹھہراتے ہو جو چیز اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے (۲۲) یہاں تک کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کو توبہ کا حکم ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے شہد پیا ہے۔

۳۱۶- حدثنا الحسن بن علي نا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب الحلواء والعسل فذكر بعض هذا الخبر وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يشتد عليه أن يوجد منه الريح وفي الحديث قالت سودة بل أكلت مغافير قال بل شربت عسلا سقتني حفصة فقلت جرست نحله العرفط نبت من نبت النحل.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا پس مذکورہ حدیث کے بعض حصے بیان کرتے ہوئے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ بات بہت گراں تھی کہ آپ سے بو آئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ فرمایا میں نے تو شہد پیا ہے جو مجھے حفصہ نے پلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہد کی مکھیوں میں سے شاید کسی مکھی نے عرفط چاٹ لیا ہوگا۔

ف: ازواج مطہرات اور خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن و عنہا نے جو کچھ کیا وہ محض محبت رسول میں کیا کہ وہ حبیب پروردگار کی نگاہ و لطف و کرم کو زیادہ سے زیادہ اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتی تھیں یہ اس ہستی کی زیادہ سے زیادہ رضا حاصل کرنے کی کوشش تھی جس کی رضا تو پروردگار عالم بھی چاہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

باب في النبيذ إذا غلى.

نبیذ میں تیزی آجانے کا بیان

۳۱۷- حدثنا هشام بن عمار قال نا صدقة بن خالد قال نا زيد بن واقد عن خالد بن عبد الله بن حسين عن أبي هريرة قال علمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم فتحينت فطره بنبيذ صنعته في دباء ثم أتيته به فإذا هو ينش فقال اضرب بهذا الحائط فإن هذا شراب من لا يؤمن بالله واليوم الآخر.

خالد بن عبداللہ بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے سے ہیں، تو میں اس روزے کی افطاری کی تلاش میں رہا جب آپ نے روزہ کھولنا چاہا تو کدو کے تونبے میں نبیذ بنایا اور اسے لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ اس وقت وہ جوش کھا رہا تھا۔ فرمایا کہ اسے دیوار پر پھینک دو کیونکہ اسے وہ پیئے گا جو اللہ اور آخری دن پہ ایمان نہ رکھتا ہو۔

باب في الشراب قائما.

کھڑے ہو کر پانی پینا

۳۱۸- حدثنا مسلم بن إبراهيم قال نا هشام عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يشرب الرجل قائما.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے۔

۳۱۹- حدثنا مسدد قال نا يحيى عن مسعر بن كدام عن عبد الملك بن ميسرة عن النزال بن سبرة أن عليا دعا بماء فشربه وهو قائم ثم قال إن رجالا يكره أحدهم

عبدالملک بن میسرہ نے نزال بن سبرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگایا پس اسے کھڑے ہو کر پی لیا، پھر فرمایا کہ تم میں سے بعض حضرات ایسا کرنا ناپسند کرتے ہوں گے لیکن میں نے رسول اللہ صلی

أَنْ يَفْعَلَ هٰذَا أَوْ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ۔

بَابٌ ۸ الشَّرَابُ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرَابِ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْجَلَّالَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ۔

بَابٌ ۹ فِي اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ۔

۳۲۲ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِدَاوَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ اخْنِثْ فَمَ الْإِدَاوَةِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا۔

بَابٌ ۱۰ فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسا کرتے ہوئے تم نے مجھے دیکھا ہے۔

مشکیزے سے منہ لگا کر پینے کا بیان

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے دہانے سے منہ لگا کر پانی پینے، نجاست خور جانور پر سواری کرنے اور تیر اندازی کر کے ہلاک کیے ہوئے جانور کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

مشک کا منہ موڑنا

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کا منہ موڑنے سے منع فرمایا ہے۔

نصر بن علی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، عیسیٰ بن عبد اللہ انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز ایک مشکیزہ منگا کر فرمایا۔ مشکیزے کا منہ موڑ کر تھام لو۔ پھر آپ نے اس کے دہانے سے پانی پیا۔

پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پینا

احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، قرہ بن عبد الرحمٰن، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے کے سوراخ سے پینے اور پینے والی چیزوں میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

باب۲۱ فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

۳۲۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ بِهِ إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

سونے چاندی کے برتن میں پینا

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان نے انہیں چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا۔ میں اسے نہ پھینکتا مگر میں نے اسے منع کیا تھا لیکن باز نہیں آیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم اور دیباج کے کپڑے پہننے اور سونے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے اور آخرت میں تمہارے لیے ہیں۔

ف: مردوں کے لیے ریشم کا پہننا حرام اور عورتوں کو جائز ہے۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مرد و عورت دونوں کے لیے حرام ہے۔ اِس عورت سونے چاندی کے زیور پہن سکتی ہے۔ جب کہ مرد نہیں پہن سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب۲۲ فِي الْكَرْعِ۔

۳۲۵ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنٍّ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ بَلْ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ۔

منہ لگا کر پانی پینے کا بیان

سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ایک صحابی کسی انصاری کے باغ میں داخل ہوئے جو اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے پاس مشک میں گزشتہ رات کا باسی پانی ہے تو پلا دو ورنہ ہم نالی سے پی لیتے ہیں۔ عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں میرے پاس مشک میں رات کا باسی پانی بھی موجود ہے۔

باب۲۳ فِي السَّاقِي مَتَى يَشْرَبُ۔

۳۲۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا۔

ساقی کب پیئے؟

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے۔

٣٢٧۔ حدثنا القعنبي عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بلبن قد شيب بماء وعن يمينه أعرابي وعن يساره أبو بكر فشرب ثم أعطى الأعرابي وقال الأيمن فالأيمن۔

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ڈالا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ آپ نے نوش فرمایا۔ پھر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں طرف والا زیادہ حقدار ہے۔

٣٢٨۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هشام عن أبي عصام عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا شرب تنفس ثلاثا وقال هو أهنأ وأمرأ وأبرأ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی چیز پیتے تو تین سانس لیتے اور فرمایا کہ یہ پیاس بجھاتا، کھانا ہضم کرتا اور صحت رکھتا ہے۔

باب ١٢٤ النفخ في الشراب۔

پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا

٣٢٩۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي قال حدثنا ابن عيينة عن عبد الكريم عن عكرمة عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتنفس في الإناء أو ينفخ فيه۔

عبد اللہ بن محمد نفیلی، ابن عیینہ، عبد الکریم، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٣٠۔ حدثنا حفص بن عمر قال نا شعبة عن يزيد بن خمير عن عبد الله بن بسر من بني سليم قال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أبي فنزل عليه فقدم إليه طعاما فذكر حيسا أتاه به ثم أتاه بشراب فشرب فناول من على يمينه وأكل تمرا فجعل يلقي النوى على ظهر أصبعيه السبابة والوسطى فلما قام قام أبي فأخذ بلجام دابته فقال ادع الله لي فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم۔

بنی سلیم کے عبد اللہ بن بسر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے والد ماجد کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے حضور کھانا پیش کیا۔ پس حیس لانے کا ذکر کیا۔ پھر شربت پیش کیا جو آپ نے نوش فرمایا اور بچا ہوا دائیں جانب والے کو دے دیا۔ پھر کھجوریں کھائیں تو انگشت سبابہ اور درمیانی کی پشت سے گٹھلیاں ڈالیں۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو میرے والد ماجد بھی کھڑے ہو گئے اور آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض گزار ہوئے کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے کہا۔ اے اللہ! جو تو نے روزی دی ہے اس میں انہیں برکت دے، ان کی مغفرت

باب ١٢٥ ما يقول إذا شرب اللبن۔

دودھ پیتے وقت کیا کہے؟

٣٣١۔ حدثنا مسدد قال نا حماد يعني ابن زيد ح وحدثنا موسى بن إسماعيل قال

مسدد، حماد بن زید، موسیٰ بن اسماعیل، حماد ابن سلمہ، علی بن زید، عمر بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

ثنا حماد يعني ابن سلمة عن علي بن زيد عن عمر بن حرملة عن ابن عباس قال كنت في بيت ميمونة فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه خالد بن الوليد فجاءوا بضبين مشويين على ثمامتين فتبزق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خالد أخالك تقذره يا رسول الله فقال أجل ثم أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بلبن فشرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم طعاما فليقل اللهم بارك لنا فيه وأطعمنا خيرا منه وإذا سقي لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه فإنه ليس شيء يجزئ من الطعام والشراب إلا اللبن قال أبو داود هذا لفظ مسدد.

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت خانے میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ کے حضور بھنی ہوئی اور لکڑیوں پر رکھی ہوئی دو گوہیں پیش کی گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تھوکا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو اس چیز سے نفرت ہے؟ فرمایا، یہی بات ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا لے تو کہے۔ اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں یہ زیادہ عطا فرما۔ کیونکہ دودھ کے سوا ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ کفایت کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ مسدد کے الفاظ ہیں۔

باب ۱۲ في إيكاء الآنية

برتنوں کو ڈھانپ دینے کا بیان

۳۷۳۱۔ حدثنا أحمد بن حنبل قال ثنا يحيى عن ابن جريج قال أخبرني عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أغلق بابك واذكر اسم الله فإن الشيطان لا يفتح بابا مغلقا وأطف مصباحك واذكر اسم الله وخمر إناءك ولو بعود تعرضه عليه واذكر اسم الله وأوك سقاءك واذكر اسم الله.

عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے دروازے کو بند کرو اور اللہ کا نام لو کیونکہ بند دروازے کو شیطان نہیں کھولتا۔ اپنے چراغ کو بجھا دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن کو ڈھک دو خواہ اس پر آڑی لکڑی ہی رکھو اور اللہ کا نام لو۔ اپنے مشکیزے میں ڈاٹ لگا دو اور اللہ کا نام لو۔

۳۷۳۲۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن أبي الزبير عن جابر ابن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الخبر وليس بتمامه قال فإن الشيطان لا يفتح بابا غلقا ولا يحل وكاء ولا يكشف إناء وإن الفويسقة تضرم

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا لیکن یہ حدیث کامل نہیں ہے۔ فرمایا کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، نہ بند مشک کو کھولتا ہے اور نہ بند برتن کو کھولتا ہے اور چوہیا لوگوں کا گھر جلا دیتی ہے یا ان کے گھروں کو۔

عَلَى النَّاسِ بِلَيْلِهِمْ أَوْ بِيَوْمٍ تَمُرُّ۔

٣٣٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيُّ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ قَالَ أَكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً۔

مسدد، فضیل بن عبدالوہاب سکری، حماد، کثیر بن شنظیر عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی۔ فرمایا کہ عشاء کے وقت اپنے بچوں کو گھر میں روکا کرو۔ مسدد نے کہا کہ شام کے وقت کیونکہ وہ جنات کے پھیلنے اور چلنے پھرنے کا وقت ہے۔

٣٣٥- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا قَالَ بَلَى فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْأَصْمَعِيُّ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے پانی مانگا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ پس ایک شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالے میں نبیذ لے کر حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے اسے ڈھانپ کر کیوں نہ رکھا خواہ چوڑائی میں اس پر لکڑی ہی رکھتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اصمعی کا بیان ہے۔ عرضاً اس پر رکھ دیتے۔

٣٣٦- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ۔ آخِرُ كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ۔

سعید بن منصور اور عبداللہ بن محمد نفیلی اور قتیبہ بن سعید عبدالعزیز بن محمد، ہشام کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سقیا کے گھروں سے پانی لایا جاتا تھا جو شیریں تھا۔ قتیبہ نے کہا کہ وہ ایک چشمہ تھا جو مدینہ منورہ سے دو روز کی مسافت پر تھا۔ یہاں پر کتاب الاشربہ ختم ہو گئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ — کھانے کا بیان

بَابٌ ١٢٤ مَا جَاءَ فِي اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ — دعوت قبول کرنے کا بیان

٣٣٧ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو ولیمہ میں بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔

٣٣٨ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ وَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدْعُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ اسی طرح فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھالے اور روزہ دار ہو تو دعا کرے۔

٣٣٩ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهُ۔

حسن بن علی، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو بلائے تو اسے شادی وغیرہ کی تقریب میں شامل ہونا چاہیے۔

٣٤٠ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفّٰى قَالَ نَا بَقِيَّةُ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِاِسْنَادِ اَيُّوْبَ بِمَعْنَاهُ۔

ابن مصفی، بقیہ، زبیدی، نافع نے ایوب کی اسناد کے ساتھ اسی معنی کی روایت کی ہے۔

٣٤١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی دعوت کی جائے وہ اسے قبول کرے اگر چاہے تو کھالے اور چاہے نہ کھائے۔

٣٤٢ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا دُرُسْتُ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ابن زیاد عن ابان بن طارق عن نافع قال قال عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ ورسولہ ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا۔

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی دعوت کی جائے اور وہ اسے قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی جو دعوت کے بغیر کھانے چلا گیا وہ چور کی شکل میں داخل ہوا اور لٹیرے کی صورت میں باہر آیا۔

۳۲۳۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن ابن شہاب عن الاعرج عن ابی ہریرۃ انہ کان یقول شر الطعام طعام الولیمۃ یدعی لہا الاغنیاء ویترک المساکین ومن لم یات الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ۔

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو نظر انداز کر دیا جائے اور جو دعوت میں شریک نہ ہوا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

ف: دعوت ولیمہ کا قبول کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ اظہار مسرت کے لیے ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی خوشی میں شامل ہونا محبت و تعلقات کے اضافے کا باعث ہوتا ہے لہٰذا دعوت میں نہ جانا اللہ اور رسول کی نافرمانی ہے کیونکہ اللہ اور اس کا رسول یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں الفت و محبت کی فراوانی رہے۔ لہٰذا مسلمانوں میں میل محبت پیدا کرنا اللہ اور رسول کو محبوب اور ان کے درمیان عداوت و نفرت پیدا کرنا اللہ اور رسول کو ناپسند ہے۔ اگر دعوت ولیمہ میں غیر شرعی امور کے باعث شامل نہ ہو تو اس میں اللہ اور رسول کی نافرمانی نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

نکاح کے بعد ولیمہ کرنا مستحب ہے

باب ۱۲۸ فی استحباب الولیمۃ للنکاح

۳۲۴۔ حدثنا مسدد وقتیبۃ بن سعید قالا ثنا حماد عن ثابت قال ذکر تزویج زینب بنت جحش عند انس بن مالک فقال ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی احد من نسائہ ما اولم علیہا اولم بشاۃ۔

حماد نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر ہوا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کا ولیمہ بھی ایسے کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسا ولیمہ ان کا کیا، ان کا ایک بکری سے ولیمہ کیا۔

۳۲۵۔ حدثنا حامد بن یحیی قال ثنا سفیان قال ثنا وائل بن داود عن ابنہ بکر بن وائل عن الزہری عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بسویق وتمر۔

حامد بن یحییٰ، سفیان، وائل بن داود، ان کے صاحبزادے بکر بن وائل، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ولیمہ ستو اور کھجور سے کیا۔

سفر سے لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا

باب ۱۲۹ الاطعام عند القدوم

مِنَ السَّفَرِ۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً۔

بَابٌ فِي الضِّيَافَةِ۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ضِيَافَةٌ۔

بَابٌ فِي كَمْ تُسْتَحَبُّ الْوَلِيمَةُ۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ أَعْوَرَ مِنْ ثَقِيفٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفًا أَيْ يُثْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا إِنْ

محارب بن دثار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے اونٹ یا بیل ذبح کیا

ضیافت کا بیان

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ایک رات دن اپنے مہمان کی خوب عزت افزائی کرے جب کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد جو کرے گا وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اتنا ٹھہرے جس سے میزبان تنگ ہو جائے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن تک ہے اور جو اس سے آگے ہو وہ صدقہ ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا کہ تمہیں اشہب کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا۔ امام مالک سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی جائزتہ یوم ولیلۃ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ ایک رات دن اس کی خوب عزت افزائی کرے اسے تحفہ دے اور اس کی حفاظت کرے اور تین دن تک ضیافت ہے۔

ولیمہ کتنا مستحب ہے!

عبد اللہ بن عثمان ثقفی نے ثقیف کے ایک کانے آدمی سے روایت کی جس کو اس کی خوبیوں کے باعث معروف کہا جاتا۔ ممکن ہے اس کا نام زہیر بن عثمان ہو جب کہ مجھے عبد اللہ بن عثمان کا لیکن اس کا نام معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے دن کا ولیمہ حق ہے اور دوسرے

لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ زُهَيْرَ بْنَ عُثْمَانَ فَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ وَقَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ دُعِيَ أَوَّلَ يَوْمٍ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ فَأَجَابَ وَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَقَالَ أَهْلُ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ۔

روز کا بھی اچھا ہے لیکن تیسرے روز کا شیخی اور دکھلاوا ہے قتادہ کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کو (دعوتِ ولیمہ میں) پہلے روز بلایا گیا تو دعوت منظور فرمائی۔ دوسرے روز دعوت دی گئی تب بھی قبول فرمائی اور تیسرے روز بلایا گیا تو دعوت منظور نہ کی اور فرمایا کہ یہ شیخی بگھارنے والے اور دکھاوا کرنے والے ہیں۔"

۳۵۰ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَدُعِيَ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يُجِبْ وَحَصَبَ الرَّسُولَ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ نے سعید بن مسیب سے مذکورہ واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تیسرے روز دعوت کی گئی تو قبول نہ فرمائی اور بلانے والے کو کنکریاں ماریں۔"

بابٌ فِي الضِّيَافَةِ أَيْضًا۔

ضیافت کے متعلق مزید باتیں۔

۳۵۱ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

عامر نے حضرت ابو کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات تو ہر مسلمان پر مہمان کا حق ہے۔ جو کسی کے گھر بطور مہمان جائے تو صاحبِ خانہ پر مہمان نوازی کرنا اس کا قرض ہے۔ اب چاہے اُسے وصول کرے اور چاہے اپنے اس قرض کو چھوڑ دے۔"

۳۵۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجُودِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَإِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ۔

سعید بن ابو مہاجر نے حضرت مقدام ابو کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اور وہ مہمان صبح تک محروم رہے تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ایک رات کی مہمانی کو وہ اس (صاحبِ خانہ) کی زراعت اور مال میں سے لے سکتا ہے۔"

۳۵۳ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

یزید بن ابو حبیب نے ابو الخیر سے روایت کی کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو کبھی ہم ایسے لوگوں

إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ۔

بَابٌ ۳۳۱ فِي نَسْخِ الضَّيْفِ فِي الْأَكْلِ مِنْ مَالِ غَيْرِهِ۔

۳۵۴ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ فَكَانَ الرَّجُلُ يَحْرَجُ أَنْ يَأْكُلَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ الْآيَةُ الَّتِي فِي النُّورِ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا كَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ يَدْعُو الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الطَّعَامِ قَالَ إِنِّي لَأَجْنَحُ أَنْ آكُلَ مِنْهُ وَالتَّجَنُّحُ الْحَرَجُ وَيَقُولُ الْمِسْكِينُ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي فَأُحِلَّ فِي ذٰلِكَ أَنْ يَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأُحِلَّ طَعَامُ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

کے پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمانی نہیں کرتے اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ جب تم لوگوں کے پاس جا اترو اور وہ تمہارے لیے ایسی چیزیں مہیا کر دیں جو مہمان کا حق ہے تو انہیں قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو جو ان کی حیثیت کے مطابق مہمان کا حق ہو وہ (لے لو)۔

دوسرے کے مال سے نہ کھانے کا حکم منسوخ ہے۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اپنے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ مگر جو تجارت کہ آپس کی رضا مندی سے ہو (۴: ۲۹) چنانچہ ایک آدمی دوسرے کے پاس کھانا کھانے کو گناہ سمجھتا تھا اس آیت کے نازل ہو جانے کے بعد پھر مذکورہ آیت سورۂ نور کی اس آیت سے منسوخ ہو گئی۔ "تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ" (۲۴: ۶۱)۔ پس مال دار آدمی اپنے اہل میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلاتا تو وہ کہہ دیا کرتیں اس میں سے کھانا گناہ سمجھتا ہوں اور کہتا کہ مسکین مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ پس یہ حلال قرار دے دیا گیا کہ اس چیز میں سے کھایا جائے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اہل کتاب کا کھانا بھی حلال قرار دیا گیا۔

پارہ ـــــ ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۳۲۷ فِي طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ

۳۵۵ ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَكْثَرُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ جَرِيرٍ لَا يَذْكُرُ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهَارُونُ النَّحْوِيُّ ذَكَرَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

نام بڑھانے کے لیے کھانا کھلانا

زبیر بن خریت نے عکرمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقابلے پر کھانا کھلانے والے دو شخصوں کا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اکثر حضرات نے اسے جریر بن حازم سے روایت کیا اور اس میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے جب کہ ہارون نحوی نے اس میں حضرت ابن عباس کا ذکر کیا ہے لیکن حماد بن زید بھی حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے۔

بَابُ ۳۲۸ الرَّجُلِ يُدْعٰى فَيَرٰى مَكْرُوهًا

۳۵۶ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْ مَا رَجَعَهُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا۔

جس کی دعوت کی جائے اور وہ خلافِ شرع کام دیکھے

سفینہ ابوعبدالرحمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی یعنی ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ پس حضرت فاطمہ نے کہا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی مدعو کریں کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھائیں۔ پس انہوں نے آپ کو بلایا تو آپ تشریف لے آئے اور اپنا دستِ مبارک دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو دیکھا کہ گھر کے ایک جانب منقش پردہ ہے۔ لہٰذا آپ واپس لوٹ گئے۔ حضرت فاطمہ نے حضرت علی سے کہا۔ دیکھئے تو کس بات نے آپ کو واپس لوٹا دیا۔ میں آپ کے پیچھے گیا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کس چیز نے آپ کو واپس لوٹا دیا؟ فرمایا کہ میرے یا کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ منقش گھر میں داخل ہو۔

بَابُ ۳۲۹ إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ

۳۵۷ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ

جب دو آدمی دعوت کریں تو کس کا حق زیادہ ہے

حمید بن عبدالرحمن حمیری، حضرت عبدالسلام بن حرب، ابوخالد الدالانی، ابوالعلاء

عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا بَابًا أَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ۔

اودی، حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعوت کرنے والے دو اکٹھے ہو جائیں تو اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے اس کا حق ہمسائیگی زیادہ ہے۔ اگر دونوں میں سے ایک پہلے آئے تو پہلے آنے والے کی دعوت قبول کرو۔

بَابٌ ٣٧ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ

جب نماز کا وقت ہو جائے اور رات کا کھانا آجائے

٣٥٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا يَقُومُ حَتَّى يَفْرُغَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا وُضِعَ عَشَاؤُهُ أَوْ حَضَرَ عَشَاؤُهُ لَمْ يَقُمْ حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَإِنْ سَمِعَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز کے لیے نہ اٹھو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو جاؤ۔ مسدد نے یہ بھی کہا کہ حضرت عبداللہ کے سامنے جب رات کا کھانا رکھ دیا جاتا یا جب رات کا کھانا آجاتا تو نماز کے لیے کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاتے خواہ اقامت کی آواز آ رہی یا امام کی قرات بھی سنتے رہتے۔

ف۔ اگر بھوک شدید ہو کر بغیر کھائے نماز پڑھے گا تو اطمینان سے نہ پڑھ سکے گا تو نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہیے۔ اگر حاجت شدید نہیں تو جماعت کے ثواب سے محروم نہ ہو بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھانا کھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٣٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا مُعَلَّى يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخَّرُ الصَّلَاةُ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهِ۔

محمد بن حاتم بن بزیع، معلی ابن منصور، محمد بن میمون، جعفر بن محمد کے والد ماجد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانے یا کسی اور کام کے باعث نماز میں دیر نہیں کی جا سکتی۔

٣٦٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي

عبداللہ بن عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن زبیر کی حکومت کے دوران اپنے والد ماجد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کے پہلو میں موجود تھا کہ عباد بن عبداللہ بن زبیر نے کہا۔ ہم

فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّا سَمِعْنَا أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ أَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ أَبِيكَ.

بَابٌ ١٣٥ غَسْلُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الطَّعَامِ

٣٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ.

بَابٌ ١٣٦ غَسْلُ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ

٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ قَبْلَ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ هٰذَا بِالْقَوِيِّ.

بَابٌ ١٣٧ فِي طَعَامِ الْفُجَاءَةِ

٣٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِعْبٍ مِنَ الْجَبَلِ وَقَدْ قَضَى حَاجَتَهُ وَبَيْنَ أَيْدِينَا تَمْرٌ عَلَى

نے سنا ہے کہ وہ نماز سے پہلے رات کے کھانے کو شروع کر دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تم پر افسوس ہے۔ اسلاف کا رات کا کھانا تھا کیا! کیا تمہارے خیال میں اُن کا کھانا تمہارے والد محترم کے رات کے کھانے جیسا ہوتا تھا!

کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم وضو کے لیے پانی پیش کریں؟ فرمایا کہ مجھے وضو کا حکم دیا گیا ہے جبکہ میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔

کھانے سے پہلے ایک ہاتھ دھونا

زاذان سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے توریت میں پڑھا کہ کھانے میں برکت اُس کے پیچھے ہاتھ دھونے سے ہوتی ہے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کھانے میں برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ دھونے سے ہے۔ سفیان کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ناپسند کرتے تھے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

ہاتھ دھوئے بغیر کھانا

احمد بن ابی مریم، اُن کے چچا سعید بن الحکم، لیث بن سعد، خالد بن یزید، ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر پہاڑ کی ایک گھاٹی سے تشریف لائے اور ہمارے سامنے ڈھال میں کھجوریں رکھی تھیں۔ ہم نے آپ سے گزارش کی تو آپ نے ہمارے ساتھ تناول فرمائیں اور پانی کو ہاتھ بھی نہ

ضَبٍّ أَوْ خُبَيْزَةٍ لَمْ نَجْعَلْهُ فَأَكَلَ مَعَنَا وَ
مَا مَسَّ مَاءً۔

باب ١٢١ فِي كَرَاهِيَةِ ذَمِّ الطَّعَامِ۔

٣٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

باب ١٢٢ فِي الِاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ۔

٣٦٥۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا كُنْتَ فِي وَلِيمَةٍ فَوُضِعَ الْعَشَاءُ فَلَا تَأْكُلْ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ صَاحِبُ الدَّارِ۔

باب ١٢٣ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ۔

٣٦٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ۔

فائدہ

کھانے کی برائی کرنے کی کراہیت

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو ہرگز کبھی برا نہیں کہا۔ اگر ضرورت ہو رغبت ہوتی تو تناول فرماتے اور جی نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔

مل کر کھانے کا بیان

وحشی بن حرب کے والد ماجد نے اُن کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن شکم سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا تم الگ الگ کھاتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے ہاں۔ فرمایا کہ کھانا مل کر کھایا کرو اور اُس پر اللہ کا نام لیا کرو تو تمہیں اُس میں برکت دی جائے گی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ جب تم دعوت ولیمہ میں جاؤ اور رات کا کھانا تمہارے سامنے رکھ دیا جائے تو نہ کھاؤ یہاں تک کہ صاحبِ خانہ تمہیں اجازت دے۔

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کیا ہے اور کھاتے وقت بھی تو شیطان کہتا ہے (اپنے ساتھیوں سے) تمہارے لیے نہ ٹھکانا ہے اور نہ کھانا اور جب کوئی داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے، تمہیں ٹھکانا تو مل گیا جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو کہتا ہے کہ تمہیں ٹھکانا ملا اور کھانا بھی۔

ف۔ گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے۔ ایسا کرنے سے شیطان اس آدمی کے ساتھ گھر میں داخل نہ ہو سکے گا اور نہ اس کے ساتھ کھانا کھا سکے گا۔ بصورت دیگر شیطان اس کے ساتھ گھر میں بھی داخل ہوتا اور اس کے ساتھ کھانا بھی کھاتا ہے۔ بسم اللہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ اگر تبرک کے ساتھ کھانے پر قرآن مجید کی چند آیتیں بلند پڑھ لیں تو مسلمان کے لیے وہ کھانا اور برکت والا ہو گیا اور اس کے کھانے سے شیطان اور زیادہ محروم ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّمَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَجَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ لَفِي يَدِي مَعَ أَيْدِيهِمَا۔

ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتدا فرماتے۔ ہم ایک دفعہ آپ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوئے تو ایک اعرابی آیا جیسے کوئی اسے دھکیل رہا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک لڑکی آ گئی جیسے کوئی اسے دھکیل رہا تھا اور وہ کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ بے شک شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ چنانچہ وہ اس اعرابی کو لے کر آیا تاکہ اس کے باعث اس کے لیے حلال ہو جائے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس لڑکی کو لے کر آیا تاکہ اس کی وجہ سے حلال ہو جائے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ اس کا ہاتھ بھی میرے قبضے میں ہے۔

۳۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيَّ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا أُمُّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

مؤمل بن ہشام، اسمٰعیل، ہشام بن ابو عبداللہ دستوائی، بدیل، عبداللہ بن عبید، ایک عورت جس کا نام ام کلثوم کہا جاتا تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام ضرور لے۔ اگر کھانے سے پہلے اللہ کا نام لینا بھول جائے تو بسم اللہ اولہ وآخرہ کہنا چاہیے۔

۳۶۹۔ حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني قال نا عيسى يعني ابن يونس قال نا جابر ابن صبح قال نا المثنى بن عبد الرحمن الخزاعي عن عمه امية بن مخشي وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا ورجل ياكل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها الى فيه قال بسم الله اوله واخره فضحك النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ما زال الشيطان ياكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه۔

مثنیٰ بن عبدالرحمن خزاعی نے اپنے چچا جان حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو کہا بسم اللہ اوّلہ وآخرہ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ پھر فرمایا۔ شیطان اس کے ساتھ برابر کھا رہا تھا۔ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں تھا قے کر ڈالا۔

ف۔ شیطان اگر کسی آدمی کے ساتھ کھا رہا ہو تو بظاہر کھانے میں سے ذرا بھی کم ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کھانے میں جو برکت نازل ہوتی ہے اُسے شیطان کھا جاتا ہے اور بسم اللہ نہ پڑھنے والا شخص کھانے کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے دوران جب بھی یاد آئے تو بسم اللہ اوّلہ وآخرہ پڑھ لینے سے برکت واپس لوٹ آئے گی کیونکہ شیطان جو کھا چکا ہے اُسے ہضم نہیں کر سکتا بلکہ قے کر دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تمام حقائق کو ملاحظہ فرماتے تھے۔ اس لیے خبردار بھی کیا اور حق ادا کرتے ہوئے ہمیں شیطان کے حربوں سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی تعلیم فرما دیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۳۲ في الاكل متكئا

ٹیک لگا کر کھانے کا بیان

۳۷۰۔ حدثنا محمد بن كثير قال نا سفيان عن علي بن الاقمر قال سمعت ابا جحيفة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا آكل متكئا۔

علی بن اقمر نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

۳۷۱۔ حدثنا ابراهيم بن موسى الرازي قال انا وكيع عن مصعب بن سليم قال سمعت انسا يقول بعثني النبي صلى الله عليه وسلم فرجعت اليه فوجدته ياكل تمرا وهو مقع۔

مصعب بن سلیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کو بھیجا۔ جب میں واپس حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے آپ کو ایسی حالت میں پایا تھا کہ کھجوریں کھاتے ہوئے۔

۳۷۲۔ حدثنا موسى بن اسماعيل قال

شعیب بن عبداللہ بن عمرو کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ

نا حماد عن ثابت البنانی عن شعیب بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہ قال ما رئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل متکئا قط ولا یطأ عقبہ رجلان۔

باب ۲۵ فی الاکل من اعلی الصحفۃ۔

۳۲۳۔ حدثنا مسلم بن ابراہیم قال نا شعبۃ عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن یاکل من اسفلہا فان البرکۃ تنزل من اعلاہا۔

۳۲۴۔ حدثنا عمرو بن عثمان الحمصی قال نا ابی قال نا محمد بن عبد الرحمن بن عرق نا عبد اللہ بن بسر قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قصعۃ یحملہا اربعۃ رجال یقال لہا الغراء فلما اضحوا وسجدوا الضحی اتی بتلک القصعۃ یعنی وقد ثرد فیہا فالتفوا علیہا فلما کثروا جثا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ہذہ الجلسۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من حوالیہا ودعوا ذروتہا یبارک فیہا۔

باب ۲۶ الجلوس علی مائدۃ علیہا بعض ما یکرہ۔

۳۲۵۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ قال نا کثیر بن ہشام عن جعفر بن برقان عن

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا گیا کہ کبھی آپ نے ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو اور نہ یہ کہ آپ کے پیچھے دو آدمی چلے ہوں۔

تھالی کے درمیان میں سے کھانا

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو تھالی کے درمیان میں سے نہ کھائے بلکہ ایک کنارے سے کھائے کیونکہ برکت اس (برتن) کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک قصعہ (لگن) تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے اور اسے غرا کہا جاتا تھا۔ جب چاشت کا وقت ہوا اور نماز چاشت پڑھ لی گئی تو اس قصعہ میں ثرید لایا گیا جس میں روٹیاں توڑ کر ڈالی ہوئی تھیں۔ چنانچہ لوگ اس پر جمع ہو گئے۔ جب لوگوں کی کثرت ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مبارک گھٹنے زمین پر ٹیک لیے۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یہ کیسا بیٹھنا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے باعزت بندہ بنایا ہے اور مجھے متکبر و عنود نہیں بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ ارد گرد سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑ دو کیونکہ درمیان میں برکت ہوتی ہے۔

اس دسترخوان پر بیٹھنا جس پر خلاف شرع چیزیں ہوں

زہری سے روایت ہے کہ سالم کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھانوں سے منع فرمایا ہے

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ جَعْفَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مُنْكَرٌ.

ایک اس دسترخوان پر بیٹھنے سے جس پر شراب پی جائے اور دوسرے پیٹ کے بل اوندھے لیٹ کر کھانے سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو جعفر نے زہری سے نہیں سنا لہٰذا یہ حدیث منکر ہے۔

۳۷۶ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ نَا أَبِي قَالَ جَعْفَرٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ.

ہارون بن زید بن ابی الزرقاء ان کے والد ماجد نے جعفر سے روایت کی کہ انہیں یہ حدیث زہری سے پہنچی۔

بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

داہنے ہاتھ سے کھانا

۳۷۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

ابوبکر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے اپنے جدِ امجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب کوئی چیز پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں سے پیتا ہے۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْنُ بُنَيَّ فَسَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

ابووجزہ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹے! نزدیک ہو جاؤ، بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے نزدیک سے کھاؤ۔

ف۔ کھانے کے آداب سے چند باتیں پہلے مذکور ہو چکیں:

۱۔ بسم اللہ پڑھ کر کھائے۔
۲۔ ہاتھ دھو کر کھائے اور یہاں تعلیم دی گئی کہ
۳۔ داہنے ہاتھ سے کھائے۔
۴۔ اگر ایک ہی برتن میں کئی آدمی مل کر کھا رہے ہوں تو ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۱۴۸ فی اکل اللحم

گوشت کھانے کا بیان

۳۷۹۔ حدثنا سعید بن منصور نا ابو معشر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنیع الاعاجم وانہسوہ فانہ اہنأ وامرأ۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوشت کو چھری کے ساتھ نہ کاٹا کرو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو کیونکہ اس طرح وہ لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔

۳۸۰۔ حدثنا محمد بن عیسٰی حدثنا ابن علیۃ عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن عبد الرحمٰن بن معاویۃ عن عثمان بن ابی سلیمان عن صفوان بن امیۃ قال کنت آکل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فآخذ اللحم من العظم فقال ادن العظم من فیک فانہ اہنأ وامرأ۔

محمد بن عیسیٰ، ابن علیہ، عبدالرحمان بن معاویہ، عثمان بن ابو سلیمان سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔ پس آپ نے ہڈی والے گوشت کی بوٹی لی اور فرمایا کہ اسے اپنے منہ کے نزدیک کرو کیونکہ اس طرح کھانا لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔

۳۸۱۔ حدثنا ہارون بن عبد اللہ قال نا ابو داود قال نا زہیر عن ابی اسحٰق عن سعد بن عیاض عن عبد اللہ بن مسعود قال کان احب العراق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عراق الشاۃ۔

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد، زہیر، ابو اسحاق، سعد بن عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام گوشت والی ہڈیوں میں سے بکری کے گوشت کی ہڈی زیادہ پسند تھی۔

۳۸۲۔ حدثنا محمد بن بشار قال نا ابو داود بہذا الاسناد قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان الیہود ہم سموہ۔

محمد بن بشار نے ابوداؤد سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت پسند تھا۔ دستی کے گوشت میں زہر ملایا گیا اور آپ کے خیال میں وہ زہر یہودیوں نے دیا تھا۔

باب ۱۴۹ فی اکل الدباء

کدو کھانے کا بیان

۳۸۳۔ حدثنا القعنبی عن مالک عن اسحٰق بن عبد اللہ ابن ابی طلحۃ انہ سمع انس بن مالک یقول ان خیاطا دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس فذہبت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ اس کھانے میں شریک ہونے کے لیے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جَو

إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ۔

کی روٹیاں اور شوربے والا سالن پیش کیا گیا جس میں کدو اور گوشت تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے میں ادھر ادھر سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ اس روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرتا ہوں۔

ف۔ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ عاشق صادق اپنی پسند کو محبوب کی پسند پر قربان کر دیتا ہے۔ وہ ہر اس چیز کو پسند کرنے لگتا ہے جو اس کے محبوب کو پسند ہو جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند ہے تو وہ بھی عمر بھر کدو ہی کو پسند فرماتے رہے۔ تعلق خاطر اور محبت کا تقاضا ہے کہ ہم لوگ ہر موقع پر یہ بات مدنظر رکھا کریں کہ ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا چیز پسند ہے اور کیا پسند نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي أَكْلِ الثَّرِيْدِ

ثرید کھانے کا بیان

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السَّمْتِيُّ قَالَ نَا الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيْدَ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدَ مِنَ الْحَيْسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ۔

محمد بن حسان سمتی، مبارک بن سعید، عمر بن سعید، ایک بصری نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالے میں ادھر ادھر سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ اسی روز سے میں کدو کو بہت ہی پسند کرتا ہوں۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّقَذُّرِ لِلطَّعَامِ

کسی کھانے سے گھن کھانے کی برائی

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا قَبِيْصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

قبیصہ بن ہلب کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ ایک آدمی سوال کرتے ہوئے عرض گزار ہوا۔ کیا ایسا بھی کوئی کھانا ہے جس کو کھانے سے میں اجتناب کروں؟ فرمایا کہ تمہارے دل میں کوئی ایسا خیال نہ آئے جس میں نصرانیت سے مشابہت پائی جاتی ہو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست خور جانور کا گوشت کھانا اور دودھ پینا

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، محمد بن اسحاق، ابن ابی نجیح،

نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاست خور جانور کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ۔

ابن المثنیٰ، ابو عامر، ہشام، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاست خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا۔

احمد بن ابو سریج، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابو قیس، ایوب سختیانی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاست خور اونٹ سے منع فرمایا ہے کہ اس پر سواری کی جائے یا اس کا دودھ پیا جائے۔

بَابٌ ۳۵ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ۔

گھوڑے کے گوشت کو کھانے کا بیان

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ لَنَا فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

عمرو بن دینار نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ہمیں گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور ہمیں گھوڑے کے گوشت کی اجازت بخشی۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ۔

ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ خیبر کے روز ہم نے گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خچر اور گدھے سے منع فرمایا لیکن گھوڑے سے ہمیں منع نہیں کیا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَيْوَةُ نَا بَقِيَّةُ عَنْ

سعید بن شبیب، حیوۃ بن شریح حمصی، حیوۃ، بقیہ، ثور بن یزید، صالح بن یحییٰ بن مقدام بن معدیکرب کے والد ماجد

ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ زَادَ حَيْوَةُ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

ان کے جد امجد نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حیوۃ نے یہ بھی کہا کہ ہر کچلی والے جانور کے گوشت سے بھی جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتا ہے۔

بَابُ ۱۵۴ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

خرگوش کا گوشت کھانا

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ أَرْنَبًا فَشَوَيْتُهَا فَبَعَثَ مَعِي أَبُو طَلْحَةَ بِعَجُزِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَبِلَهَا۔

ہشام بن زید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں ایک طاقتور لڑکا تھا۔ میں نے ایک خرگوش شکار کیا اور اسے بھونا۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اس کا پچھلا حصہ میرے ہاتھوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بھیجا۔ میں لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے اسے قبول فرمایا۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي خَالِدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ بِالصِّفَاحِ قَالَ مُحَمَّدٌ مَكَانٌ بِمَكَّةَ وَإِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِأَرْنَبٍ قَدْ صَادَهَا فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُولُ قَالَ قَدْ جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْ أَكْلِهَا وَزَعَمَ أَنَّهَا تَحِيضُ۔

خالد بن حویرث کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفاح کے مقام پر تھے۔ محمد بن خالد نے کہا کہ وہ مکہ کی ایک جگہ ہے۔ چنانچہ ایک آدمی خرگوش لے کر آیا جو اس نے شکار کیا تھا۔ عرض گزار ہوا کہ اے عبد اللہ بن عمرو! کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بھی لایا گیا تھا اور میں بھی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اسے نہ کھایا اور نہ اس کے کھانے سے منع فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا کہ اسے حیض آتا ہے۔

ف۔ چاروں ائمہ مجتہدین کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔ حدیث میں جو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور خرگوش کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے تناول نہ فرمایا بلکہ ارشاد ہوا کہ اسے حیض آتا ہے لیکن دوسروں کو کھانے سے منع نہ فرمایا جو اس کے حلال ہونے کی دلیل ہے جبکہ دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خرگوش کا گوشت تناول بھی فرمایا تھا۔ جیسا کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکار کیے ہوئے خرگوش سے بارگاہِ رسالت میں بھی پیش کیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۱۵۵ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کا گوشت کھانا

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میری خالہ جان نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

ابن عباس أن خالته أهدت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم سمنا وأقطا وأضبا فأكل من السمن ومن الأقط وترك الأضب تقذرا وأكل على مائدته صلى الله عليه وسلم ولو كان حراما ما أكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم کے لیے گھی، پنیر اور گوہ کا تحفہ بھیجا۔ پس آپ نے گھی اور پنیر میں سے تناول فرمایا لیکن نفرت کرتے ہوئے گوہ کو چھوڑ دیا اور وہ آپ کے دسترخوان پر کھائی گئی۔ اگر اس کا کھانا حرام ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

٣٩٥ - حدثنا القعنبي عن مالك عن ابن شهاب عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف عن عبد الله بن عباس عن خالد بن الوليد أنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت ميمونة فأتي بضب محنوذ فأهوى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فقال بعض النسوة اللاتي في بيت ميمونة أخبروا النبي صلى الله عليه وسلم بما يريد أن يأكل منه فقالوا هو ضب فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده قال فقلت أحرام هو قال لا ولكنه لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه قال قال خالد فاجتررته فأكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے۔ پس ایک بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھانا چاہا۔ حضرت میمونہ کے دولت کدے میں جو عورتیں تھیں ان میں سے بعض نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتا دیجئے کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں۔ پس انہوں نے کہا کہ یہ گوہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھا لیا۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے۔ کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی، اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں نے اسے کھینچا اور کھا لیا۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

٣٩٦ - حدثنا عمرو بن عون قال أخبرنا خالد عن حصين عن زيد بن وهب عن ثابت بن وديعة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جيش فأصبنا ضبابا قال فشويت منها ضبا فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته بين يديه فأخذ عودا فعد به أصابعه ثم قال إن أمة من بني إسرائيل مسخت دوابا في الأرض وإني لا أدري أي الدواب

زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس ہم نے کئی گوہ پکڑیں۔ میں نے اُن میں سے ایک کو بھونا، اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ ایک لکڑی کے ساتھ اُن کی انگلیاں گننے لگے۔ پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہوا تھا اور جانور بنا دیا گیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ جانور کون سا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نہ اسے کھاتے اور نہ منع فرماتے۔

حتّٰی قَالَ لَا آکُلُہُ وَلَا اُحَرِّمُہُ۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِیُّ اَنَّ الْحَکَمَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَہُمْ قَالَ نَا ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَۃَ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ۔

محمد بن عوف طائی، حکم بن نافع، ابن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، ابوراشد حبرانی نے حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ف: اس حدیث کی رو سے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک گوہ پاک نہیں ہے۔ بعض اس کی کراہت کے قائل ہیں اور بعض کے نزدیک مطلقاً حلال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے تناول نہ فرمانا کراہت طبعی کی وجہ سے ہے جبکہ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دسترخوان پر گوہ کھانے سے منع نہیں فرمایا لیکن ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ شاید اس حکم سے سابقہ اباحت و اجازت منسوخ فرما دی ہو لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک گوہ حلال نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِیْ اَکْلِ لَحْمِ الْحُبَارٰی۔

حباری کا گوشت کھانا

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَہْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاہِیْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَہْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُرَیْہُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِیْنَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی۔

فضل بن سہل، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، بریہ بن عمر بن سفینہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا۔

بَابٌ فِیْ اَکْلِ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ۔

کیڑے مکوڑوں کو کھانے کا بیان

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ نَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَۃَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ مِلْقَامُ بِنْتُ تَلِبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَسْمَعْ لِحَشَرَاتِ الْاَرْضِ تَحْرِیْمًا۔

ملقام بنت تلب سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا لیکن میں نے آپ سے حشرات الارض کا حرام ہونا نہیں سنا۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَوْرٍ اِبْرَاہِیْمُ بْنُ خَالِدٍ الْکَلْبِیُّ قَالَ نَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِیْسَی بْنِ نُمَیْلَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ اَکْلِ

عبدالعزیز بن محمد نے عیسیٰ بن نمیلہ سے روایت کی کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں حضرت ابن عمر کے پاس تھا کہ ان سے سیہہ کو کھانے کے متعلق پوچھا گیا۔ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ جو میری طرف وحی فرمایا گیا ہے میں اس میں حرام نہیں پاتا (۶:۱۴۵)۔

الْمُنْفِقُونَ فَتَلاَ قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الآيَةَ قَالَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ مَا لَمْ نَدْرِ۔

پاس ہی ایک بوڑھا تھا اس نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ گندی چیزوں میں سے ایک گندی چیز ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو بات ویسی ہی ہوگی جس کا ہمیں علم نہیں۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ۔

بجو کھانے کا بیان

٢٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيُجْعَلُ فِيهِ كَبْشٌ إِذَا صَادَهُ الْمُحْرِمُ۔

عبدالرحمٰن بن ابو عمار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ شکار ہے لیکن محرم اگر اس کا شکار کرے تو اس پر ایک دنبہ لازم آتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ السِّبَاعِ۔

درندوں کے گوشت کو کھانے کا بیان

٢٠٢۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔

ابو ادریس خولانی نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٢٠٣۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

میمون بن مہران سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے نیز پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو کھانے سے۔

٢٠٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلاَ

محمد بن مصفی، محمد بن حرب، زبیدی، مروان بن رؤبہ تغلبی، عبدالرحمٰن بن ابی عوف، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی درندہ حلال نہیں ہے اور نہ پالتو گدھا اور نہ کافر ذمی یا معاہد کا پڑا ہوا مال مگر جب کہ وہ اس

لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

سے لاتعلق ہو جائے۔ جو شخص کسی قوم کا مہمان ہوا۔ پھر ان لوگوں نے مہمان نوازی نہ کی تو وہ اپنی مہمان داری کے برابر ان سے وصول کر سکتا ہے۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

محمد بن بشار، ابن ابی عدی، ابن ابی عروبہ، علی بن حکم، میمون بن مہران، سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے لیے کوئی درندہ حلال نہیں ہے اور نہ گھریلو گدھا اور نہ معاہد کا پڑا ہوا مال مگر جبکہ اسے اس کی ضرورت نہ ہو۔ جو کسی قوم کا مہمان ہو اور وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمانداری کے مطابق ان سے وصول کر سکتا ہے۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔

میمون بن مہران نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُمُرُ الْأَهْلِيَّةِ وَخَيْلُهَا وَبِغَالُهَا وَكُلُّ ذِي

عمرو بن عثمان، محمد بن حرب، ابو سلمہ سلیمان بن سلیم، صالح بن یحییٰ بن مقدام ان کے جد امجد حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر کیا۔ پس یہودیوں نے حاضر بارگاہ ہو کر شکایت کی کہ لوگ (مجاہدین) جلدی میں ان کے بندھے ہوئے جانوروں کو بھی لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ معاہد کا مال حلال نہیں ہے مگر حق کے ساتھ اور تم پر گھریلو گدھا، گھوڑا اور خچر حرام ہے۔ نیز ہر ایک درندہ اور پنجوں سے شکار کرنے والا ہر پرندہ

نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

حرام ہے۔

۳۰۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا.

احمد بن حنبل اور محمد بن عبدالملک، عبدالرزاق، عمرو بن زید صنعانی، ابو الزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ابن عبدالملک نے فرمایا کہ بلی کا گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے۔

بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کا حکم

۳۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنَا السَّنَةُ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا سِمَانُ حُمُرٍ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ.

عبید بن ابو الحسن نے عبدالرحمان سے روایت کی ہے کہ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم قحط میں مبتلا ہو گئے اور میرے پاس کچھ مال نہ تھا کہ اپنے گھر والوں کو کھلاتا مگر چند گدھے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پالتو گدھوں کا گوشت حرام فرما چکے تھے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم قحط میں مبتلا ہو گئے ہیں اور میرے پاس مال نہیں کہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤں ماسوائے چند موٹے تازے گدھوں کے اور گھریلو گدھوں کا گوشت آپ حرام فرما چکے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو اپنے موٹے گدھوں کا گوشت کھلاؤ کیونکہ میں نے تو انہیں بستیوں کی گندگی کے باعث حرام قرار دیا تھا۔

۳۱۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْحُمُرِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ قَالَ عَمْرٌو فَأَخْبَرْتُ هٰذَا الْخَبَرَ أَبَا الشَّعْثَاءِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْحَكَمُ

عمرو بن دینار کو ایک آدمی نے خبر دی کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کا ہمیں حکم دیا۔ عمرو کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے ابو الشعثاء کو بتائی تو انہوں نے کہا کہ ہم میں حکم غفاری بھی ایسا ہی کہتے تھے لیکن یہ متبحر عالم اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ ان کی مراد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

الْغِفَارِيُّ فِينَا يَقُولُ هٰذَا وَأَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ يُرِيدُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

ہے۔

٣٨١١۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَّالَةِ عَنْ رُكُوبِهَا وَأَكْلِ لَحْمِهَا۔

عمرو بن شعیب کے والد یا جد سے روایت ہے کہ ان کے جد امجد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا نیز فضلہ خور جانور پر سوار ہونے اور اس کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔

بَابٌ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ۔

ٹڈی کھانے کا بیان

٣٨١٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ نَا ابْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللّٰهِ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے لشکر میں جنہیں نہ میں کھاتا ہوں اور نہ انہیں حرام قرار دیتا ہوں۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ روایت کیا اسے معتمر نے اُن کے والد یا جد نے ابو عثمان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اس میں حضرت سلمان کا ذکر نہیں کرتے۔

٣٨١٣۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ اسْمُهُ فَائِدٌ يَعْنِي أَبَا الْعَوَّامِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ۔

ابو عثمان نہدی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے لشکر ہیں۔ علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ابو العوام کا نام فائد ہے امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن سلمہ نے ابو العوام ابو عثمان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اس میں حضرت سلمان کا ذکر نہیں کرتے تو گویا مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

ف: ابتدا میں ٹڈی کے متعلق یہی حکم تھا کہ آپ خود تناول نہ فرماتے لیکن دوسروں کو کھانے سے نہیں روکتے تھے۔ اس بعد آپ نے اس کے حلال ہونے کا واضح حکم فرمایا۔ امام محی السنہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور صحیح حدیث وہی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مچھلی اور ٹڈی کے متعلق فرمایا ہے کہ ان کا مرا ہوا بھی حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي أَكْلِ الطَّافِي مِنَ السَّمَكِ

۳۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الطَّائِفِيُّ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَيُّوبُ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْقَفُوهُ عَلَى جَابِرٍ وَقَدْ أُسْنِدَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُس مچھلی کا حکم جو دریا میں مر کر تیرنے لگے

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو دریا باہر ڈال دے یا پانی کم ہو جائے تو اس مچھلی کو کھا لو اور جو مر کر اُوپر تیرنے لگے اُسے نہ کھاؤ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو سفیان ثوری اور ایوب اور حماد نے ابوالزبیر سے حضرت جابر پر موقوف کرتے ہوئے اور اس حدیث کو مسنداً بھی روایت کیا گیا ہے لیکن یہ اسناد ضعیف ہے یعنی ابن ابی ذئب ابوالزبیر نے حضرت جابر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۳۱۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُهُ مَعَهُ.

ابویعفور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ میں چھ یا سات غزوات میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تو آپ کے ساتھ ہم اُسے کھایا کرتے تھے۔

بَابٌ فِيمَنِ اضْطُرَّ إِلَى الْمَيْتَةِ

۳۱۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتِ اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ قَالَ لَا قَالَ فَكُلُوهَا قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ

جو مردار کھانے پر مجبور ہو جائے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حرہ کے مقام پر اُترا اور اہل و عیال اس کے ساتھ تھے۔ ایک آدمی نے کہا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے اگر تمہیں ملے تو اسے پکڑ لینا۔ پس اسے اونٹنی مل گئی لیکن اس کا مالک نہ ملا اور وہ بیمار پڑ گئی۔ اُس کی بیوی نے کہا کہ اسے ذبح کر دو۔ اس نے انکار کیا اور وہ مر گئی۔ عورت نے کہا کہ اس کی کھال اتار دو تاکہ ہم اس کی چربی اور گوشت کو پکا کر کھالیں۔ کہا کہ جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھ نہ لوں۔ اُس نے حاضر بارگاہ ہو کر پوچھا تو فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو اس سے بے نیاز کردے۔ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اُسے کھالو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس کا مالک آگیا اور اس نے سارا واقعہ

فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ۔

٣١٧- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ نَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ۔

بَابٌ ٤٣ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ لَوْنَيْنِ۔

٣١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ۔

بَابٌ ٤٤ فِي أَكْلِ الْجُبْنِ۔

٣١٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ۔

بَابٌ ٤٥ فِي الْخَلِّ۔

٣٢٠- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

کر سکتا یا مالک تھا، مگر تم نے اسے ذبح کیوں نہیں کر لیا تھا؟ جواب دیا کہ مجھے آپ سے شرم آتی تھی۔

ہارون بن عبداللہ، فضل بن دکین، عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری کے والد ماجد نے حضرت فجیع عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارے لیے مردار حلال نہیں ہو سکتا؟ فرمایا کہ تمہیں کھانے کو کیا ملتا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ شام کو پیتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں۔ ابو نعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے اس کا مطلب یوں بتایا کہ ایک پیالہ صبح اور ایک پیالہ شام کو۔ میرے باپ کی قسم، اس میں بھوکے رہتے ہیں۔ پس اس حالت میں آپ نے ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا۔

دو کھانے جمع کرنا

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سمرا گندم کی سفید روٹی ہو اور دودھ سے نرم کی ہوئی ہو۔ پس حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اسی طرح کی بنا لایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کس چیز میں تھا؟ عرض کی کہ گوہ کی کپی میں۔ ارشاد فرمایا کہ پھر اسے اٹھا لو۔

پنیر کھانے کا بیان

عمرو بن منصور نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تبوک کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا۔

سرکہ کا بیان

عثمان بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، محارب

نا معاوية بن هشام قال حدثني سفيان عن محارب عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم الإدام الخل۔

نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

٣٢١ - حدثنا أبو الوليد الطيالسي و مسلم بن إبراهيم قالا نا المثنى بن سعيد عن طلحة بن نافع عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم الإدام الخل۔

ابو الولید طیالسی اور مسلم بن ابراہیم، مثنیٰ بن سعید، طلحہ بن سعید بن نافع نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔

باب في أكل الثوم

لہسن کھانے کا بیان

٣٢٢ - حدثنا أحمد بن صالح قال نا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني عطاء بن أبي رباح أن جابر بن عبد الله قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل ثوما أو بصلا فليعتزلنا أو ليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته وأنه أتي ببدر فيه خضرات من البقول فوجد لها ريحا فسأل فأخبر بما فيها من البقول فقال قربوها إلى بعض أصحابه كان معه فلما رآه كره أكلها قال كل فإني أناجي من لا تناجي. قال أحمد بن صالح ببدر فسره ابن وهب طبق۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے ایک طرف رہے یا ہماری مسجد سے ایک طرف رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ میدان بدر کے اندر آپ کی خدمت میں ایک تھالی پیش کی گئی جس میں ساگ سبزیاں تھیں آپ نے ان کی بو پائی۔ دریافت کیا تو جو سبزیاں اس میں تھیں وہ بتا دی گئیں۔ فرمایا کہ انہیں اپنے ساتھی کے نزدیک کر دو جو آپ کے ساتھ تھا۔ جب اسے دیکھا کہ انہیں کھانا اس نے بھی پسند نہیں کیا تو فرمایا۔ تم کھا لو کیونکہ میں اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔ احمد بن صالح کا بیان ہے کہ بدر کا مطلب ابن وہاب نے طشتری (تھالی) بتایا۔

٣٢٣ - حدثنا أحمد بن صالح قال نا ابن وهب قال أخبرني عمرو أن بكر بن سوادة حدثه أن أبا النجيب مولى عبد الله بن سعد حدثه أن أبا سعيد الخدري حدثه أنه ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الثوم والبصل قيل يا رسول الله وأشد ذلك كله الثوم أفتحرمه فقال النبي صلى الله عليه وسلم كلوه ومن أكله منكم فلا يقرب هذا المسجد حتى

ابو نجیب مولیٰ عبد اللہ بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لہسن اور پیاز کا ذکر ہوا تو عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ! ان سب میں سخت بدبو والی چیز لہسن ہے تو کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے کھا لیا کرو لیکن تم میں سے جو اسے کھائے وہ اس مسجد کے نزدیک نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بدبو جاتی رہے۔

يَذْهَبَ مِنْهُ رِيحُهُ.

۲۲۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَمَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا.

زر بن حبیش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً فرمایا کہ جس نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکا تو قیامت کے روز دونوں آنکھوں کے درمیان اس تھوک کو لے کر حاضر ہوگا اور جس نے ان بدبودار سبزیوں میں سے کچھ کھائی ہو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اس درخت (لہسن) میں سے کھائے وہ مسجدوں کے نزدیک نہ آئے۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَكَلْتُ ثُومًا فَأَتَيْتُ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَ الثُّومِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا أَوْ رِيحُهُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَتُعْطِيَنِّي يَدَكَ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدَهُ فِي كُمِّ قَمِيصِي إِلَى صَدْرِي فَإِذَا أَنَا مَعْصُوبُ الصَّدْرِ قَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا.

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں لہسن کھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ حاضر ہوا تو ایک رکعت نکل چکی تھی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لہسن کی بو آئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ جو اس درخت (لہسن) میں سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو چلی جاتی رہے۔ جب میں نے اپنی نماز پوری کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم اپنا دست مبارک مجھے پکڑا دیجئے۔ پس میں نے آپ کا دست مبارک اپنی قمیص کے اندر سینے تک داخل کیا تو دیکھا کہ میرا سینہ بندھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ تمہیں تو مجبوری ہے۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ نَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ يَعْنِي الْعَطَّارَ عَنْ مُعَاوِيَةَ

عباس بن عبد العظیم، ابو عامر عبد الملک بن عمرو، خالد بن میسرہ عطار، معاویہ بن قرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں درختوں

ابن قُرَّةَ عن أبيه أنّ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم نهى عن هاتين الشجرتين وقال من أكلهما فلا يقربنّ مسجدنا وقال إن كنتم لا بدّ آكليهما فأميتوهما طبخًا قال يعني البصل والثوم.

سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو انہیں کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے اور فرمایا کہ اگر تمہیں ان دونوں کے سوا چارہ نہ ہو تو پکا کر ان کی بدبو ختم کر دو یعنی پیاز اور لہسن کی (یعنی پکانے سے ان کی بدبو ختم ہو جاتی ہے)۔

۳۸۲۸۔ حدّثنا مسدّد قال نا الجرّاح أبو وكيع عن أبي إسحٰق عن شريك عن عليّ قال نُهي عن أكل الثوم إلّا مطبوخًا قال أبو داود شريك بن حنبل.

ابو اسحاق نے شریک سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لہسن کو کھانے سے منع فرمایا گیا ہے مگر جبکہ پکا ہوا ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ شریک کے والد حنبل ہے۔

۳۸۲۹۔ حدّثنا إبراهيم بن موسى قال أنا ابن سلم وحدّثنا حيوة بن شريح قال نا بقيّة عن بحير عن خالد عن أبي زياد خيار بن سلمة أنّه سأل عائشة عن البصل فقالت إنّ آخر طعام أكله رسول الله صلّى الله عليه وسلّم طعام فيه بصل.

ابراہیم بن موسیٰ، حیوۃ بن شریح، بقیہ، بحیر، خالد، ابو زیاد خیار بن سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیاز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اس میں پیاز ڈالی گئی تھی۔

ف۔ کچا لہسن اور پیاز کھانا بدبو کے باعث مکروہ ہے اور انہیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے کیونکہ دوسرے نمازیوں اور فرشتوں کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔ اگر پیاز یا لہسن کھانا ہی پڑے تو ایسے وقت کھائے جب کہ نماز کے وقت میں کافی دیر ہو اور کسی محفل میں بھی نہ جانا ہو۔ ہاں اگر پیاز یا لہسن کو پکا کر سبزیوں وغیرہ میں کھایا جائے کہ ان کی بدبو جاتی رہے تو پھر ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب في التمر

کھجور کا بیان

۳۸۳۰۔ حدّثنا هارون بن عبد الله نا عمر بن حفص نا أبي عن محمد بن أبي يحيى عن يزيد الأعور عن يوسف بن عبد الله بن سلام قال رأيت النبيّ صلّى الله عليه وسلّم أخذ كسرة من خبز شعير فوضع عليها تمرة وقال هذه إدام هذه.

ہارون بن عبد اللہ، عمر بن حفص، ان کے والد ماجد، محمد بن ابی یحییٰ، یزید اعور سے روایت ہے کہ حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا۔ یہ اس کا سالن ہے۔

۳۸۳۱۔ حدّثنا الوليد بن عتبة قال نا مروان بن محمد قال نا سليمان بن بلال قال هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں کھجوریں نہیں

قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم بيت لا تمر فيه جياع أهله۔

نہ ہو اس گھر کے رہنے والے بھوکے ہیں۔

باب في تفتيش التمر عند الأكل۔

کھاتے وقت کھجوروں کو صاف کرنا

۲۳۲۔ حدثنا محمد بن عمرو بن جبلة قال نا سلم بن قتيبة أبو قتيبة عن همام عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بتمر عتيق فجعل يفتشه يخرج السوس منه۔

ہمام نے اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ ان میں سے کیڑے نکال کر پھینکنے لگے۔

۲۳۳۔ حدثنا محمد بن كثير قال أخبرنا همام عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يؤتى بالتمر فيه دود فذكر معناه۔

ہمام نے اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھن لگی ہوئی کھجوریں آتیں، باقی حدیث کو معناً بیان کیا۔

باب الإقران في التمر عند الأكل۔

دو تین کھجوروں کو جمع کر کے کھانا

۲۳۴۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى قال حدثنا ابن فضيل عن أبي إسحق عن جبلة بن سحيم عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الإقران إلا أن تستأذن أصحابك۔

ابو اسحاق نے جبلہ بن سحیم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تین کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ تم اپنے ساتھی سے اجازت حاصل کرو۔

باب في الجمع بين اللونين عند الأكل۔

دو قسم کے کھانے ملا کر کھانا

۲۳۵۔ حدثنا حفص بن عمر النمري قال نا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عبد الله بن جعفر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل القثاء بالرطب۔

ابراہیم بن سعد کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھا لیا کرتے تھے۔

۲۳۶۔ حدثنا سعيد بن نصير قال نا أبو أسامة حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل البطيخ بالرطب فيقول

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکی ہوئی تازہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے اور فرماتے ہم اس کی گرمی کو اس کی ٹھنڈک سے

نَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدَ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا۔

ٹھنڈا کر ڈالو اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی سے۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ۔

محمد بن وزیر، ولید بن مزید، ابن جابر، سلیم بن عامر نے سلمی بسر کے دو صاحبزادوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے تو ہم نے آپ کے حضور مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ کو مکھن اور کھجوریں پسند تھیں۔

بَابٌ فِي اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتٰبِ۔

اہل کتاب کے برتنوں کو استعمال کرنے کا بیان

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلَا يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ۔

محمد بن سنان نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے تو ہمیں مشرکوں کے برتن اور پانی پینے کے پیالے ملتے پس ہم انہیں اپنے کام میں لاتے اور آپ اس فعل کو برا محسوس نہ فرماتے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتٰبِ وَهُمْ يَطْبُخُونَ فِي قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا۔

عبداللہ بن علاء ابن زبر نے ابو عبید اللہ مسلم بن مشکم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوال کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں جو اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہیں ان کے سوا مل سکیں تو ان میں کھاؤ پیو اور اگر تمہیں اُن کے سوا اور برتن نہ مل سکیں تو انہیں پانی سے دھو کر اُن میں کھا پی لیا کرو۔

بَابٌ فِي دَوَابِّ الْبَحْرِ۔

سمندری جانوروں کا بیان

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں قریش کے ایک قافلے کے تعاقب میں روانہ کیا اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو ہم پر امیر مقرر فرمایا۔

أبا عبيدة بن الجراح نتلقى عيرا لقريش وزودنا جرابا من تمر لم نجد له غيره فكان أبو عبيدة بن الجراح يعطينا تمرة تمرة كنا نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا إلى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فنأكله قال وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا كهيئة الكثيب الضخم فأتيناه فإذا هو دابة تدعى العنبرة فقال أبو عبيدة ميتة ولا تحل لنا ثم قال لا بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم إليه فكلوا فأقمنا عليه شهرا ونحن ثلاث مائة حتى سمنا فلما قدمنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له فقال هو رزق أخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا منه فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم.

کھجوروں کا ایک تھیلا ہم نے زادِ راہ لیا جبکہ اس کے سوا ہمیں اور کچھ میسر نہ آیا۔ پس حضرت ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور دیا کرتے جس کو ہم ایسے چوستے جیسے بچہ چوستا ہے اور اس کے اوپر پانی پی لیا کرتے اور رات تک دن بھر کا یہی راشن ہوتا۔ ہم پیڑ کے پتے جھاڑتے اور انہیں پانی سے تر کر کے کھایا کرتے۔ ہم ساحل پر پہنچے تو ریت کے بڑے سے ٹیلے جیسی کوئی چیز ظاہر ہوئی۔ پاس پہنچ کر دیکھا تو ایک جانور تھا جس کو عنبر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ یہ مردار ہے جو ہمارے لیے حلال نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور جہاد و خدا میں نکلے ہیں۔ نیز آپ اس کے لیے مجبور ہو چکے ہیں، لہٰذا کھائیے۔ پس ہم وہاں ایک مہینہ ٹھہرے۔ ہم تین سو تھے، ہم موٹے تازے ہو گئے۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالی۔ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے تاکہ اس میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔ پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کیا۔

ف۔ قربان جائیں صحابہ کرام کی عظمت پر کہ وہ راہِ خدا میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مہمان بنا کر مہمانی فرماتا تھا۔ یہ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت کا اثر تھا۔ صحیح عالم کے پیرو اسی طرح نوازے جاتے ہیں۔ سرفروشوں کا راہِ خدا میں نکلنا خدا کا مہمان بننا ہے۔ راہِ خدا میں نکلنا وہی ہے جو شانِ الٰہی کی خاطر اعلائے کلمۃ الحق کے لیے ہو۔ یہ نہ ہو جیسے آج بستر بند رضا کاروں کی ٹولیاں پھرتی ہیں جو تالیفِ قلوب کے سامنے سادہ سامان سے لیس کر کے بھیجے جاتے ہیں۔ مجبور لوگ انہیں بیٹھے بٹھائے شکاریوں نے انہیں اس لیے بھیجا ہوتا ہے کہ گمراہ کرنے کا جال لے کر بے خبر سنیوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ چند روز اپنے ساتھ گشت کرائیں، اپنا رنگ چڑھا کر اہلِ حق کی جماعت سے بھگا لیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے زمرے سے نکال کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ریوڑ میں پہنچا دیں۔ تبلیغ راہِ خدا میں نکلنا اور بعد ازاں ان کی خدمت بجا لانا اپنے فرقے کی تعداد بڑھانا اور اہلِ حق کا زور گھٹانا اور بڑے پُراسرار طریقے سے منافقینِ مدینہ کی شیطنت کو پروان چڑھانا ہے۔ مسجدِ نبوی کو غیر آباد کرنا اور مسجدِ ضرار بسانا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانانِ اسلام کو ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

باب في الفأرة تقع في السمن.

گھی میں چوہا گرنے کا بیان

۳۳۲۱ ـ حدثنا مسدد قال نا سفيان

مسدد، سفیان، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت

قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقُوْا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا۔

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ گھی میں ایک چوہا گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر کی گئی۔ فرمایا اس کے ارد گرد سے نکال کر باقی کو کھا لو۔

٣٤٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گھی میں چوہا گر جائے اور وہ جما ہوا ہو تو اس کے ارد گرد سے نکال کر پھینک دو اور اگر وہ پگھلا ہوا ہو تو اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ حسن کا بیان ہے کہ عبدالرزاق نے فرمایا۔ کبھی معمر اس حدیث کو اس سند کے ساتھ بیان کرتے کہ زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی حضرت میمونہ سے بھی مرفوعاً روایت کرتے)۔

٣٤٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُوْذَوَيْهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ۔

احمد بن صالح، عبدالرزاق، عبدالرحمان بن بوذویہ، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مطابق روایت کی جو زہری نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے۔

بَابٌ فِي الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الطَّعَامِ۔

کھانے میں مکھی گرنے کا بیان

٣٤٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ۔

سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ وہ اپنا اسی پر کو کھانے میں ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے تو تم اس پوری کو غوطہ دو۔

بَابٌ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ۔

نوالہ [illegible] کا بیان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرما لیتے تو تینوں انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اُسے صاف کر کے کھا لینا چاہیے اور اُسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ پلیٹ کو صاف کر دیا کریں کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے لیے کھانے کے کون سے حصے میں برکت رکھی گئی۔

بَابٌ فِي الْخَادِمِ يَأْكُلُ مَعَ الْمَوْلَى

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا دَاوُدُ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامًا ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ۔

خادم کا آقا کے ساتھ کھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کا ملازم اس کے لیے کھانا تیار کرے اور پھر اسے لے کر آئے جس کی خاطر گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے۔ اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس میں سے کم از کم ایک دو لقمے ہی اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔

ف: اس حدیث سے امراء کو سبق ملتا ہے کہ اپنے نوکروں اور ملازموں سے حسنِ سلوک کریں اور کھانے پہننے میں ان کی دیکھ بھال کرتے رہا کریں۔ کھانا پکانے والے ملازم کو ساتھ کھلانا بہت ہی بہتر ہے ورنہ اُسے کھانے میں سے دے دینا بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب ملازم کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے تو بڑی حد تک وہ کھانے پینے کی چیزوں میں بددیانتی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ خوشی کے مواقع پر اپنے ذاتی ملازموں کا خصوصیت سے خیال رکھنا چاہیے کیونکہ ان کا حق دوسروں سے مقدم ہے۔ حسنِ سلوک اور دوسروں سے برتاؤ ہی تو وہ انسانی کمال ہے جسے مدتوں بھلایا نہیں جا سکتا۔

بَابٌ فِي الْمِنْدِيلِ

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحَنَّ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا۔

رومال کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک اُسے چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

نفیلی، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحمٰن بن سعد

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا۔

ابن کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمایا کرتے اور دست مبارک کو نہ پونچھتے یہاں تک کہ اُسے چاٹ لیتے۔

بَابٌ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ۔

کھانا کھا کر کیا کہے ؟

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب دستر خوان اٹھا لیا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے: سب تعریف اللہ کے لیے ہے، کثرت سے پاکیزہ اور برکت والی، ہمارا رب! ایسی نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جسے چھوڑ دیا جائے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

محمد بن العلاء، وکیع، سفیان، ابو ہاشم واسطی، اسمٰعیل بن رباح ان کے والد ماجد یا کوئی دوسرا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔

احمد بن صالح، ابن وہب، سعید بن ابو ایوب، ابو عقیل قرشی، ابو عبد الرحمان حبلی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے یا کوئی چیز پی لیتے تو کہتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اُسے ٹھہرایا اور اس کے خارج ہونے کا انتظام فرمایا۔

ف ۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ کھانا کھانے کے بعد ان لفظوں میں دعا کیا کرے۔ کھانا خدا کی عنایت فرمائی ہوئی نعمت ہے اور نعمت سے فائدہ اٹھانے پر شکر گزار بندوں کے لیے اپنے منعم حقیقی کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ جس کے متعلق پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:-

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي — اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔ اور اگر

لَشَدِيْدٌ ٥ (۱۴:۷)

ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

بَابٌ فِي غَسْلِ الْيَدِ مِنَ الطَّعَامِ

کھانا کھا کر ہاتھ دھونا

۳۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ۔

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو سو جائے حالانکہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی ہو جسے دھویا نہ ہو پس اسے کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے آپ کو ملامت کرے۔

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ

میزبان کے لیے دعا کرنا

۳۸۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ أَثِيبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُخِلَ بَيْتُهُ فَأُكِلَ طَعَامُهُ وَشُرِبَ شَرَابُهُ فَدَعَوْا لَهُ فَذٰلِكَ إِثَابَتُهُ۔

یزید ابو خالد دالانی نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ابوالہیثم بن تیہان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو بلایا۔ جب فارغ ہو گئے تو فرمایا۔ اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس کا بدلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی کے گھر جائے اور اس کا کھانا کھائے نیز اس کا پانی پئے تو اس (صاحب خانہ) کے لیے دعا کرے۔ یہی اس کا بدلہ ہے۔

۳۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پس وہ روٹیاں اور روغن زیتون لے آئے۔ آپ نے کھانا کھایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس روزہ دار روزے سے افطار کیا کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھایا کریں اور فرشتے تم پر رحمت خداوندی لے کر آیا کریں۔

ف۔ جہاں میزبان پر حق عائد ہوتا ہے کہ اپنے مہمان کی مہمان داری اور عزت افزائی کرے وہاں مہمان پر بھی حق عائد ہوتا ہے کہ اپنے میزبان کے لیے دعائے خیر کرے اور اس کے احسان کو یاد رکھے۔ مذکورہ لفظوں میں دعا کرنا بہت ہی بہتر ہے کہ حضور کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے جامع الفاظ ہیں جو دارین کی سعادت مندی کو اندر لیے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ قرآن کریم اور حدیث میں جو دعائیں مذکور ہوئی ہیں انہیں یاد کریں اور تمام دعاؤں پر ترجیح دیں کیونکہ ان کی دعاؤں کی اثر آفرینی یقیناً زیادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ١٨٢ ـ ما لم يذكر تحريمه

جس کا حرام ہونا مذکور نہیں

٣٧٥٥ ـ حدثنا محمد بن داود بن صبيح قال حدثنا محمد يعني ابن شريك المكي عن عمرو بن دينار عن أبي الشعثاء عن ابن عباس قال كان أهل الجاهلية يأكلون أشياء ويتركون أشياء تقذرا فبعث الله نبيه صلى الله عليه وسلم وأنزل كتابه وأحل حلاله وحرم حرامه فما أحل فهو حلال وما حرم فهو حرام وما سكت عنه فهو عفو وتلا قل لا أجد فيما أوحي إلي محرما على طاعم يطعمه الآية.

عمرو بن دینار نے ابو الشعثاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ بعض چیزوں کو کھاتے اور بعض سے نفرت کرتے ہوئے انہیں چھوڑ دیتے پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور کتاب نازل کی تو حلال چیزوں کو حلال قرار دیا اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ پس حلال وہی ہے جس کو اس (قرآن مجید) نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے جس کو اس نے حرام کیا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے اور یہ آیت تلاوت کی «تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام...» (۶ ۔ ۱۴۵)

٣٧٥٦ ـ حدثنا مسدد قال ثنا يحيى عن زكريا قال حدثني عامر عن خارجة بن الصلت التميمي عن عمه أنه أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأسلم ثم أقبل راجعا من عنده فمر على قوم عندهم رجل مجنون موثق بالحديد فقال أهله إنا حدثنا أن صاحبكم هذا قد جاء بخير فهل عندك شيء تداويه فرقيته بفاتحة الكتاب فبرأ فأعطوني مائة شاة فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال هل إلا هذا وقال مسدد في موضع آخر هل قلت غير هذا قلت لا قال لعمري لمن أكل برقية باطل لقد أكلت برقية حق.

خارجہ بن صلت تمیمی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ جب آپ کے پاس سے واپس لوٹے تو ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے پاس ایک پاگل آدمی تھا جسے زنجیروں سے جکڑ رکھا تھا۔ اس کے گھر والوں نے کہا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کے صاحب (نبی کریم) بھلائی لے کر آئے ہیں۔ پس کیا تمہارے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا تو وہ تندرست ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ فرمایا: یہی کیا تھا؟ مسدد نے دوسرے مقام پر کہا: کیا تم نے اس کے علاوہ کچھ کہا تھا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا انہیں لے لو، میری عمر کی قسم ایک وہ ہے جو باطل دم کر کے کھاتا ہے اور تم نے تو سچے دم کر کے کھایا ہے۔

٣٧٥٧ ـ حدثنا عبيد الله بن معاذ قال ثنا أبي قال ثنا شعبة عن عبد الله بن أبي السفر عن الشعبي عن خارجة بن الصلت عن عمه أنه قال فرقاه بفاتحة

عبداللہ بن ابو السفر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ خارجہ بن صلت سے ان کے چچا جان نے فرمایا۔ پس انہوں نے سورۂ فاتحہ کے ساتھ تین دن تک صبح و شام دم کیا۔ جب وہ اسے پڑھ لیتے تو اپنا تھوک جمع کر کے

الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَاةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ. آخِرُ كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ.

اس پر تھتکار دیتے۔ پس وہ یوں ہوگیا جیسے رسیاں کھل گئیں۔ پس ان لوگوں نے انہیں بکریاں دیں۔ پھر حدیث مسدد کی طرح باقی حدیث کا بیان کیا۔ کتاب الاطعمہ ختم ہوئی۔

ف: قرآن مجید جہاں تمام روحانی بیماریوں کا علاج ہے وہاں اس کا دامن جسمانی شفاء سے بھی خالی نہیں ہے خصوصاً سورۂ فاتحہ کہ اس کا ایک نام سورۂ شفاء بھی ہے۔ متعدد احادیث میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے اور مریض کے شفایاب ہونے کے واقعات مذکور ہوئے ہیں۔ اسے پڑھ کر دم کرنے والے صحابی اور مہر تصدیق بارگاہ رسالت سے لگ گئی اور نیز بکریاں دم کرنے والے کو پیش کی گئیں انہیں جائز قرار دیا گیا۔ لہٰذا آیات قرآنیہ کے ذریعے شفا حاصل کرنے یعنی جھاڑ پھونک اور دم درود کی صحت میں کیا کلام۔ ہاں ایسے الفاظ کے ساتھ دم کرنا درست نہیں جنہیں شریعت مطہرہ کا مزاج برداشت نہیں کرتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

أَوَّلُ كِتَابِ الطِّبِّ

بَابٌ ١٨٣ الرَّجُلِ يَتَدَاوَى.

٢٥٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَدَاوَى فَقَالَ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ.

بَابٌ ١٨٤ فِي الْحِمْيَةِ.

٢٥٩ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ نَاقِهٌ وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ مَهْ إِنَّكَ نَاقِهٌ حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَصِبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ.

بَابٌ ١٨٥ الْحِجَامَةِ.

٢٦٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا

طب کا بیان

آدمی کا علاج کروانا

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے اصحاب اس طرح تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پس میں سلام کر کے بیٹھ گیا۔ چنانچہ ادھر ادھر سے اعرابی آکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم علاج کروایا کریں! فرمایا علاج کروایا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کا علاج پیدا نہ فرمایا ہو صرف ایک بیماری کے جو بڑھاپا ہے۔

پرہیز کا بیان

ہارون بن عبداللہ، ابوداؤد، فلیح بن سلیمان، ایوب بن عبدالرحمن بن صعصعہ انصاری، یعقوب سے روایت ہے کہ حضرت ام منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی بھی تھے۔ حضرت علی بیماری سے اٹھے ہی تھے جبکہ ہمارے یہاں کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کر ان میں سے کھانے لگے اور حضرت علی بھی کھانے کے لیے اٹھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو روکتے ہوئے فرمایا رکو تم ابھی کمزور ہو۔ پس حضرت علی رک گئے۔ حضرت ام منذر کا بیان ہے کہ میں نے جو اور چقندر پکائے تھے وہ سامنے خدمت کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! اس میں سے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے نفع بخش ہے۔

پچھنے لگوانا

عمرو بن ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ۔

٣٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ نَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا۔

بَابٌ ١٨٦ فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ۔

٣٦٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَثِيرٌ إِنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ۔

٣٦٣۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا جَرِيرٌ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ قَالَ مَعْمَرٌ احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ۔

بَابٌ ١٨٧ مَتَى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ۔

٣٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جن چیزوں کے ساتھ تم علاج معالجہ کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے۔

محمد بن وزیر دمشقی، یحییٰ ابن حسان، عبدالرحمان بن ابو موال، فائد مولیٰ عبیداللہ بن ابو رافع، اُن کے مولیٰ عبیداللہ بن علی بن ابو رافع سے روایت ہے کہ اُن کی دادی جان حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو بھی سر درد کی شکایت کرتا تو فرماتے کہ پچھنے لگواؤ اور جب پیروں میں درد کی شکایت کرتا تو فرماتے مہندی لگاؤ۔

پچھنے لگوانے کی جگہ

عبدالرحمان بن ابراہیم دمشقی اور کثیر بن عبید، ولید، ابن ثوبان کے والد ماجد نے حضرت ابوکبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر اقدس پر مانگ کے اندر پچھنے لگوایا کرتے اور دونوں کندھوں کے درمیان اور فرمایا کرتے کہ ان دونوں جگہوں کا خون بہا دیا جائے تو اور کسی طرح کسی بیماری کا علاج نہ کیا جائے تب بھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن کے دونوں جانب اور دونوں کندھوں کے درمیان تین مقامات پر پچھنے لگوایا کرتے۔ معمر کا بیان ہے کہ میں نے پچھنے لگوائے تو میری عقل اتنی جاتی رہی کہ سورۂ فاتحہ بھی لوگوں کے بتانے سے پڑھتا اور انہوں نے سر میں پچھنے لگوائے تھے۔

کب پچھنے لگوانا بہتر ہے

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

نا سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان شفاء من كل داء.

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سترہ تاریخ کو پچھنے لگوائے یا انیسویں کو یا اکیسویں تاریخ کو تو یہ اس کے لیے ہر بیماری سے شفا ہے۔

٢٦٥۔ حدثنا موسى بن إسماعيل أخبرني أبو بكرة بكار بن عبد العزيز أخبرتني عمتي كبشة بنت أبي بكرة أن أباها كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يوم الثلاثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ.

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابوبکرہ، بکار بن عبدالعزیز، اُن کی پھوپھی جان کبشہ بنت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع فرمایا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے کہ منگل کا روز خون کا دن ہے جس میں ایک ایسی ساعت ہے جس کے اندر خون بند نہیں ہوتا۔

باب ١٨٨ في قطع العرق وموضع الحجم.

فصد کھولنا اور پچھنے لگوانے کی جگہ

٢٦٦۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم إلى أبي طبيبا فقطع منه عرقا.

ابو سفیان سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا جس نے اُن کی رگ کاٹی۔

٢٦٧۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا هشام عن أبي الزبير عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم على وركه من وثء كان به.

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مبارک کولھے پر پچھنے لگوائے۔

باب ١٨٩ في الكي.

داغ لگوانے کا بیان

٢٦٨۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن ثابت عن مطرف عن عمران بن حصين قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الكي فاكتوينا فما أفلحن ولا أنجحن.

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں داغ لگوانے سے منع فرمایا ہے۔ ہم نے داغ لگوائے تو نہ ہمیں شفا ہوئی اور نہ کوئی کام بنا۔

٢٦٩۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كوى سعد بن معاذ من رميته.

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک زخم کے باعث حضرت سعد بن معاذ کو داغ دیا۔

باب ۱۹۰ فی السعوط

۴۷۰- حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا احمد ابن اسحق نا وهيب عن عبد الله بن طاؤس عن ابيه عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعط.

ناک میں دوائی چڑھانا

عبداللہ بن طاؤس کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناک میں دوائی چڑھائی۔

باب ۱۹۱ فی النشرة

۴۷۱- حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق نا عقيل بن معقل قال سمعت وهب بن منبه يحدث عن جابر بن عبد الله قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النشرة فقال هو من عمل الشيطان.

نشرہ کا بیان

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نشرہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ تو شیطانی کام ہے۔

باب ۱۹۲ فی الترياق

۴۷۲- حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة نا عبد الله بن يزيد نا سعيد بن ابی ايوب نا شرحبيل بن يزيد المعافري عن عبد الرحمن بن رافع التنوخي قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ابالي ما اتيت ان انا شربت ترياقا او تعلقت تميمة او قلت الشعر من قبل نفسي قال ابو داود هذا كان للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة وقد رخص فيه قوم يعني الترياق.

تریاق کا بیان

عبیداللہ بن عمرو بن میسرہ، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، شرحبیل بن یزید معافری، عبدالرحمان بن رافع تنوخی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مجھے اس بات کی کیا پرواہ ہے کہ مرنے سے پہلے میں تریاق پی لوں یا کوئی تعویذ لٹکا لوں یا اپنے ذہن سے کوئی شعر کہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی جب کہ لوگوں کو تریاق کی اجازت ہے۔

باب ۱۹۳ فی الادوية المكروهة

۴۷۳- حدثنا محمد بن عبادة الواسطي نا يزيد بن هارون انا اسمعيل بن عياش عن ثعلبة بن مسلم عن ابي عمران الانصاري عن ام الدرداء عن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله انزل

مکروہ ادویات

محمد بن عبادہ واسطی، یزید بن ہارون، اسمٰعیل بن عیاش، ثعلبہ بن مسلم، ابو عمران انصاری، حضرت ام درداء نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں کو اتارا ہے اور ہر بیماری کی دوا بنائی ہے پس علاج

الداء والدواء وجعل لكل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام۔

کر دیا لہٰذا دوا کیا کرو لیکن حرام دوا سے علاج نہ کیا کرو۔

۴۷۴۔ حدثنا محمد بن كثير نا سفيان عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن خالد عن سعيد بن المسيب عن عبد الرحمن بن عثمان أن طبيبا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ضفدع يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم عن قتلها۔

سعید بن مسیب نے حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے متعلق دریافت کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۴۷۵۔ حدثنا هارون بن عبد الله نا محمد بن بشر نا يونس بن أبي إسحاق عن مجاهد عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدواء الخبيث۔

ہارون بن عبداللہ، محمد بن بشر، یونس بن ابو اسحاق، مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپاک دوا سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۶۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا أبو معاوية نا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسا سما فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے زہر پیا تو اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا اور ہمیشہ اُسی کے اندر رہے گا۔

۴۷۷۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا شعبة عن علقمة بن وائل عن أبيه ذكر طارق بن سويد أو سويد بن طارق سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الخمر فنهاه ثم سأله فنهاه فقال له يا نبي الله إنها دواء فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا ولكنها داء۔

حضرت طارق بن سوید یا سوید بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے انہیں منع فرمایا۔ پھر دریافت کیا تو منع فرمایا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! یہ تو دوائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں بلکہ یہ تو بیماری ہے۔

باب في تمر العجوة۔

عجوہ کھجور کا بیان

۴۷۸۔ حدثنا إسحاق بن إسماعيل نا سفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن سعد قال مرضت مرضا أتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني فوضع يده بين ثديي حتى وجدت بردها في فؤادي

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو اپنا دست مبارک میری چھاتیوں کے درمیان میں رکھا یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ فرمایا کہ تمہیں تو دل کی تکلیف ہے۔ تم

فَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُودٌ ائْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ۔

قبیلہ ثقیف کے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ جو طبیب ہے اسے چاہیے کہ مدینہ منورہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے۔ پھر وہ تمہیں کھلایا کرے۔

٤٧٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

عامر بن وقاص نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزانہ صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

بَابٌ ١٩٥ فِي الْعِلَاقِ۔

حلق دبانے کا بیان

٤٨٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي بِالْعُودِ الْقُسْطَ۔

عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جس کے گلے کو ورم کے باعث میں نے دبایا یا ملا تھا فرمایا کہ اس تکلیف کے باعث تم اپنے بچوں کے گلے کیوں دباتی ہو؟ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی سے کام لو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب (نمونیہ) ہے۔ گلے کی بیماری میں ناک کے راستے چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں کوٹ کر۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عود سے مراد قسط کی لکڑی ہے۔

ف۔ عود ہندی ایک درخت کی لکڑی کا فارسی نام ہے۔ عربی میں اسے عود غرقی، ہندی میں اگر کا لکڑی، سنسکرت میں اگرو، ہندی میں اگر اور انگریزی میں ایگل وڈ کہتے ہیں۔ یہ لکڑی پانی میں ڈوب جانے کے باعث عربی میں اس کا نام عود غرقی پڑ گیا۔ اس کا رنگ بھورا اور سیاہ ہوتا ہے۔ رنگ جتنا سیاہ ہوتا جاتا ہے اسے بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ و تیز، خوشبودار ہے۔ مزاج درجہ دوم میں گرم اور درجہ دوم میں خشک ہے۔ کمٹ (بنگلہ دیش) کا عود بہترین شمار کیا جاتا ہے۔ نبی رسالت کے مطابق اس میں قدرت نے سات بیماریوں کی شفا رکھی ہے۔ جن میں سے ایک ذات الجنب یعنی نمونیہ ہے۔ بچوں کے گلے کی بیماریوں کے لیے عود ہندی کا استعمال عزاب رسالت کی تعمیل اور ارادہ یت کی حفاظت ہے۔ یہ مقوی اعضائے رئیسہ، مقوی معدہ، ملطف، مطیب دہن ہے۔ جگر، معدہ، حواس اور اعضائے رئیسہ، قوائے دماغی اور امعاء کو تقویت دیتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی، ضعف مثانہ کو دور کرتی، جنین کی حفاظت کرتی اور منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔ اس کی دھونی بہت خوشبودار ہوتی ہے۔ اس لیے مقدس محفلوں، عبادت گاہوں اور گھروں میں اس کی بتیاں جلائی جاتی ہیں۔ اس کی دھونی سے کپڑوں میں

جوئیں نہیں پڑتیں۔

باب ۱۹۶ فِي الْكُحْلِ

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

سرمے کا بیان

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ تمہارے تمام کپڑوں میں سب سے بہتر ہے اور اسی کا اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے جو بینائی کو جِلا دیتا اور پلکوں کو اُگاتا ہے۔

ف۔ جس طرح دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کے لیے مسواک کرنا ضروری ہے اسی طرح آنکھوں اور بینائی کی حفاظت کے لیے سرمہ کا استعمال بھی ناگزیر ہے۔ تمام سرموں میں بفرمانِ رسالت کے مطابق اثمد سرمہ سب سے مفید ہے جسے اصفہانی سرمہ کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۹۷ مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ۔

نظر بد کا بیان

احمد بن حنبل، عبد الرزاق، معمر، ہمام ابن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر لگ جاتی ہے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نظر لگانے والے کو وضو کرنے کا حکم دیا جاتا اور اس پانی سے اسے غسل دیا جاتا جس کو نظر لگی ہے۔

باب ۱۹۸ فِي الْغَيْلِ

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهِ۔

غیل کا بیان

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنی اولاد کو چھپ کر قتل نہ کیا کرو کیونکہ غیل والا بچہ جب گھوڑے پر چڑھتا ہے تو اپنے گھوڑے سے گر پڑتا ہے۔

۲۸۵۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قال أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن جدامة الأسدية أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد هممت أن أنهى عن الغيلة حتى ذكرت أن الروم وفارس يصنعون ذلك فلا يضر أولادهم قال مالك الغيلة أن يمس الرجل امرأته وهي ترضع۔

قعنبی، مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت جدامہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ کرنے سے منع کر دوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ امام مالک نے فرمایا کہ غیلہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے کو کہتے ہیں جب کہ وہ بچے کو دودھ پلاتی ہو۔

ف۔ بچے کے ایام رضاعت میں اس کی والدہ کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے منع فرمایا گیا کہ اس سے دودھ میں فساد آنے اور بچے کے کمزور ہو جانے کا خطرہ ہے۔ بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔ لہٰذا ممانعت تو منسوخ ہو گئی لیکن بچے کی صحت کے باعث جتنا پرہیز ہو سکے بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب في تعليق التمائم

تعویذ لٹکانے کا بیان

۲۸۶۔ حدثنا محمد بن العلاء نا أبو معاوية نا الأعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى بن الجزار عن ابن أخي زينب امرأة عبد الله عن زينب امرأة عبد الله عن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الرقى والتمائم والتولة شرك قالت قلت لم تقول هذا والله لقد كانت عيني تقذف وكنت أختلف إلى فلان اليهودي يرقيني فإذا رقاني سكنت فقال عبد الله إنما ذلك عمل الشيطان كان ينخسها بيده فإذا رقاها كف عنها إنما كان يكفيك أن تقولي كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أذهب البأس رب الناس اشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما۔

محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، یحییٰ بن جزار، زینب زوجہ عبد اللہ کا بھتیجا، از زینب زوجہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک جادو، گنڈا اور ٹونا شرک ہے۔ حضرت زینب کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ آپ یہ کس طرح فرماتے ہیں جبکہ خدا کی قسم میری آنکھ میں خشکی کا مرض ہے تو میں فلاں یہودی کے پاس دم کروانے جاتی جب وہ دم کرتا تو مجھے آرام و سکون ہو جاتا۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی کرتوت ہے کیونکہ جب جادو پھونکا جاتا تو شیطان آنکھ کو اپنے ہاتھ سے تھام لیتا۔ تمہارے لیے یہی کہنا کافی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے۔ اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما، شفا دینے والا تو ہے، شفا نہیں ہے مگر تیری ہی، ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہیں چھوڑتی۔

۲۸۷۔ حدثنا مسدد نا عبد الله بن داود عن مالك بن مغول عن حصين عن

مسدد، عبد اللہ بن داؤد، مالک بن مغول، حصین، شعبی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دم کرنا نہیں ہے مگر نظر بد اور زہریلے زخم کا۔

بَابُ ۲۰۰ فِي الرُّقَى۔

دم کرنے کا بیان

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَحْمَدُ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَحْمَدُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الصَّوَابُ۔

احمد بن صالح اور ابن سرح، احمد، ابن وہب، داؤد بن عبدالرحمٰن، عمرو بن یحییٰ، یوسف بن محمد، محمد بن یوسف بن ثابت بن قیس بن شماس، یوسف کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ثابت بن قیس کے پاس تشریف لائے۔ احمد بن صالح نے کہا، جبکہ وہ بیمار تھے اور کہا، اے لوگوں کے رب! ثابت بن قیس بن شماس کی بیماری کو دور فرما۔ پھر بطحان کی مٹی لے کر اسے ایک پیالے میں ڈالا۔ پھر دم کر کے اس پر پانی ڈالا اور ان کے اوپر چھڑکا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن السرح کے نزدیک یوسف بن محمد ہی درست ہے (جبکہ احمد بن صالح نے محمد بن یوسف سے کہا ہے)۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا۔

عبدالرحمٰن بن جبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ جو کچھ پڑھ کر دم کرتے تھے وہ میرے سامنے بیان کرو کیونکہ اس دم کا کوئی مضائقہ نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي أَلَا تُعَلِّمِينَ

ابراہیم بن مہدی مصیصی، علی بن مسہر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، صالح بن کیسان، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں حضرت حفصہ کے پاس تھی۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا: تم انہیں نملہ کا دم کیوں نہیں سکھا دیتیں جیسے تم نے

هٰذِهٖ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ۔

انہیں لکھنا سکھایا تھا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِي الرَّبَابُ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيْهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُوْمًا فَنُمِيَ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِيْ وَالرُّقٰى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِيْ نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ۔

عثمان بن حکیم کی دادی جان رباب نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو اس میں داخل ہو کر نہا لیا۔ جب نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کہ ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے؟ فرمایا دم کرنا نہیں ہے مگر نظر بد، سانپ کے ڈسنے اور بچھو کے کاٹنے کا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الحمۃ سانپ بچھو زہریلے جانور کا کاٹنا۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شَرِيْكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ وَهٰذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ۔

سلیمان بن داؤد، شریک۔ عباس عنبری، یزید بن ہارون، شریک، عباس بن ذریح، شعبی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں ہے دم کرنا مگر جب کہ نظر لگی ہو یا زہریلے جانور نے کاٹا ہو یا خون بہتا ہو۔ عباس عنبری نے نظر بد کا ذکر نہیں کیا اور یہ سلیمان بن داؤد کے الفاظ ہیں۔

ف۔ معلوم ہوا کہ کلام الٰہی اور ادعیہ مسنونہ یقیناً سرکار رسالت نے شفاء کہی ہے اور یہ جسمانی بیماریوں کے لیے بھی شفاء ہیں جیسا کہ نظر بد، زہریلے جانور کے کاٹنے اور خون بہنے کے لیے دم کرنے کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ بعض لوگ آجکل نظر بد کو وہم بتاتے ہیں جو غیر اسلامی ذہنیت کی پیداوار ہے۔ اسی طرح آیات الٰہیہ اور ادعیہ مسنونہ کے ذریعے دم کرنے اور ان کے ذریعے شفاء حاصل کرنے کو دقیانوسی خیال بتانا جہالت اور اللہ و رسول کے کلام کی عظمت و افادیت کو گھٹانا ہے۔ یقین واثق و ایمان کامل ہو تو صرف بسم اللہ شریف کے خواص ضبط تحریر میں نہیں لائے جا سکتے۔ بزرگوں نے اس سلسلے میں کافی کتابیں لکھیں اور بعض جسمانی امراض کے دفعیہ کے لیے آیتیں اور دعائیں لکھی ہیں نیز ان کے ذریعے بعض دینی و دنیاوی حاجات کا حصول بھی بتایا ہے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء نے اس سلسلے میں القول الجمیل نامی رسالہ عربی میں تحریر فرمایا جن کے جانشین اور صاحبزادے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء نے حواشی لکھے اور مولوی خرم علی بلہوری غیر مقلد المتوفی ۱۲۷۳ھ/۱۸۵۶ء نے اس رسالے کا اردو میں ترجمہ کیا جو عام دستیاب ہے۔ اس حقیر شاکر کو میرے ولی نعمت، مرشد برحق مفتی اعظم دہلی، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء نے اس رسالے کے اعمال و اشغال کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

باب نمبر ۳ كَيْفَ الرُّقَى۔

دم کس طرح کرے ؟

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

حضرت انس نے ثابت سے فرمایا کیا میں تم پر وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ کہا کیوں نہیں۔ حضرت انس نے کہا اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کرنے والے شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے شفا دینے والا نہیں ہے مگر تو ہی۔ ایسی شفا دے جو مرض کو ذرا نہ چھوڑے۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِي قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْهُ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ۔

نافع بن جبیر نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عثمان کا بیان ہے کہ مجھے درد تھا جس نے ہلاکت کے قریب پہنچا دیا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، درد کی جگہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے سات دفعہ ملو اور کہو میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اس کی برائی سے جو میں پاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور کر دی۔ پس میں اپنے گھر والوں اور دوسروں کو اسی کا حکم کرتا ہوں۔ سو کرو وہ سے پڑھ کر مریض پر دم کر دیا کریں۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زِيَادِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً

یزید بن خالد بن موہب رملی، لیث، زیاد بن محمد، محمد بن کعب قرظی، فضالہ بن عبید، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے جس کو تکلیف ہو یا اس کا کوئی مسلمان بھائی اس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو کہے۔ ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ایسی ہی رحمت زمین میں فرما۔ ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما۔ تو ہی پاک لوگوں کا رب ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما تاکہ یہ تندرست

مِنْ وَجَعِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ.

ہو جاتے۔

٣٩٦۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ.

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کہنے کے لیے یہ کلمات سکھایا کرتے: میں پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اُس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرو یہ دعا اپنے اُن بچوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے اور جو ان کو نہ ہوتے اُن کے گلوں میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے۔

٣٩٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَنَا مَكِّيٌّ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ فَقَالَ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِي ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا تو پوچھا کیسا ہے؟ فرمایا کہ مجھے خیبر کے روز پہنچا تھا۔ پس لوگوں نے کہا کہ سلمہ کا کام تمام ہوا۔ پس مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا تو آپ نے اس پر تین دفعہ پھونک ماری تو مجھے اب تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

٣٩٨۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى يَقُولُ بِرِيقِهِ ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی آدمی تکلیف کی شکایت کرتا تو آپ اپنا لعاب دہن لے کر مٹی سے لگاتے اور پھر کہتے: ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے ایک کے تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارے ایک مریض کو شفا ہو جائے ہمارے رب کے حکم سے۔

٣٩٩۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ

خارجہ بن صلت تمیمی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے۔ پھر جب آپ کے پاس سے واپس لوٹے تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جن کے پاس ایک پاگل آدمی تھا جو زنجیروں سے باندھا ہوا تھا۔ اُس کے اقربا نے کہا: ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ کے یہ صاحب حضور بھلائی لے کر آئے ہیں۔

بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ نُدَاوِيهِ فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَلْ إِلَّا هٰذَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هٰذَا قُلْتُ لَا قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ۔

کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے اس کا علاج کریں؟ پس میں نے سورۂ فاتحہ سے اس پر کیا دم تو وہ تندرست ہو گیا۔ پس انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ فرمایا کیا صرف یہی بات کی تھی؟ مسدد نے دوسری جگہ یہ کہا، کیا تم نے اس کے سوا کچھ کہا تھا؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ فرمایا، لے لو۔ لوگ باطل دم کر کے کھاتے ہیں اور تم نے سچا دم کر کے کھایا ہے۔

ف۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دینے پر دیوانے کی دیوانگی جاتی رہی اور بالکل شفایاب ہو گیا۔ ایسے حالات میں سورۂ فاتحہ اور دیگر قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے میں کیا کلام رہ گیا؟ معلوم ہوا کہ قرآن کریم جہاں اعتقادی و اخلاقی بیماریوں کی دوا اور ہدایت کا مکمل نصاب و نسخۂ کیمیا ہے وہاں اس کے ذریعے جسمانی بیماریوں سے بھی شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ صحابہ ہی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی خوشی سے خدمت کرے تو اسے قبول کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لُدِغْتُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَنَمْ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ مَاذَا قَالَ عَقْرَبٌ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللهُ۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! رات مجھے ڈنک مارا گیا جس کے باعث میں صبح تک سو نہ سکا۔ فرمایا کس چیز نے؟ عرض کی کہ بچھو نے۔ فرمایا اگر شام کے وقت تم نے کہا ہوتا، پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی مخلوق کی برائی سے، تو ان شاء اللہ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

ف۔ رات کو سونے سے پہلے اگر اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق پڑھ لے تو رات بھر وہ ہر چیز کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح آیۃ الکرسی پڑھ کر سونے والا شیطان کی شرارتوں اور چور ڈاکو وغیرہ بدخواہوں کے شر سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ خدائے ذوالمنن اس کی حفاظت پر فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔ کاش! ہماری جانب سے کوتاہی نہ ہو۔ احادیث مطہرہ میں مختلف مواقع پر ایسی دعائیں پڑھنا بھی مذکور ہوئی ہیں جن کے باعث وہ فائدے بھی مفت میں حاصل ہو جاتے ہیں جو کثیر دولت خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتے۔ دوسری بات یہ بھی ملحوظ رہے کہ مختلف مواقع پر دعائیں مانگنا اور بارگاہ خداوندی میں التجائیں کرنے کے باعث بندہ اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ رہتا ہے اور یہ وہ دولت ہے جو سعادت مندوں کو نصیب ہوتی ہے۔ علماء کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو بچپن میں ہی ایسی دعائیں سکھا کر ان کا عادی بنا دیں تاکہ زندگی بھر ان کا معمول بنا رہے۔

بیا بہ سوی صلاح ای سخی محقق شد بخت اتفاقی!
کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی!

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا بَقِيَّةُ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَارِقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَدِيغٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ قَالَ فَقَالَ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ۔

طارق سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس کو بچھو نے ڈس کھایا تھا فرمایا اگر شام کے وقت تم نے کہا ہوتا میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی مخلوق سے برائی سے تو انشاء اللہ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا فَنَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيِّفُونَا مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتْفُلُ حَتَّى بَرِئَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوا اقْتَسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَأْمِرَهُ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَحْسَنْتُمْ اقْتَسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت سفر کر رہی تھی پس عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے ہمارے سردار کو نفع پہنچے؟ جماعت میں سے ایک نے کہا، ہاں خدا کی قسم میں دم کرتا ہوں لیکن ہم نے تم سے مہمان نوازی کے لیے کہا تو تم نے ہماری ضیافت سے انکار کر دیا لہٰذا میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک آپ ہمارے لیے کچھ مقرر نہ کر دیں۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک گلہ لا دیا۔ پس سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور تھتکارا تو وہ تندرست ہو گیا جیسے رسیاں کھل گئی ہوں۔ پس انہوں نے وعدے کے مطابق حق محنتانہ پیش کر دیا۔ اصحاب کہنے لگے کہ تقسیم کر لو۔ دم کرنے والے نے کہا ایسا نہ کیجیے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حکم معلوم نہ کر لیں۔ صبح کو حاضر ہو کر عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جاتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اسے تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگانا۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد ماجد، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، خارجہ بن صلت تمیمی کے چچا جان نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلے کے پاس پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ اس بھلائی والے حضور کے پاس سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ قَالَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

آئے تھے۔ کیا آپ کے پاس دوا یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس زنجیروں میں جکڑا ہوا ایک پاگل ہے۔ پس میں نے تین دن تک صبح و شام الحمد یعنی سورۂ فاتحہ پڑھی۔ میں اپنے تھوک کو جمع کر لیتا اور تھتکار دیتا۔ چنانچہ وہ تندرست ہو گیا جیسے قید سے آزاد ہو گیا ہو۔ پس انہوں نے مجھے انعام دیا۔ میں نے کہا کہ اس وقت تک نہیں لوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں۔ آپ نے فرمایا کہ کھا لو، مجھے اپنی عمر کی قسم، ایک وہ ہیں جو باطل دم کر کے کھاتے ہیں، تم نے سچا دم کر کے کھایا ہے۔

٥٠٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ

عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد ماجد، ابن بشار، ابن جعفر، شعبہ، عبداللہ بن ابی السفر، شعبی، خارجہ بن صلت سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا۔ پس انہوں نے تین دن تک صبح شام اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ جب وہ ختم کرتے تو اپنا تھوک جمع کر کے تھتکار دیتے۔ پس وہ ایسے ہو گیا جیسے رسیوں سے بندھا کھل گیا ہو۔ پس انہوں نے کچھ دیا۔ چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آگے حدیث مسدد کی طرح معنًا بیان کی۔

٥٠٥- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

عروہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ہی آپ پر پڑھتی اور اپنا ہاتھ آپ پر پھیرا کرتی برکت کی امید رکھتی ہوئی۔

بَابٌ ٢٠٣ فِي السُّمْنَةِ

موٹا کرنے کا بیان

٥٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میری والدہ ماجدہ چاہتی تھیں کہ میں جلد از جلد موٹی ہو جاؤں تاکہ مجھے رسول اللہ

عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُولِي
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقْبَلْ
عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ حَتَّى أَطْعَمَتْنِي
الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا جائے۔ اُن کی تمنا کسی صورت
پوری نہیں ہو رہی تھی یہاں تک کہ مجھے تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑیاں
کھلائی گئیں تو میں خوب موٹی تازی ہو گئی۔

كِتَابُ الْكِهَانَةِ وَالتَّطَيُّرِ

کہانت اور بدشگونی

بَابٌ: النَّهْيُ عَنْ إِتْيَانِ الْكُهَّانِ۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً قَالَ مُسَدَّدٌ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مسدد، یحییٰ، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم ابوتمیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کاہن کے پاس پہنچے موسیٰ بن اسمٰعیل نے اپنی حدیث میں کہا۔ پس اُس کی باتوں کی تصدیق کی یا عورت سے صحبت کی۔ مسدد نے کہا۔ اپنی حائضہ بیوی سے صحبت کی یا عورت سے صحبت کی۔ مسدد نے کہا۔ اپنی بیوی سے اُس کی دُبر میں صحبت کی تو وہ اُس چیز سے لاتعلق ہو گیا۔ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔

بَابٌ: فِي النُّجُومِ۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ۔

علم نجوم کا بیان

ابوبکر بن ابوشیبہ اور مسدد، یحییٰ، عبیداللہ بن اخنس، ولید بن عبداللہ، یوسف بن مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نجوموں کے علم میں سے جتنا سیکھا اتنا ہی اُس نے جادو کا حصہ حاصل کیا۔ جتنا زیادہ کرے گا اتنا ہی وہ زیادہ حاصل کیا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ

عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز فجر پڑھائی جبکہ اُس رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہو گئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اُس نے فرمایا ہے میرے بندوں نے صبح کی کہ کسی نے مجھ پر ایمان رکھا اور کسی نے میرے ساتھ کفر کیا۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔ اُس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستاروں کا انکا

فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

کیا اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی تو اس نے میرا انکار کیا اور ستارے پر ایمان لایا۔

ف۔ اس کائنات میں جو کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے وہ پروردگار عالم کے ارادے اور قدرت سے ہوتا ہے اس میں کسی ستارے وغیرہ کا قطعاً کوئی دخل نہیں۔ ساری کائنات کا وہ اکیلا ہی مالک و مختار ہے ستارے تو کیا چاند اور سورج بھی اُسی کی مخلوق اور اس کے حکم کے پابند ہیں۔ اپنی مخلوق میں خالق و مالک نے مختلف قسم کی تاثیریں رکھی ہیں لیکن ستاروں میں بارش برسانے کی تاثیر اُس نے بالکل نہیں رکھی۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے خالق و مالک کے ذاتی و مستقل اختیار میں مخلوق سے کسی بھی چیز کو ہرگز شریک نہ کریں کیونکہ اس میں ایمان کی تباہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اسلامی عقیدے اختیار کرنے کی توفیق دے اور غلط عقائد و نظریات سے محفوظ رہے۔ آمین۔

بَابٌ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ۔

خط اور جانوروں کے بولنے کا بیان

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى نَا عَوْفٌ نَا حَيَّانُ قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ الطَّرْقُ الزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ۔

قطن بن قبیصہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ شگون لینا، جانور اڑانا، فال لینے کے لیے کنکر مارنا اور فال نکالنے کے لیے خط کھینچنا بے اصل باتیں ہیں۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ عَوْفٌ الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ۔

ابن بشار نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ عوف نے فرمایا پرندوں کو اُڑا کر شگون لینے کو العیافہ کہتے ہیں اور الطرق (یعنی) زمین پر خط کھینچنا۔

بَابٌ فِي الطِّيَرَةِ وَالْخَطِّ۔

شگون لینے اور خط کھینچنے کا بیان

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

محمد بن کثیر، سفیان، سلمہ بن کہیل، عیسیٰ بن عاصم، زر بن حبیش، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شگون شرک ہے، شگون شرک ہے، تین مرتبہ فرمایا۔ ہم میں سے ہر ایک کو ایسا خیال آجاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسے ہٹا کر توکل پر قائم کر دیتا ہے۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

مسدد، یحییٰ، حجاج صواف، یحییٰ بن ابو کثیر، ہلال بن ابو میمونہ، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں عرض گزار ہوا کہ

بن الحكم السلمي قال قلت يا رسول الله ومنا رجال يخطون قال كان نبي من الأنبياء يخط فمن وافق خطه فذاك۔

۵۱۴۔ حدثنا محمد بن المتوكل العسقلاني والحسن بن علي قالا ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال اعرابي ما بال الابل تكون في الرمل كانها الظباء فيخالطها البعير الاجرب فيجربها قال فمن اعدى الاول قال معمر قال الزهري فحدثني رجل عن ابي هريرة انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يوردن ممرض على مصح قال فراجعه الرجل فقال اليس قد حدثتنا ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا صفر ولا هامة قال لم احدثكموه قال الزهري قال ابو سلمة قد حدث به وما سمعت ابا هريرة نسي حديثا قط غيره۔

۵۱۵۔ حدثنا القعنبي ثنا عبد العزيز يعني ابن محمد عن العلاء عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر۔

۵۱۶۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم البرقي ان سعيد بن الحكم حدثهم قال انا يحيى بن ايوب قال حدثني ابن عجلان قال حدثني القعقاع بن حكيم وعبيد الله بن مقسم وزيد بن اسلم عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں؟ فرمایا کہ انبیائے کرام میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے تو جس نے ان کے مطابق خط کھینچا تو درست ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سے دوسرے کو بیماری نہیں لگتی، صفر منحوس نہیں اور نہ الو کے بولنے سے کچھ ہوتا ہے۔ یہ اصل بات ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا کہ ریت میں پھرنے والے اونٹوں کا کیا حال ہے جو ہرن کی طرح ہوتے ہیں لیکن ایک سے دوسرے کو خارش ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ پہلے کو خارش کس نے لگائی؟ — معمر زہری، ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس پانی پر نہ لایا جائے۔ پس وہ شخص حضرت ابو ہریرہ کی طرف لوٹا اور عرض گزار ہوا، کیا آپ نے ہم سے حدیث بیان نہیں کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرض نہ چھوت ہے، نہ صفر ہے نہ الو ہے۔ فرمایا کہ میں نے تم سے یہ حدیث بیان نہیں کی۔ زہری کا بیان ہے کہ ابو سلمہ نے فرمایا، انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی لیکن میں نے ہرگز نہیں سنا کہ حضرت ابو ہریرہ اس کے سوا کوئی حدیث بھول گئے ہوں۔

علاء کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ چھوت، نہ صفر کی نحوست ہے، نہ الو کی، نہ ستاروں کی شکل میں تاثیر اور صفر کوئی چیز نہیں۔

محمد بن عبدالرحیم برقی، سعید بن حکم، یحییٰ بن ایوب، ابن عجلان، قعقاع بن حکیم اور عبیداللہ بن مقسم اور زید بن اسلم، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھوت کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حارث بن مسکین کے سامنے یہ حدیث پڑھی گئی اور میں موجود تھا، انہیں

لا غول. قال أبو داود قُرئ على الحارث بن مسكين وأنا شاهد أخبركم أشهب قال سُئل مالك عن قوله لا صفر قال إن أهل الجاهلية كانوا يحلون صفر يحلونه عاماً ويحرمونه عاماً فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر.

اشہب کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ امام مالک سے لا صفر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا جاہلیت والے صفر کو ایک سال حلال کر لیتے اور دوسرے سال حرام ٹھہرا لیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ صفر کا یہ تصور وہم کے سوا اور کچھ نہیں۔

۵۱۷۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا هشام عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة ويعجبني الفأل الصالح والفأل الصالح الكلمة الحسنة.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوت کوئی چیز نہیں اور شگون کی کوئی اصل ہے۔ اچھی فال لینا مجھے پسند ہے اور اچھی فال سے مراد اچھا لفظ ہے۔

۵۱۸۔ حدثنا محمد بن المصفى ثنا بقية قال قلت لمحمد بن راشد قوله هام قال كانت الجاهلية تقول ليس أحد يموت فيدفن إلا خرج من قبره هامة قلت فقوله صفر قال سمعنا أن أهل الجاهلية يستشئمون بصفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر قال محمد وقد سمعنا من يقول هو وجع يأخذ في البطن فكانوا يقولون هو يعدي فقال لا صفر.

بقیہ نے محمد بن راشد سے ہام کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ جاہلیت والے کہا کرتے کہ جب کوئی مر جاتا ہے اور اسے دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کی قبر سے ایک اُلّو نکلتا ہے۔ میں نے صفر کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ ہم نے سنا ہے کہ اہل جاہلیت صفر کو منحوس سمجھا کرتے تھے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفر کے متعلق یہ تصور کوئی چیز نہیں۔ محمد بن راشد نے یہ بھی کہا کہ ہم نے کسی کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے اور جاہلیت والے کہتے کہ وہ متعدی ہے تو حضور نے فرمایا کہ ایسا صفر کوئی چیز نہیں ہے

۵۱۹۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا وهيب عن سهيل عن رجل عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع كلمة فأعجبته فقال أخذنا فألك من فيك.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اچھا لفظ سن کر اسے پسند کیا اور فرمایا۔ ہم نے تمہارا فال تمہارے منہ سے لی ہے۔

۵۲۰۔ حدثنا يحيى بن خلف ثنا أبو عاصم ثنا ابن جريج عن عطاء قال يقول الناس الصفر وجع يأخذ في البطن قلت فما الهامة قال يقول الناس الهامة التي تصرخ هامة الناس وليست بهامة الإنسان إنما هي دابة.

ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا۔ لوگ کہتے تھے کہ صفر ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ ہامہ کیا ہے؟ فرمایا لوگ کہتے تھے کہ ہامہ لوگوں کی کھوپڑی میں چیختا چلاتا ہے اور ہامہ انسان نہیں بلکہ ایک جانور ہوتا ہے۔

۵۲۱۔ حدثنا أحمد بن حنبل وأبو بكر بن أبي شيبة المعنى قالا ثنا وكيع عن سفيان

احمد بن حنبل اور ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، عروہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ۔

احمد قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور شگون کا ذکر کیا تو فرمایا: ان میں فال اچھی چیز ہے اور مسلمان کو کسی کام سے مردود نہ کرے۔ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے: اے اللہ! نہیں لاتا بھلائیوں کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیوں کو مگر تو۔ نہ ہم میں طاقت ہے اور نہ قوت مگر تیری توفیق کے ساتھ۔

٥٢٢۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِهِ فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهَا وَرُئِيَ بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون نہیں لیتے تھے۔ آپ جب کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو خوش ہوتے اور چہرۂ مبارک پر اس کے آثار دیکھے جا سکتے تھے۔ اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو کراہیت کے آثار چہرۂ انور پر نمایاں ہوتے۔ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو خوش ہوتے اور اس کے آثار چہرۂ مبارک پر دیکھے جا سکتے اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو کراہیت کے آثار چہرۂ انور پر دکھائی دیتے۔

٥٢٣۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى أَنَّ الْحَضْرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

سعید بن مسیب نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: نہ کھوپڑی ہے، نہ اُلّو ہے اور نہ ایک سے دوسرے کو بیماری لگتی ہے اور نہ بدشگونی ہے۔ اگر بدشگونی کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

٥٢٤۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی اور میں موجود تھا۔ ابن القاسم نے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ امام مالک سے گھوڑے اور گھر کی نحوست کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: کئی گھر ایسے ہیں کہ اس میں لوگ

سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ وَالدَّارِ قَالَ كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا قَوْمٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهَذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

رہے اور ہلاک ہو گئے۔ پھر اس میں دوسرے آ بسے تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ پس اس کی یہ تفسیر ہم نے دیکھی اور آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَإِنَّهَا وَبِئَةٌ أَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔

یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہمارے پاس زمین ہے جس کو ابین کہا جاتا ہے۔ وہ ہماری زرعی اور غلہ اُگانے کی زمین ہے لیکن بہت وبائی جگہ ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ وبائی جگہ میں رہنا ہلاک ہونا ہے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٌ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٌ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوهَا ذَمِيمَةً۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ایک گھر میں رہتے تھے تو ہمارے پاس بہت سامان تھا۔ پھر ہم دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے تو ہمارے افراد گھٹ گئے اور ہمارا مال بھی بہت کم ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس بُرے گھر کو چھوڑ دو۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔

آخِرُ كِتَابِ الطِّبِّ۔

حبیب شہید نے محمد بن منکدر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور اپنے دستِ مبارک کے ساتھ اُسے تھالی میں رکھتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر وثوق اور بھروسہ رکھتے ہوئے۔ کتاب الطب ختم ہوئی۔

پارہ — ۲۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اَوَّلُ كِتَابِ الْعِتْقِ

غلام آزاد کرنے کا بیان

بَابٌ ٢٠. فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيَعْجِزُ اَوْ يَمُوتُ

مکاتب اپنی کچھ کتابت ادا کرکے عاجز ہو جائے یا مر جائے

٥٢٨. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا اَبُو بَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو عُتْبَةَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ دِرْهَمٌ.

ہارون بن عبداللہ، ابو بدر، ابو عتبہ اسمٰعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، عمرو بن شعیب، ان کے والد محترم ان کے دادا محترم سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب اس وقت تک غلام رہتا ہے جب تک اس پر اپنی کتابت کا ایک درہم بھی باقی رہے۔

٥٢٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ نَا هَمَّامٌ نَا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ اَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ وَاَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلٰى مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ فَهُوَ عَبْدٌ.

عمرو بن شعیب کے والد، جد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس غلام نے ایک سو اوقیہ چاندی پر کتابت کی اور سوائے دس اوقیہ چاندی کے ساری کتابت ادا کر دی تو وہ اب بھی غلام ہے اور جس نے ایک سو دینار پر کتابت کی اور دس دینار کے سوا باقی ساری رقم ادا کر دی تو وہ اب بھی غلام ہے جب تک کہ کتابت کی رقم سے ابھی ادائیگی باقی ہے۔

٥٣٠. حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ مُكَاتَبِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لِاِحْدٰكُنَّ مُكَاتَبٌ فَكَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ.

زہری نے حضرت ام سلمہ کے مکاتب سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب تم میں سے کسی کا غلام مکاتب ہو جائے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کتابت ادا کر سکے تو وہ اس سے پردہ کرے۔

ف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی اس حدیث کے مطابق ہے کہ عورت کو اپنے مکاتب سے پردہ کرنا چاہیے جبکہ اُس کے پاس مال حاصل ہو کر بدل کتابت ادا کر سکے لیکن اس صورت میں مکاتب جلد آزاد ہو سکے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۲۰۸ فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِخَتِ الْمُكَاتَبَةُ

مکاتب کو بیچنا جب کہ کتابت فسخ ہو جائے

۵۳۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالاَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلاَؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ بریرہ اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ کی خدمت میں آئی اور ابھی تو اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لیے ہو تو ایسا کر دیتی ہوں۔ بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر یہ احسان کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں اور تمہاری ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان (حضرت عائشہ) سے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جس نے ایسی شرط لگائی جو اللہ کی کتاب میں نہیں تو وہ کچھ نہیں ہے خواہ سو شرطیں لگائے۔ اللہ کی شرط ہی زیادہ حق دار اور زیادہ مضبوط ہے۔

---

۵۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ تَسْتَعِينُ فِي مُكَاتَبَتِهَا فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ زَادَ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، بریرہ اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے لیے آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا جائے۔ پس میری مدد فرمائیے۔ فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں کہ یکمشت کتابت ادا کر دوں اور تمہیں آزاد کر دوں لیکن تمہاری ولاء میرے لیے ہو تو میں ایسا کر دیتی ہوں۔ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور باقی حدیث زہری کی طرح بیان کی اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد کے آخر میں یہ بھی فرمایا

فِي كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَبَرِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلَانُ وَالْوَلَاءُ لِي، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

۳۹۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً مَلَّاحَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَاءَتْ تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَتِهَا فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ لَكِ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَسَامَعَ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ

ولی کا سوال کیا ہے جب کہ ایک کہتا ہے کہ اے فلاں! آزاد کر دے اور ولاء میرے لیے ہوگی حالانکہ ولاء اس کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جویریہ بنت حارث بن مصطلق غنیمت میں ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے چچا زاد بھائی کے حصے میں آگئیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو مکاتب بنا لیا اور یہ بہت خوبصورت تھیں کہ ان کو ہر کوئی نظر لگ جاتی تھی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ یہ اپنی کتابت کے متعلق سوال کرنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جب یہ دروازے پر کھڑی ہوئیں تو میں نے ان کو دیکھا اور ان کا آنا مجھے ناپسند ہوا اور میں نے جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو اس طرح دیکھیں گے جیسے میں نے دیکھا ہے۔ پس وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں جویریہ بنت حارث ہوں اور میرے حالات آپ پر مخفی نہیں ہیں۔ میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں آگئی ہوں اور میں نے اپنے آپ کو مکاتب کر لیا ہے۔ اپنے بدل کتابت کا سوال کرنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ وہ کام کر لیں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تمہارا بدل کتابت ادا کر دوں اور تم سے نکاح کر لوں۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں تیار ہوں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے جب سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ سے نکاح کر لیا ہے تو جتنے قیدی ان کے قبضے میں تھے انہیں آزاد کر دیا اور کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سسرال والے ہیں۔ پس ہم نے کوئی عورت نہیں دیکھی جو اپنی قوم کے لیے ان سے زیادہ برکت والی ہو، ان کے باعث بنی مصطلق کے سو گھرانے آزاد کر دیے گئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ دلیل ہے کہ والی اپنے ماتحت کا نکاح کر سکتا ہے۔

بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يُزَوِّجُ نَفْسَهُ۔

ف: ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۵ھ میں غزوۂ مریسیع کے دوران مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو کر آئیں۔ یہ اپنے قبیلے بنی مصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں۔ دست قدرت نے ان کے حسن و جمال کو بڑی فیاضی سے سنوارا تھا۔ تقسیم غنائم کے وقت حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آ گئیں جب کہ فوراً انہوں نے مکاتبت کر لی اور بدل کتابت کی ادائیگی کے سلسلے میں استمداد و استعانت کی غرض سے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بارگاہ رسالت کی جانب آتے ہوئے دیکھ کر جان لیا کہ حسن و جمال کا یہ پیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر بہا و شرف قبولیت حاصل کر جائے۔ حضرت صدیقہ کی خواہش پوری ہو کر رہی کیونکہ دست قدرت کی تحریر کو کون مٹا سکتا ہے۔ بدل کتابت کی ادائیگی میں مدد مانگی تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جویریہ! ہم تمہارا بدل کتابت بھی ادا کر دیں گے اور تمہیں شرف زوجیت سے نوازنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ عرض کی آقا! مجھے دارین میں اس سے زیادہ اور کیا چاہیے۔ انہوں نے غزوۂ مریسیع سے پہلے خواب دیکھا تھا کہ یثرب و مدینہ طیبہ کی جانب سے ایک چاند چلا ہو میری آغوش میں آ اترا ہے۔ خود ہی تعبیر لی جو اس باریابی کے وقت ظاہر ہوئی۔ ان سے سات حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے دو بخاری اور دو مسلم میں ہیں۔ ۵۰ھ میں وفات پائی اور مروان حاکم مدینہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض نے سال وفات ۵۶ ہجری لکھا ہے۔ ان کی قوم بنی مصطلق کے ایک سو سے زیادہ افراد مسلمانوں نے قید کیے تھے۔ جن کی تقسیم بھی واقع ہو چکی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لیا تو اہل اسلام نے بنی مصطلق کے ہر قیدی کو برضا و رغبت خود آزاد کر دیا اور صحابہ کرام نے اس قبیلے کی بارگاہ رسالت سے نسبت ہو جانے کے باعث ان کے افراد کو قید میں رکھنا مناسب نہ سمجھا۔ بہر حال حضرت جویریہ اپنے قبیلے کے لیے ایسی برکت و رحمت والی ثابت ہوئیں جس کی مثال اس سے پہلے سامنے آئی نہیں تھی۔ بعض حضرات کے نزدیک ان کا مہر چار سو درہم مقرر ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ فِي الْعِتْقِ عَلَى شَرْطٍ۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ۔

شرط پر آزاد کرنے کا بیان

سفینہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام تھا انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تم زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر آپ یہ شرط نہ کریں تو بھی میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتا۔ پس انہوں نے حضرت ام سلمہ نے اسی شرط پر مجھے آزاد کر دیا۔

بَابٌ ۲۱۰ فِيْ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ

جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا

۵۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نَا هَمَّامٌ ح نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمَعْنَى قَالَ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ زَادَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ۔

ابو الولید طیالسی، ہمام - محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، ابو الملیح -

امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو الولید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی غلام سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کر دیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پوری طرح آزاد کرنے کو جائز قرار دیا۔

بَابٌ ۲۱۱ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا مِنْ مَمْلُوكٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا۔

۵۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ۔

محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح آزاد کرنے کی اجازت دی اور باقی قیمت کا اس سے تاوان دلوایا۔

۵۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ۔

محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، احمد بن علی بن سوید، روح، شعبہ نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسے غلام کو آزاد کیا جو اس کے اور کسی دوسرے کے درمیان مشترک ہے تو اس کے لیے پوری طرح آزاد کرنا ضروری ہے۔ یہ ابن سوید کے الفاظ ہیں۔

۵۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا

ابن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، ان کے والد ماجد، احمد بن علی بن سوید، روح، ہشام بن ابو عبداللہ نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام کو اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو وہ سارا ہی اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا جبکہ اس کے پاس مال ہو۔ ابن مثنیٰ

لَهُ فِي مَمْلُوكِهِ عِتْقٌ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ۔

نے نضر بن انس کا ذکر نہیں کیا اور یہ ابن سوید کے لفظوں میں حدیث بیان کی گئی ہے۔

بَابُ ۲۱۲ مَنْ ذَكَرَ السِّعَايَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

جس نے اس بارے میں محنت کا ذکر کیا۔

۵۳۹ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا تو سارے کا آزاد کرنا اس کے لیے ضروری ہے جب کہ اس کے پاس مال ہو ورنہ مشقت میں پھنسائے بغیر غلام سے محنت کروائی جائے گی۔

۵۴۰ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ أَوْ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فَاسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

نصر بن علی، یزید بن زریع۔ علی بن عبداللہ، محمد بن بشر، سعید بن ابو عروبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام میں اپنے حصے یا حصوں کے مطابق آزاد کرے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری طرح آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس مال ہو۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگوائی جائے گی۔ پھر جتنی قیمت واجب الادا ہے اس کے مطابق مالک کے لیے غلام سے محنت کروائی جائے لیکن غلام کو مشقت میں نہ پھنسایا جائے۔ امام ابوداؤد نے اپنی دونوں حدیثوں میں کہا کہ مشقت میں ڈالے بغیر اس سے محنت لی جائے گی۔

ف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ایک غلام مثلاً تین آدمیوں کا مشترک ہے۔ ایک نے اپنے حصے کے مطابق آزاد کر دیا تو باقی دونوں مالکوں کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا شریک مالدار ہے تو اس سے اپنے اپنے حصے کی قیمت کا مطالبہ کریں ورنہ اپنے حصے کے مطابق غلام سے محنت کروائیں یا وہ دونوں بھی تیسرے کی طرح آزاد کر دیں۔ یہ حدیث امام اعظم کے مذہب پر صریحاً دلالت کر رہی ہے جب کہ دیگر احادیث کے پیش نظر امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک پہلے شریک نے غلام کا جتنا حصہ آزاد کیا ہے وہ اتنا آزاد ہو گیا اور باقی دونوں حصوں کے مطابق وہ ابھی غلام ہے جب کہ ان دونوں مالکوں کا اپنا حصہ آزاد کرنے والے مالک سے اپنے حصوں

ـــــــــــــــ کی قیمت کا مطالبہ کرنے کا حق نہیں ہے۔ بہرحال نا مستسعی غیر مشقوق علیہ یعنی مشقت میں ڈالے بغیر محنت کروانے کے سبب مستحق ہیں یہ بات صحابہ کرام کی خاص جماعت سے مروی ہے۔ رہی حدیث ابن عمر میں عتق منہ ما عتق والی بات کہ جتنا حصہ آزاد کر دیا اتنا آزاد ہو گیا ہے، یہ جملہ فرمان رسالت ثابت نہیں ہو سکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٥٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السِّعَايَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَا فِيهِ السِّعَايَةَ۔

محمد بن بشار، یحییٰ بن ابی عدی نے سعید سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو معناً روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے روح بن عبادہ نے سعید بن ابی عروبہ سے لیکن سعایہ کا ذکر نہیں کیا تھا اور روایت کیا ہے اسے جریر بن حازم اور موسیٰ بن خلف نے یزید بن زریع کی اسناد کے ساتھ معناً اور اس میں سعایہ کا ذکر کیا ہے۔

بَابٌ ٢١٣ - فِي مَنْ رَوَى أَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَا يُسْتَسْعَى۔

جس کے نزدیک یہ ہے کہ مال نہ ہو تو محنت نہ کروائی جائے

٥٢٢ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَأَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ أَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے غلام میں سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو انصاف سے غلام کی قیمت لگوائی جائے گی اور اس کے حصے داروں کو ان کے حصوں کی قیمت دے کر غلام کو آزاد کر دیا جائے گا ورنہ اس میں سے صرف اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا آزاد کیا ہے۔

٥٢٣ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً روایت کرتے ہوئے اتنا ہے کہ نافع کبھی فرماتے جتنا حصہ آزاد کیا ہے اتنا ہی آزاد ہوگا اور بعض اوقات ایسا نہ فرماتے۔

٥٢٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث میں ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ وإلا عتق منہ ما عتق کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائے یا نافع نے اپنی طرف سے کچھ اس میں کہا ہے۔

۵۴۵۔ حدثنا ابراهيم بن موسى الرازي قال انا عيسى قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شقصا له من مملوك فعليه عتقه كله ان كان له ما يبلغ ثمنه وان لم يكن له مال عتق نصيبه۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے مشترک غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ پورے کو آزاد کروائے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جس سے باقی قیمت ادا کی جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کے حصے کے مطابق ہی آزاد ہوگا۔

۵۴۶۔ حدثنا مخلد بن خالد قال نا يزيد بن هارون قال انا يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى ابراهيم بن موسى۔

مخلد بن خالد، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معناً موسیٰ بن ابراہیم کی طرح۔

۵۴۷۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن اسماء قال نا جويرية عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى مالك ولم يذكر والا فقد عتق منه ما عتق انتهى حديثه الى واعتق عليه العبد على معناه۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ معناً امام مالک کی طرح روایت کی لیکن اس میں الا فقد عتق منہ ما عتق کا ذکر نہیں کیا اور اپنی حدیث کو واعتق علیہ العبد پر ختم کر دیا۔ اس کے معنے میں ہے۔

۵۴۸۔ حدثنا الحسن بن علي قال نا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعتق شركا له في عبد عتق منه ما بقي في ماله اذا كان له ما يبلغ ثمن العبد۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنے حصے کے مطابق آزاد کیا تو غلام کا باقی حصہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جس سے غلام کی قیمت ادا کی جا سکے۔

۵۴۹۔ حدثنا احمد بن حنبل نا سفيان عن عمرو عن سالم عن ابيه يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان العبد بين اثنين فاعتق احدهما نصيبه فان كان موسرا يقوم عليه قيمة لا وكس ولا شطط ثم يعتق۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پہنچا کہ جب دو آدمیوں کا مشترک غلام ہو۔ ایک ان میں سے اپنے حصے کو آزاد کرنا چاہے۔ اگر وہ مالدار ہے تو غلام کی مناسب قیمت اس پر ڈالی جائے گی۔ دام کم کرے اور نہ زیادہ کرے پھر اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

۵۵۰۔ حدثنا احمد بن حنبل قال نا محمد بن جعفر قال نا شعبة عن خالد

ابو بشر عنبری کا بیان ہے کہ ابن التلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مشترک غلام میں سے اپنے

عن أبي بشر العنبري عن ابن التلب عن أبيه أن رجلا أعتق نصيبا له من مملوك فلم يضمنه النبي صلى الله عليه وسلم قال أحمد إنما هو بالتاء يعني التلب وكان شعبة ألثغ لم يبين التاء من الثاء۔

حصے کا آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقی قیمت کا اسے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ امام احمد نے کہا کہ یہ نام ت کے ساتھ ہے یعنی ابن التلب اور شعبہ کی زبان موٹی تھی ت اور ث میں تفریق نہیں کر سکتے تھے۔

باب ۲۱۴ فيمن ملك ذا رحم محرم

رشتہ دار محرم کا مالک ہونا

۵۵۱۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم وموسى بن إسمعيل قال نا حماد بن سلمة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من ملك ذا رحم محرم فهو حر۔

مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، قتادہ، حسن، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آگیا تو وہ آزاد ہے۔

۵۵۲۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري قال نا عبد الوهاب عن سعيد عن قتادة أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر۔

محمد بن سلیمان انباری، عبدالوہاب، سعید، قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آگیا وہ آزاد ہے۔

۵۵۳۔ حدثنا محمد بن سليمان نا عبد الوهاب عن سعيد عن قتادة عن الحسن قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر۔

محمد بن سلیمان، عبدالوہاب، سعید، قتادہ، حسن نے فرمایا کہ جو اپنے ذی رحم محرم کی ملکیت میں آگیا وہ آزاد ہے۔

۵۵۴۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا أسامة عن سعيد عن قتادة عن جابر بن زيد والحسن مثله۔

ابو بکر بن ابی شیبہ، اسامہ، سعید، قتادہ، جابر بن زید اور حسن نے حدیث مذکورہ کے مطابق فرمایا ہے۔

باب ۲۱۵ في عتق أمهات الأولاد

ام ولد کی آزادی کا بیان

۵۵۵۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن خطاب بن صالح مولى الأنصار عن أمه عن سلامة بنت معقل امرأة من خارجة قيس عيلان قالت قدم بي عمي في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو أخي أبي اليسر بن عمرو

حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ خارجہ قیس عیلان کی ایک عورت تھیں کہ زمانہ جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے آیا اور مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھوں بیچ دیا جو ابوالیسر بن عمرو کے بھائی تھے۔ پھر وہ (حباب) فوت ہو گئے۔ پس میں نے حباب سے عبدالرحمٰن بن حباب نامی ایک لڑکا جنا۔ ان کی بیوی نے کہا کہ خدا کی قسم، تمہیں قرضے میں بیچا

لَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحُبَابِ ثُمَّ هَلَكَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ تُبَاعِيْنَ فِيْ دَيْنِهٖ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ امْرَأَةٌ مِّنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ قَدِمَ بِيْ عَمِّي الْمَدِيْنَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِيْ مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرٍو أَخِيْ أَبِي الْيَسَرِ بْنِ عَمْرٍو فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحُبَابِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ تُبَاعِيْنَ فِيْ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيُّ الْحُبَابِ قِيْلَ أَخُوْهُ أَبُو الْيَسَرِ بْنُ عَمْرٍو فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْتِقُوْهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيْقٍ قَدِمَ عَلَيَّ فَأْتُوْنِيْ أُعَوِّضْكُمْ مِنْهَا قَالَتْ فَأَعْتَقُوْنِيْ وَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيْقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّيْ غُلَامًا۔

جائے گا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میں خارجہ قیس عیلان کی عورت ہوں۔ میرا چچا جاہلیت میں مجھے مدینہ منورہ لے کر آیا اور حباب بن عمرو کے ہاتھ مجھے فروخت کر دیا جو ابوالیسر بن عمرو کے بھائی تھے۔ میرے پیٹ سے اُن کا لڑکا عبدالرحمٰن بن حباب پیدا ہوا۔ اُن کی بیوی کہتی ہے کہ خدا کی قسم اب تمہیں قرض کے باعث فروخت کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حباب کا ولی کون ہے؟ عرض کی گئی کہ اُن کا حقیقی بھائی ابوالیسر بن عمرو۔ آپ نے انہیں بلا کر فرمایا کہ اس عورت کو آزاد کر دو۔ جب تم سنو کہ میرے پاس لونڈی غلام آئے ہیں تو میرے پاس آنا تاکہ میں تمہیں بدلہ دوں۔ پس انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے تو آپ نے میرے بدلے انہیں ایک غلام عطا فرمایا۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اولاد والی لونڈیوں کو بیچ دیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر کے زمانے میں بھی۔ جب حضرت عمر کا دور آیا تو ہمیں روک دیا گیا۔ پس ہم رک گئے۔

ف۔ زمانۂ رسالت میں اُمِّ ولد کو فروخت کرنے کی اجازت تھی۔ وصال سے کچھ عرصہ پہلے آپ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا ہوگا، بایں وجہ ممانعت کا حکم عام نہ ہو سکا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختصر سے دور میں بھی یہی معمول رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دورِ خلافت میں ممانعت محقق ہوئی ہوگی تو انہوں نے اُمِّ ولد کو فروخت کرنے سے منع فرما دیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ممانعت نہ فرمائی ہوتی تو حضرت عمر کبھی ممانعت نہ فرما سکتے اور اگر بالفرض کوئی ایسا کرتا تو صحابۂ کرام کی قدسی جماعت کبھی اسے تسلیم کرنے کی روادار نہ ہوتی۔ لہٰذا ماننا پڑتا ہے کہ زمانۂ رسالت ہی کی ممانعت ثابت ہوئی ہوگی اور آپ نے ممانعت وصال سے تھوڑا عرصہ پہلے ہی فرمائی ہوگی تب ہی تو حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت میں ممانعت عام نہ ہونے کے باعث اجازت پر عمل ہوتا رہا۔ اہلِ حق کے ائمۂ اربعہ اور جمہور فقہاء کا یہی مذہب ہے کہ مولیٰ کی وفات کے بعد اُمِّ ولد خود بخود آزاد ہو جائے گی۔ وہ ترکے میں وارثوں کو نہیں مل سکتی اور مولیٰ بھی اپنی زندگی میں اسے ہبہ یا فروخت نہیں کر سکتا، ہاں اپنی زندگی میں اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٢١ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

٥٥٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِيعَ بِسَبْعِمِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِمِائَةٍ.

مدبر کی بیع کا بیان

احمد بن حنبل، ہشیم، عبدالملک بن سلیمان عطاء اور اسمٰعیل بن ابو خالد، سلمہ بن کہیل عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مدبر غلام کو آزاد کیا اور اس کے سوا اس کا کوئی اور مال نہ تھا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اُسے سات سو یا نو سو میں فروخت کیا گیا۔

٥٥٨- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا زَادَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَحَقُّ بِثَمَنِهِ وَاللَّهُ أَغْنَى عَنْهُ.

جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اس کی قیمت کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

٥٥٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبُرٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى ذِي رَحِمِهِ وَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَهُنَا وَهَهُنَا.

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ابو مذکور نامی ایک شخص نے اپنے مدبر غلام کو آزاد کیا جس کو یعقوب کہا جاتا تھا۔ جس کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلا کر فرمایا۔ اسے کون خریدتا ہے؟ چنانچہ نعیم بن عبداللہ بن نحام نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا تو انہیں دے دیا گیا پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی غریب ہو تو پہلے اپنی جان کا خیال کرے۔ اگر اس سے بچ جائے تو اپنے اہل و عیال کی فکر کرے۔ اگر ان سے بھی فاضل ہو تو اپنے رشتہ داروں یا ذوی الرحم کا خیال کرے۔ اگر ان سے بھی زائد ہو تو فلاں کا اور فلاں کا۔

باب ٢٢ فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبِيدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمُ الثُّلُثُ

جس نے اپنے غلاموں کو آزاد کیا جو تہائی مال تک نہیں پہنچتے

٥٦٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا

ابو المہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کئے اور ان کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اس آدمی کو جھڑکا اور انہیں بلا کر تین حصوں میں تقسیم فرمایا۔ پس ان کے درمیان قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو برقرار رکھا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

ابو کامل، عبدالعزیز بن مختار، خالد نے ابو قلابہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ آپ نے اسے جھڑکا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ.

وہب بن بقیہ، خالد، ابو قلابہ نے ابو زید سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے آگے معناً روایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دفن کرنے سے پہلے میں اس کے جنازے میں شامل ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

محمد بن سیرین نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت چھ غلام آزاد کئے اور ان کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کر دیا اور چار کو اسی طرح غلامی پر برقرار رکھا۔

ف۔ مرنے والا اگر تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کرے تو اس حدیث کے مطابق وہ وصیت صرف تہائی مال ہی میں نافذ ہو گی اور باقی مال وصیت کے مطابق خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ وارثوں کا حصہ ہو گا۔ اس حدیث کے مطابق متوفی کا کل مال صرف یہی چھ غلام تھے لہٰذا آزاد کرنے پر بھی انہیں آزاد شمار نہ کیا گیا بلکہ تہائی میں وصیت نافذ کرتے ہوئے دو غلاموں کو آزاد کیا گیا اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی غرض سے انہیں دو دو افراد کے تین گروپ بنا کر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی گئی۔ جس گروپ کے نام قرعہ نکل آیا ان دونوں غلاموں کو آزاد کر دیا گیا اور باقی چاروں غلام بدستور غلام رہے اور وارثوں کے حصے میں آ گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۱۸ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ۔

جس نے غلام کو آزاد کیا اور اس کے پاس مال ہو

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا

احمد بن صالح، ابن وہب، ابن لہیعہ اور لیث بن سعد

ابن وهب قال أخبرني ابن لهيعة والليث ابن سعد عن عبيد الله بن أبي جعفر عن بكير بن الأشج عن نافع عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعتق عبدا وله مال فمال العبد له إلا أن يشترط السيد۔

عبید اللہ بن ابو جعفر، بکیر بن الاشج، نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا غلام آزاد کیا اور اس غلام کا مال ہو تو غلام کا مال اُسی (غلام) کا ہے مگر جب کہ مالک شرط کرلے۔

باب ٢١٤ في عتق ولد الزنا۔

٥٦٥۔ حدثنا إبراهيم بن موسى قال أخبرنا جرير عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولد الزنا شر الثلاثة وقال أبو هريرة لأن أمتع بسوط في سبيل الله أحب إلي من أن أعتق ولد زنية۔

ولد الزنا کی آزادی کا بیان

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولد الزنا تینوں طرف سے بُرا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا دینا مجھے ولد الزنا کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

باب ٢١٥ في ثواب العتق۔

٥٦٦۔ حدثنا عيسى بن محمد الرملي قال ثنا ضمرة عن ابن أبي عبلة عن الغريف ابن الديلمي قال أتينا واثلة بن الأسقع فقلنا له حدثنا حديثا ليس فيه زيادة ولا نقصان فغضب وقال إن أحدكم ليقرأ ومصحفه معلق في بيته فيزيد وينقص فقلنا إنما أردنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتينا النبي صلى الله عليه وسلم في صاحب لنا أوجب يعني النار بالقتل فقال أعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه عضوا من النار۔

غلام آزاد کرنے کا ثواب

غریف بن دیلمی کا بیان ہے کہ ہم حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم سے اس طرح حدیث بیان فرمایئے جس میں کمی بیشی نہ ہو۔ وہ ناراض ہو گئے اور فرمایا: تم میں سے ہر ایک تلاوت کرتا ہے اور قرآن مجید اس کے گھر میں لٹکا ہوا ہوتا ہے، پس اس سے کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم سے وہ حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنی ہو۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کی وجہ سے حاضر ہوئے جس نے قتل کر کے اپنے لیے جہنم واجب کر لی تھی۔ فرمایا کہ اس کی طرف سے غلام آزاد کرو تاکہ غلام کے ہر عضو کے بدلے اللہ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے۔

باب ٢١٦ أي الرقاب أفضل۔

٥٦٧۔ حدثنا محمد بن المثنى قال ثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن قتادة عن سالم بن أبي الجعد عن معدان بن

کونسا غلام افضل ہے؟

ابراہیم بن موسیٰ، معاذ بن ہشام، ان کے والد ماجد، قتادہ، سالم بن ابو جعد، معدان بن ابو طلحہ یعمری، حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

ابی طلحة الیعمری عن ابی نجیح السلمی قال حاصرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بقصر الطائف قال معاذ سمعت ابی یقول بقصر الطائف بحصن الطائف کل ذلك سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بلغ بسهم فی سبیل الله فله درجة وساق الحدیث وسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایما رجل مسلم اعتق رجلا مسلما فان الله جاعل وقاء کل عظم من عظامه عظما من عظام محرره من النار وایما امراة اعتقت امراة مسلمة فان الله جاعل وقاء کل عظم من عظامها عظما من عظام محررها من النار یوم القیامة۔

علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے محل میں پہنچے معاذ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طائف کے قلعے میں محل کے اندر اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسے اللہ کی راہ میں ایک تیر لگا تو اس کے لیے ایک درجہ ہے اور باقی حدیث بیان کی۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان مرد کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ (آزاد شدہ غلام) کی ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی کو جہنم سے بچائے گا اور جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ (آزاد شدہ لونڈی) کی ہر ہڈی کے بدلے آزاد کرنے والی کی ہر ہڈی کو قیامت کے روز جہنم سے بچائے گا یعنی لونڈی غلام اس کی طرف سے کفارہ ہو جائیں گے۔

۵٦٨- حدثنا عبد الوهاب بن نجدة قال نا بقیة قال نا صفوان بن عمرو قال حدثنی سلیم بن عامر عن شرحبیل ابن السمط انه قال لعمرو بن عبسة حدثنا حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اعتق رقبة مؤمنة کانت فداءه من النار۔

شرحبیل بن السمط کا بیان ہے کہ میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ ہم سے کوئی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے ایمان والی کسی گردن کو آزاد کیا تو وہ جہنم سے آزاد ہونے کا آزاد کرنے والے کے لیے فدیہ ہو جائے گا۔

۵٦٩- حدثنا حفص بن عمر قال نا شعبة عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابی الجعد عن شرحبیل بن السمط انه قال لکعب بن مرة او مرة بن کعب حدثنا حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر معنی معاذ الی قوله وایما امرئ اعتق مسلما وایما امراة اعتقت امراة مسلمة وزاد وایما رجل

شرحبیل بن السمط نے حضرت کعب بن مرہ یا حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہم سے ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ پھر معاذ والی حدیث وایما امرئ اعتق مسلما اور وایما امراۃ اعتقت امراۃ مسلمۃ تک بیان کی۔ یہ بھی کہا کہ جس مرد نے دو مسلمان عورتوں کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے کفارہ ہو جائیں گی۔ اور دونوں کی ہڈیاں اس کی ہر ہڈی کے بدلے میں جہنم سے کفایت کریں گی۔

أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ إِلَّا كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ۔

بَابٌ ۲۲ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصِّحَّةِ

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ۔

آخِرُ كِتَابِ الْعِتَاقِ

تندرستی میں آزاد کرنے کی فضیلت

ابو حبیبہ طائی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مرتے وقت غلام آزاد کرے وہ ایسا ہے جیسے کوئی پیٹ بھر جانے کے بعد کھانا دوسرے کو دے۔ کتاب العتاق ختم ہوئی۔

ف۔ غلاموں کا ذکر تو بفضلہ تعالیٰ گزر گیا۔ اگر کوئی مرتے وقت غلام آزاد کرے یا صدقہ خیرات کرے تو اس کی مثال اس سے بہتر کیا ہو سکتی ہے کہ یہ فعل اپنا پیٹ بھر جانے کے بعد باقی کھانا دوسرے کو دینے کی طرح ہے۔ معلوم ہوا کہ صدقہ و خیرات کا اصل ثواب تو وہ ہے جب خیرات کرنے والے کو خود بھی مال کی ضرورت ہو۔ ضرورت اور صحت کی حالت میں خیرات کرنے پر جو اجر ملے گا وہ مرتے وقت کی خیرات میں کہاں؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت کی خیرات کا اجر نہیں ملے گا۔ اجر تو ضرور ملے گا لیکن ضرورت اور صحت کی حالت میں خیرات کرنے کے اجر سے کم۔ اگر دونوں حالتوں میں خیرات کی جائے یعنی ضرورت و صحت کے وقت اور مرتے دم بھی تو کیا ہی بات ہے لیکن مرتے وقت تہائی مال سے آگے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

أَوَّلُ كِتَابِ الْحُرُوْفِ وَالْقِرَاءَاتِ

حروف اور قرأتوں کا بیان

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، حاتم بن اسمٰعیل۔ نصر بن عاصم، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد کے والد ماجد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی کی تلاوت فرمائی۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ فُلَانًا كَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيْهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا۔

عروہ بن جبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رات کو قیام کیا اور قرأت میں قرآن مجید پڑھتے ہوئے اس نے آواز بلند کی۔ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فلاں پر رحم کرے کہ رات اس نے مجھے کتنی آیتیں یاد کرا دیں جو میرے ذہن سے نکلنے لگی تھیں۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا خُصَيْفٌ نَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ فُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللهُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّغُلَّ۔

مقسم مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ یہ آیت، وما کان لنبی ان یغل ایک سرخ چادر کے متعلق نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے بعد گم ہو گئی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا سکے۔ (۱۶۱:۳)

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْهَرَمِ۔

معتمر کے والد ماجد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! میں بخل اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ.

عاصم بن لقیط بن صبرہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں بنی منتفق کا وفد لے کر گیا یا بنی منتفق کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لا تحسبن پڑھا اور لا تحسبن نہ پڑھا یعنی س کے زیر سے پڑھا۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا سُفْيَانُ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَحِقَ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ.

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مسلمانوں کو ایک آدمی ملا جو اپنی بکریوں میں تھا۔ اس نے سلام کیا۔ اس نے سلام کیا لیکن انہوں نے اُسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔ "اور نہ کہو جو تمہیں سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ تم دنیا کی زندگی کا مال چاہتے ہو" (۴: ۹۴) یعنی بکریاں۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ كَانَ يَقْرَأُ.

سعید بن منصور، ابن ابی الزناد سے۔ محمد بن سلیمان انباری، حجاج بن محمد، ابو الزناد، ان کے والد ماجد، خارجہ بن زید نے اپنے والد ماجد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیرُ اولی الضرر پڑھا کرتے۔ سعید بن منصور نے کان یقرؤ نہیں کہا۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن علاء، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن یزید، ابو علی بن یزید، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے والعینُ بالعین پڑھا۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ

نصر بن علی، ان کے والد ماجد، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن یزید، ابو علی، زہری سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ۔

نے کتابِ عظیم میں النفس بالنفس والعین بالعین (مائدہ: ۴۵) پڑھا۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ۔

عطیہ بن سعد عوفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اللہ الذی خلقکم من ضَعف پڑھا تو انہوں نے فرمایا کہ من ضُعف ہے کیونکہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اسی طرح پڑھا تھا جیسے تم نے میرے سامنے پڑھا ہے تو حضور نے مجھ پر اسی طرح گرفت فرمائی تھی جیسے میں نے تم پر کی ہے۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عُبَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ عُقَيْلٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضُعْفٍ۔

محمد بن یحییٰ قطعی، عبید بن عقیل، ہارون، عبداللہ بن جابر، عطیہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے من ضُعف پڑھا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا۔

محمد بن کثیر، سفیان، اسلم منقری، عبداللہ، اُن کے والد ماجد عبدالرحمان ابن ابزی سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا کہا۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ۔

محمد بن عبداللہ، مغیرہ بن سلمہ، ابن المبارک، اجلح، عبداللہ اُن کے والد ماجد عبدالرحمان بن ابزی اور ان کے والد محترم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ہو خیر مما تجمعون پڑھا۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، ثابت، شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انہ عمل غیر صالح پڑھتے ہوئے سنا۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ نَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت انہ عمل غیر صالح کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں

اللہ علیہ وسلم یقرؤھا ھذہ الآیۃ اِنَّہٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ فقالت قرأھا اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ قال ابوداؤد ورواہ ھارون النحوی وموسی بن خلف عن ثابت کما قال عبد العزیز۔

نے فرمایا کہ اسے انہ عمل غیر صالح پڑھا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے ثابت سے عبدالعزیز کی طرح۔

۵۸۶۔ حدثنا ابراھیم بن موسی انا عیسی عن حمزۃ الزیات عن ابی اسحق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا بدأ بنفسہ وقال رحمۃ اللہ علینا وعلی موسی لو صبر لرأی من صاحبہ العجب ولکنہ قال ان سألتک عن شیء بعدھا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی ثقلھا حمزۃ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتدا فرماتے اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کاش وہ صبر کرتے تو ہم ان کے ساتھی (حضرت خضر) کی عجیب باتیں اور دیکھتے لیکن انہوں نے کہہ دیا۔ اگر آپ سے اس کے بعد کسی چیز کے متعلق میں نے پوچھا تو آپ میرے ساتھ نہیں رہیں گے میری جانب سے آپ کا عذر تمام ہو چکا ہے۔ حمزہ نے اس کو لدنی (تشدید) کے ساتھ پڑھا ہے۔

ف: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی سے یہاں حضرت خضر علیہ السلام مراد ہیں۔ جس زمین پر بیٹھتے وہاں سبزہ اگ آتا اس لیے خضر کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ لقب ابوالعباس اور اسم گرامی بلیا ابن ملکان ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ بلیا ابن ملکان ابن فالغ ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح۔ یہ ان چار انبیاء میں سے ہیں جنہیں دنیاوی زندگی تا قیامت تک دی ہوئی ہے ان میں سے حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تو آسمانوں میں ہیں اور حضرت الیاس و خضر علیہما السلام زمین میں۔ حضرت خضر اب امت محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت سے ہیں۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں نبی اور صاحب کتاب پیغمبر ہونے کے باوجود امت محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت میں اپنی باقی زندگی پوری کریں گے۔ یہ حضرات منصب نبوت سے معزول نہیں ہوئے نہ ہوں گے بلکہ امت محمدیہ کے اولیاء میں شامل ہونے کے باعث دوہرا شرف حاصل ہو جائے گا۔ اس حدیث کے اندر خضر کے جس واقعہ کی جانب اشارہ ہے وہ سورۃ الکہف کے اندر آیت ۶۰ تا ۸۲ یعنی ۲۳ آیتوں میں مذکور ہے۔ چشم بصیرت اور نگاہ انصاف سے دیکھنا نصیب ہو تو یہ واقعہ مدعیان حقیقت کے مقابلہ کا طلا کر اور خیالات باطلہ کو حرف غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین اور جس امتزاج کو ایسے پیرائے میں دکھایا گیا ہے کہ حقیقت کا جتنا علم ہوتا جائے اتنا ہی تعجب میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو علم اور منصب ولایت کو ان آیات کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کی جائے تو بڑی حد تک حیرت کے جراثیم ختم ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۸۷۔ حدثنا محمد بن عبد الرحمن ابو عبد اللہ العنبری ثنا امیۃ بن خالد ثنا ابو الجاریۃ العبدی عن شعبۃ عن ابی اسحق

محمد بن عبدالرحمٰن ابو عبداللہ عنبری، امیہ بن خالد، ابو الجاریہ عبدی، شعبہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قرأها قد بلغت من لدني وثقلها.

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قد بلغت من لدنی کے ن کو ثقالت یعنی تشدید کے ساتھ پڑھا۔

۵۸۸۔ حدثنا محمد بن مسعود ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا محمد بن دينار ثنا سعد بن أوس عن مصدع أبي يحيى قال سمعت ابن عباس يقول أقرأني أبي بن كعب كما أقرأه رسول الله صلى الله عليه وسلم في عين حمئة مخففة.

مصدع ابو یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب نے اسی طرح پڑھایا جیسا انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا یعنی فی عین حمئۃ تخفیف کے ساتھ۔

۵۸۹۔ حدثنا يحيى بن الفضل ثنا وهب ثنا هارون أخبرني أبان بن تغلب عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الرجل من أهل عليين ليشرف على أهل الجنة فتضيء الجنة بوجهه كأنها كوكب دري قال وهكذا جاء الحديث دري مرفوعة الدال لا تهمز وإن أبا بكر وعمر لمنهم وأنعما.

عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک جنتی اوپر سے جب نیچے جھانکے گا تو اس کے چہرے سے جنت موتی کی طرح چمکتے ہوئے تارے کے مانند جگمگا اٹھے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث میں دُرّی دال کے پیش کے ساتھ آیا ہے بغیر ہمزہ کے اور بے شک ابوبکر و عمر ان میں سے ہیں اور دونوں انعام یافتہ۔

۵۹۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة وهارون بن عبد الله قالا ثنا أبو أسامة حدثني الحسن بن الحكم النخعي ثنا أبو سبرة النخعي عن فروة بن مسيك الغطيفي قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال رجل من القوم يا رسول الله أخبرنا عن سبأ ما هو أرض أو امرأة قال ليس بأرض ولا امرأة ولكنه رجل ولد عشرة من العرب فتيامن ستة وتشاءم أربعة قال عثمان الغطفاني مكان الغطيفي وقال ثنا الحسن بن الحكم النخعي.

عثمان بن ابی شیبہ اور ہارون بن عبد اللہ، ابو اسامہ، حسن بن حکم نخعی، ابو سبرہ نخعی، حضرت فروہ بن مسیک غطیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔ ہماری قوم سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ہمیں سبا کے متعلق بتایئے کہ وہ کوئی جگہ ہے یا عورت؟ فرمایا کہ نہ وہ جگہ ہے اور نہ کوئی عورت بلکہ عرب کا ایک آدمی تھا جس کے دس بیٹے ہوئے۔ چھ یمن میں آباد ہو گئے اور چار شام میں۔ عثمان راوی نے حسن بن حکم کے حوالے سے غطیفی کی جگہ غطفانی کہا ہے (یعنی الغطفانی)

ف۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم انساب میں بھی خاص مہارت حاصل تھی کہ سبا کی وجہ تسمیہ بتاتے

ہوئے ان لوگوں کے جو علی ہوں اور ان کی اولاد و اوطان کے بارے میں بھی بتایا اور آپ کی بدولت یہ بات بھی لوگوں کے علم میں آگئی کہ ملک سبا پر حکومت کرنے والی عورت کا نام بلقیس بنت شراحیل تھا جنہیں بعد میں حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرف زوجیت سے نوازا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۹۱۔ حدثنا احمد بن عبدة و اسمٰعيل ابن ابراهيم ابو معمر عن سفيان عن عمرو عن عكرمة قال نا ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اسمٰعيل عن ابي هريرة رواية فذكر حديث الوحي قال فذلك قوله تعالى حتى اذا فزع عن قلوبهم۔

احمد بن عبدہ اور اسمٰعیل بن ابراہیم، ابو معمر، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسمٰعیل نے روایتاً ابوہریرہ سے حدیث وحی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے حتی اذا فزع عن قلوبہم۔

۵۹۲۔ حدثنا محمد بن نافع البصري نا اسحق بن سليمان الرازي قال سمعت ابا جعفر يذكر عن الربيع بن انس عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قرأها النبي صلى الله عليه وسلم بلى قد جاءتك اياتي فكذبت بها واستكبرت وكنت من الكافرين قال ابو داود هذا مرسل الربيع لم يدرك ام سلمة۔

ربیع بن انس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت یہ ہے۔ بلی قد جاءتک آیاتی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من الکافرین" امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ربیع کی یہ روایت مرسل ہے کیونکہ انہوں نے حضرت ام سلمہ کو نہیں پایا تھا۔

۵۹۳۔ حدثنا احمد بن حنبل و احمد بن عبدة قالا نا سفيان عن عمرو عن عطاء قال ابن حنبل يعني عن عطاء قال ابن حنبل لم افهم جيدا عن صفوان قال ابن عبدة ابن يعلى عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر يقرأ ونادوا يا مالك۔

احمد بن حنبل اور احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو نے عطاء سے روایت کی۔ ابن حنبل نے عطاء سے روایت کی۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ صفوان سے اس کی اسناد میں سمجھ نہیں سکا۔ عبدہ بن یعلیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے منبر پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ ونادوا یا مالک (۴۳ : ۷۷)

۵۹۴۔ حدثنا نصر بن علي نا ابو احمد نا اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال اقرأني رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انا الرزاق ذو القوة المتين۔

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین (۵۱ : ۵۸) پڑھایا تھا۔

۵۹۵۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن أبي إسحٰق عن الأسود عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرؤها فهل من مدكر قال أبو داود مضمومة الميم مفتوحة الدال مكسورة الكاف.

سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے فھل من مدکر (۵۴: ۱۵) پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میم کے پیش، دال کے زبر اور کاف کے زیر سے۔

۵۹۶۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا هارون بن موسى النحوي عن بديل بن ميسرة عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرؤها فروح وريحان.

عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فروح و ریحانٌ (۵۶: ۸۹) پڑھتے ہوئے سنا۔

۵۹۷۔ حدثنا أحمد بن صالح ثنا عبد الملك بن عبد الرحمن الذماري ثنا سفيان حدثني محمد بن المنكدر عن جابر قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ أيحسب أن ماله أخلده.

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے ایحسب ان مالہ اخلدہ پڑھا کرتے۔

۵۹۸۔ حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن خالد عن أبي قلابة عمن أقرأه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيومئذ لا يعذب عذابه أحد ولا يوثق وثاقه أحد.

ابو قلابہ نے اُن سے روایت کی ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں پڑھایا۔ فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد (۸۹: ۲۶)

۵۹۹۔ حدثنا محمد بن عبيد ثنا حماد عن خالد الحذاء عن أبي قلابة قال أنبأني من أقرأه النبي صلى الله عليه وسلم أو من أقرأه من أقرأه النبي صلى الله عليه وسلم فيومئذ لا يعذب.

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ مجھے اُن صاحب نے بتایا جنہیں اُنہوں نے پڑھایا جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیومئذ لا یعذب پڑھایا تھا۔

۶۰۰۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة ومحمد بن العلاء أن محمد بن أبي عبيدة حدثهم قال ثنا أبي عن الأعمش عن سعد الطائي عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا ذكر فيه جبريل وميكائيل فقال

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن العلاء، محمد بن ابو عبیدہ ان کے والد ماجد، اعمش، سعد طائی، عطیہ عوفی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا — رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی اور اس میں حضرت جبرائیل و حضرت میکائیل کا ذکر فرمایا تو آپ نے جبرائیل و میکائیل (۲: ۹۸) پڑھا۔

جبرائیل ومیکائیل۔

۴۰۰۱- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَخْزَمَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ ذُكِرَ كَيْفَ قِرَاءَةُ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ الْأَعْمَشِ فَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّورِ فَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ۔

محمد بن حازم کا بیان ہے کہ اعمش کے سامنے اس بات کا ذکر ہوا کہ جبرائیل و میکائیل کی قراءت کس طرح ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا بحوالہ سعد طائی، عطیہ عوفی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے فرشتے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن کے دائیں جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے۔

۴۰۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرَءُونَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ۔

زہری نے معمر سے روایت کی ہے کہ سعید بن مسیب بھی ذکر کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نیز حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان پڑھا کرتے تھے۔ مالک یوم الدین اور وہ مروان ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ملک یوم الدین پڑھا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ زہری کی حدیثوں میں یہ بہت ہی صحیح ہے جو زہری نے حضرت انس سے روایت کی اور زہری نے سالم بن عبداللہ سے اور اُنہوں نے اپنے والد ماجد سے۔

۴۰۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً۔

عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ذکر کیا یا اس کے سوا کوئی اور کلمہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قراءت یہ تھی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ آپ کی قراءت ایک ایک آیت ہوتی تھی۔

ف: اس حدیث میں سورۂ فاتحہ سے پہلے جو تسمیہ کا ذکر کیا یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے کلمات بھی پڑھے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تسمیہ بھی سورۂ فاتحہ کا جز اور اس کی پہلی آیت ہے۔ بلکہ جیسے ہر سورت سے پہلے جو تسمیہ پڑھی جاتی ہے یہاں بھی اسی طرح پڑھی ہو۔ بہرحال یہی بات زیادہ درست ہے کہ تسمیہ سورۂ النمل کی ایک آیت ہے سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت نہیں ہے۔ اور سورتوں سے پہلے اس واسطے لکھا جاتا ہے کہ دو سورتوں کے درمیان تمیز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هَذِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔

عبید اللہ بن عمر بن میسرہ و عثمان بن ابو شیبہ، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، حکم بن عتیبہ، ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آپ گدھے پر سوار تھے اور سورج غروب ہونے کے قریب تھا تو فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ فرمایا، فانہا تغرب فی عین حمئۃ۔

۴۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلًى لِابْنِ الْأَسْقَعِ رَجُلَ صِدْقٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔

عطاء کہ مولیٰ ابن اسقع نے بتایا جو سچے آدمی تھے کہ انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہاجرین کے چبوترے پر تشریف لے گئے تو ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا، قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے عظمت والی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم (یعنی آیۃ الکرسی ۲: ۲۵۵)

ف۔ آیۃ الکرسی جو سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۵۵ ہے، اس کے احادیث طیبہ میں بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں، مثلاً یہ کہ آیۃ الکرسی تمام آیات قرآنیہ کی سردار ہے، نیز جو اسے سونے سے پہلے پڑھے تو صبح تک وہ، اس کے اہل و عیال اور مال سب خدا کی حفاظت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے جن و انس کے شیاطین سے محفوظ رکھے گا، نیز فرمایا کہ جو ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کے اور جنت کے درمیان موت کے سوا اور کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس آیت میں توحید اور صفات الٰہیہ کا بیان بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۰۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَرَأَ هَيْتَ لَكَ فَقَالَ شَقِيقٌ إِنَّا نَقْرَؤُهَا هِئْتُ لَكَ يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

ابو معمر عبد اللہ بن عمرو بن ابو الحجاج، عبد الوارث، شیبان، اعمش، شقیق کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہیت لک پڑھا تو شقیق نے کہا کہ ہم تو اسے ہئت لک پڑھتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے اسے اس طرح پڑھا ہے جیسے مجھے انہوں نے پڑھایا جو مجھے سب سے محبوب تھے۔

۴۰۰۷۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

۶۰۸۔ حدثنا أحمد بن صالح قال نا ح وحدثنا سليمان بن داود المهري أخبرنا ابن وهب نا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله لبني إسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة تغفر لكم خطاياكم۔

۶۰۹۔ حدثنا جعفر بن مسافر نا ابن أبي فديك عن هشام بن سعد بإسناده مثله۔

۶۱۰۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد نا هشام بن عروة عن عروة أن عائشة قالت أنزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ علينا سورة أنزلناها وفرضناها قال أبو داود يعني مخففة حتى أتى على هذه الآيات۔ آخر كتاب الحروف والقراءات۔

ہو جانکار کہ اس آیت میں لوگ پڑھتے ہیں ہیت لک، انہوں نے فرمایا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں جیسا مجھے انہوں نے سکھایا ہو مجھے سب سے محبوب ہے کہ ہیت لک۔

احمد بن صالح ۔۔۔ سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم فرمایا۔

جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک نے ہشام بن سعد سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے ہمیں پڑھ کر سنائی سورۃ انزلناھا وفرضناھا (۱۱۳۳) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ تشدید کے بغیر یہاں تک کہ ان آیتوں تک آئے۔ حروف اور قراءتوں کا بیان ختم ہوا۔

أوّل كتاب الحمّام

حمام کا بیان

٦١١ ـ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن عبد الله بن شداد عن أبي عذرة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال أن يدخلوها في المآزر.

ابو عذرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا تھا۔ پھر مردوں کو ستر چھپا کر ان میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔

٦١٢ ـ حدثنا محمد بن قدامة نا جرير ح ونا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة جميعا عن منصور عن سالم بن أبي الجعد قال ابن المثنى عن أبي المليح قال دخل نسوة من أهل الشام على عائشة فقالت ممن أنتن قلن من أهل الشام قالت لعلكن من الكورة التي تدخل نساؤها الحمامات قلن نعم قالت أما إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرأة تخلع ثيابها في غير بيتها إلا هتكت ما بينها وبين الله قال أبو داود هذا حديث جرير وهو أتم ولم يذكر جرير أبا المليح قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

محمد بن قدامہ، جریر۔ محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، سالم بن ابو الجعد، ابن المثنیٰ، ابو الملیح کا بیان ہے کہ ملک شام کی بسنے والی کچھ عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ فرمایا شاید تم اس علاقے کی رہنے والی ہو جہاں عورتیں بھی حماموں میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت دوسرے کے گھر میں اپنے کپڑے اتار دے تو جو اس کے اور خدا کے درمیان پردہ ہے وہ اسے پھاڑ دیتی ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ جریر کی حدیث ہے اور سب سے کامل ہے اور جریر راوی نے ابو الملیح کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

٦١٣ ـ حدثنا أحمد بن يونس نا زهير نا عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ستفتح لكم أرض العجم وستجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات فلا يدخلنها الرجال إلا بالأزر وامنعوها النساء إلا مريضة أو نفساء.

عبدالرحمن بن رافع نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تم عرب کے علاوہ دوسرے علاقے کو فتح کرو گے اور وہاں ایسے مکان بھی پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے تو مرد وہاں داخل نہ ہوں مگر تہبند باندھ کر لیکن عورتوں کو ان سے روکنا سوائے بیمار اور زچہ کے (یعنی علاج وغیرہ مجبوری کے سبب)

بَابٌ ۲۲۳ النَّهْيُ عَنِ التَّعَرِّي۔

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

برہنہ ہونے کی ممانعت

عطاء نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھلی جگہ میں ننگے ہوتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیا والا اور پردہ پوش ہے لہٰذا حیا اور پردے کو پسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو اُسے ستر چھپا لینا چاہیے۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

محمد بن احمد بن ابو خلف، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن ابو سلیمان، عطاء، صفوان بن یعلیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ جَرْهَدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔

عبدالرحمٰن بن جرہد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت جرہد اصحابِ صفہ سے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس آکر بیٹھے اور میری ران کھلی ہوئی تھی۔ فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ران بھی عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے۔

ف۔ گھٹنے کے نیچے سے ناف کے اوپر تک جسم کا حصہ عورت ہے یعنی اس کا چھپانا ہر مرد کے لیے فرض ہے، اس حصے میں سے کسی دوسرے مرد کا جسم دیکھنا یا اپنا اُسے دکھانا حرام ہے۔ ران بھی عورت ہے اور اس کا چھپانا بھی فرض ہے۔ لہٰذا نیکر یا جانگیہ وغیرہ پہننا یا لنگوٹے باندھ کر کشتی کرنا یا کبڈی کھیلنا ہرگز مناسب نہیں کیونکہ جسم کے اس حصے کا چھپانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ

علی بن سہل رملی، ابن جریج، حبیب بن ابو ثابت، عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ران ننگی نہ کیا کرو اور نہ کسی زندہ یا مردے کی ران کو دیکھا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس حدیث میں کچھ تیز فہمی شامل کر دی

حَتَّى وَلَا مَيِّتٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِيهِ نَكَارَةٌ۔

گیا ہے۔

بَابٌ ٢٢٤ فِي التَّعَرِّي۔

ننگے رہنے کا بیان

٦١٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً۔

ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا ہوا تھا جب میں جا رہا تھا تو میرا کپڑا گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنا کپڑا اوپر لے لو اور ننگے نہ چلو۔

٦١٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا أَبِي ح وَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

عبداللہ بن مسلمہ نے والد ماجد۔ ابن بشار، یحییٰ، بہز بن حکیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے جد امجد نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے ستر کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ فرمایا کہ اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے سوا سب سے چھپاؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ جب لوگ باہم ملے ہوئے ہوں؟ فرمایا اگر تم سے ہو سکے تو تمہارے ستر کو کوئی دیکھنے نہ پائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب کہ ہم میں سے کوئی اکیلا ہو؟ فرمایا کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

٦٢٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ۔

عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم، ابن ابی فدیک، ضحاک بن عثمان، زید بن اسلم، عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مرد کسی ننگے مرد کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی ننگی عورت کو دیکھے۔ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔

٦٢١۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ

طفاوہ کے ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

رَجُلٍ مِنَ الطُّفَاوَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَلَدًا أَوْ وَالِدًا قَالَ فَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَنَسِيتُهَا

آخِرُ كِتَابِ الْحَمَّامِ

وسلم نے فرمایا ایک کپڑے میں ننگے لیٹے کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ہاں البتہ اپنے بیٹے کے یا اپنے باپ کے۔ راوی کا بیان ہے کہ تیسرا نام بھی لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔

حمام کا بیان ختم ہوا۔

أوّل كتاب اللباس

لباس کا بیان

٦٢٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللهُ تَعَالَى۔

ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے خواہ وہ قمیص ہوتی یا عمامہ اور پھر کہتے اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں تو نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے اُس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی بُرائی سے نیز جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے اُس کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ابونضرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اُن سے کہا جاتا کہ آپ اسے پرانا کریں اور اللہ تعالیٰ اس کے بعد دوسرا نصیب کرے۔

٦٢٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس نے جریری سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

٦٢٤- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسلم بن ابراہیم، محمد بن دینار نے جریری سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبدالوہاب ثقفی اس میں ابوسعید اور حماد بن سلمہ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ جریری نے علاء کے واسطے سے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

٦٢٥- حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ

سہل بن معاذ بن انس کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کھانا کھایا اور پھر کہا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے یہ روزی دی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا جس نے نیا کپڑا پہن کر کہا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے مرحمت فرمایا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔

معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

ف۔ کھانا کھانے اور نیا کپڑا پہننے کے بعد مذکورہ کلمات سے دعا کرنے یعنی نعمت دینے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے پر اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگارِ عالم اس بات سے بہت خوش ہوتا ہے کہ بندہ اسی کی جانب متوجہ ہو، اس کا ذکر کرے اور جس نعمت سے اُسے نوازا جائے تو منعم حقیقی کا اس پر شکر ادا کرے۔ جب بندہ اپنا یہ معمول بنا لیتا ہے تو از راہِ بشریت جو اس سے گناہ سرزد ہو گئے ہوں انہیں پروردگارِ عالم معاف فرما دیتا ہے اور ایسے بندے کے لیے اس نعمت میں اضافہ فرما دیتا ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ (۱۴:۷)

اگر شکر ادا کرو گے تو زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

دوسرے مقام پر خدائے ذوالمنن نے حکم دیتے اور بشارت سناتے ہوئے فرمایا ہے۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ۔ (۲:۱۵۲)

تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانا کرو میری ناشکری نہ کرو۔

بَابٌ ۲۲ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا۔

جو نیا کپڑا پہنے اس کے لیے کیا دعا کی جائے

۴۰۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الأَذَنِيُّ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِكِسْوَةٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَحَقَّ بِهٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمٍ فِي الْخَمِيصَةِ أَحْمَرَ أَوْ أَصْفَرَ وَيَقُولُ سَنَاهْ سَنَاهْ يَا أُمَّ خَالِدٍ وَسَنَاهْ فِي كَلَامِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ۔

اسحاق بن سعید کے والد ماجد سے ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کپڑے آئے جن میں دھاری دار چھوٹی سی چادر بھی تھی فرمایا کہ تمہارے خیال میں اس کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ لوگ خاموش ہو رہے تو فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ پس انہیں لایا گیا تو یہ انہیں اُڑھا دی گئی۔ پھر دو مرتبہ فرمایا۔ پرانی کر کے پھاڑو دو نیز اور اوڑھو علاوہ ازیں آپ چادر کے سُرخ یا زرد نقش و نگار کو ملاحظہ فرماتے رہے اور فرماتے اے ام خالد! سناہ سناہ۔ حبشہ کی زبان میں سناہ اچھی چیز کو کہتے ہیں۔

ف۔ عربی میں اچھی چیز کو الحسن کہتے ہیں اور اہل حبشہ کی زبان میں سناہ کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سناہ سناہ یا ام خالد کے الفاظ استعمال کر کے اہل حبشہ کی زبان کو بھی یہ شرف بخشا کہ ان لوگوں کی زبان کے بعض الفاظ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے ادا فرمائے جیسے عود غرق کے لیے عود ہندی فرمایا جو فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اسی طرح آپ نے ترکی وغیرہ زبانوں کے بعض الفاظ استعمال فرمائے تاکہ آپ کی نسبت سے کوئی محروم نہ رہ جائے۔ آگے یہ

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء عطا فرمایا تھا اس نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا کی کتنی زبانوں کا کتنا علم عطا فرمایا تھا۔ کیونکہ خدا کے ذرّیں اور کمالات حبیب خدا کو ناپنے تولنے کا کسی کے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کو منعم حقیقی خود جانے جس نے عطا فرمائے یا اس کا محبوب جانتا ہے جنہیں عطا فرمائے گئے۔ دوسروں کو تو صرف اتنا ہی پتہ ہے جو بتا دیا اور وہ بھی ہر کوئی اپنی بساط کے مطابق سمجھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ.

قمیص کا بیان

٦٢٧۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى نَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ.

ابراہیم بن موسیٰ، فضل بن موسیٰ، عبدالمومن بن خالد حنفی عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں قمیص سب سے پسند تھی۔

٦٢٨۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ كُمِّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ.

اسحاق بن ابراہیم حنظلی، معاذ بن ہشام، ان کے والد ماجد بدیل بن میسرہ، شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کرتے کی آستین پہنچوں تک ہوتی تھیں۔

بَابُ ٢٤ مَا جَاءَ فِي الْاَقْبِيَةِ.

قباؤں کا بیان

٦٢٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَيَزِيْدُ ابْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنٰى اَنَّ اللَّيْثَ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ مَخْرَمَةُ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ رَضِيَ

عبداللہ بن عبیداللہ بن ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخرمہ کو ایک بھی عنایت نہ فرمائی۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا، اے بیٹے! میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ پس میں آپ کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جاؤ اور حضور کو میرے پاس بلا لاؤ۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو بلایا تو آپ ان میں سے ایک قبا اوپر ڈالے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے یہ سنبھال رکھی تھی۔ پس انہوں نے آپ کی طرف دیکھا۔ ابن موہب نے مخرمہ بھی کہا ہے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ فرمایا، مخرمہ راضی ہو گیا۔ قتیبہ نے ابن ابی ملیکہ

مخرمة قال قتيبة عن ابن أبي مليكة لم يسمه.

باب ۲۲۸ في لبس الشهرة

۴۳۰ - حدثنا محمد بن عيسى نا أبو عوانة ح وحدثنا محمد بن عيسى عن شريك عن عثمان بن أبي زرعة عن المهاجر الشامي عن ابن عمر قال في حديث شريك يرفعه قال من لبس ثوب شهرة ألبسه الله يوم القيمة ثوبا مثله زاد عن أبي عوانة ثم تلهب فيه النار.

۴۳۱ - حدثنا مسدد نا أبو عوانة قال ثوب مذلة.

۴۳۲ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أبو النضر نا عبد الرحمن بن ثابت نا حسان بن عطية عن أبي منيب الجرشي عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم.

باب ۲۲۹ في لبس الصوف والشعر

۴۳۳ - حدثنا يزيد بن خالد بن يزيد بن عبد الله الرملي وحسين بن علي قالا نا ابن أبي زائدة عن مصعب بن شيبة عن صفية بنت شيبة عن عائشة قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه مرط مرحل من شعر أسود قال حسين حدثنا يحيى بن زكريا حدثنا إبراهيم بن العلاء الزبيدي نا إسمعيل ابن عياش عن عقيل بن مدرك عن لقمان ابن عامر عن عتبة بن عبد السلمي قال استكسيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

سے روایت کرتے ہوئے نام نہیں لیا ہے۔

شہرت کے لیے لباس پہننا

محمد بن عیسیٰ، ابو عوانہ، محمد بن عیسیٰ، شریک، عثمان بن ابی زرعہ، مہاجر شامی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ حدیث شریک میں مرفوعاً فرمایا۔ جو شہرت کے لیے لباس پہنے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے اسی طرح کا لباس پہنائے گا۔ ابو عوانہ نے یہ بھی کہا۔ پھر اس میں آگ لگا دے گا۔

مسدد نے ابو عوانہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ذلت کا لباس پہنائے گا۔

عثمان بن ابی شیبہ، ابو النضر، عبدالرحمان بن ثابت، حسان بن عطیہ، ابو منیب جرشی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں شمار ہوگا۔

صوف اور بالوں کا لباس پہننا

یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ رملی اور حسین بن علی، ابن ابی زائدہ، مصعب بن شیبہ، صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور آپ کے اوپر بالوں کی سیاہ منقش چادر تھی۔ حسین بن علی، یحییٰ بن زکریا، ابراہیم بن العلاء زبیدی، اسمٰعیل بن عیاش، عقیل بن مدرک، لقمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لباس مانگا تو آپ نے مجھے کتان کے دو کپڑے پہنائے۔ پس میں اپنے ساتھیوں میں اپنے آپ کو خوش پوش

فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي۔

دیکھتا تھا۔

۴۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے بیٹے! اگر تم ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ دیکھتے کہ ہم پر بارش ہو جاتی تو کہتے کہ ہم میں سے بھیڑ بکریوں کی بو آتی ہے۔

۴۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا عُمَارَةُ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شاہ ذی یزن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کپڑوں کا ایک جوڑا تحفے کے طور پر بھیجا جو اس نے تینتیس اونٹ یا اونٹنیوں کے بدلے خریدا تھا۔ چنانچہ آپ نے اسے قبول فرمایا۔

۴۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ۔

علی بن زید نے حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیس سے زیادہ اونٹنیوں کے بدلے کپڑوں کا ایک جوڑا خریدا اور وہ شاہ ذی یزن کے لیے تحفے کے طور پر بھیج دیا۔

ف شاہ ذی یزن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کپڑوں کا ایک قیمتی جوڑا تحفے کے طور پر بھیجا جیسا کہ گزشتہ حدیث میں مذکور ہے اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہایت قیمتی جوڑا شاہ ذی یزن کے لیے تحفۃً بھیجا تاکہ شانِ رسالت پر دنیا کی محبت یا کسی کے منت کش ہونے کا دھبہ نہ لگے۔ میاں آپ نے مسندِ علم و عرفان پر فائز ہونے والوں کو بڑا قیمتی درس دیا تھا لیکن ہمارے موجودہ راہنماؤں کی خاصی تعداد یہ جانتے ہوئے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے لیکن پھر بھی جھولی تو پھیلائے رکھتے ہیں لیکن اپنے دستِ مبارک کو اوپر والا ہاتھ بنانے کی ہمت نہیں فرماتے اور معتقدین کی خاصی تعداد بالآخر یہی شکایت کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی!
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

۴۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا مُوسَى نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، موسیٰ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ ہمارے پاس ایک

قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ بِاللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔

منگوا کر تشریف لائیں جو یمن میں بنائی جاتی تھی اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے تھے۔ پھر حضرت عائشہ نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کپڑوں میں ہی وصال فرمایا تھا۔

٦٣٨۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو ثَوْرٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ أَتَيْتُ عَلِيًّا فَقَالَ ائْتِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا هَذِهِ الْحُلَّةُ قَالَ مَا تَعِيبُونَ عَلَيَّ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ۔

ابو زمیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب حروریہ نے خروج کیا تو میں حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ۔ پس میں نے یمن کے جوڑوں میں سے بہترین جوڑا پہن لیا۔ ابو زمیل کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس خوبصورت اور وجیہ آدمی تھے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ میں ان کے پاس گیا انہوں نے کہا۔ اے ابن عباس! خوش آمدید، یہ جوڑا کیسا ہے؟ فرمایا کہ تم مجھ پر اعتراض کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے بہترین جوڑے پہنتے دیکھا ہے۔

ف۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ لوگوں نے ناراض ہو کر آپ سے نہ صرف علیحدگی اختیار کر لی بلکہ آپ کی مخالفت پر یوں تل گئے کہ اسے اپنی اُخروی نجات کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھنے لگے۔ وہ بدبخت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی ہستی کو اسلام سے خارج اور کافر سمجھتے اور آپ کے لیے سوّد اللہ وجہہ کہنے میں خاص لطف و لذت محسوس کیا کرتے تھے۔ اسی لیے اہلِ حق نے ان کے بالمقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہنا اپنا شعار بنا لیا تھا۔ چونکہ ان خوارج کا مرکز حروراء میں تھا اس لیے انہیں بعض احادیث میں حروریہ کا نام دیا گیا ہے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حروریہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اتمامِ حجت کے لیے بھیجا تھا تاکہ وہ حق کو قبول کر لیں ان پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے بالآخر امیر المومنین کو ان کے خلاف جہاد کرنا پڑا اور نہروان کے مقام پر خوارج کی طاقت کا جنازہ نکال دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا تھا۔ لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح انہیں ہلاک کر کے رکھ دوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان بدبختوں کو ساری مخلوق میں سب سے بدتر شمار کیا کرتے۔ احادیث مطہرہ میں فرقۂ خوارج کی اس فتنے کی بہت سی نشانیاں بتائی گئی ہیں کہ وہ مسلمانوں میں سب سے عبادت گزار نظر آئیں گے۔ ان کے دلوں میں مسلمانوں کی بدخواہی اور بت پرستوں کی خیر خواہی بھری ہوئی ہوگی۔ وہ قیامت تک مختلف رنگ و روپ میں نکلتے رہیں گے اور ہر دور میں اہلِ اسلام کے ٹھیکیدار بننے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ مسلمانوں پر خبرداری جتاتے ہوئے دجال کا جھنڈا بھی خوارج کا آخری گروہ ہی اٹھائے گا۔ ان کی ظاہری دینداری اور عبادت گزاری کے جال

میں پھنس کر ہر دور کے اندر کتنے ہی مسلمان اپنی عاقبت برباد کرتے رہیں گے اور وہ نہیں سمجھ پائیں گے کہ ظاہر میں جو تقدس کے پتلے نظر آ رہے ہیں وہ باطن میں عبداللہ بن ابی بن سلول کی اصل کا بیان ہیں۔ اہل ایمان کے قلوب واذہان میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی بھری ہوئی ہے جس کی تصدیق قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفي صدورهم اكبر (۳: ۱۱۸) یعنی ان کے منہ سے بغض و عناد ظاہر ہو گیا اور جتنا ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے۔ بالغرض جو گہری دیکھنا ہو تو آج بھی ان لوگوں کے عمائد کی تصانیف اس امر کا ثبوت پیش کر رہی ہیں کہ ان میں توہین شانِ رسالت میں ایسے ایسے نازیبا کلمات کثرت سے مل جاتے ہیں جنہیں عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کی معنوی ذریت کے سوا کوئی مسلمان کہلانے والا انہیں زبان یا نوکِ قلم پر لانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ خدائے علیم و خبیر ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ گستاخانہ کلمات کب تک سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کرتے رہیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام الٰہی کے مطابق ان لوگوں کے دلوں میں تو عداوتِ رسول کی چنگاریاں نارِ نمرود کی طرح بھڑک رہی ہوں گی۔ جس کی چنگاریاں آج بھی جا بجا شعلہ زن ہوتی رہتی ہیں۔ اسی ستم ظریفی کے پیش نظر سراپا استغاثہ ہو کر سچے مسلمان یوں بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے رہتے ہیں ؎

المدد اے خدا، سب کے حاجت روا، آج ایماں کی جان خطرے میں ہے
دشمنانِ نبی بن گئے اولیاء، آج سچا مسلمان خطرے میں ہے!
کیسے تفسیر و تفہیم کے نام سے، کیسے مکر و تزویر نما دام سے
یوں مطالب بتاتے ہیں آیات کے، جن سے مفہوم قرآن خطرے میں ہے
مصطفٰے کے ثنا خواں، محب زباں، مصطفٰے کی انہیں سے کریں کسرِ شاں
کس غضب کی ہیں یہ شوخیاں الاماں، تیرے پیارے کا ذیشان خطرے میں ہے

باب ۲۳۔ ما جاء في الخز

خز کا بیان

۶۳۹۔ حدثنا عثمان بن محمد الانماطي البصري نا عبد الرحمن بن عبد الله الدارمي ح ونا احمد بن عبد الرحمن الرازي نا ابي قال اخبرني ابو عبد الله بن سعد عن ابيه سعد قال رايت رجلا ببخارى على بغلة بيضاء عليه عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا لفظ عثمان والاخبار في حديثه۔

عثمان بن محمد انماطی بصری، عبدالرحمن بن عبداللہ دارمی، احمد بن عبدالرحمن رازی، ان کے والد ماجد، ابو عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد سعد بن عثمان نے فرمایا میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید گدھے پر دیکھا جس کے سر پر خز کا سیاہ عمامہ تھا۔ اس نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے میرے زیب تن فرمایا تھا۔ یہ حدیث عثمان راوی کے الفاظ میں ہے۔

۶۴۰۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة نا بشر بن بكر عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر قال نا عطية بن قيس نا عبد الرحمن بن غنم الاشعري حدثني ابو عامر او ابو مالك والله

عبدالرحمن بن غنم اشعری سے روایت ہے کہ حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم، میں غلط بیانی نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت

يُمْسِيْنَ أُخْرِيَ مَا كَذَبَنِيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ يُمْسَخُ مِنْهُمْ آخَرُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

لہٰذا ایسے لوگ بھی ہوں گے جو خز اور ریشم کو اپنے لیے حلال ٹھہرائیں گے۔ پھر اور ذکر کرتے ہوئے فرمایا اور ان کے آخری گروہ کی صورتیں مسخ کر کے قیامت تک بندر خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ

ریشمی کپڑا پہننے کا بیان

٤٠٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک حلہ بکتے ہوئے دیکھا تو عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کاش اسے آپ خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں نیز جب وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ان میں سے حلے آئے اور آپ نے ان میں سے ایک حلہ (جوڑا) حضرت عمر کو دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہنا رہے ہیں حالانکہ حلہ عطارد کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے پہننے کے لیے نہیں دے رہا ہوں۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا۔

٤٠٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ حُلَّةُ إِسْتَبْرَقٍ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ وَقَالَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی واقعے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ استبرق کا حلہ اور اسی روایت میں کہا۔ پھر آپ نے حضرت عمر کی طرف دیباج کا ایک جوڑا بھجوا دیا۔ اسے فروخت کر کے اپنی حاجت پوری کر لو۔

٤٠٢٣ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلٰى عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عتبہ بن فرقد کے لیے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ اتنا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَهَكَذَا إِصْبَعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً۔

جو مثل دو انگشت یا تین یا چار (یعنی دھاری) یا پٹی کی شکل میں ہو۔

۴۰۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑے کا تحفہ پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ میرے لیے بھیج دیا۔ میں اُسے پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے مبارک چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ فرمایا کہ میں نے تمہارے پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا۔ پس آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے وہ اپنی عورتوں میں بانٹ دیا۔

بَابٌ ۲۳۲ مَنْ كَرِهَهُ۔

جس نے اسے ناپسند کیا

۴۰۴۵۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسی کپڑے کو پہننے سے منع فرمایا ہے اور معصفر کے پہننے سے نیز سونے کی انگوٹھی سے اور (منع فرمایا ہے) رکوع کے اندر قرآن مجید پڑھنے سے۔

۴۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے والد ماجد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے منع فرمایا رکوع اور سجدے میں قرآن مجید پڑھنے سے۔

۴۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِهَذَا زَادَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن عمرو نے ابراہیم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا اور میں نہیں کہتا کہ تمہیں منع فرمایا ہے۔

۴۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ الرُّومِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شاہ روم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سندس کا جبہ تحفے کے طور پر بھیجا۔ جب آپ نے اُسے پہنا تو

وَسَلَّمَ مُسْتُقَةً مِنْ سُنْدُسٍ فَلَبِسَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدَيْهِ تُذَبْذِبَانِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَمَا أَصْنَعُ بِهَا قَالَ أَرْسِلْ بِهَا إِلَى أَخِيكَ النَّجَاشِيِّ۔

گویا میں اب بھی آپ کے مبارک ہاتھوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے وہ حضرت جعفر کے لیے بھیج دیا۔ وہ اسے پہن کر حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا تھا۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر اس کا کیا کروں؟ فرمایا کہ اسے اپنے بھائی نجاشی (شاہ حبشہ) کے لیے بھیج دو۔

ف۔ شاہ روم نے تحفہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک قیمتی جبہ بھیجا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ سندس کا ریشمی جبہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرحمت فرمایا۔ حکایت فرماتے وقت جو دست مبارک حرکت میں آئے تو حضرت انس فرماتے ہیں: فکانی انظر الی یدیہ تذبذبان۔ گویا اب بھی آپ کے ہاتھ کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے دل و دماغ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر حرکت سما جاتی اور گھر کر لیا کرتی تھی۔ وہ تصور ان کے ذہنوں سے تا زیست نکلتا نہیں تھا۔ جیسا کہ متعدد احادیث مطہرہ میں ایسے واقعات و بیانات مذکور ہوئے ہیں۔ اس لیے سچے مسلمان اکثر یوں کہتے ہوئے نظر آتے ہیں ؎

ان کی دھن، ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے، سامان حیات

٦٤٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ [illegible] نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ أُرَاهُ قَالَ إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَطَيَّبْ بِمَا شَاءَتْ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سرخ بالش والے جانور پر سوار نہیں ہوتا اور نہ کسم کا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ میں وہ قمیص پہنتا ہوں جس کے گریبان میں ریشم لگے ہوئے ہوں۔ اور حسن نے اپنی قمیص کی جیب کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ، مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جو خوشبو ہو مگر رنگ نہ ہو، جب کہ عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہوتا اور خوشبو نہیں ہوتی۔ سعید کا بیان ہے کہ میرے خیال میں عورتوں کے متعلق اس ارشاد گرامی کا محل یہ ہے جب وہ باہر نکلے لیکن جب وہ اپنے خاوند کے پاس ہے تو جس طرح کی چاہے خوشبو لگا سکتی ہے۔

٦٥٠۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ أَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمَ بْنَ شَفِيٍّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ

عیاش بن عباس سے روایت ہے کہ ابو الحصین ہیثم بن شفی نے فرمایا: میں اور میرا ساتھی نکلے جس کی کنیت ابو عامر تھی اور قبیلہ معافر کا ایک فرد تھا کہ بیت المقدس میں نماز پڑھیں۔ اور ان کا واعظ ایک ازدی تھا، جنہیں ابو ریحانہ کہا جاتا اور وہ صحابی تھے۔ ابو الحصین کا بیان ہے کہ میرا ساتھی مسجد

بالشام وكان قاصهم رجل من الأزد يقال
له أبو ريحانة من الصحابة قال أبو الحصين
فسبقني صاحب لي إلى المسجد ثم جئت فجلست
إلى جنبه فسألني هل أدركت قصص
أبي ريحانة قلت لا قال سمعته يقول نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن عشر عن الوشر و
الوشم والنتف وعن مكامعة الرجل الرجل
بغير شعار وعن مكامعة المرأة المرأة بغير
شعار وأن يجعل الرجل في أسفل ثيابه
حريرا مثل الأعاجم أو يجعل على منكبيه
حريرا مثل الأعاجم وعن النهبى وركوب النمور
ولبوس الخاتم إلا لذي سلطان.

طرف مجھ سے پہلے جا پہنچا۔ پھر میں بھی پہنچا تو اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت ابو ریحانہ کی باتیں سنی ہیں؟ میں نے کہا، نہیں۔ کہنے لگا میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے دس باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی دانت تیز کروانے، جسم پر گودانے، سے بال اکھاڑنے، دو مردوں کا لباس کے بغیر یکجا ہونے، دو عورتوں کا لباس کے بغیر اکٹھی ہونے، عجمیوں کی طرح اپنے کپڑے کے نیچے ریشم لگانے، عجمیوں کی طرح اپنے کندھوں پر ریشم لگانا، لوٹ مار کرنا، درندوں کی کھال پر سوار ہونے اور انگوٹھی پہننے سے مگر جب کہ وہ بادشاہ ہو۔

۶۵۱۔ حدثنا يحيى بن حبيب نا روح
نا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي أنه
قال نهى عن مياثر الأرجوان.

یحییٰ بن حبیب، روح، ہشام، محمد، عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سرخ ریشمی زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۲۔ حدثنا حفص بن عمر ومسلم بن
إبراهيم قالا نا شعبة عن أبي إسحق عن
هبيرة عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس
القسي والميثرة الحمراء.

حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ابو اسحاق، ہبیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، قسی کپڑا پہننے اور سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۳۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا
إبراهيم بن سعد نا ابن شهاب عن الزهري عن
عروة عن عائشة أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم صلى في خميصة لها
أعلام فنظر إلى أعلامها فلما سلم قال اذهبوا
بخميصتي هذه إلى أبي جهم فإنها ألهتني
في صلاتي وأتوني بأنبجانيته قال أبو داود
أبو جهم ابن حذيفة من بني عدي بن كعب

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نقش و نگار والی ایک چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر نظر پڑی۔ جب سلام پھیر دیا تو فرمایا۔ یہ چادر لے جا کر ابو جہم کو دے آؤ کیونکہ اس نے مجھے نماز میں اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا اور میرے لیے سادہ چادر لے آؤ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو جہم بن حذیفہ بنی عدی بن کعب سے تھے۔

باب ۳۳ الرخصة في العلم وخيط الحرير

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَامِيًّا فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ نَا خُصَيْفٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔

ریشمی نقش و نگار اور ریشمی دھاگے کی اجازت

عبد اللہ ابو عمر مولیٰ اسماء بنت ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے بازار میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک شامی کپڑا خریدتے ہوئے دیکھا جس میں سرخ دھاگا تھا تو انہوں نے اسے واپس کر دیا۔ پس میں حضرت اسماء کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا اے لونڈی! مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک لا کر دو۔ پس وہ ایک طیالسی جبہ نکال کر لائی جس کے گریبان پر دونوں آستینوں پر اور آگے پیچھے دیباج (ریشم) کا کام کیا ہوا تھا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے۔ اگر ریشمی نقش و نگار ہوں یا صرف ریشمی تانا ہو تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

باب ۳۴ في لبس الحرير لعذر

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

عذر کے باعث ریشمی کپڑا پہننا

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام کو سفر میں ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی کیونکہ دونوں حضرات کو خارش کی شکایت تھی۔

باب ۳۵ في الحرير للنساء

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا

عورتوں کے لیے ریشم کا حکم

ابو افلح ہمدانی نے عبد اللہ بن زریر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا لیا اور دائیں دست مبارک سے پکڑا اور سونا لے کر اسے دوسرے دست مبارک میں تھاما۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری

فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي.

امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

٦٥٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيَّانِ قَالَا ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ

عمرو بن عثمان حمصی اور کثیر بن عبید حمصی، بقیہ، زبیدی، زہری سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سرخ ریشمی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔ راوی کا بیان ہے کہ السیراء ریشمی دھاریوں والا ہوتا ہے۔

٦٥٩- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي قَالَ مِسْعَرٌ فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

عبدالملک بن میسرہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ریشمی کپڑا لڑکوں سے چھین لیتے اور لڑکیوں کو پہنا دیا کرتے تھے۔ مسعر کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے اس بات کے متعلق پوچھا تو وہ اسے نہیں جانتے تھے۔

بابـ٢٣ـ فِي لُبْسِ الْحِبَرَةِ.

حبرہ پہننے کا بیان

٦٦٠- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ.

قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا زیادہ پسند تھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زیادہ پیارا تھا؟ فرمایا حبرہ (دھاری دار یمنی چادر)

بابـ٢٣ـ فِي الْبَيَاضِ.

سفید کپڑوں کا بیان

٦٦١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کپڑوں میں سے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ تمہارے کپڑوں میں بہتر یہی اور انہیں کا اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں بہتر اثمد ہے جو بینائی کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اگاتا ہے۔

باب ۲۳۸ فی الخلقان و فی غسل الثوب

میل کچیل نکالنا اور کپڑے کو دھونا

۶۶۲۔ حدثنا النفیلی نا مسکین عن الاوزاعی ح ونا عثمان بن ابی شیبة عن الاوزاعی نحوہ عن حسان بن عطیة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا شعثا قد تفرق شعرہ فقال اما کان ھذا یجد ما یسکن بہ شعرہ ورای رجلا آخر علیہ ثیاب وسخة فقال اما کان ھذا یجد ما یغسل بہ ثوبہ۔

نفیلی، مسکین، اوزاعی۔ عثمان بن ابی شیبہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک شخص کو پراگندہ حال میں دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ فرمایا کیا اسے سر کو صاف کرنے کے لیے کوئی چیز نہیں ملتی؟ پھر ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے کچیلے تھے۔ فرمایا اسے کوئی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے کپڑوں کو دھو لے۔

۶۶۳۔ حدثنا النفیلی نا زھیر نا ابو اسحٰق عن ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوب دون فقال الک مال قال نعم قال من ای المال قال قد اتانی اللہ من الابل والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک اللہ مالا فلیر اثر نعمة اللہ علیک وکرامتہ۔

ابوالاحوص سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں میلے کچیلے کپڑوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا کہ کیسا مال ہے؟ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بھیڑ بکریاں، گھوڑے اور لونڈی غلام عنایت فرمائے ہیں۔ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت اور بخشش کا تم سے نشان ظاہر ہونا چاہیے۔

ف۔ معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو مال عطا فرمائے تو اُسے اپنے لباس وغیرہ سے خدا کی اس نعمت کا اظہار کرنا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ مال کو جمع کرتا جائے اور خود خستہ و خراب حال رہے کہ لوگ اُسے تنگ دست سمجھیں۔ ایسا کرنا بھی کفرانِ نعمت ہے۔ ہاں اگر کوئی بطورِ صدقہ مال زیادہ خرچ کرتا جاتا ہے یا کھانے پینے میں بقدرِ کفایت پر اکتفا کر رہا ہے تو یہ بات ہی اور ہے لیکن اس صورت میں مال کے جمع کرنے کا معاملہ سرے سے موجود ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۳۹ فی المصبوغ بالصفرة

زرد رنگنے کا بیان

۶۶۴۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمة القعنبی نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن زید یعنی ابن اسلم ان ابن عمر کان یصبغ لحیتہ بالصفرة حتی تملا ثیابہ من الصفرة فقیل لہ لم تصبغ بالصفرة فقال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی داڑھی مبارک کو صفرہ سے زرد رنگا کرتے یہاں تک کہ صفرہ سے اُن کے کپڑوں کو بھی زردی لگ جاتی۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ صفرہ سے کیوں رنگتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا اور آپ کو اس سے زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور اس سے

بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهُ۔

بَابٌ فِي الْخُضْرَةِ۔

۴۰۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ نَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ۔

بَابٌ فِي الْحُمْرَةِ۔

۴۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ۔

۴۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ نَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشْبَعَةٍ وَلَا الْمُوَرَّدَةُ۔

۴۰۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شُفْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ أُرَاهُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ کے کپڑے بھی بھر جاتے تھے یہاں تک کہ مبارک عمامہ بھی۔

سبز رنگ کا بیان

احمد بن یونس، عبید اللہ بن ایاد، ایاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے اوپر دو سبز چادریں دیکھیں۔

سرخ رنگ کا بیان

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ان کے جد امجد نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی سے اتر رہے تھے تو آپ میری جانب متوجہ ہوئے اور میرے اوپر کسم کی رنگی ہوئی ایک زرد تھی۔ فرمایا یہ چادر اوپر کیسی زرد ہے؟ میں کراہت کی وجہ سمجھ گیا۔ جب میں اپنے گھر والوں میں آیا تو انہوں نے تنور گرم کیا ہوا تھا۔ پس میں نے وہ اس (تنور) میں ڈال دی۔ جب اگلے روز میں حاضر بارگاہ ہوا تو فرمایا: اے عبد اللہ! تم نے چادر کا کیا بنایا؟ میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا کہ تم نے گھر کے کسی فرد کو کیوں نہ پہنا دی؟ کیونکہ عورتوں کے لیے تو کوئی ممانعت نہیں ہے۔

عمرو بن عثمان حمصی، ولید، ہشام ابن الغاز نے فرمایا کہ المضرجہ وہ رنگ ہوتا ہے جو نہ بالکل سرخ ہو اور نہ گلابی۔

شفعہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو (ابو علی کا قول ہے کہ) آپ نے کسم کا رنگا ہوا گلابی کپڑا میرے اوپر دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے؟ پس میں گیا اور اسے جلا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے کپڑے کا کیا بنایا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اسے جلا دیا ہے۔ فرمایا کہ اپنی کسی گھر والی کو کیوں نہ پہنا دیا۔ امام ابو داؤد نے

مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ فَقُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ مُوَرَّدٌ وَطَاؤُسٌ قَالَ مُعَصْفَرٌ.

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُزَابَةَ نَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُوْرٍ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةً فِيْهَا خُيُوْطُ عِهْنٍ حُمْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هٰذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا.

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ ابْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَجِّ السَّلِيْحِيِّ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى

نے فرمایا کہ اسے ثور نے خالد سے روایت کرتے ہوئے مورّد کہا ہے اور طاؤس نے معصفر کہا ہے۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس کے اوپر دو سرخ کپڑے تھے۔ اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔

محمد بن عمرو بن عطاء نے بنی حارثہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری سواریوں کے پالانوں اور زین پوشوں کو ملاحظہ فرمایا کہ ان میں اون کی سرخ دھاریاں ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ سرخی تم پر غالب آنے لگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے باعث ہم جلدی سے کھڑے ہوئے کہ ہمارے بعض اونٹ بدکنے لگے تو ہم نے زین پوشوں کو ان سے اتار دیا۔

ابن عوف طائی، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد ماجد، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، حبیب بن عبید، حریث بن ابج سلیحی سے روایت ہے کہ حضرت بنی اسد کی ایک عورت نے فرمایا۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب کے پاس تھی اور ہم ان کے کپڑے گیرو میں رنگ رہی تھیں۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری جانب تشریف لائے۔ جب آپ نے گیرو ملاحظہ فرمایا تو واپس لوٹ گئے۔ جب یہ بات حضرت زینب نے دیکھی تو سمجھ گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے

المعصفرة رجع فلما رأت ذلك زينب علمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كره ما فعلت فأخذت فغسلت ثيابها ووارت كل حمرة ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم رجع فاطلع فلما لم ير شيئا دخل۔

ناپسند فرمایا ہے۔ یہی انھوں نے کیا اپنے کپڑے دھو ڈالے اور سرخی بالکل دُور کر دی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹے اور کوئی چیز نہ دیکھی تو اندر تشریف لے آئے۔

باب ۲۲۲ في الرخصة۔

اس کی اجازت

۴۰۷۲۔ حدثنا حفص بن عمر النمري نا شعبة عن أبي إسحق عن البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يبلغ شحمة أذنيه ورأيته في حلة حمراء لم أر شيئا قط أحسن منه۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں تک ہوتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا ہوں میں نے ہرگز کسی کو آپ سے خوبصورت نہیں دیکھا۔

۴۰۷۳۔ حدثنا مسدد نا أبو معاوية عن هلال بن عامر عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى يخطب على بغلة وعليه برد أحمر وعلي أمامه يعبر عنه۔

ہلال بن عامر کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ کے اوپر سرخ چادر تھی۔ حضرت علی آپ کے آگے لوگوں تک ارشادات پہنچا رہے تھے۔

باب ۲۲۳ في السواد۔

سیاہ رنگ کا بیان

۴۰۷۴۔ حدثنا محمد بن كثير نا همام عن قتادة عن مطرف عن عائشة قالت صبغت للنبي صلى الله عليه وسلم بردة سوداء فلبسها فلما عرق فيها وجد ريح الصوف فقذفها قال وأحسبه قال وكان يعجبه الريح الطيب۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے چادر سیاہ رنگی۔ آپ نے اسے اوڑھا۔ جب پسینہ آیا تو اس میں سے صوف کی بو آنے لگی لہٰذا اُسے اتار دیا۔ راوی کا بیان ہے کیونکہ آپ کو خوشبو پسند تھی۔

باب ۲۲۴ في الهدب۔

کناری کا بیان

۴۰۷۵۔ حدثنا عبيد الله بن محمد القرشي نا حماد بن سلمة أنا يونس بن عبيد عن عبيدة أبي خداش عن أبي تميمة الهجيمي عن جابر قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو محتب بشملة قد وقع هدبها على قدميه۔

عبید اللہ بن محمد قرشی، حماد بن سلمہ، یونس بن عبید، عبیدہ بن خداش، ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے چادر سے احتباء کر رکھا تھا اور اس کا ایک سرا آپ کے مبارک قدموں پر پڑا ہوا تھا۔

باب ۲۲۵ في العمائم

عمامہ کا بیان

۶۷۶۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي ومسلم بن إبراهيم وموسى بن إسماعيل قالوا نا حماد عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح مكة وعليه عمامة سوداء۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

۶۷۷۔ حدثنا الحسن بن علي نا أبو أسامة عن مساور الوراق عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر وعليه عمامة سوداء قد أرخى طرفها بين كتفيه۔

حضرت جعفر بن عمرو بن حریث کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا جس کا ایک سرا آپ نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان میں لٹکایا ہوا تھا۔

۶۷۸۔ حدثنا قتيبة بن سعيد الثقفي نا محمد بن ربيعة نا أبو الحسن العسقلاني عن أبي جعفر بن محمد بن علي بن ركانة عن أبيه أن ركانة صارع النبي صلى الله عليه وسلم فصرعه النبي صلى الله عليه وسلم قال ركانة وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس۔

ابوجعفر بن محمد بن علی بن رکانہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رکانہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کشتی کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے ہیں (جبکہ مشرکین ٹوپی کے بغیر ہی پگڑی باندھتے ہیں)۔

۶۷۹۔ حدثنا محمد بن إسماعيل مولى بني هاشم نا عثمان الغطفاني نا سليمان بن خربوذ نا شيخ من أهل المدينة قال سمعت عبد الرحمن بن عوف يقول عممني رسول الله صلى الله عليه وسلم فسدلها بين يدي ومن خلفي۔

سلیمان بن خربوذ نے مدینہ منورہ کے ایک شیخ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا تو اس کا شملہ میرے آگے اور پیچھے لٹکایا (شاید پہلے آگے لٹکایا ہو پھر پیچھے کی طرف لٹکا دیا ہو)۔

ف۔ پگڑیوں کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان پیچھے کی جانب لٹکانا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر عمامہ باندھتے ہوئے شملہ تو یقیناً پیچھے کی جانب رکھا ہوگا لیکن باندھتے وقت اُن کے سامنے کی جانب لٹکا دیا ہوگا جیسا کہ باندھتے وقت ہوتا کیا جاتا ہے اور فارغ ہوتے پر پیچھے کی طرف لٹکا دیا ہوگا۔ حدیث میں مجملاً اسی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ۲۳۳ فِي لِبْسِ الصَّمَّاءِ

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ مُفْضِيًا بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَيَلْبَسُ ثَوْبَهُ وَأَحَدُ جَانِبَيْهِ خَارِجٌ وَيُلْقِي ثَوْبَهُ عَلَى عَاتِقِهِ۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

بَابٌ ۲۳۴ فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا نَا زُهَيْرٌ نَا عُرْوَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ ابْنُ قُشَيْرٍ أَبُو مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ نَا أَبِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقَيْ أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا۔

بَابٌ ۲۳۵ فِي التَّقَنُّعِ

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ

صماء کے طور پر کپڑا پہننا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کپڑے کو اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرمگاہ آسمان تک کھلی رہے۔ دوسرے یہ کہ کپڑے کو ایک جانب لپیٹے اور اس کپڑے کا دوسرا سرا اپنے کندھے پر ڈال دے۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صماء سے اور ایک ہی کپڑے میں احتبا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

گریبان کھلا رکھنے کا بیان

ابن قشیر ابومہل جعفی نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں مزینہ کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے کرتہ مبارک کا گریبان کھلا ہوا تھا جبکہ میں نے بھی بیعت کی اور اپنا ہاتھ آپ کی قمیص مبارک میں داخل کر کے مہر نبوت سے مس کیا۔ عروہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے کو کبھی نہیں دیکھا مگر ان کے گریبان کھلے ہی رہتے تھے خواہ سردی کا موسم ہوتا یا گرمی کا۔ وہ دونوں حضرات اپنے گریبانوں میں کبھی گھنڈیاں نہیں لگاتے تھے۔

سر کو چھپانے کا بیان

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت ابوبکر سے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو چھپائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ حالانکہ آپ اس وقت تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ.

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْإِزَارِ

۴۰۸۴. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ أَبِي غِفَارٍ نَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

۴۰۸۵. حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

تشریف لے گئے۔ اجازت مانگی تو آپ کو اجازت مل گئی۔ لہٰذا آپ اندر داخل ہو گئے۔

چادر کو لٹکانے کا بیان

حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ فرماتے کوئی اس کے خلاف نہیں کرتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے دو مرتبہ کہا، علیک السلام یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ علیک السلام نہ کہا کرو کیونکہ اس طرح تو مردوں کو سلام کیا کرتے ہیں بلکہ السلام علیک کہا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، جس کی یہ شان ہے کہ جب تمہیں تکلیف پہنچے اور اس سے دعا کرو تو تمہاری تکلیف دور کر دے اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا ہو جاؤ اور اس سے دعا کرو تو تمہارے لیے سبزہ اگا دے اور جب تم بے آب و گیاہ جنگل میں جہاں تمہارا اونٹ گم ہو جائے، پس اس سے دعا کرو تو تمہارے پاس واپس لے آئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کسی کو گالی نہ دینا۔ اُن کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے کسی آزاد یا غلام اور اونٹ یا بکری کو کبھی گالی نہیں دی۔ فرمایا کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اور جب تم کسی بھائی سے گفتگو کرو تو خندہ پیشانی سے کرنا کیونکہ یہ بھی نیکی ہے اور اپنے تہبند کو نصف پنڈلی تک اونچا رکھنا اگر یہ پسند نہ ہو تو ٹخنوں تک اور ازار کو گھسیٹنے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتا اور اگر کوئی آدمی تمہیں گالی دے یا تمہارا ایسا عیب بیان کرے جو اسے تم میں نظر آتا ہو تو تم اس کا عیب بیان نہ کرو جو تمہیں اس میں نظر آتا ہو۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو از راہِ تکبر

رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيمة فقال أبو بكر إن أحد جانبي إزاري يسترخي إلا أن أتعاهد ذلك منه قال لست ممن يفعله خيلاء۔

اپنا کپڑا گھسیٹے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ مضبوطی سے باندھنے کے باوجود میری ازار ایک طرف لٹک جاتا ہے۔ فرمایا تم ان میں سے نہیں جو ازراہِ تکبر ایسا کرتے ہیں۔

٦٨٦۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا أبان نا يحيى عن أبي جعفر عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة قال بينما رجل يصلي مسبلا إزاره فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب فتوضأ فقال له رجل يا رسول الله ما لك أمرته أن يتوضأ ثم سكت عنه قال إنه كان يصلي وهو مسبل إزاره وإن الله تعالى لا يقبل صلوة رجل مسبل۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک آدمی ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جاؤ وضو کرو۔ اس نے جا کر وضو کیا پھر آگیا۔ فرمایا جاؤ وضو کرو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کیا ہے کہ اسے وضو کا حکم دے رہے ہیں؟ چنانچہ آپ خاموش رہے۔ پھر فرمایا کہ یہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

٦٨٧۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن علي بن مدرك عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن خرشة بن الحر عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال ثلثة لا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم قلت من هم يا رسول الله فقد خابوا وخسروا فأعادها ثلثا قلت من هم يا رسول الله خابوا وخسروا فقال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب أو الفاجر۔

خرشہ بن حر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ قیامت کے دن ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ کیونکہ وہ تو خراب ہوگئے اور خسارے میں رہے۔ تیسری بار یہی میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں کیونکہ وہ تو خراب ہوگئے اور خسارے میں رہے۔ فرمایا کہ ازار لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور اپنے مال کو جھوٹی قسم کے ذریعے بیچنے والا۔

٦٨٨۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان عن الأعمش عن سليمان بن مسهر عن خرشة بن الحر عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا والأول أتم قال المنان الذي لا يعطي شيئا إلا منة۔

خرشہ بن حر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ احسان جتانے والا وہ ہے جو احسان کیے بغیر کچھ نہیں دیتا۔

٤٠٨٩. حدثنا هارون بن عبد الله ثنا أبو عامر
يعني عبد الملك بن عمرو ثنا هشام بن سعد
عن قيس بن بشر التغلبي قال أخبرني أبي
وكان جليسا لأبي الدرداء قال كان بدمشق
رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه و
سلم يقال له ابن الحنظلية وكان رجلا
متوحدا قلما يجالس الناس إنما هو صلاة
فإذا فرغ فإنما هو تسبيح وتكبير حتى يأتي
أهله قال فمر بنا ونحن عند أبي الدرداء
فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك
قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
سرية فقدمت فجاء رجل منهم فجلس في
المجلس الذي يجلس فيه رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال لرجل إلى جنبه لو
رأيتنا حين التقينا نحن والعدو فحمل
فلان فطعن فقال خذها مني وأنا الغلام
الغفاري كيف ترى في قوله قال ما أراه
إلا قد بطل أجره فسمع بذلك آخر فقال
ما أرى بذلك بأسا فتنازعا حتى سمع رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال سبحان
الله لا بأس أن يؤجر ويحمد فرأيت أبا الدرداء
سر بذلك وجعل يرفع رأسه إليه ويقول
أأنت سمعت ذلك من رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيقول نعم فما زال يعيد عليه
حتى إني لأقول ليبركن على ركبتيه قال
فمر بنا يوما آخر فقال له أبو الدرداء كلمة
تنفعنا ولا تضرك قال قال لنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم المنفق على الخيل كالباسط
يده بالصدقة لا يقبضها ثم مر بنا يوما

قیس بن بشر تغلبی کہتے ہیں کہ ان کے والد ماجد نے بتایا جو حضرت ابو درداء کے مصاحب تھے کہ دمشق میں ایک صاحب تھے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انہیں ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا۔ وہ تنہائی پسند کرتے تھے اور شاذ و نادر ہی لوگوں میں بیٹھتے تھے۔ وہ نماز میں مشغول رہتے اور جب فارغ ہوتے تو گھر جانے تک تسبیح و تکبیر میں مصروف رہتے۔ ایک دفعہ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم حضرت ابو درداء کے پاس تھے۔ حضرت ابو درداء نے ان سے کہا کہ کوئی ایسی بات بتائیے جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوج روانہ فرمائی۔ جب وہ لوٹ کر آئی تو ان میں سے ایک آدمی بھی آیا جو اس جگہ آکر بیٹھ گیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے۔

اس نے ایک آدمی سے کہا جو اس کے پہلو میں تھا۔ کاش! آپ نے اس وقت دیکھا ہوتا جب دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی۔ فلاں نے نیزہ مار کر کہا۔ یہ مجھ سے لو میں غفاری کا فرزند ہوں۔ اس قول کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ایک نے کہا کہ اس کا ثواب ضائع کر دیا۔ دوسرے نے کہا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دونوں جھگڑنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا۔ اس میں کیا مضائقہ ہے کہ اسے اجر بھی ملے اور اس کی تعریف بھی کی جائے۔ پس میں نے حضرت ابو درداء کو دیکھا کہ اس بات سے خوش ہوئے اور اپنا سر اٹھا کر کہنے لگے کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ یہ بار بار ان سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا کہ یہ ان کے گھٹنوں پر سوار ہو جائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ پھر ہمارے پاس سے گزرے۔ حضرت ابو درداء نے ان سے کہا کوئی ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جو گھوڑوں پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے دونوں ہاتھ کھولے

مر فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل خريم الأسدي لولا طول جمته وإسبال إزاره فبلغ ذلك خريما فجعل يأخذ شفرة فقطع بها جمته إلى أذنيه ورفع إزاره إلى أنصاف ساقيه ثم مر بنا يوما آخر فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنكم قادمون على إخوانكم فأصلحوا رحالكم وأصلحوا لباسكم حتى تكونوا كأنكم شامة في الناس فإن الله تعالى لا يحب الفحش ولا التفحش قال أبو داود وكذلك قال أبو نعيم عن هشام قال حتى تكونوا كالشامة في الناس

صرف گھٹنوں تک ہی) اتنی کہ تہبند کرتے۔ پھر ایک دفعہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء نے ان سے کہا ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خریم اسدی خوب آدمی ہے کاش بال کے گیسو لمبے نہ ہوتے اور تہبند نہ لٹکاتا۔ جب یہ بات حضرت خریم تک پہنچی تو انہوں نے چھری لی اور بال کاٹ کر اپنے کانوں تک کر لیے اور تہبند کو نصف پنڈلی تک اٹھا لیا۔ پھر ایک دفعہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء نے ان سے کہا ایسی بات جو ہمیں نفع دے اور آپ کا نقصان نہ ہو۔ کہا کہ رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سے ملنے والے ہو لہذا اپنی سواری اور لباس کو درست کرلو۔ یہاں تک کہ تم تل کی مانند لوگوں میں ممتاز ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش بکنے اور بدحال رہنے کو پسند نہیں فرماتا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو نعیم نے ہشام کے واسطے سے

باب ما جاء في الكبر

تکبر کا بیان

۴۰۹۰ - حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد ح وثنا هناد يعني ابن السري عن أبي الأحوص المعنى عن عطاء بن السائب قال موسى عن سلمان الأغر وقال هناد عن الأغر أبي مسلم عن أبي هريرة قال هناد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى الكبرياء ردائي والعظمة إزاري فمن نازعني واحدا منهما قذفته في النار

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد۔ ہناد بن سری، ابو الاحوص، عطاء بن سائب، موسیٰ راوی نے کہا کہ سلمان اغر اور ہناد راوی نے کہا اغر ابو مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ہناد راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کبریائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے۔ جو ان دونوں میں سے ایک چیز بھی مجھ سے چھینے گا اسے میں جہنم میں ڈال دوں گا۔

۴۰۹۱ - حدثنا أحمد بن يونس نا أبو بكر يعني ابن عياش عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر ولا يدخل النار من كان في قلبه مثقال خردلة من إيمان

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ ...
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے قسمل نے اعمش

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ.

سے نقل کی حدیث کی طرح۔

۴۰۹۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَاهُ حَتَّى مَا أُحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِمَّا قَالَ بِشِرَاكِ نَعْلِي وَإِمَّا قَالَ بِشِسْعِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جو حسین و جمیل تھا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے خوبصورتی بہت پسند ہے اور اس میں سے اللہ تعالیٰ نے جو حصہ مجھے عطا فرمایا وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی ایک مجھ سے بڑھ جائے یہاں تک کہ جوتے کے تسمے میں۔ حضور! کیا یہ تکبر تو نہیں؟ فرمایا نہیں کیونکہ تکبر تو حق کو مٹانے اور لوگوں کو ذلیل کرنے میں ہے۔

بَابٌ ۲۵ فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ

چادر کتنی نیچی رکھے

۴۰۹۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ.

علاء بن عبدالرحمان کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو فرمایا اے تم نے کیسے خبردار پر ذمہ داری ڈالی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ازار نصف پنڈلی تک ہے اور کوئی مضائقہ نہیں یا کوئی گناہ نہیں کہ ٹخنوں تک ہو اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔ جو اترا کر تکبر سے اپنا ازار کو لٹکائے تو اس کی طرف اللہ تعالیٰ نگاہِ کرم نہیں فرمائے گا۔

۴۰۹۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسبال ازار، قمیص اور عمامہ کا لٹکانا۔ جس نے ان میں سے کوئی چیز ازراہِ تکبر لٹکائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نگاہِ لطف و کرم نہیں فرمائے گا۔

۴۰۹۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ.

یزید بن سمیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازار کے متعلق جو فرمایا وہی حکم قمیص کا ہے۔

۴۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُهَا.

عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ازار باندھے ہوئے دیکھا کہ اپنی ازار کے کنارے آگے ھُتہ رکھتے اور پیچھے سے اُٹھائے رکھتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اس طرح ازار کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح ازار باندھتے دیکھا ہے۔

پارہ — ۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۲۵ فی لباس النساء۔

عورتوں کے لباس کا بیان

۶۹۷۔ حدثنا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا شعبۃ عن قتادۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لعن المتشبھات من النساء بالرجال و المتشبھین من الرجال بالنساء۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۶۹۸۔ حدثنا زھیر بن حرب نا ابو عامر عن سلیمان بن بلال عن سھیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل۔

سہیل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا لباس پہننے والے مرد اور مردوں کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

۶۹۹۔ حدثنا محمد بن سلیمان لوین و بعضہ قرأۃ علیہ عن سفیان عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ قال قیل لعائشۃ ان امرأۃ تلبس النعل فقالت لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اس عورت کے متعلق کہا گیا جو مردوں جیسے جوتے پہنے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد جیسا بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ف ۱- ان تینوں حدیثوں میں مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی گئی ہے۔ ایک دوسرے کی وضع کے جوتے یا لباس پہننے کے علاوہ عورتوں کا سر کے بال کٹانا اور مردوں کا داڑھی منڈانا بھی اسی قبیل سے ہے جو مغربی تہذیب کے باعث متعدی مرض کی طرح پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔ قرنِ اول میں پہلے عورت کے سر کے بال کاٹنا اسے انتہائی ذلیل و رسوا کرنے کے موقع پر ہوتا تھا اور داڑھی منڈانے کو سخت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ مسلمانوں نے جب اسلام کے ساتھ برائے نام تعلق رکھنے ہی کو کافی سمجھ لیا تو شرافت کا معیار بھی بدل لیا کہ پہلے جو معیوب تھا اب محبوب ہو گیا جیسے جن سے نفرت تھی اب محبت ہو گئی۔ مسلمانوں نے اپنے خصائص و امتیازات ہی مٹا ڈالے۔ اسی لئے تو شاعرِ مشرق یوں گلہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ٮ وضع میں تم ہو نصاریٰ اور تمدن میں ہنود

بَابٌ ۲۵۳ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ.

۷۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النُّورِ عَمَدْنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَّ أَبُو كَامِلٍ فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُ خُمُرًا.

۷۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ.

بَابٌ ۲۵۴ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ.

۷۰۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالُوا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ أَكْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ أَكْثَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا.

۷۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

بَابٌ ۲۵۵ فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اس ارشادِ خداوندی کا بیان کہ عورتیں اپنے اوپر اپنی بڑی چادریں ڈال لیا کریں۔

صفیہ بنت شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصاری عورتوں کا ذکر کیا تو ان کی تعریف کی اور اچھے لفظوں میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سورۂ النور نازل ہوئی تو انہوں نے اپنے پردوں یا تہبندوں کی اس میں ابو کامل راوی کو شک ہے چادر یا ازار سے اپنے دوپٹے بنا لیے۔

صفیہ بنت شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب یہ آیت نازل ہوئی کہ عورتیں اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں (۳۳: ۵۹) تو انصار کی عورتیں ایسے کپڑے اوڑھ کر گویا ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں۔

ارشادِ خداوندی کہ عورتیں اپنے دوپٹے کا سرا اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔

احمد بن صالح، سلیمان بن داؤد مہری اور ابن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، قرہ بن عبد الرحمٰن معافری، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، سب سے پہلے ہجرت کرنے والی مہاجر عورتوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں (۲۴: ۳۱) تو انہوں نے پردے پھاڑ دیے۔ ابن صالح کا بیان ہے کہ اپنے پہلوؤں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لیے۔

ابن سرح کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں کی کتاب میں عقیل سے بواسطہ ابن شہاب ان کی اسناد کے ساتھ معناً یہ حدیث دیکھی ہے۔

عورت اپنے جسم سے کیا کھلا رکھ سکتی ہے

۴۱۰۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا أَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ دُرَيْكٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ۔

یعقوب بن کعب انطاکی اور مؤمل بن فضل حرانی، ولید، سعید بن بشیر، قتادہ، خالد، یعقوب بن دریک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے اوپر باریک کپڑا اوڑھا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اسے جسم کا کوئی حصہ دکھانا درست نہیں سوائے اس کے اور اس کے اور اپنے چہرہ انور اور ہتھیلیوں کی جانب اشارہ فرمایا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ خالد بن دریک نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا۔

باب ۲۶ فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ۔

غلام کا اپنی مولاۃ کے سر دیکھنا۔

۴۱۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔

ابن زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کے لیے اجازت طلب کی تو آپ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ انہیں پچھنے لگائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں ابو طیبہ ان کا رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکا تھا۔

۴۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى أَنَا أَبُو جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا قَالَ وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غلام لے کر گئے جو آپ نے انہیں ہبہ کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ کے اوپر ایسا کپڑا تھا کہ جب اس سے سر ڈھکتیں تو پیر ننگے رہتے اور جب اس سے پیر ڈھکتیں تو سر تک نہ پہنچتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا یہ تردد ملاحظہ فرمایا تو ارشاد ہوا کہ تمہارے اس لباس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہاں صرف تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔

باب ۲۷ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ۔

ارشاد خداوندی کہ عورت کا دل کے سوا۔

۴۱۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ
فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً وَ
قَالَ إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ
أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَا أَرَى هٰذَا يَعْلَمُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ
هٰذَا فَحَجَبُوهُ۔

عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اسے ان لوگوں میں شمار کرتی تھیں جن کو عورتوں کی حاجت نہیں۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ مخنث آپ کی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھا اور اس نے ایک عورت کی تعریف کرتے ہوئے کہا جب وہ آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار بل پڑتے ہیں اور جب جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! یہ تو عورتوں کی باتیں جانتا ہے۔ لہٰذا تمہارے پاس نہ آیا کرے۔ پس وہ اس سے پردہ کرنے لگیں۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ
ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا زَادَ وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ
بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت کیا۔ دوسری اسناد سے عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہوئے یہی کہا ہے۔ آپ نے اسے نکلوا دیا چنانچہ وہ بیداء میں رہنے لگا اور ہر جمعہ کو کھانا مانگنے مدینہ منورہ میں آیا کرتا۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُمَرُ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ فَقِيلَ يَا
رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ إِذًا يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ
فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ
فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ۔

عمر نے اوزاعی سے اسی واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! یہ تو اب بھوک سے مر جائے گا۔ پس آپ نے اسے جمعے میں دو دفعہ آنے کی اجازت مرحمت فرمائی کہ سوال کر کے واپس لوٹ جایا کرے۔

بَابُ ۳۵ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ

ارشادِ خداوندی کہ عورتیں اپنے دوپٹے کا سرا اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ الْآيَةَ
فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذٰلِكَ الْقَوَاعِدُ مِنَ
النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا الْآيَةَ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھا کریں (۲۴ : ۳۱) یہ منسوخ ہو گئی اور استثناء اس سے ہوا۔ القواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا۔ (۲۴ : ۶۰) والی آیت سے۔

نبہان مولیٰ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ

حدثنا محمد بن العلاء نا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال حدثني نبهان مولى أم سلمة عن أم سلمة قالت كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وعنده ميمونة فأقبل ابن أم مكتوم وذلك بعد أن أمرنا بالحجاب فقال احتجبا منه فقلنا يا رسول الله أليس أعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم أفعمياوان أنتما ألستما تبصرانه۔

تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھی اور حضرت میمونہ بھی آپ کے پاس تھیں۔ پس حضرت ابن ام مکتوم آ گئے اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ فرمایا کہ دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم دونوں عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں کہ نہ ہمیں دیکھتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اندھی ہو؟ کیا تم دونوں انہیں دیکھتی نہیں ہو!

ف: معلوم ہوا کہ جس طرح مردوں کے لئے غیر محرم عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں اسی طرح عورتوں کو بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو دیکھیں۔ اس اسلامی قانون سے بدکاری کا دروازہ ہی بند رہتا ہے۔ آج جو مسلمان عورتیں بناؤ سنگھار کر کے، بے حجابانہ اور نیم عریاں لباس پہن کر عورت نظارہ دیتی پھرتی ہیں یہ ہماری اسلام سے برگشتگی اور ذہنی آوارگی کی دلیل ہے جس کا الزام ساری قوم پر عائد ہوتا ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت، حکمران ہوں یا عوام۔ اسلام کے ساتھ ہمارا رشتہ ڈھیلا ہوا تو شکنجوں میں پھنس گئے۔ خدا ہمیں دوبارہ وہی ایمانی غیرت اور بصیرت عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۲ ۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن الميمون نا الوليد نا الأوزاعي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا زوج أحدكم عبده أمته فلا ينظر إلى عورتها۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کرے تو اس کے بعد اس لونڈی کے ستر کو نہ دیکھے۔

۱۳ ۔ حدثنا زهير بن حرب نا وكيع حدثني داود بن سوار المزني عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا زوج أحدكم خادمه عبده أو أجيره فلا ينظر إلى ما دون السرة وفوق الركبة قال أبو داود صوابه سوار بن داود وهم فيه وكيع۔

عمرو بن شعیب کے والد محترم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی اپنے خادم، غلام یا ملازم کا نکاح کر دے تو اس کی ناف سے نیچے اور گھٹنوں سے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ صحیح نام سوار بن داؤد ہے اور وکیع سے اس کے اندر داؤد بن سوار کہنے کی غلطی واقع ہوئی ہے۔

باب ۲۵۹ كيف الاختمار

دوپٹہ کیسے اوڑھے!

۱۴ ۔ حدثنا زهير بن حرب نا عبد الرحمن ح ونا مسدد نا يحيى عن سفيان عن حبيب

زہیر بن حرب، عبدالرحمٰن، مسدد، یحییٰ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، وہب مولیٰ ابی احمد سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

ابن أبي ثابت عن وهب مولى أبي أحمد عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وهي تختمر فقال ليّة لا ليّتين قال أبو داود معنى قوله ليّة لا ليّتين يقول لا تعتم مثل الرجل لا تكرره طاقا أو طاقين.

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں۔ فرمایا کہ ایک پیچ دو، نہ کہ دو پیچ۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ لیۃ لا لیتین فرمانے سے مراد یہ ہے کہ ایسے نہ لپیٹیں جیسے مرد پگڑی لپیٹتے ہیں یعنی پیچ پر مزید تکرار نہ کی جائے۔

باب ٢٦ في لبس القباطي للنساء

عورتوں کا باریک کپڑے پہننا

٧١٥ حدثنا أحمد بن عمرو بن السرح وأحمد بن سعيد الهمداني قالا أنا ابن وهب نا ابن لهيعة عن موسى بن جبير أن عبيد الله بن عباس حدثه عن خالد بن يزيد بن معاوية عن دحية بن خليفة الكلبي أنه قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بقباطي فأعطاني منها قبطية فقال اصدعها صدعين فاقطع أحدهما قميصا وأعط الآخر امرأتك تختمر به فلما أدبر قال وأمر امرأتك أن تجعل تحته ثوبا لا يصفها قال أبو داود رواه يحيى بن أيوب فقال عباس بن عبيد الله بن عباس.

احمد بن عمرو بن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن لہیعہ، موسیٰ بن جبیر، عبید اللہ بن عباس، خالد بن یزید بن معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مصری کپڑے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عطا فرمایا۔ فرمایا کہ اسے پھاڑ کر دو حصے کر لینا، ایک حصے سے اپنی قمیض بنا لینا اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا، اس کا دوپٹہ بنا لے گی۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے تو فرمایا اپنی بیوی کو حکم دینا کہ اس کے نیچے کپڑا لگا کر رکھے تاکہ اس کا جسم ظاہر نہ ہو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسے روایت کرتے ہوئے یحییٰ بن ایوب نے عباس بن عبید اللہ بن عباس کہا ہے۔

باب ٢٧ في الذيل

ازار لٹکانے کا بیان

٧١٦ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي بكر بن نافع عن أبيه عن صفية بنت أبي عبيد أنها أخبرته أن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين ذكر الإزار والمرأة يا رسول الله قال ترخي شبرا قالت أم سلمة إذا ينكشف عنها قال فذراعا لا تزيد عليه.

صفیہ بنت ابو عبید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں جبکہ آپ نے ازار کا ذکر فرمایا کہ یا رسول اللہ، عورت کیا کرے؟ فرمایا کہ ایک بالشت لٹکائے۔ حضرت ام سلمہ عرض گزار ہوئیں کہ اس سے تو اس کا ستر کھلا رہے گا۔ فرمایا تو ایک ہاتھ بھر لٹکا لے، اس سے زیادہ نہ بڑھائے (یعنی کپڑا اس سے زیادہ نہ لٹکائے)

٧١٧ حدثنا إبراهيم بن موسى أنا عيسى عن عبيد الله عن نافع عن سليمان بن

سلیمان بن یسار نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا

يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحٰقَ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن اسحاق اور ایوب بن موسیٰ نے نافع نے صفیہ بنت ابوعبید سے۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَزَدْنَهُ فَزَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا۔

ابوالصدیق سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امہات المؤمنین کو ایک بالشت دامن لٹکانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جب انہوں نے زیادہ کی درخواست کی تو ان کے لیے ایک بالشت کا اور اضافہ فرما دیا گیا۔ وہ ہمارے پاس کپڑا بھیجتیں تو ہم ان کے لیے ہاتھوں سے ناپ دیا کرتے۔

بَابٌ ۲۶۲ فِي أُهُبِ الْمَيْتَةِ

مردہ جانوروں کی کھالوں کا بیان

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ أُهْدِيَ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔

مسدد، وہب بن بیان اور عثمان بن ابوشیبہ اور ابن ابی خلف، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ مسدد اور وہب کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہماری ایک لونڈی کو صدقہ کی ایک بکری ملی جو مر گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کی دباغت کیوں نہ کی کہ اس سے فائدہ حاصل کرتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ قَالَ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ۔

معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن وہ حضرت میمونہ کا ذکر نہیں کرتے۔ حضور نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا، پھر معناً ذکر کیا اور دباغت کا ذکر نہیں کرتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُولُ يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ وَيُونُسُ وَعُقَيْلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدِّبَاغَ وَذَكَرَهُ

معمر کا بیان ہے کہ زہری دباغت کا انکار کیا کرتے تھے اور کہا کرتے کہ ہر حال میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث زہری میں اوزاعی اور یونس اور عقیل دباغت کا ذکر نہیں کرتے جبکہ زبیدی اور سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے۔

الزُّبَيْرِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ ذَكَرُوا الدِّبَاغَ.

۷۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ.

زید بن اسلم نے عبد الرحمٰن بن وعلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کھال کی دباغت کرلی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۷۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان کی والدہ ماجدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھال سے فائدہ اٹھایا جائے جب کہ دباغت کے ذریعے صاف کر لیا جائے۔

۷۲۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُورُهَا.

جون بن قتادہ نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گھر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک مشک لٹکی ہوئی تھی پس آپ نے پانی مانگا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ مردار کا ہے۔ فرمایا کہ اس کو دباغت کرنا ہی اس کی پاکی ہے۔

۷۲۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا فَقَالَتْ أَوَيَحِلُّ ذٰلِكَ قَالَتْ نَعَمْ مَرَّ عَلَى

عبد اللہ بن مالک بن حذافہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عالیہ بنت سبیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ کوہ احد پر میری بکریاں تھیں جو مرنے لگیں۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا ان سے ذکر کیا۔ حضرت میمونہ نے مجھ سے فرمایا: تم ان کی کھالیں اتروا لو کہ ان سے نفع حاصل کر سکو۔ عرض کی کہ کیا یہ حلال ہے؟ فرمایا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے قریش کے کچھ لوگ اپنی بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹتے ہوئے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس کی کھال کیوں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَیْشٍ یَجُرُّوْنَ شَاۃً لَّھُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِھَابَھَا قَالُوْا اِنَّھَا مَیْتَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطَھِّرُھَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

نہیں اتار لیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ یہ مردار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی اور قرظ اسے پاک کر دیتے ہیں۔

ف:- امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مردہ جانور کی کھال دباغت سے پاک اور قابل استعمال ہو جاتی ہے۔ دباغت یہ ہے کہ اسے کچھ چیزیں لگا کر پانی میں پکایا جاتا ہے جس سے اس کی غلاظت دور ہو جاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم!

بَابٌ ٢٦٣ مَنْ رَوٰی اَنْ لَا یُسْتَنْفَعَ بِاِھَابِ الْمَیْتَۃِ۔

جس کے نزدیک مردہ جانور کی کھال سے فائدہ نہ اٹھایا جائے

٢٦- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَیْنَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَرْضِ جُھَیْنَۃَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَّلَا عَصَبٍ۔

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامہ مبارک جہینہ کی سرزمین میں ہمارے سامنے پڑھا گیا اور ان دنوں میں نوجوان لڑکا تھا کہ مردوں کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ حاصل نہ کرو۔

٢٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ مَوْلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ قَالَ نَا الثَّقَفِیُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَۃَ اَنَّہٗ انْطَلَقَ ھُوَ وَاُنَاسٌ مَّعَہٗ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ رَجُلٍ مِّنْ جُھَیْنَۃَ قَالَ الْحَکَمُ فَدَخَلُوْا وَقَعَدْتُ عَلَی الْبَابِ فَخَرَجُوْا اِلَیَّ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُکَیْمٍ اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی جُھَیْنَۃَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِشَھْرٍ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَیْتَۃِ بِاِھَابٍ وَّلَا عَصَبٍ۔ قَالَ اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ یُسَمّٰی اِھَابًا مَا لَمْ یُدْبَغْ فَاِذَا دُبِغَ لَا یُقَالُ لَہٗ اِھَابٌ اِنَّمَا یُسَمّٰی شَنًّا وَّقِرْبَۃً۔

خالد نے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے کہ وہ اور ان کے ساتھ کچھ آدمی حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گئے جو جہینہ کے ایک فرد تھے۔ حکم کا بیان ہے کہ لوگ اندر داخل ہو گئے اور میں دروازے پر بیٹھا رہا جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عکیم نے انہیں بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے ایک ماہ پہلے جہینہ کے لئے نامہ مبارک لکھا کہ مردوں کی کھال اور پٹھوں سے فائدہ نہ اٹھایا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا اور نضر بن شمیل نے فرمایا ہے اہاب اس کھال کو کہتے ہیں جس کی دباغت نہ کی گئی ہو جب اس کی دباغت کر دی جاتی ہے تو اسے اہاب نہیں کہتے بلکہ شنّا اور قِربۃً کہتے ہیں۔

بَابٌ ٢٦٤ فِیْ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ۔

چیتے کی کھال کا بیان

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن سیرین نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی زین پوش اور چیتے کی کھال پر سوار نہ ہوا کرو اور حضرت معاویہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں کسی نے متہم نہیں کیا ہے۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ۔

زرارہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے درمیان چیتے کی کھال ہو۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ فُلَانٌ أَتَعُدُّهَا مُصِيبَةً فَقَالَ لَهُ وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ قَالَ فَقَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدی کرب اور عمرو بن اسود اور قنسرین والوں میں سے بنی اسد کا ایک آدمی بصورت وفد حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے پاس گئے۔ پس حضرت معاویہ نے حضرت مقدام سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت حسن بن علی وفات پا گئے۔ حضرت مقدام نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ فلاں نے ان سے کہا کیا آپ اسے مصیبت شمار کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں اٹھا کر فرمایا تھا: یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔ اسدی نے کہا کہ ایک چنگاری تھی جو بجھ گئی جسے اللہ نے بجھا دیا۔ حضرت مقدام نے فرمایا کہ میں تو آج نہیں جاؤں گا جب تک تمہیں غصہ نہ دلا لوں اور تمہیں وہ باتیں نہ سنا لوں جو تمہیں ناپسند ہیں۔ پھر فرمایا اے معاویہ! اگر میں سچی بات کہوں تو میری تصدیق کر دینا اور غلط کہوں تو میرا جھوٹ ظاہر کر دینا۔ کہا کہ ایسا ہی کروں گا۔ فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سونا پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میں آپ کو اللہ

عن لبس الحرير قال نعم قال فأنشدك بالله هل تعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لبس جلود السباع والركوب عليها قال نعم قال فوالله لقد رأيت هذا كله في بيتك يا معاوية فقال معاوية قد علمت أني لن أنجو منك يا مقدام قال خالد فأمر له معاوية بما لم يأمر لصاحبيه وفرض لابنه في المائتين ففرقها المقدام على أصحابه قال ولم يعط الأسدي أحدا شيئا مما أخذ فبلغ ذلك معاوية فقال أما المقدام فرجل كريم بسط يده وأما الأسدي فرجل حسن الإمساك لشيئه۔

۷۳۱ ـ حدثنا مسدد أن إسمعيل بن إبراهيم ويحيى بن سعيد حدثاهم المعنى عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي المليح بن أسامة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود السباع۔

باب ٤٢ في الانتعال۔

۷۳۲ ـ حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا ابن أبي الزناد عن موسى بن عقبة عن أبي الزبير عن جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقال أكثروا النعال فإن الرجل لا يزال راكبا ما انتعل۔

۷۳۳ ـ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا همام عن قتادة عن أنس أن نعل النبي صلى الله عليه وسلم كان لها قبالان۔

۷۳۴ ـ حدثنا محمد بن عبد الرحيم أبو يحيى قال أنا أبو أحمد الزبيري نا إبراهيم بن طهمان عن أبي الزبير عن جابر قال

کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ کہا: ہاں۔ فرمایا: خدا کی قسم اے معاویہ! میں یہ سب کچھ آپ کے گھر میں دیکھتا ہوں۔ حضرت معاویہ نے کہا: اے مقدام! میں جانتا ہوں کہ میں آپ سے نجات نہیں پا سکتا۔ پس حضرت معاویہ نے ان کے لیے اتنے مال کا حکم دیا جتنا ان کے دونوں ساتھیوں کے لیے حکم نہ دیا اور ان کے صاحبزادے کا دو سو والوں میں حصہ مقرر کیا۔ حضرت مقدام نے وہ مال اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیا اور اسدی نے جو لیا تھا اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہ دیا۔ جب یہ بات حضرت معاویہ تک پہنچی تو فرمایا: مقدام سخی آدمی ہیں جو اپنا ہاتھ کھلا رکھتے ہیں اور اسدی اپنے مال کو اچھی طرح سنبھالنے والا ہے۔

مسدد، اسمٰعیل بن ابراہیم اور یحییٰ بن سعید، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابوالملیح بن اسامہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال (کو استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

جوتے پہننے کا بیان

موسیٰ بن عقبہ نے ابوالزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: بکثرت جوتے پہنا کرو کیونکہ جب تک آدمی جوتے پہنے رہے تو گویا وہ سوار رہتا ہے۔

مسلم بن ابراہیم، ہمام، قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔

محمد بن عبدالرحیم ابو یحییٰ، ابو احمد زبیری، ابراہیم بن طہمان، ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتے

نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ لِيَنْتَعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے چاہیے کہ دونوں پہنے یا دونوں جوتے اتار دے۔

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے یہاں تک کہ اپنے تسمے کو درست کرے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے اور نہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي نَهِيكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ.

قتیبہ بن سعید، صفوان بن عیسیٰ، عبداللہ بن ہارون، زیاد بن سعد، ابو نہیک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ سنت ہے کہ جب کوئی بیٹھے تو اپنے جوتے اتار لے اور انہیں اپنے پہلو میں رکھ لے۔

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ.

اور یہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہننے لگے تو ابتدا دائیں سے کرے اور جب اتارے تو بائیں سے ابتدا کرے یعنی پہنتے وقت دایاں جوتا پہلے ہو اور اتارتے وقت اسے پیچھے رکھا جائے۔

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت کرنے، کنگھا کرنے اور جوتے پہننے یعنی اپنے ہر کام میں حتی الامکان دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ مسواک کرنے کا بھی اور وہ ذکر نہیں کرتے کہ ہر حالت میں۔

وبنعله قال مسلم وبسواكه ولم يذكر في شأنه كله. قال أبو داود رواه عن شعبة معاذ ولم يذكر سواكه.

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعبہ نے معاذ سے لیکن مسواک کا ذکر نہیں کرتے۔

٧٢٠. حدثنا النفيلي نا زهير نا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لبستم وإذا توضأتم فابدءوا بأيامنكم.

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کپڑے پہنو یا وضو کرو تو پہلے دائیں جانب سے ابتدا کرو۔

باب ٢٦٥ في الفرش.

بستروں کا بیان

٧٢١. حدثنا يزيد بن خالد الهمداني الرملي نا ابن وهب عن أبي هانئ عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن جابر بن عبد الله قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الفرش فقال فراش للرجل وفراش للمرأة وفراش للضيف والرابع للشيطان.

یزید بن خالد ہمدانی رملی، ابن وہب، ابو ہانی، ابو عبدالرحمن حبلی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ ایک بستر مرد کے لیے ایک بستر اہلیہ کے لیے ایک بستر مہمان کے لیے اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

٧٢٢. حدثنا أحمد بن حنبل نا وكيع ح ونا عباس بن الجراح عن وكيع عن إسرائيل عن سماك عن جابر بن سمرة قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم في بيته فرأيته متكئا على وسادة زاد ابن الجراح على يساره قال أبو داود رواه إسحاق بن منصور عن إسرائيل أيضا على يساره.

احمد بن حنبل، وکیع، عباس بن جراح، وکیع، اسرائیل، سماک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے کاشانۂ اقدس کے اندر داخل ہوا تو میں نے آپ کو سرہانے سے ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔ ابن الجراح نے یہ بھی کہا کہ بائیں جانب۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسحاق بن منصور نے اسرائیل سے اور یہ بھی کہا کہ بائیں جانب کروٹ سے تھے۔

٧٢٣. حدثنا هناد بن السري عن وكيع عن إسحاق بن سعيد بن عمرو القرشي عن أبيه عن ابن عمر أنه رأى رفقة من أهل اليمن رحالهم الأدم فقال من أحب أن ينظر إلى أشبه رفقة كانوا بأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلينظر إلى هؤلاء.

سعید بن عمرو قرشی کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے یمن کے باشندوں کے بستر چمڑے کے دیکھ کر فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے بہت ہی مشابہت رکھنے والوں کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو اسے چاہیے کہ ان حضرات کو دیکھ لے۔

٧٢٤. حدثنا ابن السرح نا سفيان عن ابن المنكدر عن جابر قال قال لي رسول الله

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے توشکیں نہ بنائیں؟

صلى الله عليه وسلم: أنماط؟ قلت: وأنى لنا الأنماط! فقال: أما إنها ستكون لكم أنماط.

میں عرض گزار ہوا کہ ہمیں تو قالین کہاں میسر؟ فرمایا عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔

۴۱۲۵ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة وأحمد بن منيع قالا: نا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت: كان وسادة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي ينام عليها بالليل من أدم حشوها ليف.

ہشام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرہانہ جسے لگا کر رات کو سوتے چمڑے کا تھا جو کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوا تھا۔

۴۱۲۶ - حدثنا أبو توبة نا سليمان يعني ابن حيان عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت: كان ضجعة رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدم حشوها ليف.

ہشام اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرہانہ جسے لگا کر رات کو سوتے چمڑے کا تھا جو کھجور کے ریشوں سے بھرا ہوا تھا۔

۴۱۲۷ - حدثنا مسدد نا يزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن أبي قلابة عن زينب بنت أم سلمة عن أم سلمة قالت: كان فراشها حيال مسجد النبي صلى الله عليه وسلم.

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کا بستر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز کے سامنے ہوتا تھا۔

باب ۲۶۴ في اتخاذ الستور

پردے لٹکانے کا بیان

۴۱۲۸ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا ابن نمير نا فضيل بن غزوان عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى فاطمة فوجد على بابها سترا فلم يدخل، قال: وقل ما كان يدخل إلا بدأ بها، فجاء علي فرآها مهتمة فقال: ما لك؟ قالت: جاء النبي صلى الله عليه وسلم إلي فلم يدخل، فأتاه علي فقال: يا رسول الله إن فاطمة اشتد عليها أنك جئتها فلم تدخل عليها، قال: وما أنا والدنيا وما أنا والرقم، فذهب إلى فاطمة فأخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: قل لرسول الله صلى الله عليه وسلم

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو ان کے دروازے پر پردہ دیکھا لہٰذا اندر داخل نہ ہوئے حالانکہ شاید ہی ایسا ہوا ہو کہ آپ اندر داخل ہوئے اور پہلے ان سے نہ ملے ہوں۔ پس حضرت علی آئے تو انہیں مغموم دیکھا فرمایا کیا حال ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے لیکن اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! فاطمہ کو اس بات کا بڑا رنج ہوا ہے کہ آپ تشریف لائے اور ان کے پاس اندر داخل نہ ہوئے۔ فرمایا میرا دنیا سے کیا واسطہ، میرا نقش نگار سے کیا تعلق۔ پس انہوں نے جا کر حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ۔

گراں جانا یا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیجیے کہ اس کے لیے آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اسے بنی فلاں کے لیے بھیج دو۔

٧٤٩۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ سِتْرًا مُوَشًّى۔

واصل بن عبد الاعلیٰ اسدی، ابن فضیل نے اپنے والد ماجد سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ پردہ نقش و نگار والا تھا۔

ف:۔ نقش و نگار والے پردے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا تھا منع تو جاندار کی تصویر سے فرمایا تھا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر لٹکا ہوا نقش و نگار والا پردہ دیکھا تو رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف نہ لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریافت کرنے پر آپ نے وجہ بیان فرمائی کہ میرا دنیا اور اس کی زیب و زینت سے کیا واسطہ۔ یہاں دو باتیں قابل غور ہیں کہ پردہ حضور کے کاشانۂ اقدس پر نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر لٹک رہا تھا لیکن آپ نے فرمایا کہ میرا دنیا اور اس کی زیب و زینت سے کیا واسطہ! معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ کے گھر کو آپ اپنا ہی گھر تصور فرماتے تھے اور یہ منظور نہ ہوا کہ جب میرا دنیا اور اس کے زیب و زینت سے کوئی واسطہ نہیں تو میری بیٹی کا اس سے واسطہ کیوں ہو۔ دوسرے اس میں علماء و مشائخ کے لیے بھی درس ہے کہ جن باتوں سے اجتناب کی وہ لوگوں کو تلقین کرتے ہیں ان سے خود بھی پرہیز کریں نیز اپنی اولاد اور متعلقین کو دور رکھنے کی پوری کوشش کریں۔ اگر صورت حال ذرا اس کے مختلف ہوئی تو ان کے مواعظ و نصائح کو بیکار کر کے رکھ دے گی اور لوگوں کے دلوں میں ان کی وہ عزت و تکریم نہیں ہوگی جو دین کے علمبرداروں کی ہونی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ٢٦٥ فِي الصَّلِيبِ فِي الثَّوْبِ

کپڑے پر صلیب کا نشان ہونا

٧٥٠۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ نَا يَحْيَى نَا عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ۔

عمران بن حطان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانۂ اقدس میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے جس پر صلیب کا نشان ہو مگر اسے توڑ پھوڑ دیا کرتے۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں مسلمانوں کا صلیب کے ساتھ بھی یہی سلوک رہنا چاہیے اور جن چیزوں پر صلیب کا نشان ہو اور وہ دوسرے کی ملکیت میں ہونے کے باعث اگر اسے توڑ نہ سکیں تو کم از کم اس سے دور رہا اور نفرت رکھیں یہ ملی غیرت کا تقاضا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ٢٦٦ فِي الصُّوَرِ

تصویروں کا بیان

٧٥١۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

حفص بن عمر، شعبہ، علی بن مدرک، ابو زرعہ بن عمرو بن جریر، عبد اللہ بن نجی کے والد ماجد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے رحمت کے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا یا جنبی ہو۔

۴۱۵۲۔ حدثنا وهب بن بقية نا خالد عن سهيل يعني ابن أبي صالح عن سعيد بن يسار الأنصاري عن زيد بن خالد الجهني عن أبي طلحة الأنصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تمثال وقال انطلق بنا إلى أم المؤمنين عائشة نسألها عن ذلك فانطلقنا فقلنا يا أم المؤمنين إن أبا طلحة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا وكذا فهل سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يذكر ذلك قالت لا ولكن سأحدثكم بما رأيته فعل خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه وكنت أتحين قفوله فأخذت نمطا كان لنا فسترته على العرض فلما جاء استقبلته فقلت السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته الحمد لله الذي أعزك وأكرمك فنظر إلى البيت فرأى النمط فلم يرد علي شيئا ورأيت الكراهية في وجهه فأتى النمط حتى هتكه ثم قال إن الله لم يأمرنا فيما رزقنا أن نكسو الحجارة واللبن قالت فقطعته وجعلته وسادتين وحشوتهما ليفا فلم ينكر ذلك علي۔

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ کہا کہ ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چلیں تاکہ ان سے اس کے متعلق پوچھیں۔ پس ہم جا کر عرض گزار ہوئے کہ اے ام المومنین! حضرت ابو طلحہ نے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث اس طرح بیان کی ہے، کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو میں نے حضور کو کرتے ہوئے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے اور میں واپسی کی منتظر تھی تو میں نے ایک پردہ لے کر دروازے کی چوکھٹ سے لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے استقبال کیا اور عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ خدا کا شکر ہے جس نے آپ کو عزت بخشی اور آپ کو بزرگی دی۔ آپ نے گھر کی طرف نظر کی اور پردہ دیکھا تو مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے چہرۂ مبارک پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ پھر آپ پردے کے پاس آئے تو اسے اتار دیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم نہیں دیا کہ اس کی دی ہوئی چیزوں سے پتھروں اور اینٹوں کو کپڑا پہنائیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے اور ان میں کھجور کے پتے بھر دیے۔ اس بار آپ مجھ سے ناراض نہ ہوئے۔

۴۱۵۳۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن سهيل بإسناده مثله قال فقلت يا أمه إن هذا حدثني أن النبي صلى الله عليه وسلم قال وقال فيه سعيد بن يسار مولى بني النجار۔

عثمان بن ابو شیبہ، جریر نے سہیل سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں عرض گزار ہوا: اے اماں جان! انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس میں کہا کہ سعید بن یسار انصاری تھے بنی نجار کے۔

۴۱۵۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن بكير عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد

حضرت زید بن خالد نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ۔

فرمایا۔ بیشک فرشتے رحمت کے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بُسر بن سعید نے کہا کہ پھر حضرت زید بیمار پڑ گئے اور ہم نے ان کی عیادت کی تو ان کے دروازے پر پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ کے پروردہ تھے کہ کیا حضرت زید نے تصویروں کے متعلق پہلے روز ہمیں حدیث نہیں بتائی تھی؟ عبیداللہ نے کہا کہ جب انہوں نے یہ کہا تھا کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا کہ کپڑوں کے نقش و نگار کے سوا۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا۔

وہب بن منبہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن میں حضرت عمر بن خطاب کو حکم فرمایا جب کہ وہ بطحاء کے مقام پر تھے کہ کعبہ جا کر تمام تصویروں کو مٹا دیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تک بیت اللہ میں داخل نہیں ہوئے جب تک وہ تمام تصویریں مٹا دی گئیں جو اس کے اندر تھیں اور وہ بت تھے وہ توڑ کر پھینک دیے گئے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ۔

ابن سباق نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جبرئیل علیہ السلام نے اس رات میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن مجھ سے ملاقات نہ کی۔ پھر آپ کے دل میں خیال آیا کہ ہماری چارپائی کے نیچے کتے کا پلا تھا، لہٰذا آپ نے حکم فرمایا تو اسے نکال دیا گیا۔ پھر اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ چھڑکا۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا۔ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرما دیا یہاں تک کہ چھوٹے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کو بھی مار دیا جاتا اور بڑے باغ کی حفاظت کرنے والے کتے کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔

٧٥٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى
نَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ
لِي أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ
إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ
قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ
فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي فِي الْبَيْتِ يُقْطَعُ
فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ
فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ
وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ
كَانَ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ۔

آخِرُ كِتَابِ اللِّبَاسِ۔

مجاہد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبریل میرے پاس آئے تو مجھ سے کہا۔ میں گزشتہ رات کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ میرے اندر داخل ہونے میں اس کے سوا کوئی رکاوٹ نہ تھی کہ دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں نقش و نگار والا رنگین پردہ تھا اور گھر کے اندر کتا تھا۔ لہٰذا حکم فرمائیے کہ گھر کے اندر جو تصویریں ہیں ان کے سر کاٹ دیئے جائیں تاکہ وہ درخت کی طرح رہ جائیں۔ پردے کے متعلق حکم فرمائیے کہ اسے کاٹ کر دو گدے بنا لیے جائیں تاکہ وہ (تصویریں) پیروں سے روندی جائیں اور کتے کو نکالنے کا حکم فرما دیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جب کہ پلا امام حسن یا امام حسین کا تھا جو ان کے تخت کے نیچے تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے بھی نکال دیا گیا۔ لباس کا بیان ختم ہوگیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے

اوّل کتاب الترجل

بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان

۷۵۸۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن هشام بن حسان عن الحسن عن عبد الله بن مغفل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الترجل إلا غبا.

حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے مگر جب ایک روز کا ناغہ کرکے ہو۔

۷۵۹۔ حدثنا الحسن بن علي نا يزيد أنا الجريري عن عبد الله بن بريدة أن رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم رحل إلى فضالة بن عبيد وهو بمصر فقدم عليه فقال أما إني لم آتك زائرا ولكني سمعت أنا وأنت حديثا من رسول الله صلى الله عليه وسلم رجوت أن يكون عندك منه علم قال وما هو قال كذا وكذا قال فما لي أراك شعثا وأنت أمير الأرض قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهانا عن كثير من الإرفاه قال فما لي لا أرى عليك حذاء قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأمرنا أن نحتفي أحيانا.

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوئے جو مصر میں تھے۔ جب پہنچ گئے تو کہا: میں آپ کی زیارت کے لیے نہیں آیا بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی اس لئے امید ہے کہ آپ کو میری نسبت زیادہ یاد ہوگی۔ انہوں نے کہا: وہ کون سی ہے؟ انہوں نے وہ بیان کردی اور کہا کہ آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ آپ اس سرزمین کے حاکم ہیں۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زیادہ آسائش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کہا: کیا بات ہے کہ آپ کے پاؤں میں جوتا نہیں دیکھتا ہوں؟ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ کبھی ننگے پیر بھی چلا کریں۔

۷۶۰۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحق عن عبد الله بن أبي أمامة عن عبد الله بن كعب بن مالك عن أبي أمامة قال ذكر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما عنده الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تسمعون ألا تسمعون إن البذاذة من الإيمان إن البذاذة من الإيمان يعني التقحل قال أبو داود هو أبو أمامة

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ایک روز آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں کہ سادہ وضع میں رہنا ایمان کا حصہ ہے، سادہ وضع میں رہنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ان ابو امامہ کا نام حضرت ایاس بن ثعلبہ انصاری ہے۔

ابن ثعلبة الأنصاري.

باب ٢٦٩ في استحباب الطيب

٧٦١. حدثنا نصر بن علي نا أبو أحمد عن شيبان بن عبد الرحمن عن عبد الله بن المختار عن موسى بن أنس عن أنس بن مالك قال كانت للنبي صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها.

خوشبو کا استحباب

نصر بن علی، ابو احمد، شیبان بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن مختار، موسیٰ بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سکہ نامی خوشبو ہوتی تھی جسے آپ لگایا کرتے تھے

باب ٢٧٠ في إصلاح الشعر

٧٦٢. حدثنا سليمان بن داود المهري أنا ابن وهب أنا ابن أبي الزناد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان له شعر فليكرمه.

بالوں کو درست رکھنے کا بیان

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے بال ہوں تو وہ انہیں با عزت طریقے سے رکھے

باب ٢٧١ في الخضاب للنساء

٧٦٣. حدثنا عبيد الله بن محمد نا يحيى بن سعيد عن علي بن المبارك قال حدثتني كريمة بنت همام أن امرأة سألت عائشة عن خضاب الحناء فقالت لا بأس به ولكني أكرهه كان حبيبي عليه السلام يكره ريحه.

عورتوں کے لیے خضاب کا بیان

علی بن مبارک نے کریمہ بنت ہمام سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے مہندی کے خضاب کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی بو کو ناپسند فرماتے تھے۔

٧٦٤. حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثتني غبطة بنت عمرو المجاشعية قالت حدثتني عمتي أم الحسن عن جدتها عن عائشة أن هند بنت عتبة قالت يا نبي الله بايعني قال لا أبايعك حتى تغيري كفيك فكأنهما كفا سبع.

ام الحسن کی دادی جان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔ حضرت ہند بنت عتبہ عرض گزار ہوئیں کہ یا نبی اللہ! میری بیعت لے لیجئے۔ فرمایا، میں تمہاری بیعت نہیں لوں گا جب تک تم اپنی ہتھیلیوں کا رنگ نہ بدلو گی کہ وہ درندوں جیسی ہیں۔

٧٦٥. حدثنا محمد بن محمد الصوري نا خالد بن عبد الرحمن نا مطيع بن ميمون عن صفية بنت عصمة عن عائشة قالت أومت امرأة من وراء ستر بيدها كتاب

مطیع بن میمون نے صفیہ بنت عصمہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ پردے کے پیچھے سے ایک عورت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں خط تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام تھا رسول

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ.

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا اور فرمایا۔ مجھے کیا معلوم کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا۔ عرض گزار ہوئی کہ عورت کا ہے۔ فرمایا اگر تم عورت ہوتیں تو تم اپنے ناخنوں کا مہندی سے رنگ لیا ہوتا۔

ف:۔ عورت اپنے ہاتھوں کو یا کم از کم ناخنوں کو مہندی سے رنگ لے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا۔ معلوم ہوا کہ عورت غیر محرم مردوں کو اپنا چہرہ نہ دکھائے۔ ہاتھوں ہی کے ذریعے مردوں اور عورتوں کا امتیاز تو اسی صورت میں کرنا پڑتا ہوگا کہ عورت غیر مرد کے سامنے نہ آئے۔ جب یہ عورت خود ہی مردوں کی طرح سامنے بیٹھی ہو تو وہ بھلا مردوں سے ممتاز ہونے کی کب ضرورت محسوس کرے گی۔ ایسی عورتیں تو اب مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا اعلان کر رہی ہیں تاکہ جو تھوڑا بہت امتیاز باقی رہ گیا ہو اسے بھی مٹا دیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین۔ دوسری بات یہ نظر آئی کہ بعض عورتیں آجکل ناخن پالش استعمال کرتی ہیں مگر وہ پالش ایسی ہے کہ پانی اس کے اندر سرایت کر کے ناخن تک پہنچ نہیں سکتا تو ایسی عورتوں کا نہ وضو ہوتا ہے اور نہ غسل۔ وہ طہارت کرنے کے باوجود بھی شرعاً پلید ہی ہیں اور ان کے لیے قرآن مجید اور دیگر کتب دینیہ کو ہاتھ لگانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۷۲ فِي صِلَةِ الشَّعَرِ

بالوں کو جوڑنے کا بیان

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ.

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا کہ وہ منبر پر تھے اور اپنے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لے کر فرماتے ہیں: اے مدینہ منورہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ایسی چیز سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے کہ بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہو گئے جب ان کی عورتیں ایسا کام کرنے لگ گئی تھیں۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ

علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

ابن أبي شيبة قالا نا جرير عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله أنه قال لعن الله تعالى الواشمات والمستوشمات قال محمد الواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله قال فبلغ ذلك امرأة من بني أسد يقال لها أم يعقوب زاد عثمان كانت تقرأ القرآن ثم اتفقا فأتته فقالت بلغني عنك أنك لعنت الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات قال عثمان للحسن المغيرات خلق الله تعالى فقال وما لي لا ألعن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله تعالى قالت لقد قرأت ما بين لوحي المصحف فما وجدته فقال والله لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه ثم قرأ وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت إني أرى بعض هذا على امرأتك قال فادخلي فانظري فدخلت ثم خرجت فقال ما رأيت وقال عثمان فقالت ما رأيت فقال لو كان ذلك ما كانت معنا.

تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ محمد بن عیسیٰ نے الواصلات کہا ہے اور عثمان نے المتنمصات۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور خوبصورتی دکھانے کے لیے دانتوں کو کشادہ کرانے والیاں، اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی عورتوں پر۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا۔ عثمان راوی نے یہ بھی کہا کہ وہ قرآن مجید پڑھتی تھی۔ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ وہ آپ، حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرتے ہیں۔ محمد بن عیسیٰ نے الواصلات کہا ہے اور خوبصورتی کے لیے اللہ کی پیدائش کو بدلنے والی۔ فرمایا کہ میں کیوں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہو۔ عورت نے کہا کہ میں نے بھی قرآن مجید پڑھا ہے لیکن اس میں یہ بات نہیں ملی۔ فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تم توجہ سے پڑھتیں تو ضرور پا لیتیں۔ پھر آپ نے پڑھا: اور رسول اللہ جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ (۵۹: ۷)۔ عورت نے کہا کہ ان میں سے بعض باتیں میں نے آپ کی بیوی میں دیکھی ہیں۔ فرمایا کہ اندر جا کر دیکھو۔ وہ اندر جا کر باہر آئی۔ فرمایا کیا دیکھا؟ عثمان راوی نے کہا کہ عورت بولی: میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ فرمایا اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ ہمارے ساتھ نہ رہ سکتی۔

ف: مذکورہ عورت کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ قرآن مجید میں لعنت کا ذکر نہیں۔ لیکن اس کے باوجود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ چیز قرآن کریم میں موجود ہے اور وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں آیت وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (۵۹: ۷) تلاوت کرتے ہیں۔ یہاں ان کا فرمانا اس طرح تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس بات سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ چونکہ ان کاموں کے کرنے والوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے لہٰذا حضور کے ارشاد ربانی کے تحت لیا گیا … قرآن مجید میں ایسا حکم صراحتاً نظر آئے یا نظر نہ آئے۔ معلوم ہوا کہ قرآن عزیز میں کسی بات کا صراحت کے ساتھ مذکور نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ حکم ربانی نہیں یا اس کی تشریح احادیث … مسائل کا استنباط کرنے کے لیے آیات و احادیث اور کتب فقہ کی پابندی کیے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٧٦٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدِ ابْنِ جَبْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالنَّامِصَةُ الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى تُرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيلَانَ فِي وَجْهِهَا بِكُحْلٍ أَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ الْقَشْرُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ

مجاہد بن جبر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لعنت کی گئی ہے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، پیشانی کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر جب کہ بغیر کسی مجبوری کے ایسا کریں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الواصلۃ کا مطلب عورت کے بالوں سے بال جوڑنے والی۔ المستوصلۃ جس کے بالوں سے بال جوڑے جائیں۔ النامصۃ جو ابرو برابر کرنے کے لیے بھوؤں کے بال اکھاڑے۔ المتنمصۃ جس کے بھوؤں کے بال اکھاڑے جائیں۔ والواشمۃ جو چہرے پر سرمہ یا سیاہی سے ٹیکا لگائے اور المستوشمۃ وہ ہے جس کے چہرے پر ٹیکا لگایا جائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ بالوں کے اندر سے خشکی صاف کرانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

بَابٌ ٢٤٣ فِي رَدِّ الطِّيبِ

خوشبو کو پھیرنے کا بیان

٧٧٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئَ حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ۔

حسن بن علی اور ہارون بن عبداللہ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سعید بن ابی ایوب، عبیداللہ بن ابی جعفر، اعرج سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ قبول کرنے سے انکار نہ کرے کیونکہ خوشبو کا اٹھانا ہلکا ہوتا ہے۔

بَابٌ ٢٤٤ فِي طِيبِ الْمَرْأَةِ لِلْخُرُوجِ

باہر نکلنے کے لیے عورت کا خوشبو لگانا

٧٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى نَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي غُنَيْمُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا

غنیم بن قیس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت خوشبو لگائے اور لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ انہیں خوشبو پہنچے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکاری کا بیان ہے کہ سخت لفظ ارشاد فرمایا۔

٧٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ

عبید مولیٰ ابورہم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے ایک عورت ملی جس سے خوشبو آ رہی تھی اور اس کے کپڑے ہوا سے ہل رہے تھے۔ فرمایا اے جبار

منها ريح الطيب ولذيلها إعصار فقال يا أمة الجبار جئت من المسجد قالت نعم قال تطيبت قالت نعم قال إني سمعت حبي أبا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول لا تقبل صلاة امرأة تطيبت لهذا المسجد حتى ترجع فتغتسل غسلها من الجنابة.

کو اور کہا کیا تم مسجد سے آرہی ہو؟ کہا ہاں۔ فرمایا تم نے خوشبو لگائی ہوئی ہے؟ کہا ہاں۔ فرمایا کہ میرے حبیب ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خوشبو لگا کر مسجد میں نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ واپس جا کر غسل کرے جیسے جنابت کا غسل کیا جاتا ہے۔

۴۱۷۳۔ حدثنا النفيلي وسعيد بن منصور قالا ثنا عبد الله بن محمد أبو علقمة قال حدثني يزيد بن خصيفة عن بسر بن سعيد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما امرأة أصابت بخورا فلا تشهدن معنا العشاء قال ابن نفيل الآخرة.

نفیلی اور سعید بن منصور، عبد اللہ بن محمد ابو علقمہ، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت خوشبو دار دھونی لے تو نماز عشاء ہمارے ساتھ نہ پڑھے۔ ابن نفیل نے عشاء آخرہ کہا ہے۔

ف:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت کو نماز عشاء میں شامل ہونے سے منع فرما دیا جس نے خوشبو دار دھونی لی ہو کیونکہ وقت اندھیرے کا ہوتا ہے اور وہ بھی رات کا۔ لہٰذا جو عورتیں رات اور دن ہر وقت خوشبو لگا کر غیر مردوں تک پھرتی اور رہتی ہیں ان کا یہ طرز عمل بارگاہ رسالت میں کس درجہ ناپسندیدہ ہوگا۔ افسوس کہ مغربی تہذیب نے اپنے آپ کو جنسی ارمان بناتے ہوئے شمع محفل بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمانی غیرت اور نور بصیرت عطا فرمائے آمین

باب في الخلوق للرجال

مردوں کے لیے خلوق کا استعمال

۴۱۷۴۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد أنا عطاء الخراساني عن يحيى بن يعمر عن عمار بن ياسر قال قدمت على أهلي ليلا وقد تشققت يداي فخلقوني بزعفران فغدوت على النبي صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فلم يرد علي ولم يرحب بي وقال اذهب فاغسل هذا عنك فذهبت فغسلته ثم جئت وقد بقي علي منه ردع فسلمت فلم يرد علي ولم يرحب بي وقال اذهب فاغسل هذا عنك فذهبت فغسلته ثم جئت فسلمت عليه فرد علي ورحب بي وقال إن الملائكة لا تحضر جنازة الكافر بخير ولا المتضمخ

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت آیا اور میرے دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے۔ پس انہوں نے زعفران کا خلوق لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ مرحبا کہا بلکہ فرمایا کہ جا کر اسے دھو آؤ۔ میں اسے دھو کر حاضر خدمت ہوا اور میرے اوپر ایک داغ لگا رہ گیا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا اور نہ مرحبا کہا بلکہ فرمایا کہ جا کر اسے دھو آؤ۔ پھر میں اسے دھو کر حاضر خدمت ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور مجھے مرحبا کہا اور فرمایا کہ فرشتے کافر کے جنازے پر بھلائی سے نہیں آتے اور نہ زعفران کا خلوق لگانے والے کے

بِالزَّعْفَرَانِ وَلَا الْجُنُبِ وَرَخَّصَ لِلْجُنُبِ
إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

پاس اور نہ جنبی کے پاس اور جنبی کو جب سونے اور کھانے پینے کی حالت ہو رخصت فرمائی جب کہ وضو کر لے۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَكْرٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ
أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ يُخْبِرُ
عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ زَعَمَ عُمَرُ
أَنَّ يَحْيَى سَمَّى ذَلِكَ الرَّجُلَ فَنَسِيَ عُمَرُ اسْمَهُ
أَنَّ عَمَّارًا قَالَ تَخَلَّقْتُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَالْأَوَّلُ
أَتَمُّ بِكَثِيرٍ فِيهِ ذِكْرُ الْغُسْلِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ
وَهُمْ حُرُمٌ قَالَ لَا الْقَوْمُ مُقِيمُونَ۔

نصر بن علی، محمد بن بکر، ابن جریج، عمر بن عطاء بن ابی الخوار، یحییٰ بن یعمر نے ایک آدمی سے روایت کی ہے جنہیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا۔ عمر بن عطاء کا خیال ہے کہ یحییٰ بن یعمر نے انہیں اس شخص کا نام بتایا تھا لیکن عمر ان کا نام بھول گئے۔ حضرت عمار نے فرمایا کہ میں نے زعفران کا خلوق لگایا پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے اور اس میں نہانے کا بھی ذکر ہے۔ کہا ابن جریج نے عمر سے کہا کہ کیا وہ حالت احرام میں تھے؟ فرمایا کہ سب حالت اقامت میں تھے۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْأَحْمَرِيُّ
نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
جَدَّيْهِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ
رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
جَدَّاهُ زَيْدٌ وَزِيَادٌ۔

ربیع بن انس کے دادا جان اور نانا جان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر ذرا بھی خلوق لگا ہوا ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان کے دادا جان اور نانا جان کا نام زید اور زیاد ہے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ وَقَالَ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم کے ان یتزعفر الرجل لیے ہے (عن التزعفر للرجال کی جگہ)

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ
ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ
جِيفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوقِ وَالْجُنُبُ
إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ۔

ہارون بن عبداللہ، عبدالعزیز بن عبداللہ الاویسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید، حسن بن ابی الحسن نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے نہیں آتے کافر کی لاش، زعفران کا خلوق لگانے والا اور جنبی مگر جب کہ وضو کر لے۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ

ثابت بن حجاج نے عبداللہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ قَالَ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ۔

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر دست مبارک پھیرتے حضرت ولید بن عقبہ کا بیان ہے کہ مجھے بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے زعفران کا خلوق لگا ہوا تھا پس خلوق کے باعث آپ نے مجھے مس بھی نہ فرمایا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ هَذَا عَنْهُ۔

سلم علوی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس پر زرد نشان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آدمی کی کوئی بات ناپسند ہوتی تو شاید ہی اس کے سامنے کہتے۔ جب وہ چلا گیا تو فرمایا۔ کاش۔ تم اس سے کہہ دیتے کہ اس نشان کو اپنے جسم سے دھو دیتا۔

بَابٌ ۲۶۷۔ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ۔

بالوں کا بیان

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ مُحَمَّدٌ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ وَقَالَ شُعْبَةُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے گیسوؤں والے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ محمد بن سلیمان نے یہ بھی کہا۔ ایسے بال جو کندھوں تک ہوں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسرائیل نے ابو اسحاق سے کہ کندھوں تک اور شعبہ نے کہا ہے کہ جو کانوں کی لو تک پہنچتے ہوں

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

معمر نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک تھے۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے

شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أنصاف أذنيه.

مبارک نصف کانوں تک ہوتے تھے۔

٧٨٤ - حدثنا ابن نفيل حدثنا عبد الرحمن بن أبي الزناد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم فوق الوفرة ودون الجمة.

ہشام بن عروہ سے اپنے والد کے ذریعے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے عنبریں گوش مبارک سے نیچے اور دوش مبارک سے اونچے ہوا کرتے تھے۔

٧٨٥ - حدثنا حفص بن عمر نا شعبة عن أبي إسحق عن البراء قال كان النبي صلى الله عليه وسلم له شعر يبلغ شحمة أذنيه.

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک ہوا کرتے تھے۔

باب ٢٧٧ ما جاء في الفرق.

مانگ نکالنے کا بیان

٧٨٦ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا إبراهيم بن سعد أخبرني ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال كان أهل الكتاب يسدلون أشعارهم وكان المشركون يفرقون رؤسهم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم تعجبه موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر به فسدل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناصيته ثم فرق بعد.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکائے رکھتے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے جب تک اس کے متعلق حکم نہ دیا جاتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شروع میں پیشانی مبارک پر بالوں کو لٹکائے رکھتے پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

٧٨٧ - حدثنا يحيى بن خلف نا عبد الأعلى عن محمد يعني ابن إسحق قال حدثني محمد بن جعفر بن الزبير عن عروة عن عائشة قالت كنت إذا أردت أن أفرق رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم صدعت الفرق من يافوخه وأرسل ناصيته بين عينيه.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو پیشانی مبارک کے بالوں کو دونوں جانب لٹکا دیتی یعنی چندیا مبارک کے درمیان کی سیدھ سے آپ کی مبارک پیشانی پر مانگ نکالتی۔

ف:۔ ابتدا میں جب کہ مانگ کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت میں سر کے بالوں کو سامنے لٹکایا کرتے اور مشرکین کی مخالفت کیا کرتے جب کہ وہ مانگ نکالا کرتے تھے۔ حکم الٰہی کے تحت بعد میں

آپ بھی مانگ نکالنے لگے کہ سامنے کے بالوں کی تقسیم کر دی جاتی۔ آدھے بال دائیں جانب اور آدھے دوسری طرف یعنی سر کے عین درمیان میں مانگ نکالی جاتی۔ مسلمانوں کے لیے یہی ایک طریقہ مسنونہ باعث ثواب ہے۔ نصاریٰ بیچ کی بجائے سر کے بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں کہ ایک تہائی بال بائیں جانب اور دو تہائی دائیں جانب رہیں۔ نیز وہ ادھر ادھر کے بالوں کو چھوٹے کرواتے ہوئے ایک خاص وضع کے ساتھ حجامت بنواتے ہیں۔ مسلمانوں کو دیگر اقوام کی پیروی سے اجتناب کرنا چاہیے اور اپنے نبی کی پیروی کرنی چاہیے جو دارین کی کامیابی اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابٌ ٢٧٨ فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ.

٧٨٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السُّوَائِيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ خُوَارٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ.

سر کے بال بہت بڑھانا

محمد بن العلاء، معاویہ بن ہشام اور سفیان بن عقبہ سوائی اور حمید بن خوار، سفیان ثوری، عاصم بن کلیب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے سر کے بال لمبے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا۔ مکھی، مکھی۔ پس میں واپس لوٹ آیا اور بال چھوٹے کر لیے۔ پھر جب اگلے روز حاضر بارگاہ ہوا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں برا نہیں کہا لیکن یہ زیادہ خوبصورت ہیں۔

بَابٌ ٢٧٩ فِي الرَّجُلِ يَعْقِصُ شَعْرَهُ.

٧٨٩۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ.

مرد کا سر کے بالوں کو گوندھنا

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز ہوئے تو سر مبارک کے بالوں کی لٹیں بنا رکھی تھیں۔

بَابٌ ٢٨٠ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ.

٧٩٠۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا.

سر منڈانے کا بیان

عقبہ بن مکرم اور ابن المثنیٰ، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، محمد بن ابو یعقوب، حسن بن سعد، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کے گھر والوں سے تین دن کے بعد تشریف لانے کا وعدہ فرمایا۔ پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا میرے بھائی پر آج کے بعد کوئی نہ روئے۔ پھر فرمایا کہ میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ ہم چڑیا کے بچوں کی طرح پریشان حال تھے۔ فرمایا کہ حجام کو بلاؤ۔ چنانچہ اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیے۔

باب ٢٣ فِي الصَّبِيِّ لَهُ ذُؤَابَةٌ

بچوں کی زلفیں

٧٩١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَحْمَدُ كَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ۔

عمر بن نافع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ قزع اس کو کہتے ہیں کہ بچے کے سر کے کچھ بال منڈوا دئے جائیں اور کچھ بال باقی رکھ لیے جائیں۔

٧٩٢۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ لَهُ ذُؤَابَةٌ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچے کے سر کے بال منڈوا دئے جائیں اور چوٹی چھوڑ دی جائے۔

٧٩٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے بعض بال مونڈے ہوئے تھے اور بعض چھوڑ رکھے تھے۔ آپ نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا۔ سارے مونڈا کرو یا سارے رکھا کرو۔

باب ٢٤ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

اس کی اجازت کا بیان

٧٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا۔

ثابت بنانی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے سر پر چوٹی تھی والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں اسے نہیں کاٹوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے۔

٧٩٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوا هٰذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا فَإِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُودِ۔

حجاج بن حسان کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس میری بہن مغیرہ نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ جن دنوں تم لڑکے تھے تو تمہارے سر پر دو زلفیں یا چٹیاں تھیں۔ پس انہوں نے حضرت انس نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا، برکت کی دعا کی اور فرمایا کہ انہیں کاٹ دو کیونکہ یہ یہود کا طریقہ ہے۔

باب ۲۵۳۔ في أخذ الشارب

۷۹۶۔ حدثنا مسدد ثنا سفيان عن الزهري عن سعيد عن أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم الفطرة خمس أو خمس من الفطرة الختان والاستحداد ونتف الإبط وتقليم الأظفار وقص الشارب۔

۷۹۷۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك عن أبي بكر بن نافع عن أبيه عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بإحفاء الشارب وإعفاء اللحى۔

۷۹۸۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا صدقة الدقيقي ثنا أبو عمران الجوني عن أنس بن مالك قال وقت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق العانة وتقليم الأظفار وقص الشارب ونتف الإبط أربعين يوما مرة قال أبو داود رواه جعفر بن سليمان عن أبي عمران عن أنس لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم قال وقت لنا۔

۷۹۹۔ حدثنا ابن نفيل ثنا زهير قال قرأت على عبد الملك بن أبي سليمان وقرأه عبد الملك على أبي الزبير ورواه أبو الزبير عن جابر قال كنا نعفي السبال إلا في حج أو عمرة قال أبو داود الاستحداد حلق العانة۔

باب ۲۵۴۔ في نتف الشيب

۸۰۰۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى ح وثنا مسدد قال ثنا سفيان المعنى عن ابن عجلان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتفوا الشيب ما من مسلم يشيب شيبة في الإسلام

مونچھیں پست کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ پیدائشی سنتیں پانچ ہیں یا پانچ باتیں پیدائشی سنت ہیں، ختنہ کرنا، موئے زیرِ ناف مونڈنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں پست کرنا۔

ابوبکر بن نافع کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھوں کو کتروانے اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے موئے زیرِ ناف مونڈنے، ناخن کاٹنے، مونچھیں کترانے اور بغلوں کے بال اکھاڑنے کی مدت چالیس دن مقرر فرمائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے جعفر بن سلیمان، ابو عمران نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکن یہ ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مدت مقرر فرمائی۔

ابن نفیل، زہیر، عبدالملک بن سلیمان، ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم حج اور عمرے کے سوا داڑھیوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الاستحداد سے مراد موئے زیرِ ناف مونڈنا ہے۔

سفید بالوں کو اکھاڑنے کا بیان

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفید بال کو نہ اکھاڑا کرو کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو اسلام کی حالت میں سفیدی آئی۔ سفیان سے مروی ہے کہ وہ قیامت کے دن اس کیلئے نور ہوگا۔ حدیث یحییٰ میں ہے کہ اس کے بدلے

قَالَ عَنْ سُفْيَانَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً.

بَابٌ ۲۸۵ فِي الْخِضَابِ.

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ.

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ.

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ.

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا اور اس کے بدلے ایک گناہ معاف فرمائے گا (یعنی بال کے سفید ہوجانے کے باعث)۔

خضاب کا بیان

سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو۔

احمد بن عمرو بن سرح اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن جریج، ابوالزبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتح مکہ کے روز حضرت ابوقحافہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی چیز سے ان کا رنگ تبدیل کر دو اور سیاہ رنگ سے بچتے رہنا۔

حسن بن علی، عبد الرزاق، معمر، سعید جریری، عبد اللہ بن بریدہ، ابوالاسود دیلی سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان بڑھاپے کو تبدیل کرنے کے لیے مہندی اور کتم کیا ہی اچھی چیز ہے۔

ابن ایاد سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے گیسو مبارک تا بگوش تھے جن پر مہندی کا رنگ چڑھا ہوا تھا اور آپ کے اوپر دو سبز چادریں تھیں۔

محمد بن العلاء، ابن ادریس، ابن ابجر، ایاد بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: والد محترم نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اپنی پشت مبارک دکھائیے کیونکہ

لِأَبِي أَرِنِي هٰذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ اللّٰهُ الطَّبِيبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا۔

میں طبیب ہوں۔ فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے اور تم رفیق ہو۔ طبیب وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ مَنْ هٰذَا قَالَ ابْنِي قَالَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

ایاد بن لقیط سے روایت ہے کہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے ایک شخص یا میرے والد محترم سے فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ تمہارا بوجھ اس پر نہیں ڈالا جائے گا اور آپ نے ریش مبارک میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ وَلٰكِنْ قَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ خضاب نہیں لگاتے تھے لیکن حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خضاب لگایا۔

بَابٌ ۲۸۶ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ

زرد خضاب کا بیان

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

عبد الرحیم بن مطرف ابو سفیان، عمرو بن محمد، ابن ابی رواد، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبتیہ نعلین مبارک پہنا کرتے اور اپنی ریش مبارک کو ورس اور زعفران سے زرد کیا کرتے اور حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرا آدمی گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ تو اس سے بھی خوب تر ہے۔ پھر تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ ان سب سے بہتر ہے۔

بابٌ ۲۸۵ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ السَّوَادِ

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

سیاہ خضاب کا بیان

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ایسی قوم ہوگی جو آخری زمانے میں سیاہ خضاب لگائے گی کبوتروں کے سینے جیسا، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔

ف: مہندی وغیرہ کے ساتھ زرد رنگ کا خضاب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ اسی لیے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مہندی وغیرہ کے ساتھ زرد خضاب کیا کرتے تھے۔ سیاہ خضاب کی آپ نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بابٌ ۲۸۶ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِالْعَاجِ

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَّعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔ آخِرُ كِتَابِ التَّرَجُّلِ

ہاتھی دانت سے نفع حاصل کرنا

سلیمان منبہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مولیٰ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کرکے روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ ہوتیں اور واپسی پر سب سے پہلے جن کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ ہوتیں۔ ایک دفعہ آپ کسی غزوہ سے واپس لوٹے تو انہوں نے کوئی ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازے پر لٹکایا ہوا تھا اور امام حسن اور امام حسین دونوں کو چاندی کے کنگن پہنا رکھے تھے۔ آپ تشریف لائے لیکن اندر داخل نہ ہوئے تو وہ سمجھ گئیں کہ ان چیزوں کو دیکھ کر آپ اندر تشریف لانے سے رکے ہیں۔ پس انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور دونوں بچوں کے کنگن بھی اتار لیے اور کاٹ کر ان کے درمیان ڈال دیے۔ وہ دونوں شہزادے روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ آپ نے دونوں سے وہ ٹکڑے لے لیے اور فرمایا۔ اے ثوبان! جاکر مدینہ منورہ میں یہ فلاں گھر والوں کو دے آؤ۔ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہ اپنے حصے کی پاکیزہ چیزوں کو دنیاوی زندگی میں کھا بیٹھیں۔ اے ثوبان! فاطمہ کے لیے پٹھوں کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ۔ (کتاب الترجل تمام ہوئی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اوّل کتاب الخاتم

انگوٹھی پہننے کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۲۸۹ ما جاء فی اتخاذ الخاتم

انگوٹھی پہننے کا بیان

۸۱۲۔ حدثنا عبد الرحیم بن مطرف نا عیسٰی عن سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی بعض الاعاجم فقیل لہ انھم لا یقرءون کتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض عجمی حاکموں کے لیے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں عرض کی گئی۔ وہ خط نہیں پڑھتے مگر جس پر مہر ہو۔ پس آپ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی اور محمد رسول اللہ اس پر نقش کروایا۔

۸۱۳۔ حدثنا وھب بن بقیۃ عن خالد عن سعید عن قتادۃ عن انس بمعنی حدیث عیسٰی بن یونس زاد فکان فی یدہ حتی قبض وفی ید ابی بکر حتی قبض وفی ید عمر حتی قبض وفی ید عثمان فبینما ھو عند بئر اذ سقط فی البئر فامر بھا فنزحت فلم یقدر علیہ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا حدیث عیسٰی بن یونس کی طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ وہ وصال تک آپ کے دست مبارک میں رہی۔ پھر وفات تک حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں پھر وفات تک حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی۔ وہ کسی کنوئیں کے پاس تھے کہ وہ کنوئیں میں گر گئی۔ ان کے حکم سے سارا پانی نکال دیا گیا لیکن ہاتھ نہ آئی۔

۸۱۴۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید واحمد بن صالح قالا نا ابن وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شھاب قال حدثنی انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق فصہ حبشی۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر مبارک چاندی کی تھی جس کا نگینہ حبشی کا تھا۔

۸۱۵۔ حدثنا احمد بن یونس نا زھیر نا حمید الطویل عن انس بن مالک قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ کلہ فصہ منہ۔

حمید طویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور نگینہ بھی اسی کا تھا۔

۸۱۶- حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ لَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ لَبِسَهُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ثُمَّ لَبِسَهُ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا تھا۔ پس لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ نے انہیں دیکھا اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ کے بعد وہ انگشتری حضرت ابوبکر نے پہنی۔ پھر حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر نے پہنی پھر حضرت عثمان نے پہنی۔ یہاں تک کہ وہ اریس کنوئیں میں گر گئی۔

۸۱۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں محمد رسول اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ کوئی شخص وہ نقش نہ کروائے جو میری انگشتری پر ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ أَوْ يَتَخَتَّمُ بِهِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت عثمان نے اسے تلاش کرنے کے بعد پایا لیکن نہ ملی تو حضرت عثمان نے دوسری انگشتری بنوائی اور محمد رسول اللہ اس پر نقش کروایا۔ پس آپ اسے پہنا کرتے یا اس کے ساتھ مہر لگایا کرتے۔

بَابٌ ۲۹ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ

انگوٹھی نہ پہننے کا بیان

۸۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا وَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک ہی روز چاندی کی انگشتری دیکھی تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھینک دی تو لوگوں نے بھی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ، رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ زِيَادٌ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ: مِنْ وَرِقٍ.

بَابُ ۲۹۱ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۸۲۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ، وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَالرُّقٰى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرِ مَحِلِّهِ، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ.

بَابُ ۲۹۲ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ.

۸۲۱. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنٰى أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ الْمَرْوَزِيِّ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ لَهُ: مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ؟ فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: مَا لِي أَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ؟ فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: اتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا. وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ: عَبْدَ اللهِ بْنَ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ: السُّلَمِيَّ الْمَرْوَزِيَّ.

پھینک دیا۔ اسے زہری سے زیاد نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے زہری سے زیاد بن سعد اور شعیب بن مسافر نے اور سب نے مِن وَرِقٍ کہا ہے۔

سونے کی انگوٹھی کا بیان

عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند فرمایا کرتے تھے: خلوق کی زردی، سفید بالوں کو بدلنا، ازار گھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، غیر محل کو دکھانے کے لیے عورتوں کا سنگھار کرنا، گوٹوں سے کھیلنا، معوذات کے سوا اور چیزوں سے دم کرنا، گنڈے باندھنا، دوسری جگہ پانی ڈالنا یا غلط جگہ پانی (منی) ڈالنا اور بچے کی صحت بگاڑ دینا لیکن یہ حرام نہیں ہے۔

لوہے کی انگوٹھی کا بیان

حسن بن علی اور محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، زید بن حباب، عبداللہ بن مسلم سلمی مروزی ابوطیبہ، عبداللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ مجھے تم میں سے بتوں کی بو آ رہی ہے! اس نے وہ پھینک دی اور پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا۔ فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تمہیں دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پس اس نے وہ پھینک دی اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں کس چیز کی بنواؤں؟ فرمایا کہ چاندی کی بنواؤ اور ایک مثقال کی نہ ہو۔ محمد بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن مسلم نہیں کہا اور حسن بن علی نے سلمی مروزی نہیں کہا۔

۸۲۲۔ حدثنا ابن المثنى وزياد بن يحيى والحسن بن علي قالوا نا سهل بن حماد أبو عتاب قال نا أبو مكين نوح بن ربيعة قال حدثني إياس بن الحارث بن المعيقيب وجده من قبل أمه أبو ذباب عن جده قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من حديد ملوي عليه فضة قال فربما كان في يدي قال وكان المعيقيب على خاتم النبي صلى الله عليه وسلم

ابن مثنیٰ اور زیاد بن یحییٰ اور حسن بن علی، سہل بن حماد ابو عتاب، ابو مکین نوح بن ربیعہ، ایاس بن حارث بن معیقیب سے روایت ہے جو والدہ کی طرف سے ابو ذباب کے نانا جان تھے انہوں نے اپنے نانا جان سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک لوہے کی تھی جس پر چاندی کا ملمع تھا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کبھی میرے پاس اور کبھی معیقیب کے پاس رہا کرتی تھی۔

۸۲۳۔ حدثنا مسدد نا بشر بن المفضل نا عاصم بن كليب عن أبي بردة عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قل اللهم اهدني وسددني واذكر بالهداية هداية الطريق واذكر بالسداد تسديدك السهم قال ونهاني أن أضع الخاتم في هذه أو في هذه للسبابة والوسطى شك عاصم ونهاني عن القسية والميثرة قال أبو بردة فقلنا لعلي ما القسية قال ثياب تأتينا من الشام أو مصر مضلعة فيها أمثال الأترج قال والميثرة شيء كانت تصنعه النساء لبعولتهن۔

ابو بردہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے یوں کہنے کے لیے فرمایا۔ اے اللہ مجھے راہ ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور سیدھا رکھ۔ ہدایت سے سیدھی راہ کا تصور رکھنا اور سداد سے نشانے پر تیر مارنے کا اور مجھے اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ چنانچہ سبابہ یا وسطیٰ کی طرف اشارہ کیا اس میں عاصم راوی کو شک ہے اور مجھے قسیہ اور میثرہ سے منع فرمایا۔ ابو بردہ نے حضرت علی سے کہا کہ قسیہ کیا ہے فرمایا کہ ایک کپڑا ہے جو ہمارے ہاں شام یا مصر سے آتا ہے اس میں دھاریاں اور ترنج کی تصویریں ہوتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ میثرہ ایک چیز ہے جسے عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بنایا کرتی ہیں۔

باب ۲۰۵ ما جاء في التختم في اليمين أو اليسار

انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے یا بائیں میں۔

۸۲۴۔ حدثنا أحمد بن صالح نا ابن وهب أخبرني سليمان بن بلال عن شريك عن أبي نمر عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شريك وأخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتختم في يمينه۔

احمد بن صالح، ابن وہب، سلیمان بن بلال، شریک، ابو نمر، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، عبداللہ بن حنین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریک کا بیان ہے کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

٨٢٥- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ فِي يَمِينِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا جاتا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن اسحاق اور اسامہ بن زید نے اپنی اسناد کے ساتھ اسے نافع سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ دائیں دست مبارک میں۔

٨٢٦- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

٨٢٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا يُونُسُ ابْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هٰكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذٰلِكَ۔

محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن عبدالمطلب کو داہنے ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو کہا: یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے یوں ہی دیکھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہ اسی طرح انگوٹھی پہنتے ہوئے اور صرف حضرت ابن عباس ہی نہیں بلکہ وہ ذکر کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مبارک انگشتری کو اسی طرح پہنا کرتے تھے۔

بَابٌ ٢٩٤ مَا جَاءَ فِي الْجَلَاجِلِ۔

گھونگرو کا حکم

٨٢٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا۔

علی بن سہل اور ابراہیم بن حسن، حجاج، ابن جریج، عمر بن حفص، عامر بن عبداللہ، علی بن سہل ابن زبیر کا بیان ہے کہ ان کی ایک مولاۃ حضرت زبیر کی ایک صاحبزادی کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے پیروں میں گھنگرو تھا یا کوئی زیور تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

٨٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نَا رَوْحٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبدالرحمٰن بن حسان انصاری کی مولاۃ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب وہ

ابن حیان الانصاری عن عائشة قالت بینما هي عندها إذ دخل علیها بجاریة وعلیها جلاجل یصوتن فقالت لا تدخلنها علي إلا أن تقطعوا جلاجلها وقالت سمعت رسول الله صلى الله علیه وسلم یقول لا تدخل الملائكة بیتا فیه جرس.

مروی ہے کہ وہ ان کی خدمت میں ایک لڑکی آئی جس نے بجنے والے گھنگرو پہن رکھے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھنگروؤں کو کاٹے بغیر اسے میرے پاس نہ لانا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔

باب ۲۵۹ ما جاء في ربط الأسنان بالذهب.

سونے سے دانت بندھوانے کا بیان

۸۳۰۔ حدثنا موسى بن إسمعیل ومحمد بن عبد الله الخزاعي المعنى قالا أنا أبو الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة أن جده عرفجة بن أسعد قطع أنفه یوم الكلاب فاتخذ أنفا من ورق فأنتن علیه فأمره النبي صلى الله علیه وسلم فاتخذ أنفا من ذهب.

ابو الاشہب نے عبد الرحمن بن طرفہ سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا جان حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناک کلاب کے روز کاٹ دی گئی۔ پس انہوں نے چاندی کی ناک چڑھوالی تو اس سے بدبو آنے لگی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سونے کی ناک چڑھوالی۔

۸۳۱۔ حدثنا الحسن بن علي نا یزید بن هارون وأبو عاصم قالا أنا أبو الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن أسعد بمعناه قال یزید قلت لأبي الأشهب أدرك عبد الرحمن بن طرفة جده عرفجة قال نعم.

عبد الرحمن بن طرفہ نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یزید بن ہارون کا بیان ہے کہ میں نے ابو الاشہب سے پوچھا کہ عبد الرحمن بن طرفہ نے اپنے دادا جان حضرت عرفجہ کو پایا تھا؟ فرمایا، ہاں۔

۸۳۲۔ حدثنا مؤمل بن هشام نا إسمعیل عن أبي الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن أسعد بمعناه.

عبد الرحمن بن طرفہ نے حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ف:- اہل حدیث فرقے کے لوگ تقلید ائمہ کی مخالفت پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں لیکن محدثین کی آڑ سے بھی بڑھ کر تقلید کرتے اور بے خبر لوگوں کو بہکانے کی خاطر اپنی نسبت ان بزرگوں کی جانب کرتے ہیں۔ خیر اس کا حال آج نہیں تو کل میدان حشر میں کھل جائے گا لیکن قیاس پر ان حضرات کا ناک بھوں چڑھانا اور اس کی وجہ سے احناف کو اصحاب الرائے کہنا بیان کیا سمجھا جائے گا کہ امام ابو داؤد نے یہ باب سونے سے دانت بندھوانے کے متعلق قائم کیا جب کہ اس باب کی تینوں حدیثوں میں سے کسی ایک کے اندر سونے سے دانت بندھوانے یا بندھوانے کا ذکر تک نہیں بلکہ سونے کی ناک بنوانے کا حکم ہے اور امام ابو داؤد نے ناک بنوانے پر دانت بندھوانے کو قیاس کیا ہے۔

باب ۲۹۔ ما جاء فی الذہب للنساء

عورتوں کے لیے سونے کا حکم

۸۳۳۔ حدثنا ابن نفیل نا محمد بن سلمۃ عن محمد بن إسحٰق حدثنی یحیی بن عباد عن أبیہ عباد بن عبد اللہ عن عائشۃ قالت قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلیۃ من عند النجاشی أھداھا لہ فیہا خاتم من ذھب فیہ فص حبشی قالت فأخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعود معرضا عنہ أو ببعض أصابعہ ثم دعا أمامۃ بنت أبی العاص بنت ابنتہ زینب فقال تحلی بھذا یا بنیۃ۔

عباد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی نے کچھ زیورات تحفے کے طور پر بھیجے جن میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی۔ جس میں حبشی نگینہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پھیر کر اسے کڑی یا انگشت مبارک کے ساتھ مس کیا۔ پھر امامہ بنت ابو العاص کو بلایا جو آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی تھی اور فرمایا۔ ننھی سی بیٹی! اسے تم پہن لو۔

۸۳۴۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ نا عبد العزیز یعنی ابن محمد عن أسید بن أبی أسید البراد عن نافع بن عیاش عن أبی ھریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من أحب أن یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من ذھب ومن أحب أن یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذھب ومن أحب أن یسور حبیبہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذھب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بھا۔

نافع بن عیاش نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو پسند کرتا ہے کہ اس کے پیارے بچے کو آگ کی بالی پہنا دی جائے تو وہ اسے سونے کی بالی پہنا دے اور جو پسند کرتا ہے کہ اس کے پیارے بچے کو آگ کا طوق پہنایا جائے تو وہ اسے سونے کا طوق (ہنسلی) پہنا دے اور جو یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پیارے بچے کو آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے۔ لیکن تمہارے لیے چاندی ہے اس کے ساتھ کھیلا کرو۔

۸۳۵۔ حدثنا مسدد نا أبو عوانۃ عن منصور عن ربعی بن حراش عن امرأتہ عن أخت لحذیفۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء أما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ أما إنہ لیس منکن امرأۃ تحلی ذھبا تظھرہ إلا عذبت بہ۔

ربعی بن حراش کی اہلیہ محترمہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عورتوں کے گروہ! تمہیں چاندی کے بارے میں کیا ہو گیا ہے؟ تم اس کے زیور کیوں نہیں بناتیں؟ تم میں سے کوئی عورت جس نے زیب و زینت کے لیے سونے کا زیور بنایا ہے مگر اس کی وجہ سے عذاب دی جائے گی۔"

۸۳۶۔ حدثنا موسی بن إسمٰعیل نا أبان ابن یزید العطار نا یحیی أن محمود بن عمرو

محمود بن عمرو انصاری نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

الأنصاري حدثته أن أسماء بنت يزيد حدثته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما امرأة تقلدت قلادة من ذهب قلدت في عنقها مثله من النار يوم القيامة وأيما امرأة جعلت في أذنها خرصا من ذهب جعل في أذنها مثله من النار يوم القيامة.

نے فرمایا: جس عورت نے سونے کا ہار اپنی گردن میں لٹکایا تو قیامت کے روز اسی جیسا آگ کا ہار اس کی گردن میں لٹکایا جائے گا۔ جس عورت نے سونے کی بالیاں اپنے کانوں میں پہنیں تو قیامت کے روز ان جیسی آگ کی بالیاں اس کے کانوں میں ڈالی جائیں گی۔

۸۳۷۔ حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا إسمعيل نا خالد عن ميمون القناد عن أبي قلابة عن معاوية بن أبي سفيان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ركوب النمار وعن لبس الذهب إلا مقطعا.

آخر كتاب الخاتم.

ابو قلابہ نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر جب کہ وہ تھوڑی سی مقدار میں ہو۔

کتاب الخاتم ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

أَوَّلُ كِتَابِ الْفِتَنِ

ذِكْرُ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا

فتنوں کا بیان

٨٣٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ.

ابو وائل سے روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور اس جگہ کوئی بات آپ نے نہیں چھوڑی جو قیامت تک ہوگی مگر وہ بیان فرما دی۔ یاد رکھی جس نے اسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اسے بھول گیا۔ میرے یہ ساتھی اس بات کو جانتے ہیں اور جب ان میں سے کوئی چیز واقع ہوتی ہے تو مجھے بھی یاد آ جاتی ہے جیسے کوئی آدمی کسی کے سامنے بیان کرے پھر وہ دور ہو پھر جب اسے دیکھے تو پہچان لے۔

٨٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ فَرُّوخَ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنٌ لِقَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھی بھول گئے یا جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی فتنے کے سرغنہ کو نہیں چھوڑا جو دنیا کے ختم ہونے تک ہوگا اور اس کے ساتھی تین سو تک پہنچیں گے یا اس سے زیادہ مگر وہ ہمیں نام لے کر بتا دیا اور اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام۔

ف: معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب العالمین نے قیامت تک کے سارے واقعات اور ان کی جزئیات تک بتا دی ہیں جن میں سے بعض کی آپ نے اپنے اصحاب کو بھی خبر دی۔ قیامت تک جتنے فتنہ پرور ہوں گے ان کے سرغنوں کے نام مع ولدیت کے ساتھ آپ کو بتا دیئے گئے تھے۔ لہٰذا آج کوئی ان کے سروں پر خواہ کتنے ہی خوشنما رہنمائی و پیشوائی کے تاج سجے اور ان کے متعلق کتنے ہی خوشنما اور دلکش پروپیگنڈے کرے لیکن میدانِ محشر میں شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان گمراہ گروں اور فتنہ پردازوں کو اپنی امت کے زمرے سے نکال کر یوں جھڑک دیں گے جیسے دودھ سے مکھی کو نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اہلِ حق کے خلاف جتنے فرقے آج نظر آ رہے ہیں ان کے بانیوں سے بڑھ کر فتنہ پرور اور علومِ اسلامیہ کا بدخواہ کون ہوگا۔

...... جنھوں نے امت محمدیہ کی مجموعی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا اور مسلمانوں کے دلوں سے ایمانی قوت کو ختم کرنے کی خاطر اصلاح کے نام پر مقدس شجر اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں اور اپنی تصانیف میں جبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایسے گستاخانہ اور نازیبا کلمات استعمال کیے ہیں کہ ایک طرف سے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر دیا ہے اور قیامت میں ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی بن سلول جیسے بدبخت ان کلمات کو سنیں گے تو وہ بھی حیران رہ جائیں گے کہ امت محمدیہ کے یہ خیر خواہ و پیشوا بننے والے اور بزعم خود آقائے زمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے والے تو ستم ڈھانے میں کہاں تک گئے اور ان کی امت کی بدخواہی میں ابو جہل سے بھی بازی لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان گندم نما جو فروش قسم کے رہنماؤں کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور انہیں آخری سانس تک صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ

ہارون بن عبد اللہ، ابو داؤد حفری، بدر بن عثمان، عامر، ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس امت میں چار فتنے ہوں گے جن کے بعد قیامت ہے۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ

عمیر بن ہانی عنسی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہوئے فتنۂ احلاس کا ذکر فرمایا۔ بتایا کہ وہ بھاگ دوڑ اور لڑائی جھگڑا ہے۔ پھر فتنۂ سراء ہے جو ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو گمان کرے گا کہ وہ میرا اہل بیت ہے حالانکہ وہ میرا نہیں کیونکہ میرے دوست تو پرہیزگار ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کریں گے جیسے کہ پسلی کے اوپر کولہا ہوتا ہے۔ پھر فتنۂ دہیماء ہے جو اس امت میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا کہ ایک طمانچہ اسے نہ مارے پھر جب کہا جائے گا کہ اب فتنہ ختم ہو گیا تو وہ بڑھ جائے گا۔ صبح کے وقت ایک آدمی صاحب ایمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگ دو خیموں میں بٹ جائیں گے۔ ایک خیمے میں نفاق کے بغیر ایمان ہوگا اور دوسرے خیمے میں ایمان کے بغیر نفاق ہوگا۔ جب یہ ہو جائے تو اس روز دجال کا انتظار کرنا یا اس سے اگلے روز تک۔

لَا إِيمَانَ فِيهِ قُلْنَا كَانَ ذَاكِرٌ فَاتُّوا الدَّجَّالَ
مِنْ وَجْهٍ أَوْ مِنْ عَيْنٍ۔

٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ
بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنٍ فُتِحَتْ
تُسْتَرُ أَجْلُبُ مِنْهَا بِغَالًا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ
تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ
قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا
أَمَا تَعْرِفُ هَذَا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ
إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ
عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ
إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ إِنِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ
تَعَالَى أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ السَّيْفُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ قَالَ إِنْ كَانَ
لِلَّهِ تَعَالَى خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ
وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ
بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ
الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ
وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ
وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا
قَالَ ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ۔

٨٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ
قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ

سبیع بن خالد کا بیان ہے کہ میں کوفہ میں پہنچا جس
دن تستر فتح ہوا تھا جہاں سے میں نے خچر لیا تھا۔ پس میں
مسجد میں داخل ہوا تو وہاں کچھ آدمی درمیانے قد کاٹھ کے
کے بیٹھے تھے اور ان میں ایک ایسا آدمی بیٹھا ہوا تھا جو
تمہیں دیکھنے میں اہل حجاز کا ایک فرد معلوم ہوتا۔ میں نے کہا کہ
یہ کون ہے؟ وہ مجھے گھورنے لگے
اور کہا کہ تم انہیں نہیں جانتے جبکہ یہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے
اور میں شر کے متعلق پوچھا کرتا۔ لوگ ان کی طرف غصے سے دیکھنے
لگے۔ فرمایا کہ جس بات سے تم کو یہ ناپسند ہے میں
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا جو خیر اللہ تعالیٰ نے
ہمیں عطا فرمائی ہے اس کے بعد بھی شر ہوگی جیسے پہلے تھی؟ فرمایا
ہاں۔ عرض کی کہ اس سے بچاؤ کیسے ہوگا؟ فرمایا تلوار۔ میں عرض گزار
ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہو جو تمہاری
پیٹھ کوڑے مارے اور تمہارا مال بھی لے لے تب بھی اس کی اطاعت
کرنا ورنہ جنگل کے کسی درخت کی جڑ چبایا کرو یہاں تک کہ مر جاؤ۔ میں عرض
گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر دجال نکلے گا جس کے ساتھ
نہر اور آگ ہوگی جو اس کی آگ میں ڈالا گیا اس کا اجر لازم ہو گیا
اور اس کے گناہ مٹ گئے۔ جو اس کی نہر میں ڈالا گیا اس کے
گناہ مستقل ہو گئے اور اجر ضائع ہوا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر
کیا ہوگا؟ فرمایا یہی تو قیامت کی آمد ہے۔

نصر بن عاصم نے خالد بن خالد یشکری سے اسی حدیث کو
روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں حضرت حذیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا
تو میں نے جب کہا تو فرمایا کہ ایسے لوگ وہ ہوں گے جو جھکڑ

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ السَّيْفِ قَالَ بَقِيَّةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِيْ فِيْ زَمَنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى أَقْذَاءٍ يَقُوْلُ قَذًى وَهُدْنَةٌ يَقُوْلُ صُلْحٌ عَلٰى دَخَنٍ عَلٰى ضَغَائِنَ۔

پر صلح ہوگی اور دلوں میں فساد ہوگا۔ پھر پوری حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قتادہ اسے اس ارتداد پر محمول کیا کرتے تھے جو حضرت ابوبکر کے زمانہ میں ہوا تھا اور تو سب سے یکے گئے۔ قذی وھدنۃ کے معنی ہیں فساد و صلح ہوا اور دل میں کدورت بھرا ہوا ہو۔

۸۲۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِيْ رَهْطٍ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ فَقُلْنَا بَنُو لَيْثٍ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ وَشَرٌّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ فِيْهَا أَوْ فِيْهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَبَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔

نصر بن عاصم لیثی کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم یشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہو؟ ہم نے کہا کہ بنو لیث سے۔ ہم آپ سے حدیث حذیفہ پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کی گئی جو کہ پہلی حدیث ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اے حذیفہ! اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس کے اندر ہے اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ فِيْهَا أَوْ فِيْهِمْ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! الهدنة على الدخن کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر پہلے ہوں گے اس پر نہیں رہیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا جس کی طرف بلانے والے جہنم کے دروازوں پر ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ چباتے ہوئے مر جاؤ تو تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

۸۲۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةً فَاهْرُبْ حَتّٰى تَمُوْتَ

مسدد، عبدالوارث، ابوالتیاح، صخر بن بدر العجلی، سبیع بن خالد نے یہی حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نہیں خلیفہ ملے تو اس سے بھاگ جاؤ یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے اگرچہ تم کسی درخت کی جڑ چباتے ہوئے مر جاؤ اور

فَإِنْ مُتَّ وَأَنْتَ عَاضٌّ ... قَالَ قُلْتُ فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

اس کے آخر میں کہا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اگر کوئی آدمی چاہے کہ اس کی گھوڑی کا بچہ ہو سے تو یہ دے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

۸۳۶ــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قُلْتُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ۔

عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی امام سے بیعت کی اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور دل سے تسلیم کر لیا تو چاہیے کہ بقدر طاقت اس کی اطاعت کرے اگر کوئی دوسرا آدمی اس سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن اڑا دینی چاہیے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنی اور دل نے محفوظ رکھی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے چچا زاد بھائی حضرت معاویہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم ایسا ایسا کریں۔ فرمایا کہ جو بات اللہ کی اطاعت میں ہو اسے مانو اور جس میں اللہ

۸۳۷ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب کی تباہی ہے اس فتنے سے جو نزدیک آگیا ہے جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا وہ نجات پا گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب، جریر بن حازم، عبید اللہ بن عمر، نافع کے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ مسلمان مدینہ منورہ میں محصور کر لیا جائے گا اور سلاح جو ان کی حفاظت کی سرحد نہیں رہے گی۔

۸۳۸ــ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری سے روایت ہے فرمایا کہ سلاح ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک۔

۸۳۹ــ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ

ابو اسماء نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا ہے یا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي تَعَالَى لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ تَعَالَى۔

کہ میرے رب نے زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا ہے۔ پس اس کی مشرقیں اور مغربیں مجھے دکھائی گئی ہیں اور میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹ دی گئی ہے اور مجھے سرخ و سفید یعنی سونے چاندی کے دونوں خزانے عطا فرمائے گئے ہیں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے سوال کیا کہ وہ قحط سالی سے ہلاک نہ ہوں ان کے سوا کوئی دشمن اور مسلط نہ ہو کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے میرے رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب میں فیصلہ کر لیتا ہوں تو میرا فیصلہ تبدیل نہیں ہوتا میں انہیں قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے سوا ان پر کسی دشمن کو ایسا مسلط کروں گا کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دے خواہ وہ زمین کے ہر کونے سے اکٹھے ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے اماموں اور رہبروں کا ڈر ہے جب میری امت میں ایک دفعہ تلوار چل گئی تو قیامت تک نہیں رکے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں سے نہ مل جائیں اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کا ایک حصہ حق پر رہے گا [illegible]

ف: اس حدیث پاک کے اندر سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثوبان کے طور پر پیشین گوئیاں اور علامات بیان فرمائی ہیں جنہیں سن کر اہل ایمان [illegible] لیکن ان کے بعد سے اس وقت تک منافقین [illegible] کی آگ میں جل بھن جاتے ہیں اور آج تک [illegible] کا زبان پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کا ذکر آتے ہی [illegible] کر دیا [illegible] شرک کی [illegible] اس کی جانب [illegible] اور اس طرح [illegible] کرتے ہیں [illegible] شرک [illegible] بہرحال ہم اس حدیث کے جملوں کے بارے میں چند معروضات پیش کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

اولاً: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى

لِیَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا اور مجھے اس کے دونوں مشرق اور دونوں مغرب دکھا دیئے اس حدیث کے مترجم وحید الزمان خان صاحب نے قوسین میں اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے۔ "یعنی مجھے سب زمین دکھلا دی یا سب کا علم دے دیا"۔ اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ (طبرانی، بیہقی، دیلمی، مواہب لدنیہ) یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کے پردے اٹھا دیئے ہیں اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو (سبحان اللہ) سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں (موطا امام مالک مترجم، مطبوعہ لاہور، ص ۱۸۱ — صحیح بخاری مترجم مطبوعہ لاہور، جلد دوم، ص ۲۲۲، ۵۰۳۔ جلد سوم، ص ۵۰۲) — نیز حضور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نمازِ کسوف پڑھاتے ہوئے دستِ مبارک آگے بڑھایا پھر ہٹا لیا۔ صحابۂ کرام کے استفسار پر فرمایا کہ پھلوں سے لدی ہوئی جنت کے درختوں کا ایک گچھا توڑنے لگا تھا مجھے پسند آ گئی تھی نیز میں نے اسی مقام پر آج جنت و دوزخ کو بھی دیکھا ہے (دیکھئے بخاری مترجم، جلد اوّل ص ۱۴۱، جلد سوم، ص ۱۷۱، جلد سوم، ص ۸۱۲) — غرضیکہ اسی طرح بکثرت آیات و احادیث سے یہ حقیقت واضح ہے کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب کی نگاہوں کے سامنے کوئی پردہ نہیں رکھا۔ دوری اور نزدیکی کا سوال اٹھا دیا اور انہیں پوری کائنات کا شاہد بنایا کہ فرش سے عرش تک اور مشرق سے مغرب تک سب ان کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس کے باوجود مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صاحب (المتوفی ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء) نے ۱۳۰۴ھ میں اس مسئلے میں اپنا اور اپنے اکابر کا عقیدہ یوں بیان کیا ہے:

"اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔" (براہین قاطعہ، مطبوعہ دیوبند، ص ۵۵)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) نے تو یوں فرمایا تھا۔ ایں جا اشکال می آرند کہ در بعضے روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ من بندہ ام نمی دانم آنچہ در پس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ (مدارج النبوۃ، مطبوعہ نولکشور، جلد اوّل، ص ۹) یعنی اس جگہ یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں، نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح ثابت نہیں ہوئی — اسی سلسلہ کے متعلق مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری (المتوفی ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء) یوں فرماتے ہیں۔ حَدِيثُ مَا أَعْلَمُ مَا خَلْفَ جِدَارِي هٰذَا قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ لَا أَصْلَ لَهُ۔ (موضوعات کبیر، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ص ۴۰) —

قارئین کرام حیران ہوں گے کہ محبوبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں کا عالم بیان کرنے والی تمام آیتوں اور حدیثوں سے دیوبندی حضرات کے اتنے بڑے مولوی نے آنکھیں بند کر کے ایک بے سند اور بے اصل شبہ کو ان کے خلاف اپنی دلیل کیوں بنایا؟ بات درحقیقت یہ ہے کہ بغضِ رسول کی آگ جن کے دلوں میں بھڑک رہی ہو وہ حضور کے اتنے کمالات کا اقرار بھی نہیں کرنے دیتی جتنے ایک ولی کو حاصل ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بیماری انگریز کی دی ہوئی ہے وہ شانِ مصطفیٰ سے خار کھاتے ہیں اور اس درجہ گستاخی یہاں تک کرتے ہیں کہ مدح انسانی کا اثبات بھی ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے جس عقیدے کی خاطر شانِ مصطفیٰ کے تمام تقاضوں سے آنکھیں بند کر کے محض ایک بے سند اور بے اصل عبارت کا سہارا لیا ان کا وہ دل آزار عقیدہ ان کی سند تبدیل

عبارتوں سے واضح ہے:

۲:- ملک الموت اور شیطان کو یہ وسعت علم دی گئی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اس پر کسی افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس معقول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۳:- شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۵)

۴:- ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر ہو چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ ص ۵۲)

۵:- اولیاء کرام کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا اور ان کو یہ حضوری علم حاصل ہو گا۔ اگر بعض فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرما دے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جاوے (براہین قاطعہ ص ۵۶)

صفحہ ۵۵ پر محیط زمین کا علم حضور کے لیے ثابت کرنا ایک شرک ٹھہرایا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں رہتا اس آخری عبارت میں محیط زمین کا علم اگر اولیاء سے لاکھ گنا حضور کو عطا فرما دیا جائے تو ممکن قرار دے دیا گیا یہ ممکن ہے کہ خدا کسی کو اپنا شریک ٹھہرا لے تو (بانشاء اللہ تعالیٰ کی ہر بار اشد دیکھیے کہ محیط زمین کا علم انبیٹھوی صاحب نے شیطان و ملک الموت کے لیے مان لیا اور وہ بھی نصوص سے ثابت۔ حضرات اولیاء اللہ کے لیے از راہ کشف مان لیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا شرک ہی قرار دیا گویا ان سب کو اللہ تعالیٰ نے بہ مشاورت اپنا شریک ٹھہرا رکھا ہے۔ شریک کرنا صرف حضور کو ٹھہرانا منظور نہیں۔ اب قارئین ذرا بانصاف دیوبندی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) کی چار عبارتیں ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے لکھی ہیں:

۶:- موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا (تحذیر الناس ص ۴)

۷:- سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں (تحذیر الناس ص ۴)

۸:- اس ارشاد سے برملا و عام یہ بات واضح ہے کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور لیکن وہ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں۔ سو جیسے علم سمع اور ہے اور علم بصر اور ہے پر ایں ہمہ قوت عاقلہ اور نفس ناطقہ میں یہ سب علوم مجتمع ہیں ایسے ہی رسول اللہ صلعم اور انبیاء باقی کو سمجھئے۔ پر ظاہر ہے کہ سمع و بصر اگر مدرک عالم ہیں تو بالعرض ہیں وہ مدرک حقیقی اور عالم حقیقی وہ عقل اور نفس ناطقہ ہی ہے۔ اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ صلعم ہیں۔ اور انبیاء باقی اور اولیاء و علماء

گزشتہ و مستقبل اگر علم میں تو بالمعرفۃ میں (تحذیر الناس، ص ۵)

۹۔ حضرت جنید کے ایک مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اسی قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس، ص ۴۴)

موجودہ علمائے دیوبند سے گزارش ہے کہ نانوتوی صاحب کے مذکورہ سراسر غیر اسلامی عقیدے کا قرآن و حدیث کے مطابق ثابت ہو جانا تو ناممکن ہے۔ لیکن آپ حضرات سے اگر ممکن ہو تو عقیدے کو خدا اپنے امام ربانی کے رفیق جانی یعنی نانوتوی صاحب آنجہانی کی مذکورہ چاروں عبارتوں کے مطابق ہی ثابت کر دکھائیے ورنہ:۔

قریب ہے یارو روزِ محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر،
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا،

ثانیاً:۔ رحمتِ دو جہاں کا ارشاد ہے: اُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ۔ یعنی مجھے سرخ و سفید دونوں خزانے عطا فرمائے گئے ہیں۔ نیز زبانِ رسالت ہے: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔ یعنی یہ جان لو کہ زمین کا مالک اللہ ہے اور اس کا رسول۔ (بخاری شریف مترجم جلد سوم، ص ۶۸۴ اور ص ۸۳۵)۔
یعنی حقیقی مالک تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا ساری زمین کا اور کون مالک جیسے سارے سرخ و سفید یعنی سونے چاندی کے آپ مالک بنا دیئے گئے بلکہ قرار دیا۔ اب اس حقیقت کے خلاف یہ دل آزار عبارت دیکھئے:

۱۰۔ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۸۲) حضرت کی بات کو محمدی دربار سے ایک حرف رکھتے ہوئے ذرا عبارت کے تیور دیکھ کر سوچئے کیا خدا بھی یہ تاثر رکھتا ہے کہ کوئی آدمی اپنے علم کے متعلق اظہار خیال کر رہا ہے؟ کیا یہ انداز بیان سو فیصد بغض و عناد پر دلالت نہیں کرتا؟ اے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والو!

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ثالثاً:۔ فرمانِ رسالت ہے: وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ۔ اور میں اپنی امت کے لیے گمراہ گر علماء سے ڈرتا ہوں۔ واقعی جب گندم نما جو فروشوں کو دیکھا ہو گا تو محسوس ہوا ہو گا کہ امت کو سب سے زیادہ نقصان وہی علماء پہنچائیں گے جو رہنماؤں کے لباس میں رہزنی کریں گے۔ یہ ایسے ہی علماء کا تو کرشمہ ہے کہ مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگا کر ایک اسلام کے درجنوں اسلام بنا ڈالے اور مسلمان کہلانے والوں کو آپس میں بھڑا رکھا ہے۔

رابعاً: ارشادِ نبوی ہے۔

یعنی عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا جبکہ میں سب نبیوں سے آخری ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ آپ کے آخری نبی ہونے پر بکثرت آیات و احادیث دلالت کرتی ہیں لیکن ان کے بالمقابل قدایہ متعلق بھی ملاحظہ ہوں

۱۱: ۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (تحذیر الناس، ص ۳)

۱۲: ۔ ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجیے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایانِ شانِ محمدی صلعم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی (تحذیر الناس مطبوعہ لاہور، ص ۹)

۱۳: ۔ غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔" (تحذیر الناس، ص ۱۵)

۱۴: ۔ ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجیے جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس، ص ۳۳)

۱۵: ۔ باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ ماننے قرآن کی تحقیر نعوذ باللہ لازم آئے گی۔ یہ انہیں لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات فقط از راہ بے ادبی نہیں مانا کرتے۔ ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو بجا ہے المرء یقیس علی نفسہ۔ اپنا یہ وطیرہ نہیں۔ نقصانِ شان اور چیز ہے اور خطا و نسیان اور چیز۔ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہوگیا۔ (ص ۳۳)

نانوتوی صاحب نے بتایا کہ خاتمیت کے صحیح معنی تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذہن بھی نہیں پہنچا تھا اور ٹھکانے کی بات نانوتوی صاحب نے بتائی ہے۔ یہ دین کو کھلونا بنانے اور شریعت کا اپریشن کرنے کی المناک مثال نہیں تو اور کیا ہے؟

خامساً: ۔ فرمانِ رسالت ہے۔ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی قیامت تک علمائے حق کی ایک جماعت کے غالب رہنے کی یہ بشارت صحیح بخاری جلد اول، ص ۱۲۸ ۔ جلد دوم، ص ۲۷۲ جلد سوم ص ۱۰۸۲ اور ص ۸۸۵ پر بھی موجود ہے۔ الحمد للہ کہ حق کے وہ علمبردار آج بھی عظیم الشان ہوتے ہیں جن کی بدولت باطل پرستوں کے بڑے بڑے سرغنے بھی۔ بانی علماء کے خدام اور

نعلین برداروں کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے بلکہ کا منظر سامنے

آجاتا ہے۔ رواہ مسند علی ذلک۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثٍ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ۔

محمد بن عوف طائی، محمد بن اسمٰعیل، ان کے والد، ابن عوف، ضمضم، شریح، حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچالیا ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لیے بددعا کرے کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ۔ دوسرے یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرے یہ کہ تم گمراہی پر متفق نہیں ہو گے۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى قَالَ مِمَّا مَضَى۔

محمد بن سلیمان انباری، عبدالرحمن، سفیان، منصور، ربعی بن حراش، براء بن ناجیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس سال تک چلتی رہے گی۔ اگر یہ ہلاک ہوئے تو ہلاکت کے راستے سے ہوں گے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم رہے تو ستر سال تک قائم رہے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ باقی سے یا گزرے ہوئے سے؟ فرمایا کہ گزرے ہوئے وقت سے۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَّةُ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ نزدیک ہو جائے گا، علم گھٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہو جائیں گے، بخل (دلوں میں) ڈال دیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔

پارہ — ۲۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب ۲۹۷ — النھی عن السعی فی الفتنۃ

فساد کی کوشش نہ کی جائے

۸۵۳۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن عثمان الشحام قال حدثنی مسلم ابن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا ستکون فتنۃ یکون المضطجع فیھا خیرا من الجالس والجالس خیرا من القائم والقائم خیرا من الماشی والماشی خیرا من الساعی قال یا رسول اللہ ما تامرنی قال من کانت لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کانت لہ غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ قال فمن لم یکن لہ شیء من ذلک قال فلیعمد الی سیفہ فلیضرب بحدہ علی حرۃ ثم لینج ما استطاع النجاء۔

مسلم بن ابوبکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایسا فتنہ فساد ہوگا جس میں لیٹا ہوا آدمی بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اُن کے ساتھ مصروف رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اُن میں مصروف رہے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں مشغول رہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو؟ فرمایا تو اپنی تلوار لے کر اس کی دھار پتھر پر مارے۔ پھر کوشش کرکے اُن (آپس میں لڑنے والے مسلمانوں) سے بچ نکلے۔

ف۔ جب مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیل جائے تو مسلمان آپس میں دست و گریباں ہو رہے ہوں تو اس وقت فسادات سے حتی الامکان دور رہنا چاہیے۔ فریقین میں سے کسی کی معاونت یا حمایت نہ کرے بلکہ گوشۂ عافیت تلاش کرکے اپنے گھر میں یوں پڑا رہے جیسے گھر کے اندر دوسری چیزیں پڑی رہتی ہیں۔ اس وقت مردانگی اور عافیت اسی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۵۴۔ حدثنا یزید بن خالد الرملی ثنا المفضل عن عیاش عن بکیر عن بسر بن سعید عن حسین بن عبد الرحمن الاشجعی انہ سمع سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث قال فقلت یا رسول اللہ ارایت ان دخل علی بیتی وبسط یدہ لیقتلنی قال فقال رسول

حسین بن عبد الرحمٰن اشجعی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس حدیث کے راوی (حضرت سعد) نے فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر ایسا آدمی (دشمن) مجھے قتل کرنے کے لیے میرے گھر میں گھس آئے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم حضرت آدم کے بیٹے کی طرح نیکی کرنا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کن کخیر ابنی آدم وتلا یزید: لئن بسطت الی یدک لتقتلنی الآیۃ۔

یزید بن خالد نے یہ آیت پڑھی۔ اگر تم نے مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو میں تمہیں قتل کرنے کے لیے میں اپنا ہاتھ بڑھانے والا نہیں ہوں (۵: ۲۸)۔

ف ۔ مقصد و منشا یہ ہے کہ حق و انصاف واضح ہو جانے کے باوجود اگر کسی طرح فتنہ میں مبتلا ہو جائے تو اس شخص کو یہی سمجھنا چاہیے کہ ظلم کو ناپسند کرے لیکن ظلم کا دفعیہ اپنے اوپر نہ لے۔ صبر کے ساتھ ظلم و ستم کو سہا اگرچہ ان کا قتل ہو جائے گا لیکن ظالم جہنم میں لے جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۵۵۔ حدثنا عمرو بن عثمان نا ابی نا شہاب بن خراش عن القاسم بن غزوان عن اسحق بن راشد الجزری عن سالم قال حدثنی عمرو بن وابصۃ الاسدی عن ابیہ وابصۃ عن ابن مسعود قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکر بعض حدیث ابی بکرۃ قال قتلاھا کلھم فی النار قال فیہ قلت متی ذاک یا ابن مسعود قال تلک ایام الھرج حیث لا یامن الرجل جلیسہ قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک الزمان قال تکف لسانک ویدک وتکون حلسا من احلاس بیتک فلما قتل عثمان طار قلبی مطارہ فرکبت حتی اتیت دمشق فلقیت خریم بن فاتک فحدثتہ فحلف باللہ الذی لا الہ الا ھو لسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما حدثنیہ ابن مسعود۔

عمرو بن عثمان، ان کے والد ماجد، شہاب بن خراش، قاسم بن غزوان، اسحاق بن راشد جزری، سالم، عمرو بن وابصہ اسدی ان کے والد وابصہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ پس حدیث ابو بکرہ کے بعض حصے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس میں مرنے والے سب جہنمی ہیں۔ اسی میں کہا۔ میں (وابصہ) عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابن مسعود! یہ کب ہوگا؟ فرمایا کہ ان دنوں میں قتل و قتال ہوگا۔ اس دور کہ کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے سے بھی بے خوف نہیں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو روک لینا اور ایسے پڑے رہنا جیسے تمہارے گھر کی کملی پڑا رہتا ہے۔ جب حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا تو میرے دل میں گھبراہٹ واقع ہوئی اور میں سوار ہو کر دمشق پہنچا اور حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے جیسے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی۔

۸۵۶۔ حدثنا مسدد نا عبد الوارث بن سعید عن محمد بن جحادۃ عن عبد الرحمن بن ثروان عن ھزیل عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیھا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی

مسدد، عبد الوارث بن سعید، محمد بن جحادہ، عبد الرحمن بن ثروان، ہزیل نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے پہلے اندھیری رات کے حصوں جیسے فتنے ہوں گے۔ ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر، شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ اس کے دوران بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور

مؤمنا ويصبح كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشي فيها خير من الساعي فكسروا قسيكم وقطعوا أوتاركم واضربوا سيوفكم بالحجارة فإن دخل على أحد منكم فليكن كخير ابني آدم۔

چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس تم اپنی کمانیں توڑ دینا اور اپنی تانتوں کو کاٹ دینا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار کر توڑ لینا۔ اگر کوئی شخص تم میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو تو حضرت آدم کے اچھے بیٹے کی طرح ہو جانا۔

۸۵۷۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي ثنا أبو عوانة عن رقبة بن مصقلة عن عون بن أبي جحيفة عن عبد الرحمن قال كنت آخذا بيد ابن عمر في طريق من طرق المدينة إذ أتى على رأس منصوب فقال شقي قاتل هذا فلما مضى قال وما أرى هذا إلا قد شقي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مشى إلى رجل من أمتي ليقتله فليقل هكذا فالقاتل في النار والمقتول في الجنة قال أبو داود رواه الثوري عن عون عن عبد الرحمن بن سمير أو سميرة ورواه ليث بن أبي سليم عن عون عن عبد الرحمن بن سميرة قال أبو داود قال لي الحسن بن علي حدثنا أبو الوليد يعني بهذا الحديث عن أبي عوانة وقال هو في كتابي ابن سبرة وقالوا سمرة وقالوا سميرة هذا كلام أبي الوليد۔

عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ کے ایک راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو ایک سر دیکھا جو لٹکایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس کا قاتل بدبخت ہے۔ جب آگے گئے تو فرمایا کہ میرے خیال میں تو اس سے بدبختی دور ہو گئی ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو میرے کسی امتی کو قتل کرنے کے لیے اس کے پاس جائے تو قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری نے عبدالرحمن ابن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے لیث بن ابی سلیم نے عون نے عبدالرحمن بن سمیرہ سے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حسن بن علی نے کہا کہ ابوالولید نے اس حدیث کو ابو عوانہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میری کتاب میں وہ ابن سبرہ ہے جبکہ بعض لوگوں نے سمرہ اور بعض نے سمیرہ کہا ہے۔ یہ ابوالولید کا کلام ہے۔

۸۵۸۔ حدثنا مسدد ثنا حماد بن زيد عن أبي عمران الجوني عن المشعث بن طريف عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر قلت لبيك يا رسول الله وسعديك فذكر الحديث قال فيه كيف أنت إذا أصاب الناس موت يكون

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! تعمیل ارشاد کے لیے حاضر ہوں۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ لوگوں کو موت گھیرے گی اور قبر والا گھر بھی اس وقت ایک غلام کے عوض ملے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں یا جو میرے لیے

الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ قَالَ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا آخُذُ سَيْفِي فَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي قَالَ فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرِ الْمُشَعَّثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

اللہ اور اس کا رسول فرمائیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر لازم ہے یا فرمایا کہ صبر کرنا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابوذر! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تعمیل ارشاد کے لیے حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم احجار الزیت نامی مقام کو خون سے بھرا ہوا دیکھو گے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول جو میرے لیے حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ اپنے اہل و عیال میں چلے جانا تمہارے لیے ضروری ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی تلوار لے کر اسے اپنے کندھے پر نہ رکھ لوں۔ فرمایا کہ پھر تو لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھے رہنا۔ میں نے عرض کی کہ اگر کوئی شخص میرے گھر میں بھی آ گھسے؟ فرمایا کہ اگر تلوار کی چمک ڈرائے تو اپنے منہ پر کپڑا ڈال لینا تاکہ وہ تمہارے اور اپنے گناہوں کو سمیٹ لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حماد بن زید کے سوا اس حدیث میں مشعث کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔

۸۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ۔

ابوکبشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تمہارے سامنے اندھیری رات کے حصوں جیسا فتنہ ہے، اس میں صبح کو کوئی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ بیٹھنے والا اس میں کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں کمبلوں کی طرح ہو جانا۔

۸۶۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ابراہیم بن حسن مصیصی، حجاج بن محمد، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر، ان کے والد ماجد حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے

الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَيْمُ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا.

ہم نے سنا کہ خوش بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا، سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے لاتعلق رہا۔ جس نے تاہم پھنس جانے پر صبر کیا تو وہ قابل ستائش ہے۔

باب ٢٩٩ فِي كَفِّ اللِّسَانِ.

زبان کو روکے رکھنے کا بیان

٨٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ.

عبدالملک بن شعیب بن لیث، ابن وہب، لیث، یحییٰ بن سعید، خالد بن ابو عمران، عبدالرحمٰن بن بیلمانی، عبدالرحمٰن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو بہرہ، گونگا اور اندھا ہوگا۔ جو اس کے نزدیک جائے گا۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔

٨٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْأَعْجَمِ.

زیاد نامی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک فتنہ آئے گا جو عرب کو گھیرے گا جو اس میں مارے جائیں گے دوزخی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے بڑھ کر فتنہ انگیزی ہوگی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ثوری، لیث، طاؤس نے اعجم سے (یعنی مذکورہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے)۔

ف: جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں ٹکرا رہے ہوں یا ایک دوسرے کے خلاف انتقامی کارروائیوں کی تیاری میں مشغول ہوں تو ایسے وقت کسی کی حمایت یا مخالفت میں زبان کھولنا اس کی حمایت یا مخالفت میں تلوار چلانے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ فساد کے مواقع پر حتی الامکان زبان کو قابو میں رکھنا مفید اور بیان بازی سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایسے وقت کے چند الفاظ حالات کو خراب سے خراب تر اور سنگین کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

٨٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ زِيَادٌ سِيمِينُ كُوشْ.

محمد بن عیسیٰ بن طباع نے عبداللہ بن عبدالقدوس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ زیاد کے کان سفید تھے۔

بَابٌ ۳ - الرُّخْصَةِ فِي التَّبَدِّي فِي الْفِتْنَةِ

فساد کے وقت جنگلوں میں چلے جانے کی اجازت

۸۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو صعصعہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جنہیں چراتا ہوا وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر پھرے گا۔ اپنے دین کو بچانے کی خاطر آبادیوں سے بھاگ گیا ہوگا۔

ف: فتنہ و فساد کے وقت اپنی گزر اوقات کا معمولی سا ذریعہ پیدا کر کے جنگلوں اور پہاڑوں میں جا رہنا گویا گوشۂ عافیت میں پناہ لینا ہے۔ فتنہ کے وقت نہ کسی کا مال و جان محفوظ رہتا ہے اور نہ دین و ایمان۔ بہتر یہی ہے کہ ایسے موقع پر کوئی پناہ گاہ تلاش کرے اور کچھ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم فتنہ پردازوں سے اپنا دین بچا لے۔ افسوس! ہر فتنہ گزشتہ کے پرفتن دور سے آج تک بڑے بڑے فتنے اٹھائے گئے۔ کتنے ہی دین و ایمان کے رہزنوں کے سروں پر تاج رہبری سجائے گئے، جن کے حقیقی خدوخال کو عوام الناس دیکھ نہ سکے۔ ظاہری تقدس پر فریفتہ ہو کر بڑے سادہ لوح مسلمان اپنے دین و ایمان کا بیڑا غرق کر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتنہ بازوں کے شر سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر استقامت نصیب فرمائے، آمین۔

بَابٌ ۴ - النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ

فساد کے وقت لڑنے کی ممانعت

۸۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ يَعْنِي فِي الْقِتَالِ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

احنف بن قیس کا بیان ہے کہ میں لڑائی میں شامل ہونے کی غرض سے نکلا تو مجھے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو قاتل ہے لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ اس نے بھی اپنے ساتھی (قاتل) کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

۸۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بِاِسْنَادِهٖ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، معمر، ایوب نے حسن سے اپنی اسناد کے ساتھ مختصر طور پر اسے معناً روایت کیا۔

باب ۳ فی تعظیم قتل المؤمن

۸۶۷ - حدثنا مؤمل بن الفضل الحرانی نا محمد بن شعیب عن خالد بن دهقان قال کنا فی غزوة القسطنطینیة بذلقیة فاقبل رجل من اهل فلسطین من اشرافهم وخیارهم یعرفون ذلک له یقال له هانئ بن کلثوم بن شریک الکنانی فسلم علی عبد الله بن ابی زکریا وکان یعرف له حقه قال لنا خالد فحدثنا عبد الله بن ابی زکریا قال سمعت ام الدرداء تقول سمعت ابا الدرداء یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل ذنب عسی الله ان یغفره الا من مات مشرکا او مؤمن قتل مؤمنا متعمدا فقال هانئ بن کلثوم سمعت محمود بن الربیع یحدث عن عبادة بن الصامت انه سمعه یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من قتل مؤمنا فاعتبط بقتله لم یقبل الله منه صرفا ولا عدلا قال لنا خالد ثم حدثنا ابن ابی زکریا عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لا یزال المؤمن معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح وحدث هانئ بن کلثوم عن محمود بن الربیع عن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله سواء۔

۸۶۸ - حدثنا عبد الرحمن بن عمرو عن محمد بن مبارک قال نا صدقة بن خالد او غیره قال قال خالد بن دهقان سألت یحیی بن یحیی الغسانی عن قوله اعتبط بقتله قال الذین یقاتلون فی الفتنة فیقتل

مومن کو قتل کرنے کا گناہ

خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ غزوہ قسطنطنیہ کے وقت ہم ذلقیہ نامی مقام پر تھے کہ فلسطین والوں میں سے ایک شخص آیا جو وہاں کے شرفاء اور معززین سے تھا۔ لوگ اس کے مقام سے واقف تھے اور کہتے ہانی بن کلثوم بن شریک کنانی کہا جاتا تھا۔ اس نے عبداللہ بن ابو زکریا کو سلام کیا اور وہ ان کا مرتبہ شناس تھا۔ خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابو زکریا، ام الدرداء، حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امید ہے کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے سوائے اس کے جو شرک کی حالت میں مرا یا کسی مومن نے دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا۔ ہانی بن کلثوم کا بیان ہے کہ محمود بن ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مومن کو قتل کیا پھر اس قتل کو درست سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔ خالد کا بیان ہے کہ ابن ابو زکریا نے حضرت ابو درداء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ہمیشہ صالح اور سبکدوش رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرے۔ جب حرام خون کرے تو اس کا ہاتھ سست ہو جاتا ہے اور حدیث بیان کی ہانی بن کلثوم، محمود بن ربیع، حضرت عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کی طرح۔

عبدالرحمن بن عمرو، محمد بن مبارک، صدقہ بن خالد یا کوئی دوسرا، خالد بن دہقان کا بیان ہے کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے فرمان رسالت "اعتبط بقتلہ" کے متعلق دریافت کیا تو جواب دیا کہ اس کے متعلق فرمایا ہے جو فتنہ کے وقت لڑتے ہیں پس ایک شخص دوسرے کو قتل کرے تو سمجھے کہ اس نے

أَحَدُهُمْ فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى فَلَا يَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالَى يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ قَالَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الْآيَةَ قَالَ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ فَذَكَرْتُ هَذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فِي

درست کیا ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے اس گناہ پر استغفار نہ کرے۔

مجاہد بن عوف نے خارجہ بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی جگہ پر (اس مقام پر) کہتے سنا کہ آیت۔ اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا (۴: ۹۳) یہ سورۃ الفرقان کی آیت۔ اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور ناحق اس جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ (۲۵: ۶۸) کے چھ ماہ بعد نازل فرمائی گئی تھی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب سورۃ الفرقان کی آیت۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہیں کرتے اور کسی جان کو قتل کرتے ہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ (۲۵: ۶۸) آخر تک اتری تو مکہ کے مشرک کہنے لگے ہم نے اس جان کو قتل کیا جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت کی ہے اور بے حیائی کے کام کیے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے (۲۵: ۷۰) یہ انہی کے متعلق ہے۔ فرمایا کہ سورۃ النساء کی آیت۔ اور جو کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (۴: ۹۳) یہ اس مسلمان کے متعلق ہے جو احکام اسلام کو جانتے ہوئے کسی صاحب ایمان کو دانستہ قتل کرے تو وہ جہنمی ہے اور اس کی توبہ نہیں ہے۔ میں نے مجاہد سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ مگر جو نادم ہوا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ واقعہ کو روایت کرتے ہوئے الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ کے متعلق فرمایا کہ یہ مشرکین میں سے

الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ قَالَ أَهْلُ الشِّرْكِ قَالَ وَنَزَلَ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ۔

مسلمان کے متعلق حکم نازل فرمایا۔ اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے (۳۹:۵۳)۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

مغیرہ بن نعمان نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا۔ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا والے حکم کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ هِيَ جَزَاؤُهُ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ فَعَلَ۔

سلیمان تیمی نے ابو مجلز سے ارشاد ربانی ۔۔ اور جو کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے ۔۔ کے متعلق روایت کی کہ اگر اللہ تعالٰی چاہے تو اس کے ایسے فعل سے درگزر فرمائے گا۔

باب ۳۰۰۔ مَا يُرْجَىٰ فِي الْقَتْلِ۔

قتل ہو جانے کے بعد امید مغفرت

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا فَقُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ أَدْرَكَتْنَا هَٰذِهِ لَتُهْلِكَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلَ قَالَ سَعِيدٌ فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا۔

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اس کی شدت بیان فرمائی۔ ہم یا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر وہ ہماری موجودگی میں آیا تو ہمیں ہلاک کر ڈالے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا قتل ہو جانا ہی تمہیں کفایت کرے گا۔ سعید کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ قتل کر دیئے گئے تھے۔

۸۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِي هَٰذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ۔ آخِرُ كِتَابِ الْفِتَنِ۔

عثمان بن ابو شیبہ، کثیر بن ہشام مسعودی، سعید بن ابو بردہ، ان کے والد ماجد نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت ایسی ہے جس پر رحم فرمایا گیا ہے۔ اس کے لیے آخرت کا عذاب نہیں ہے بلکہ دنیا میں اس کے لیے عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہے۔ کتاب الفتن ختم ہو گئی۔

اَوَّلُ كِتَابِ الْمَهْدِيِّ

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا وُهَيْبٌ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا اِلٰى اِثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوْا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا زُهَيْرٌ نَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ زَادَ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ اَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا ثُمَّ يَكُوْنُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْهَرْجُ۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ فِطْرٍ الْمَعْنٰى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ

حضرت امام مہدی کا بیان

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے اور ہر ایک پر اُمت کا اتفاق ہوگا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کچھ اور سنا لیکن میں سمجھ نہ سکا۔ والد محترم سے گزارش کی کہ کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا رسالت مآب نے بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ یہ دین بارہ خلفا تک برابر غالب رہے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تکبیر کہی اور خوب نعرہ لگایا۔ پھر آپ نے آہستہ آواز سے کچھ فرمایا۔ میں والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ابا جان حضور نے کیا فرمایا؟ فرمایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔ جب آپ کاشانۂ اقدس کی طرف لوٹے تو قریش حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ پھر قتل و قتال ہوگا۔

مسدد، عمر بن عبید — محمد بن العلاء، ابو بکر ابن العیاش — مسدد، یحییٰ، سفیان — احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن موسیٰ، زائدہ — احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن موسیٰ، فطر، عاصم، زر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا کی زندگی کا ایک دن بھی باقی رہ گیا۔ زائدہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالےٰ اسے دراز کر دے گا۔ یہاں تک کہ مجھ سے یا میرے اہل بیت

عن زِرٍّ عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدنيا إلا يوم قال زائدة لطوّل الله ذلك اليوم حتى يبعث رجلا مني أو من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي زاد في حديث فطر يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال في حديث سفيان لا تذهب أو لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال أبو داود لفظ عمر وأبي بكر بمعنى سفيان.

سے ایک آدمی کو اٹھائے گا جو میرا ہم نام ہوگا اور اس کے باپ کا نام وہی ہوگا جو میرے والد ماجد کا ہے۔ فطر کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ حدیث سفیان میں فرمایا کہ نہیں جائے گی یا دنیا ختم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ عرب کا مالک وہ شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے اور میرا ہم نام ہوگا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عمر بن عبید اور ابو بکر بن عیاش کے الفاظ بھی معناً سفیان جیسے ہیں۔

۸۸۰- حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا الفضل بن دكين ثنا فطر عن القاسم بن أبي بزة عن أبي الطفيل عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر إلا يوما لبعث الله رجلا من أهل بيتي يملؤها عدلا كما ملئت جورا.

ابو الطفیل نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زمانے کی زندگی سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تب بھی اللہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے فرد کو کھڑا کرے گا جو میرے اہل بیت سے ہوگا اور زمین کو انصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

۸۸۱- حدثنا أحمد بن إبراهيم ثنا عبد الله بن جعفر الرقي ثنا أبو المليح الحسن بن عمر عن زياد بن بيان عن علي بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من عترتي من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر وسمعت أبا المليح يثني على علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا.

احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جعفر رقی، ابو الملیح حسن بن عمر، زیاد بن بیان، علی بن نفیل، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ عبد اللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے ابو الملیح کو علی بن نفیل کی تعریف کرتے اور اچھا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

۸۸۲- حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ثنا عمران القطان عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي مني

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی مجھ سے ہوں گے جو کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔ زمین کو عدل وانصاف سے

أَهْلِ الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ۔

یعنی بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ وہ سات سال حکومت کریں گے۔

صالح ابو الخلیل کے ایک دوست سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف واقع ہوگا تو اہل مدینہ سے ایک شخص مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ جائے گا تو اہل مکہ سے کچھ لوگ ان کے پاس آئیں گے اور انہیں امامت کے لیے نکالیں گے جبکہ وہ ناخوش ہوگا۔ پس حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ شام سے اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے جب لوگ ایسا دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے جتھے حاضر ہو کر بیعت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قریش سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو بنی کلب کا بھانجا ہوگا۔ وہ ایک لشکر بھیجے گا مگر یہ لوگ ان پر غالب آئیں گے۔ جو کلب کی فوج ہوگی اس پر افسوس ہے جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شامل نہ ہوا۔ پس مال تقسیم کر دیا جائے گا اور لوگوں میں تمہارے نبی کی سنت جاری کر دی جائے گی۔ اسلام اپنے پاؤں جما لے گا۔ پس وہ سات سال رہنے کے بعد وفات پائیں گے اور مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔ — امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہشام سے بعض نے نو سال اور بعض نے سات سال روایت کیے ہیں۔

فائدہ۔ احادیث مطہرہ کے مطابق امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل سنت و جماعت کے بہت بڑے بزرگ اور خروج دجال کے وقت امت محمدیہ کی قیادت اور امیدوں کا مرکز ہوں گے۔ بعض لوگوں نے ان کے متعلق جو عقیدہ گھڑ رکھا ہے کہ وہ حضرت حسن عسکری کے ہاں سن ۲۵۵ھ میں پیدا ہو چکے تھے ان کو بارہویں امام ماننے کے بعد مسلمانوں سے ڈر کر غار سرمن رای میں جا چھپے ہیں اور قیامت کے نزدیک ظہور فرمائیں گے۔ یہ ان کی من گھڑت اور فرضی قصہ ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا سید احمد رضا بریلوی صاحب (المتوفی ۱۳۴۰ھ) رسالہ جات امام مہدی کی آمد کے متعلق لکھنے کے رد میں لکھے گئے اور موصوف

کے دست راست یعنی مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء) نے انہیں جو صراط مستقیم کتاب میں صاحب وحی و عصمت بتایا اور امامت کے نام سے جو بے بنیاد اور مضحکہ خیز بیانات سپرد قلم کیے وہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے سامراجی فرنگی کی شعبدہ بازی تھی۔ جب یہ سامراجی منصوبہ بالاکوٹ کی سرزمین میں دفن ہو گیا تو چند حضرات نے وہاں اپنا اڈہ باری رکھ قائم کر لیا اور اپنے کاروبار کو چلانے نیز (صراط مستقیم کی روشنی میں) سید صاحب کو بچا دکھانے کی غرض سے ان کی غیوبت کا مسئلہ روافض کی طرح گھڑ لیا۔ بلکہ بعض حضرات نے تو سید صاحب سے ملاقات اور کلام کرنے کے فرضی قصے بھی گھڑے اور انہیں کتابی شکل دے دی۔ یہ محض شیطانی ہتھکنڈے ہیں جن کا حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ ہاں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خروج دجال سے پہلے ضرور پیدا ہوں گے۔ وقت آنے پر وقت کے ابدال و اقطاب انہیں پہچان لیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ احادیث صحیحہ میں آپ کے کارناموں کی تفاصیل آئی ہیں اور فضائل و کمالات وارد ہوئے ہیں۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ تِسْعَ سِنِيْنَ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ۔

ہمام نے قتادہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے نو سال کہا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ معاذ کے سوا اور حضرات نے بھی ہشام سے نو سال روایت کیے ہیں۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَا أَبُو الْعَوَّامِ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مُعَاذٍ أَتَمُّ۔

ابن المثنیٰ، عمرو بن عاصم، ابو العوام، قتادہ، ابو خلیل، عبد اللہ بن حارث، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے بلکہ سابقہ یعنی معاذ بن ہشام کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِمْ وَلٰكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ حُدِّثْتُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لشکر کے دھنس جانے کو روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جو جبراً اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو اس کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ ان کے ساتھ ہی دھنس جائے گا لیکن قیامت کے روز اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ہارون بن مغیرہ، عمرو بن ابی قیس، شعیب بن خالد، ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسن کی جانب دیکھتے ہوئے فرمایا۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے

صلى الله عليه وسلم يشبهه في الخُلُق ولا يشبهه في الخَلْق ثم ذكر قصة يملأ الأرض عدلاً وقال هارون حدثنا عمرو بن أبي قيس عن مطرف بن طريف عن أبي الحسن عن هلال بن عمرو قال سمعت عليا كرم الله وجهه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحارث ابن حراث على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ أو يمكن لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله صلى الله عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره أو قال إجابته.

آخر كتاب المهدي

اسم گرامی پر ہوگا۔ وہ تخلیق میں نہیں بلکہ اخلاق میں حضور سے مشابہت رکھے گا۔ پھر زمین کو انصاف سے بھر دینے کا ذکر فرمایا۔ ہارون، عمرو بن ابو قیس، مطرف بن طریف، ابو الحسن، ہلال بن عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کو حارث بن حراث کہا جائے گا۔ اس کے آگے منصور نامی ایک شخص ہوگا۔ جو آل محمد کو تسلط یا ٹھکانہ دے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قریش نے جگہ دی تھی۔ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہوگا یا فرمایا کہ اس کا حکم ماننا واجب ہوگا۔ کتاب المہدی ختم ہوئی۔

أَوَّلُ كِتَابِ الْمَلَاحِمِ

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ

۸۸۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ۔

جنگوں کا بیان

سو سالہ عرصے کا بیان

سلیمان بن داؤد مہری، ابن وہب، سعید بن ابو ایوب، شراحیل بن یزید معافری، ابو علقمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے سرے پر ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے لیے اس کے دین کو درست کر دیا کرے گا۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عبدالرحمٰن نے ابو شریح اسکندرانی سے اور تجاوز نہیں کیا شراحیل سے آگے۔

ف۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے اس دین کو قیامت تک باقی رکھنے کی خاطر یہ نظام قائم فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سرے پر کم از کم اپنے ایک ایسے بندے کو ضرور کھڑا کرتا ہے جو اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں کے باعث دین کا نائب اور مظہرِ اتم ہوتا ہے۔ وہ اپنے دور میں دین کے چہرے پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو صاف کر کے دین کے چہرے کو نکھار دیتا ہے۔ ایسے شخص کو اصطلاحِ شرعیہ میں مجدد کہتے ہیں۔ شریعتِ مطہرہ میں بدکاری اور بدعت و تفریق کرنے والے خواہ کتنے ہی افراد ہوں، خواہ وہ علم و فضل کے کتنے ہی بلند بانگ دعوے کر رہے ہوں، خواہ مسلمان کتنے ہی افراد انہیں آسمانِ علم کے شمس و قمر تسلیم فرمانے والے ہی کیوں نہ پیدا ہوں لیکن مجدد کے سامنے ان کے تمام مزعومہ دلائل تارِ عنکبوت کی طرح گرد نابود ہو کر رہتے چلے جاتے ہیں۔ وہ چونکہ حق و صداقت کا مظہر اور دینِ برحق کا بے باک ترجمان ہوتا ہے اس لیے وہ مسلمانوں کی برحق جماعت اور ناجی گروہ میں ہی ہوتا ہے۔ وہ اسلام کی بے غرض تصویر یعنی مذہب اہلسنت و جماعت کا اپنے دور میں محافظ و علمبردار ہوتا ہے اور یہی وہ سرمایۂ قیمت ہے جس کی حفاظت کے لیے ہر صدی میں مجدد بھیجے جاتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے علاوہ باقی تمام جماعتیں اور فرقے گمراہ ہیں جنہوں نے مقدس تحریرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی تھگلیاں لگائی ہوئی ہیں۔ لہٰذا اہلسنت و جماعت کے علاوہ گمراہ گروہوں میں جس طرح آج تک نہ کوئی ولی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اسی طرح ان کی کسی جماعت میں آج تک کوئی مجدد ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ناجی گروہ اہلسنت و جماعت کے علاوہ مسلمانوں کا ہر فرقہ گمراہ، بددین اور اسلام کا بدخواہ ہے کیونکہ ایک جانب وہ اسلام میں بعض غلط عقائد و نظریات کو شامل کرتا اور بعض اسلامی عقائد و نظریات کو خلافِ اسلام ٹھہراتا ہے تو دوسری جانب مسلمانوں کی اصلی جماعت سے نکل کر اپنا علیحدہ فرقہ اور گروہ بنا کر مسلمانوں کی مجموعی طاقت کو گھٹاتا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ بجز فرقِ باطلہ اپنے علم و فضل اور صداقت و حقانیت کے تمام تر دعاوی کے باوجود وقت آنے پر ہمیشہ دشمنانِ اسلام کے آلۂ کار اور سچے مسلمانوں کے لیے مارِ آستین ہی ثابت ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے آج تک کے ہر اہم واقعے کو گہرائی میں جھانک کر دیکھا جائے تو ہر واقعے کی تہ میں اسلام کے انہی گندم نما جو فروش بھیڑیوں

اندھیر و دور سے منحوس چہرے نظر آئیں گے۔ ورنہ حالات مجدد بجائے گمراہ گروں میں کیسے پیدا ہو سکتا ہے جبکہ وہ تو ایسے ہی تمام نجات رہنماؤں کی کارگزاریاں کو زیر زمین دفن کرنے کے لیے آتا ہے۔ اب ہم گزشتہ چودہ صدیوں کے مجددین کی اجمالی فہرست پیش کرتے ہیں۔

پہلی صدی:۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ١٠١ھ / ٧٢٠ء)

دوسری صدی:۔ (١) امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٢٠٤ھ / ٨١٩ء)

(٢) امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٢٠٤ھ / ٨١٩ء)

تیسری صدی:۔ (١) امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٣٢٤ھ / ٩٣٦ء)

(٢) امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٣٣٣ھ / ٩٤٤ء)

(٣) امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٣١٠ھ / ٩٢٣ء)

(٤) امام ابوجعفر طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٣٢١ھ / ٩٣٣ء)

چوتھی صدی:۔ امام ابوحامد الاسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٤٠٦ھ / ١٠١٦ء)

پانچویں صدی:۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٥٠٥ھ / ١١١١ء)

چھٹی صدی:۔ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٦٠٦ھ / ١٢١٠ء)

ساتویں صدی:۔ امام تقی الدین ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٧٠٢ھ / ١٣٠٢ء)

آٹھویں صدی:۔ (١) حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٨٠٦ھ / ١٤٠٤ء)

(٢) امام سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٨٠٥ھ / ١٤٠٣ء)

(٣) امام شمس الدین جزری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٨٣٣ھ / ١٤٢٩ء)

نویں صدی:۔ (١) خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٩١١ھ / ١٥٠٥ء)

(٢) امام شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٩٠٢ھ / ١٤٩٧ء)

دسویں صدی:۔ (١) محدث کبیر علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١٠١٤ھ / ١٦٠٦ء)

(٢) علامہ شمس الدین بن شہاب رملی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ســھ / ســء)

گیارھویں صدی:۔ (١) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١٠٣٤ھ / ١٦٢٤ء)

آپ حضرت گیارھویں صدی بلکہ دوسرے ہزار سالہ دور کے بھی مجدد تھے۔ اس امتیاز کے باعث اگر آپ کو مجدد اعظم کہا جائے تو بجا ہے۔

(٢) خاتم المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١٠٥٢ھ / ١٦٤٢ء)

بارھویں صدی:۔ (١) سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١١١٨ھ / ١٧٠٧ء)

(٢) امام محمد عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١١٢٢ھ / ١٧١٠ء)

(٣) امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١١٤٣ھ / ١٧٣١ء)

تیرھویں صدی:۔ (١) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١٢٣٩ھ / ١٨٢٣ء)

(۱) شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء)

(۲) علامہ سید محمد امین بن عمر عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ء)

چودھویں صدی کے مجدد (۱) امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء)

(۲) محقق دوراں، علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۲ء)

ہم نے اس فہرست میں صرف ان حضرات کا نام پیش کیا ہے جن کے مجدد ہونے پر اکثر بزرگوں کا اتفاق ہے۔ یہ مذکور سب کے سب اسلام کی قوت علمیہ (علمائے کرام)، قوت حاکمہ (سلاطین اسلام) سب کی سرپرست قوت روحانیہ ہوتی ہے یعنی حضرات اولیاء اللہ۔ طبقہ اسلامیہ کے اندر اولیاء اللہ کا وجود اسی طرح ہے جیسے جسم کے اندر روح۔ اسی لیے بلاشبہ رشد و ہدایت عالم دین نے آج تک سنبھالا ہے اور قیامت تک بآواز بلند یہی کہتے رہیں گے۔

مولوی محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۳۰۔ ما یذکر من ملاحم الروم

۸۸۸۔ حدثنا النفیلی نا عیسی بن یونس نا الاوزاعی عن حسان بن عطیۃ قال مال مکحول وابن ابی زکریا الی خالد بن معدان وملت معھم فحدثنا عن جبیر بن نفیر قال قال لی جبیر انطلق بنا الی ذی مخمر رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیناہ فسالہ جبیر عن الھدنۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم صلحا امنا فتغزون انتم وھم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اھل النصرانیۃ الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقہ فعند ذلک تغدر الروم وتجمع للملحمۃ۔

۲ تا ام شمس تبریزی [illegible] دستخط

رومی معرکوں کا بیان

نفیلی، عیسیٰ، اوزاعی، حسان بن عطیہ کا بیان ہے کہ مکحول اور ابن ابو زکریا دونوں خالد بن معدان کی جانب روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔ جبیر بن نفیر نے کہا کہ ہمارے ساتھ حضرت ذی مخمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلیے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی ہیں۔ ہم حاضر ہو گئے تو جبیر نے صلح کے متعلق دریافت کیا۔ ارشاد ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم رومیوں سے صلح کرو گے ان کے ساتھ مل کر تم اپنے پیچھے والے دشمن سے لڑو گے۔ پس تم فتح اور مال غنیمت پا کر سلامت رہو گے۔ پس لوٹتے وقت ایک ٹیلے والے میدان میں ٹھہرو گے۔ پس نصاریٰ میں سے ایک شخص صلیب اٹھا کر کہے گا کہ صلیب غالب ہو گئی۔ پس مسلمانوں میں سے ایک شخص کو غصہ آجائے گا اور وہ اسے دھکا دے گا۔ اس پر رومی عہد شکنی کر کے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اپنی فوجوں کو جمع کر لیں گے۔

۸۸۹۔ حدثنا مؤمل بن الفضل الحرانی قال نا الولید قال نا ابو عمرو عن حسان ابن عطیۃ ھذا الحدیث وزاد فیہ ویثور المسلمون الی اسلحتھم فیقتتلون فیکرمھم اللہ

ابو عمرو نے حسان بن عطیہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اس میں یہ بھی کہا: مسلمان جلدی سے اپنے ہتھیار سنبھالیں گے اور لڑنے لگیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے باعث عزت سے سرفراز فرمائے گا۔

تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى۔

ولید نے اس حدیث کو یوں بیان کیا ہے کہ حکیم، حضرت ذی مخبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے روح اور یحییٰ بن حمزہ اور بشر بن بکر نے اوزاعی سے عیسیٰ بن یونس کی طرح۔

بَابٌ ٣ فِي أَمَارَاتِ الْمَلَاحِمِ۔

لڑائی جھگڑوں کی نشانیاں

٨٩٠ ـ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ۔

عباس عنبری، ہاشم بن قاسم، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، ان کے والد ماجد، مکحول، جبیر بن نفیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت المقدس کی آبادی یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جنگوں کا پیدا ہونا ہے اور جنگوں کے پیدا ہونے میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا نکلنا ہے۔ پھر اپنا دست مبارک روایت کرنے والے کی ران یا کندھے پر مار کر فرمایا۔ یہ اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم بیٹھے ہو یعنی حضرت معاذ بن جبل کا ران یا بیٹھنا۔

بَابٌ ٤ فِي تَوَاتُرِ الْمَلَاحِمِ۔

لڑائی جھگڑوں کا تواتر

٨٩١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔

عبداللہ بن محمد نفیلی، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابو مریم، ولید بن سفیان غسانی، یزید بن قطیب سکونی، ابو بحریہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑا فتنہ، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینوں کام سات مہینے کے اندر اندر ہو جائیں گے۔

٨٩٢ ـ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

ابن ابو بلال نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فتنہ عظیم اور فتح مدینہ کے درمیان چھ سال کا وقفہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عِيسٰى۔

سے ہے اور ساتویں سال میں دجال ملعون نکلے گا۔
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حدیث عیسیٰ کی نسبت یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۰ ـ فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ۔

مسلمانوں پر اقوام عالم کا غلبہ

۸۹۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ نَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔

ابو عبد السلام نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ دیگر اقوام تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے کھانا کھانے والے بھرے ہوئے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ کیا اُن دنوں ہماری قلت کے باعث ہوگا؟ فرمایا بلکہ ان دنوں تم اکثریت میں ہو گے لیکن ایسے بیکار ہو گے جیسے سمندر کی جھاگ۔ اللہ تعالٰی تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارے رعب کو نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا۔ سائل عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! بزدلی کیا ہے؟ فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔

ف۔ آج ہماری حالت بالکل وہی ہے جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یعنی قیامت تک کے واقعات کو دیکھنے والی آنکھوں سے دیکھ کر دی۔ ہم اس وقت دنیا میں اسّی کروڑ یا ایک ارب ہیں لیکن اپنا ہے نہیں اور ہر طرف سے کافروں کے شکنجے میں مجبور و معذور ہوتے چلے ہیں۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں نے چند روزہ دنیا حاصل کرنے اور آرام و راحت سے زندگی گزارنے کی خاطر اپنا سب کچھ غیر مسلموں کے سپرد کر رکھا ہے جس کے باعث ساری ملت اسلامیہ بظاہر بے جان محض ہو کر رہ گئی ہے۔ اللہ تعالٰی ہمارے سربراہوں کو اسلام کی محبت اور ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کے جذبات عطا فرمائے تاکہ مسلمانوں کو اُن کا کھویا ہوا مقام پھر حاصل ہو جائے۔

ہاں دکھا دے یا الٰہی پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

بَابٌ ۳۱ ـ فِي الْمَعْقِلِ مِنَ الْمَلَاحِمِ۔

جھگڑوں کے وقت قیام گاہ

۸۹۴ ـ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ نَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ

جبیر بن نفیر نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی کے روز مسلمانوں کے مورچے غوطہ نامی مقام میں ہوں گے جو اس شہر کے ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے اور شام کے شہروں میں وہ بہترین

يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ۔

شہر ہے۔۔۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی بواسطہ ابن وہب، ابن حازم، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ منورہ کے اندر محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرحد سلاح نامی مقام سے آگے نہیں ہوگی۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحُ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ۔

احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، زہری نے فرمایا کہ سلاح ایک مقام ہے خیبر کے نزدیک۔

باب ۳۰۹ ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَلَاحِمِ

جنگوں سے فتنے پیدا ہونا

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ نَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا۔

عبدالوہاب بن نجدہ، اسمٰعیل۔۔۔ ہارون بن عبداللہ، حسن بن سوار، اسمٰعیل، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر طائی، ہارون نے اپنی حدیث میں کہا کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا کہ ایک تلوار ان پر اپنوں کی ہو اور ایک ان کے دشمنوں کی۔

باب ۳۱۰ فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ۔

ترکوں اور حبشہ والوں کو چھیڑنے کی ممانعت

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ نَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ۔

عیسیٰ بن محمد رملی، ضمرہ، شیبانی، محررین فرد ابوسکینہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اہل حبشہ اور ترکوں کو چھوڑ دیا کرو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں (یعنی جب تک وہ تم سے جنگ نہ کریں ان سے جنگ نہ کرنا)۔

باب ۳۱۱ فِي قِتَالِ التُّرْكِ۔

ترکوں سے لڑنا

٨٩٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا يَعْقُوبُ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ۔

قتیبہ، یعقوب اسکندرانی، سہیل بن ابو صالح، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں۔ اس قوم کے چہرے چوڑی ڈھال جیسے ہیں اور وہ بالوں کا لباس پہنیں گے۔

٨٩٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ السَّرْحِ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

قتیبہ اور ابن سرح وغیرہ، سفیان، زہری، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ابن سرح نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم سے نہ لڑو جو چھوٹی آنکھوں اور چپٹی ناکوں والے ہیں، ان کے چہرے چوڑی ڈھال جیسے ہیں۔

٩٠٠۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى نَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوقُونَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث ہے: "تم چھوٹی آنکھوں والی قوم یعنی ترکوں سے لڑو گے"۔ میں فرمایا کہ تم انہیں تین دفعہ دھکیلو گے، یہاں تک کہ انہیں جزیرۂ عرب سے باہر نکال دو گے۔ پہلی دفعہ کے دھکیلنے میں بھاگنے والے بچ جائیں گے۔ دوسری دفعہ کچھ بچیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسری دفعہ ان کی جڑ ہی کٹ جائے گی یا جو کچھ فرمایا۔

بَابٌ فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ۔

بصرہ کا ذکر

٩٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي نَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قَالَ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي

مسلم بن ابو بکرہ نے اپنے والد ماجد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے کچھ لوگ ایک نیچی جگہ میں اتریں گے جس کو لوگ بصرہ کہیں گے اور وہ دریائے دجلہ کے پاس ہے۔ اس پر پل ہوگا۔ اس میں باشندوں کی کثرت ہوگی اور وہ مہاجرین

بِغَائِطٍ يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُونُ عَلَيْهَا جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ ابْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ۔

کا شہر ہوگا۔ ابن یحییٰ نے ابو معمر سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ آخری زمانے میں بنو قنطوراء آئیں گے جن کے چوڑے چہرے اور چھوٹی آنکھیں ہوں گی۔ وہ دریا کے کنارے خیمہ زن ہو جائیں گے۔ ادھر شہر کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ بیلوں کی دُموں اور زمینوں سے وابستہ ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔ دوسرا گروہ اپنی جانیں بچانے کے لیے کافر ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے اہل و عیال کو پیچھے رکھ کر جانوں پر کھیل جائے گا وہ شہید ہیں۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا مُوسَى الْحَنَّاطُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ أَوِ الْبُصَيْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

موسیٰ بن انس بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس، لوگ شہر آباد کرتے رہتے ہیں لہٰذا اُن میں سے ایک شہر ہے جس کو بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے۔ اگر تم وہاں سے گزرو اور اس میں داخل ہو جاؤ تو اس کے سباخ، اس کے کلا، اس کے بازار اور اس کے والیوں کے دروازے سے بچتے رہنا۔ تم اس کے جنگل کو اختیار کرنا کیونکہ شہر میں زمین کے اندر دھنسنا، پتھروں کا برسنا ہوگا اور زلزلے آئیں گے۔ ان میں سے کچھ لوگ رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر ہو جائیں گے۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولَ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي

ابراہیم بن صالح بن درہم کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حج کے ارادے سے گئے تو ایک آدمی نے ہم سے کہا:- کیا تمہارے ایک طرف ابلّہ نامی بستی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا۔ تم میں سے کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ مسجد عشار میں میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ اس کا ثواب ابوہریرہ کے لیے ہے۔ میں نے اپنے

أبا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول إن الله يبعث من مسجد العشار يوم القيامة شهداء لا يقوم مع شهداء بدر غيرهم. قال أبو داود هذا المسجد مما يلي النهر.

سنا ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مسجد عشار سے ایسے شہید اٹھائے گا کہ شہدائے بدر کے سوا کوئی ان کے ساتھ کھڑا نہ ہوگا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ وہ مسجد دریا کے کنارے ہے۔

باب ٣١٢ ذكر الحبشة

حبشیوں کا ذکر

٩٠٤ - حدثنا القاسم بن أحمد البغدادي ثنا أبو عامر عن زهير بن محمد عن موسى بن جبير عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتركوا الحبشة ما تركوكم فإنه لا يستخرج كنز الكعبة إلا ذو السويقتين من الحبشة.

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حبشیوں کو چھوڑے رہو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں کیونکہ خانۂ کعبہ کے خزانے کو نہیں نکالے گا مگر چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی۔

باب ٣١٣ أمارات الساعة

قیامت کی نشانیاں

٩٠٥ - حدثنا مؤمل بن هشام حدثني إسماعيل عن أبي حيان التيمي عن أبي زرعة قال جاء نفر إلى مروان بالمدينة فسمعوه يحدث في الآيات أن أولها الدجال قال فانصرفت إلى عبد الله بن عمرو فحدثته فقال عبد الله لم يقل شيئا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أول الآيات خروجا طلوع الشمس من مغربها أو الدابة على الناس ضحى فأيتهما كانت قبل صاحبتها فالأخرى على أثرها قال عبد الله وكان يقرأ الكتب وأظن أولهما خروجا طلوع الشمس من مغربها.

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ کچھ لوگ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس گئے اور انہوں نے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ حدیث بیان کی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ایسا تو نہیں فرمایا، ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اولین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یا دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگوں کے پاس آنا ہے۔ ان میں سے ایک کا ظہور پہلے ہوگا اور دوسری کا اس کے فوراً بعد۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا جو کتب سابقہ کی پڑھا کرتے تھے کہ میرا خیال ہے ان دونوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا پہلے واقع ہوگا۔

٩٠٦ - حدثنا مسدد وهناد المعنى قال مسدد ثنا أبو الأحوص قال ثنا فرات القزاز عن عامر بن واثلة وقال هناد عن أبي الطفيل عن حذيفة بن أسيد الغفاري قال كنا قعودا

ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ دیوار میں بیٹھے قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ ہماری آوازیں بلند ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

نتذاكر في ظل غرفة لرسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكرنا الساعة فارتفعت أصواتنا
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن تكون
أو لن تقوم حتى تكون قبلها عشر آيات طلوع
الشمس من مغربها وخروج الدابة وخروج
يأجوج ومأجوج والدجال وعيسى ابن مريم
والدخان وثلاث خسوف خسف بالمغرب
وخسف بالمشرق وخسف بجزيرة العرب
وآخر ذلك تخرج نار من اليمن من قعر
عدن تسوق الناس إلى المحشر.

فرمایا:۔ قیامت نہیں ہوگی یا قائم نہیں ہوگی جب تک پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں یعنی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا، دجال اور حضرت عیسیٰ بن مریم کا آنا، دھواں اور تین جگہ زمین میں دھنسا ہو گا۔ ایک خسف مغرب میں، دوسرا مشرق میں اور تیسرا جزیرۂ عرب میں اور اس کے بعد ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو عدن کی گہرائی سے ہانکتی ہوئی جمع ہونے کی جگہ پر پہنچا دے گی۔

ف:۔ اس حدیث میں قیامت کی کئی نشانیاں مذکور ہوئی ہیں جو عذاب کی صورت میں ظاہر ہوں گی آخر میں تین جگہ سے زمین دھنسے گی اور اس کے بعد یمن میں عدن کی گہرائی سے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو ہانک کر ملک شام کی طرف لے جائے گی۔ علامہ وحید الزمان خان صاحب نے اس عذاب کے بارے میں یہ مضحکہ خیز وضاحت کی ہے۔ شاید مراد یہ ہے کہ عدن سے شام تک ریل جاری ہو گی۔ شاید موصوف نے بالا تحریر یعنی سر سید احمد خاں علی گڑھی کی تقلید میں یہ وضاحت کی ہو کیونکہ ریل کا جاری ہونا عذاب نہیں ہے اور نہ ریل کسی کو زبردستی ہانک کر لے جاتی ہے۔

ـــ خار کو گل اور گل کو خار جو چاہے کرے ؛ تو نے جو چاہا کیا، اے یار جو چاہے کرے

٩٠٧۔ حدثنا أحمد بن أبي شعيب الحراني
ثنا محمد بن الفضيل عن عمارة عن
أبي زرعة عن أبي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى
تطلع الشمس من مغربها فإذا طلعت
ورآها الناس آمن من عليها فذاك حين
لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من
قبل أو كسبت في إيمانها خيرا الآية.

ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو زمین پر بسنے والے سارے ہی ایمان لے آئیں گے اور اس وقت کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان کے باعث کوئی نیک کام نہ کیا ہو۔

باب ۳۱۵ حسر الفرات عن كنز۔

فرات سے خزانہ نکلنا

٩٠٨۔ حدثنا عبد الله بن سعيد الكندي
حدثني عقبة بن خالد السكوني ثنا عبيد الله
عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن
عاصم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى

عبداللہ بن سعید کندی، عقبہ بن خالد سکونی، عبیداللہ، خبیب بن عبدالرحمٰن، حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ دریائے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

فرات سونے کا خزانہ اگل دے گا۔ لہٰذا جو وہاں موجود ہو تو اس میں سے ذرا بھی نہ لے۔

٩٠٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔ وہ (دریائے فرات) سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

بَابُ ٣١٦ خُرُوجِ الدَّجَّالِ

دجال کا نکلنا

٩١٠- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا أَعْلَمُ مِنْهُ أَنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ وَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے حضور کا یہ ارشاد اچھی طرح یاد ہے کہ دجال کے ساتھ پانی کا دریا اور آگ کی نہر ہوگی۔ جس کو تم دیکھو گے کہ آگ ہے اسے پانی پاؤ گے۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے۔

٩١١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا كَافِرًا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا جو کانا اور بہت جھوٹا ہوگا۔ آگاہ رہو وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب تعالیٰ کانا نہیں ہے اور بیشک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (دست قدرت سے) کافر لکھا ہوا ہوگا۔

٩١٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ك ف ر۔

محمد بن مثنیٰ، محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کی کہ ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔

٩١٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا

شعیب بن حبحاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا کہ ہر مسلمان اُسے پڑھ سکے گا۔

الحديث بقراءة كل مسلم۔

۹۱۴۔ حدثنا موسى بن اسمعيل ناجرير ناحميد بن هلال عن ابي الدهماء قال سمعت عمران بن حصين يحدث قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع بالدجال فلينأ عنه فوالله ان الرجل لياتيه وهو يحسب انه مؤمن فيتبعه مما يبعث به من الشبهات او لما يبعث به هكذا قال۔

ابو دہماء نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دجال کے متعلق سنے تو چاہیے کہ اس سے دور بھاگے کیونکہ جو اس کے پاس جائے گا اور اپنے مومن ہونے کا گمان کرتا ہو وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا کیونکہ وہ ایسے ہی شبہات کے ساتھ بھیجا ہوگا یا جن شبہات میں ڈالنے کے لیے وہ بھیجا گیا ہوگا۔

۹۱۵۔ حدثنا حيوة بن شريح نا بقية حدثني بحير عن خالد بن معدان عن عمرو بن الاسود عن جنادة بن ابي امية عن عبادة بن الصامت انه حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني قد حدثتكم عن الدجال حتى خشيت ان لا تعقلوا ان المسيح الدجال رجل قصير افحج جعد اعور مطموس العين ليس بناتئة ولا جحراء فان البس عليكم فاعلموا ان ربكم ليس باعور قال ابوداؤد عمرو بن الاسود ولي القضاء۔

جنادہ بن ابو امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی باتیں بتلائی ہیں کہ تمہاری عقل میں نہ آنے کا خطرہ لاحق ہونے لگا۔ بیشک دجال پست قد، ٹیڑھی ٹانگوں والا، گھنگریالے بالوں والا، کانا اور برابر آنکھوں والا ہوگا۔ نہ اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں گی اور نہ اندر دھنسی ہوئی۔ اگر تمہیں ان باتوں میں شک ہو تو خوب یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے جبکہ وہ کانا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عمرو بن اسود قاضی رہے تھے۔

۹۱۶۔ حدثنا صفوان بن صالح الدمشقي المؤذن نا الوليد نا ابن جابر حدثني يحيى بن جابر الطائي عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن النواس بن سمعان الكلابي قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال فقال ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم فمن ادركه منكم فليقرأ عليه بفواتح سورة الكهف فانها جواركم من

عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال نکلے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس پر حجت قائم کروں گا۔ اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنی طرف سے حجت قائم کرے اور میرے بعد بھی اللہ ہر مسلمان کا وارث ہے۔ جو تم میں سے اسے پائے تو سورۂ الکہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے کیونکہ یہ اس کے فتنے کا بچاؤ ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ وہ زمین میں کتنی دیر رہے گا؟ فرمایا چالیس روز۔ پہلا دن سال کی

وَجَنْبَيْهِ، قُلْنَا: وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؟ قَالَ: لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ.

طرح، دوسرا مہینے کی طرح اور تیسرا ہفتے کی طرح ہوگا۔ باقی دن تمہارے ہی دنوں جیسے ہوں گے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو دن سال کی طرح ہوگا، کیا اُس میں ایک رات دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں بلکہ اندازے سے ہر نماز کا وقت مقرر کر لینا۔ پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی سفید مینارے کے پاس نازل ہوں گے اور باب لد کے پاس پا کر اُسے قتل کریں گے۔

ف:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو دجال کی تمام نشانیاں بتا دی تھیں اور اُس زمانے کے تمام حالات و واقعات کا پورا نقشہ صحابہ کرام کے سامنے کھینچ کر رکھ دیا تھا جیسا کہ کتب احادیث و سیر میں مذکور ہے۔ جس طرح قیامت کی حضور نے اپنے اصحاب کو حتمی تاریخ نہیں بتائی کیونکہ بتلانے کی اجازت نہ تھی، اسی طرح خروج دجال کی حتمی تاریخ کا تعین بھی نہیں فرمایا گیا، ہاں قیامت کی اُس سے پہلی اور پچھلی تمام نشانیوں کو ذکر فرما دیا گیا۔ اسی کے باوجود ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا شبہ ظاہر کرنا عدم علم کی بنا پر نہیں تھا کیونکہ وہ بڑے دجال کی طرح کانا نہیں تھا اور نہ اُس کے پاس فریب دینے کے وہ اسباب و ذرائع تھے جن کے متعلق آپ نے بتا رکھا تھا کہ دجال کے پاس یہ کچھ ہوگا بلکہ یہ شبہ اپنی اُمت کو چھوٹے بڑے دجال سے خبردار رہنے اور اُن کے مکر و فریب سے بچانے کی غرض سے تھا کیونکہ اُمت محمدیہ کو گمراہ کرنے کے لیے کم و بیش تیس دجال پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی انہیں تیس دجالوں میں سے ایک دجال و کذاب تھے۔ موصوف نے اپنی بڑی محنت کا طوق پہن کر اور بحیثیت برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی اور شرارت کے تحت فریب گڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ سارے دجالوں اور گمراہ گروں کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ و مامون رکھے، آمین یا الٰہ العالمین۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ مِثْلَ مَعْنَاهُ.

عیسیٰ بن محمد، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبد اللہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا اور نمازوں کا ذکر بھی معناً اُسی طرح فرمایا۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا هَمَّامٌ نَا قَتَادَةُ نَا سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ

معدان نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیتیں زبانی یاد کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہشام دستوائی نے قتادہ سے اسی طرح روایت کی مگر اس میں کہا ہے کہ جو سورۃ الکہف کی آخری آیتیں زبانی یاد کرے۔ اور شعبہ نے بھی سورۃ الکہف کا آخری

سُورَةِ الْكَهْفِ وَقَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ۔

٩١٩۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔

ختم کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اور اُن یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ اُن کا سرخی و سفیدی کے درمیان ہے۔ یعنی محسوس ہوگا جیسے اُن کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ اُن کے سر کو تری پہنچی نہیں ہوگی۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لیے لڑیں گے، صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کر دے گا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ پس مسلمان اُن پر نماز پڑھیں گے۔

بَابٌ ١٣ فِي خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ۔

٩٢٠۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا الدَّجَّالُ أَخَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ۔

جاسوسی کا بیان

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے تمیم داری کی بات نے روکے رکھا جو انہوں نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کی کہ وہ ایک سمندری جزیرے میں ایک عورت کے پاس پہنچا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا تو کون ہے؟ عورت نے کہا کہ میں جاسوسی کرنے والی ہوں۔ اس محل کی طرف جاؤ۔ میں گیا تو ایک آدمی اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا۔ وہ طوق اور زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین اور آسمان کے درمیان پھڑک رہا تھا۔ میں نے کہا۔ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ کیا اُمیوں کے نبی کا ظہور ہو گیا ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ اس نے کہا کہ لوگوں نے اُن کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا کہ اطاعت کی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔

٩٢١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلِّمَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ نَا عَامِرُ ابْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَأَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرَةُ الشَّعَرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي هٰذَا الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَهُمْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ نماز جمع کرنے والی ہے۔ پس میں نکل آئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ تبسم ریزی فرماتے ہوئے ارشاد ہوا کہ ہر شخص اُسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کس لیے اکٹھا کیا ہے! لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ یہاں جمع کیا ہے کہ تمیم الداری نصرانی تھے۔ چنانچہ بیعت کی، مسلمان ہوئے اور ایک ایسی بات بیان کی جو اس بات سے مطابقت رکھتی ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتائی ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس افراد کے ساتھ سمندری جہاز میں سوار ہوئے۔ سمندر کی موجیں مہینہ بھر اُن سے کھیلتی رہیں اور سورج غروب ہونے کے وقت وہ ایک جزیرے سے جا لگے۔ پھر وہ کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں موٹی دُم اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا۔ لوگوں نے کہا۔ تیری خرابی ہو، تُو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ تم ایک آدمی کے پاس اس بُت خانے میں جاؤ، کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شائق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اس نے ہمارے سامنے اس شخص کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں وہ شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک کہ اس بت خانے میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسی مخلوق ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ سختی سے جکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے باندھے ہوئے تھے۔ آگے حدیث بیان کی۔ اس نے بیسان کی کھجوروں، زغر کے چشمے اور نبی اُمّی کے متعلق ان سے

وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مَرَّتَيْنِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ قَالَتْ حَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

پوچھا۔ اور کہا کہ میں دجال ہوں اور عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے دو مرتبہ نہیں نہیں کہا اور دو دفعہ دست اقدس سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھا ہے اور آگے اسی حدیث بیان کی۔

٩٢٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ نَا الْمُعْتَمِرُ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ ابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ غَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مِسْوَرٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ۔

عامر کا بیان ہے کہ مجھے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی اور پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے حالانکہ اس روز سے پہلے آپ جمعۃ المبارک کے سوا جلوہ افروز نہیں ہوا کرتے تھے۔ پھر وہی مذکورہ واقعہ بیان کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن صدران بصری ہیں، ابن مسور کے ساتھ ڈوب گئے تھے اور ان میں سے یہ (ابن صدران) کے سوا کوئی سلامت نہیں بچا تھا۔

٩٢٣۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّهُ بَيْنَمَا أُنَاسٌ يَسِيرُونَ فِي الْبَحْرِ فَنَفِدَ طَعَامُهُمْ فَرُفِعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْزَ فَلَقِيَتْهُمُ الْجَسَّاسَةُ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَ امْرَأَةٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا قَالَتْ فِي هٰذَا الْقَصْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَسَأَلَ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالَ هُوَ الْمَسِيحُ فَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ قَالَ شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَائِدٍ قُلْتُ فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَإِنْ مَاتَ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَسْلَمَ قَالَ وَإِنْ أَسْلَمَ قُلْتُ فَإِنَّهُ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز بر سر منبر فرمایا۔ کچھ لوگ سمندری سفر کر رہے تھے کہ ان کا کھانا ختم ہو گیا۔ پس تو انہیں ایک جزیرہ دکھائی دیا گیا۔ پس وہ روٹی کی تلاش میں نکلے تو انہیں ایک جساسہ ملی۔ میں (ولید) نے ابو سلمہ سے پوچھا کہ جساسہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت ہے جو اپنی کھال اور سر کے بال کھینچتی ہے۔ جساسہ نے کہا کہ اس محل میں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ اس (دجال) نے بیسان کی کھجوروں اور زغر کے چشمے کے متعلق پوچھا۔ راوی نے کہا کہ وہی دجال ہے۔ ابو سلمہ نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث میں ایک بات اور تھی جو میں بھول گیا۔ فرمایا کہ حضرت جابر نے شہادت دے کر روایت کی کہ یہ ابن صائد تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو مر چکا۔ فرمایا اگرچہ مر گیا ہو۔ میں نے عرض کی کہ وہ تو مسلمان ہو گیا تھا۔ فرمایا اگرچہ مسلمان ہو گیا ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو مدینہ منورہ میں داخل ہوا تھا۔ فرمایا

قَدْ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَاِنْ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ۔ اگرچہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا ہو۔

ف۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ابن صیاد وغیرہ یہود کو دجال ہونے کا شبہ کرنا یہی وجہ تھی کہ آپ تیس دجال سے ڈرتے تھے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ذکر کیا ہے۔ بلکہ اسی یقین کی بنا پر کہا تھا کہ ابن صیاد بھی تیس دجالوں میں سے ایک تھا اور یہی آپ کا یقین تھا کہ جس بڑے دجال کی آپ نے خبر دی تھی ابن صیاد وہ ہرگز نہیں تھا کیونکہ وہ کانا تھا، دائیں کی وہ شکل و شباہت تھی جو حدیثوں میں آپ نے بیان فرمائی اور دائیں کے ساتھ مکر و فریب کے وہ ذرائع تھے جن سے آپ نے صحابہ کرام کو پہلے ہی خبردار کر رکھا تھا۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس غرض سے تھا کہ مسلمان ہر چھوٹے بڑے دجال و کذاب سے خبردار رہیں اور اس کے مکر و فریب سے بچنے کی پوری کوشش کریں۔ اسی لیے تو ابن ابی عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے سوال کیے کہ ابن صائد کے بڑے دجال ہونے کی نفی کر رہے تھے لیکن حضرت جابر نے اس کے تیس دجالوں میں سے ہونے کی نفی نہیں کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۱۳۔ خَبَرِ ابْنِ الصَّائِدِ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَائِدٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئَةً وَّخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ

ابن صیاد کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں سمیت جن میں حضرت عمر بھی تھے، ابن صائد کے پاس سے گزرے جو بنی مغالہ کے قلعے کے پاس لڑکوں میں کھیل رہا تھا۔ کیونکہ وہ بھی لڑکا تھا۔ اسے پتہ نہ لگا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا دست مبارک مارا۔ پھر فرمایا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول محمد ہوں؟ ابن صائد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تمہارے پاس کیا آتا ہے؟ کہا کہ میرے پاس سچا اور جھوٹا آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تمہارا معاملہ گڈمڈ ہو گیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں بتانے کے لیے ایک بات دل میں سوچتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لیے سوچا۔ ابن صیاد نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دور ہو جاؤ، تم اپنے اندازے سے

فَاضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ يَعْنِي الدَّجَّالَ وَإِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ۔

سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکو گے اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل میں کوئی بھلائی نہیں۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ۔

قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: خدا کی قسم مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ ابن صیاد ایک دجال ہے۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِاللَّهِ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم کھا کر یہ بات کہتے ہوئے دیکھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ تو فرمایا کہ میں نے حضرت عمر کو اس بات پر اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس بات سے منع نہ فرمایا نہ اس بات کا انکار کیا۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، سالم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ واقعہ حرہ کے وقت ابن صیاد ہم سے گم ہو گیا۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى۔

عبیداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، علاء، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال نکل آئیں۔ ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس کذاب و دجال نکل آئیں۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا
دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ۔

٩٣٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ
جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبِيدَةُ
السَّلْمَانِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ فَقُلْتُ
لَهُ أَتَرَى هَذَا مِنْهُمْ يَعْنِي الْمُخْتَارَ فَقَالَ عَبِيدَةُ
أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرُّؤُوسِ۔

بَابُ ٣١٩ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ۔

٩٣١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ
نَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ
أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ
كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا
اتَّقِ اللهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ
ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ
يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا
ذَلِكَ ضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ
ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِلَى قَوْلِهِ
فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ
الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ
عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول کے متعلق جھوٹ بولے گا۔

عبداللہ بن جراح، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے عبیدہ سلمانی سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ میں (ابراہیم) عرض گزار ہوا کہ کیا آپ کے خیال میں مختار بھی ان میں سے ہے؟ عبیدہ نے فرمایا۔ بلکہ وہ تو سرغنوں میں سے ہے۔

امر و نہی کا بیان

ابو عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلا نقص جو بنی اسرائیل میں آیا وہ یہ تھا کہ ایک آدمی جب دوسرے آدمی سے ملتا تو کہتا۔ اللہ سے ڈرو اور جو برا کام تم کرتے ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے۔ پھر جب اگلے روز ملتا تو اُسے منع نہ کرتا کیونکہ کھانے پینے اور بیٹھنے میں اس کے ساتھ شریک ہو جاتا تھا۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اچھے دلوں کو برے دلوں سے ملا دیا۔ پھر فرمایا۔ لعنت کیے گئے بنی اسرائیل کے کافر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبان پر (...)۔ پھر فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ تم ضرور اچھی باتوں کا حکم دو گے اور بری باتوں سے ضرور روکو گے۔ اور ظالم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر حق کی جانب ایسا جھکاؤ گے جو جھکانے کا حق ہے اور اسے حق پر ٹھہراؤ گے جیسا کہ ٹھہرانے کا حق ہے۔

ف:- مسلمانوں کی حالت اسی وقت تک قابلِ رشک رہتی ہے جب تک وہ ایک دوسرے کو اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے روکتے رہتے ہیں۔ جب اس فریضے سے سبکدوش ہو بیٹھے اور برائیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں تو وہی حالت ہوتی ہے جو آج ہماری ہے کہ اقوامِ عالم کی نگاہوں میں سامانِ تضحیک ہو کر رہ گئے ہیں۔ مسلمانوں کے تمام ملکوں میں غیر اسلامی قوانین نافذ ہیں۔ تمام برائیاں حکومتوں کے زیرِ سایہ ہو رہی ہیں اور ہر جگہ لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ عدالتوں کے نام سے انصاف بک رہا ہے۔ [illegible] کے پھیلنے میں بد فعلی پھیلی ہوئی ہے۔ رشوت، سود اور بدکاری گویا ہمارے کاروبار کے ارکانِ ثلاثہ

ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایمانی غیرت کا ہر جگہ جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ نہ کوئی آگے بڑھ کر روکنے والا ہے نہ کوئی اس بے راہ روی پر ٹوکنے والا ہے۔ علماء حضرات جنہوں نے نمائش کو ذریعہ اداکاری بنا رکھا تھا وہ حکومتوں کا قرب حاصل کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں تو صوفیائے کرام ایسے مواقع پر بے راہ روی کے بپھرے ہوئے سیلاب کا رخ پھیر دیا کرتے تھے وہ اپنے ملک کی بارگاہوں میں پہنچ چکے اور ان کی گدیوں پر اکثر و بیشتر ایسے حضرات بیٹھے ہیں جو نذرانے وصول کرنے اور دعائے خیر فرما دینے سے آگے اور کچھ نہیں۔ ملک و قوم کس راہ پر جا رہے ہیں؟ اس بات سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور اس پر سوچنے کی ضرورت اور فرصت کیونکہ وہ حضرات تو شب و روز اپنی روحانی ترقی میں مصروف اور قصر ولایت کی منزلوں کو سر کرنے میں کوشاں ہیں۔ کاش! اللہ تعالیٰ اس ملت اسلامیہ کے بچوں خیر خواہوں اور سرپرستوں یعنی علمائے اسلام، مشائخ عظام اور صوفیائے کرام کو جسم ہدایت اور صورت عطا فرمائے کہ یہ قوم مسلم کی دستگیری فرمائیں۔ بھولے ہوئے سبق انہیں یاد کروائیں اور انہیں حریف شیطان کا راستہ بتائیں۔ ورنہ اس وقت تو ہم نے اپنا مقدر یہ بنا لیا ہے۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ (١٤:٣)

اور جو رسول کا خلاف کرے اس کے بعد کہ ہدایت اس کے لیے ظاہر ہو چکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اسے اُدھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پہنچنے کی۔

٩٣٢۔ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ نَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ زَادَ أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ۔

ابو عبیدہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے ساتھ فرمایا۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بعض کے دلوں کو دوسرے بعض کے دلوں سے ملا دے گا، پھر تم پر بھی لعنت کرے گا جیسے ان (بنی اسرائیل) پر لعنت کی تھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے علاء بن مسیب، عبداللہ بن مرہ، سالم افطس، ابو عبیدہ نے حضرت عبداللہ سے اور روایت کیا ہے اسے خالد طحان، علاء، عمرو بن مرہ نے ابو عبیدہ سے۔

٩٣٣۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو اور دوسرے موقع پر چسپاں کر دیتے ہو۔ "تمہارے لیے اپنی جانوں کی فکر ضروری ہے۔ جو گمراہ ہوا تو نقصان نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو" (١٠٥:٥) خالد سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگ جب ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا يُوْشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ رَوَاهُ كَمَا قَالَ خَالِدٌ أَبُوْ أُسَامَةَ وَجَمَاعَةٌ وَقَالَ شُعْبَةُ فِيْهِ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ.

عذاب میں گرفتار کرے۔ عمرو نے ہُشیم سے روایت کی کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں لیکن روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے لوگ انہیں نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں عذاب میں گرفتار کرے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے جیسے خالد، ابو اسامہ اور ایک جماعت کے مطابق شعبہ نے اس میں کہا۔ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں اور ایسا کرنے والوں کی کثرت ہو۔

ف: اگر لوگ ظلم کرنے سے اور بُرے کام کرنے والوں کو بُرے کام کرنے سے روکنے والے نہ رہیں تو ساری قوم عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے اور نیک آدمی بھی بُروں کے ساتھ ہی پس جاتے ہیں۔ آج جبکہ مسلمانوں کی حالت سراسر غیر اسلامی ہو چکی اسلامی شعائر اور اصولوں سے کھلے عام بغاوت ہو رہی ہے تو نیکیوں کی ذمہ داری بہت بڑھ چکی ہے۔ ملک و ملت کا درد رکھنے والوں کی آزمائش کا وقت ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے وقت میں ہر ایک اپنی صلاحیت کو بروئے کار لا کر اصلاحِ احوال کی پوری کوشش کرے کیونکہ اسی میں ہم سب کی بھلائی اور دارین کی کامیابی ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

٩٣٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوْتُوْا.

حضرت جریر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی قوم ایسی نہیں کہ اس میں گناہ کیے جاتے ہوں اور وہ انہیں روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں تو مرنے سے پہلے انہیں اللہ کا عذاب پہنچ جاتا ہے۔

٩٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأٰى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ وَمَرَّ فِيْهِ

محمد بن علاء اور ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، اسمٰعیل بن رجاء، اُن کے والد ماجد، ابو سعید، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو تم میں سے بُرا کام ہوتا ہوا دیکھے اور ہاتھ سے اُسے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو اپنے ہاتھ سے روکے۔ ہناد نے باقی حدیث قطع کر دی اور باقی حدیث میں ابن العلاء نے کہا۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان ہی سے سہی۔ اگر زبان

اِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهٖ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

روکنے کی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے ہی بُرا سمجھے اور یہ کمزور ایمان ہے۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْعَتَكِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ يَعْنِيْ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالَ وَزَادَنِيْ غَيْرُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ۔

ابو اُمیّہ شعبانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہوئے کہا۔ اے ابو ثعلبہ! آپ اس آیت۔ تم پر اپنی جانوں کی فکر ضروری ہے (۵: ۱۰۵) کے بارے میں بھلا کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ خدا کی قسم! میں نے اس کے متعلق خبر رکھنے والے سے دریافت کیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا۔ بلکہ تم پر اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا بھی ضروری ہے۔ یہاں تک کہ جب تم بخیلی کی اطاعت، نفسانی خواہش کی پیروی، دنیا سے پیار اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے پر نازاں دیکھو تو تم پر اپنی ہی فکر لازم ہے اور عوام کا خیال چھوڑ دینا کیونکہ تمہارے پیچھے صبر کے دن ہیں۔ اُن میں صبر کرنا انگارا پکڑنے کی طرح ہے نیک عمل کرنے والے کو ان میں اُس جیسے عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان میں سے پچاس کے برابر؟ فرمایا کہ تم میں سے پچاس کے برابر ثواب۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ اَنَّ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ اَوْ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً تَبْقٰى حُثَالَةٌ مِّنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَقَالُوْا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ تَاْخُذُوْنَ مَا تَعْرِفُوْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا تُنْكِرُوْنَ وَتُقْبِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ

عمارہ بن عمرو نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس زمانے میں تمہارا کیا حال ہوگا یا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اچھے لوگوں کا اُس میں قحط پڑ جائے گا اور لوگوں کا کوڑا کرکٹ رہ جائے گا جو نہ عہد پورے کریں گے اور نہ امانت دار ہوں گے پھر اختلاف کریں گے بلکہ انگلیوں کی طرح دست و گریباں رہیں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ جنہیں تم اچھے جانتے ہو انہیں اختیار کرنا اور جنہیں ناپسند کرتے ہو انہیں چھوڑ دینا۔ خاص لوگوں کے معاملے کو قبول کرنا اور

خاصتكم وتدعون أمر عامتكم.

عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

٩٣٨ - حدثنا هارون بن عبد الله نا الفضل بن دكين نا يونس بن أبي إسحق عن هلال بن خباب أبي العلاء قال حدثني عكرمة قال حدثني عبد الله بن عمرو بن العاص قال بينما نحن حول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ ذكر الفتنة قال إذا رأيتم الناس قد مرجت عهودهم وخفت أماناتهم وكانوا هكذا وشبك بين أصابعه قال فقمت إليه فقلت كيف أفعل عند ذلك جعلني الله فداك قال الزم بيتك واملك عليك لسانك وخذ بما تعرف ودع ما تنكر وعليك بأمر خاصة نفسك ودع عنك أمر العامة.

ہلال بن خباب ابو العلاء نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ انہوں نے وعدوں کا پاس چھوڑ دیا اور امانتوں کی پرواہ نہ رہے اور انگشت ہائے مبارک کو آپس میں پیوست کرکے فرمایا کہ یوں گتھم گتھا ہو جائیں۔ میں آپ کی طرف کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے اس وقت میں کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں ہی رہنا، اپنی زبان کو قابو میں رکھنا، اچھی چیز کو اختیار کرنا۔ بری بات کو چھوڑ دینا، صرف اپنی ہی جان کا فکر رکھنا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔

٩٣٩ - حدثنا محمد بن عبادة الواسطي نا يزيد يعني ابن هارون أنا إسرائيل نا محمد بن جحادة عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر أو أمير جائر.

محمد بن عبادہ واسطی، یزید بن ہارون، اسرائیل، محمد بن جحادہ، عطیہ عوفی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظالم بادشاہ یا ظالم حاکم کے سامنے انصاف کی بات کہنا افضل جہاد ہے۔

ف:۔ ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات یا کلمۂ حق کہنا ایک عرصے سے متروک ہے۔ اب ظلم عام ہو رہا ہے جس میں عام آدمی سے لے کر سربراہ مملکت تک سب ملوث ہو چکے ہیں۔ ظلم و ستم کی چکی چل رہی ہے جس میں غریب مسلمان پستے جا رہے ہیں۔ جان و مال اور عزت کسی کی محفوظ نہیں۔ انصاف اتنا مہنگا ہے کہ غریب اسے حاصل کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ قوم کے ان رہنماؤں نے زیردستوں کا ایسا ناطقہ بند کیا ہے کہ جینا حرام کر رکھا ہے۔ حکومتیں یہ سارا تماشا بچشم خود دیکھتی اور ان ظالموں کی حمایت پر کمر بستہ رہتی ہیں کیونکہ انہیں کا طبقہ اور حکومت گویا ایک جان دو قالب ہیں۔ ان حالات میں ظالم حکام کے سامنے حق و انصاف کی بات کے کون کہے؟ کاش یہ جن حضرات کے ہاتھوں میں ملک و قوم کی قسمت ہے وہ دنیاوی آرام و راحت کے خول سے نکل کر کبھی اپنا اور اپنے ہم وطن وطن کی خیر خواہی میں اتنا سوچ لیا کریں کہ دنیا میں ہم سب کا بھلا کس طرح ہو سکتا ہے۔

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

٩٤٠ - حدثنا محمد بن العلاء نا أبو بكر

... عدی بن عدی نے حضرت عرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

نا مغيرة بن زياد الموصلي عن عدي بن عدي عن العرس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا عملت الخطيئة في الأرض كان من شهدها فكرهها وقال مرة أنكرها كان كمن غاب عنها ومن غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها.

کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب زمین میں برا کام کیا جائے تو جس نے اُسے دیکھا اور ناپسند کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے دیکھا ہی نہیں اور جو موجود نہیں تھا لیکن اُس سے راضی ہے تو وہ دیکھنے والے کی طرح ہے۔

٩٢١۔ حدثنا أحمد بن يونس قال نا أبو شهاب عن مغيرة بن زياد عن عدي بن عدي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال من شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها.

عدی بن عدی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی نیز فرمایا کہ جس نے اسے دیکھا اور ناپسند کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اُس نے دیکھا ہی نہیں

٩٢٢۔ حدثنا سليمان بن حرب وحفص ابن عمر قالا نا شعبة وهذا لفظه عن عمرو ابن مرة عن أبي البختري قال أخبرني من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول وقال سليمان قال حدثني رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لن يهلك الناس حتى يعذروا أو يعذروا من أنفسهم

سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو البختری کا بیان ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سلیمان بن حرب کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگ ہلاک نہیں ہوں گے مگر جبکہ ان کا عذر ختم ہو جائے یا اپنی جانوں کو معذور بنا بیٹھیں۔

باب ٣٢ قيام الساعة

قیامت کا بیان

٩٢٣۔ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله وأبو بكر بن سليمان أن عبد الله بن عمر قال صلى الله عليه وسلم ذات ليلة صلاة العشاء في آخر حياته فلما سلم قام فقال أرأيتم ليلتكم هذه فإن على رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على ظهر الأرض أحد قال ابن عمر فوهل الناس في مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك فيما يتحدثون عن هذه

سالم بن عبداللہ اور ابوبکر بن سلیمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ عمر مبارک کے آخری ایام میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا۔ کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا کیونکہ اس کے سو سال بعد سے اوپر جاتے پر ان میں سے زمین کی پشت پر ایک آدمی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے بعض لوگ مغالطے میں پڑ گئے کیونکہ وہ سو سال کے بعد قیامت آنے کی باتیں کرنے لگے

الأحاديث عن مائة سنة وإنما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض يريد أن ينخرم هذا القرن.

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ جتنے لوگ زمین کی پشت پر ہیں اُن میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا اور اس سے مراد ہے کہ یہ قرن (صدی) ختم ہو جائے گا۔

۴۳۲۴۔ حدثنا موسى بن سهل نا حجاج ابن إبراهيم نا ابن وهب حدثني معاوية ابن صالح عن عبد الرحمن بن جبير عن أبيه عن أبي ثعلبة الخشني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يعجز الله هذه الأمة من نصف يوم.

عبدالرحمٰن بن جبیر کے والدِ ماجد نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن سے کم نہیں رکھے گا۔

۴۳۲۵۔ حدثنا عمرو بن عثمان نا أبو المغيرة نا صفوان عن شريح بن عبيد عن سعد بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إني لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربها أن يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة.

آخر كتاب الملاحم

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کے حضور اتنی عاجز نہیں ہوگی کہ اسے آدھے دن کی مہلت بھی نہ دے۔ حضرت سعد سے کہا گیا کہ نصف دن کتنا ہے؟ فرمایا کہ پانچ سو سال کا۔ ملاحم کا بیان ختم ہوا۔

أول كتاب الحدود

سزاؤں کا بیان

باب ۳۲: الحكم فيمن ارتد

٩٢٦۔ حدثنا أحمد بن محمد بن حنبل نا إسمعيل بن إبراهيم أنا أيوب عن عكرمة أن عليا أحرق ناسا ارتدوا عن الإسلام فبلغ ذلك ابن عباس فقال لم أكن لأحرقهم بالنار إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تعذبوا بعذاب الله وكنت قاتلهم بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من بدل دينه فاقتلوه فبلغ ذلك عليا فقال ويح ابن عباس۔

٩٢٧۔ حدثنا عمرو بن عون أنا أبو معاوية عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم رجل مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بإحدى ثلاث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة۔

٩٢٨۔ حدثنا محمد بن سنان الباهلي نا إبراهيم بن طهمان عن عبد العزيز بن رفيع عن عبيد بن عمير عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله إلا في إحدى ثلاث رجل زنى بعد إحصان فإنه يرجم

مرتد کا حکم

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام سے پھر جانے والے چند لوگوں کو آگ میں جلا دیا۔ جب یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ میں تو انہیں ہرگز آگ میں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا عذاب نہ دیا کرو۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے تحت میں انہیں قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنا دین بدل لیا اسے قتل کر دو۔ جب یہ بات حضرت علی تک پہنچی تو فرمایا۔ شاباش ابن عباس۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جبکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میرے متعلق کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ماسوائے تین باتوں کے جبکہ ان میں سے کوئی پائی جائے یعنی شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان۔ یا اپنے دین کو چھوڑنے والا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والا ہے۔

عبید بن عمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی ایسے مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہوتا جو گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں مگر تین میں سے جبکہ ایک بات بھی پائی جائے یعنی شادی شدہ مرد نے زنا کیا ہو تو اُسے رجم کیا جائے گا اور وہ آدمی جو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے

وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ
أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَىٰ مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا
فَيُقْتَلُ بِهَا۔

۴۳۹ وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ
قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُسَدَّدٌ نَا قُرَّةُ بْنُ
خَالِدٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ نَا أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ
أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا
عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا
سَأَلَا الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاكِتٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي
أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ
قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ
قَلَصَتْ قَالَ لَنْ نَسْتَعْمِلَ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ
عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ
يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ
عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ
فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ
وِسَادَةً فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا
قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ
دِينَ السُّوءِ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ
اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ
حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَ
أَحَدُهُمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ
أَوْ أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي
قَوْمَتِي۔

تلوار سے قتل کیا جائے گا یا سولی دیا جائے گا یا جلاوطن کر دیا جائے گا تیسرا وہ جس نے کسی جان کو قتل کیا ہو تو اُسے قتل کیا جائے گا۔

حمید بن ہلال نے ابو بردہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ دو اشعری حضرات تھے۔ ایک میرے دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف۔ دونوں حضرات نے عامل کی خدمت مانگی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ ان دونوں نے مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ عامل ہونے کا مطالبہ کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ گویا میں اب بھی آپ کے اٹھے ہوئے ہونٹ مبارک کے نیچے مسواک کو دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ ہم خواہش مند کو عامل نہیں بنایا کرتے لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس! تم جاؤ اور انہیں یمن کا عامل بنا دیا۔ پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو روانہ فرمایا۔ جب حضرت معاذ اُن کے پاس پہنچے تو انہوں نے اترنے کے لیے کہا اور ان کے لیے تکیہ لگا دیا اور اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ پوچھا یہ کیا بات ہے؟ جواب دیا کہ یہ یہودی سے مسلمان ہوا تھا اور پھر اپنے بُرے دین کی طرف پھر گیا۔ فرمایا کہ میں نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق اسے قتل کر دو۔ انہوں نے کہا۔ بیٹھیے ایسا ہی کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ میں نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق اسے قتل نہ کر دیا جائے۔ تین بار یہی کہا پھر ان کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں حضرات نے رات کے قیام کا ذکر کیا۔

دونوں میں سے حضرت معاذ بن جبل نے کہا۔ میں تو سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں یا قیام کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور اپنے سونے سے بھی عبادت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

۹۵۰۔ حدثنا الحسن بن علي نا الحماني يعني عبد الحميد بن عبد الرحمن عن طلحة بن يحيى وبريد بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى قال قدم علي معاذ وأنا باليمن ورجل كان يهوديا فأسلم فارتد عن الإسلام فلما قدم معاذ قال لا أنزل عن دابتي حتى يقتل فقتل قال أحدهما وكان قد استتيب قبل ذلك۔

بُرید بن عبداللہ بن ابو بردہ نے، ابو بردہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت معاذ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں یمن میں تھا اور ایک یہودی مسلمان ہو جانے کے بعد پھر اسلام سے پھر گیا تھا۔ جب حضرت معاذ تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا۔ میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ پس وہ قتل کر دیا گیا۔ دونوں میں سے ایک نے کہا کہ اس سے پہلے اس سے توبہ کے لیے کہا گیا تھا۔

۹۵۱۔ حدثنا محمد بن العلاء نا حفص نا الشيباني عن أبي بردة بهذه القصة قال فأتي أبو موسى برجل قد ارتد عن الإسلام فدعاه عشرين ليلة أو قريبا منها فجاء معاذ فدعاه فأبى فضرب عنقه قال أبو داود رواه عبد الملك بن عمير عن أبي بردة لم يذكر الاستتابة ورواه ابن فضيل عن الشيباني عن سعيد بن أبي بردة عن أبي موسى لم يذكر فيه الاستتابة۔

ابو بردہ نے مذکورہ واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو اسلام سے پھر گیا تھا۔ پس بیس دن کے قریب اسے دعوت اسلام دی گئی۔ جب حضرت معاذ تشریف لائے تو انہوں نے بھی دعوت دی لیکن اُس نے انکار کیا۔ پس اس کی گردن اڑا دی گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے عبدالملک بن عمیر نے ابو بردہ سے روایت کیا لیکن توبہ کا ذکر نہیں کیا۔ محمد بن فضیل، شیبانی، سعید بن ابو بردہ، ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی لیکن توبہ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

۹۵۲۔ حدثنا ابن معاذ نا أبي نا المسعودي عن القاسم بهذه القصة قال فلم ينزل حتى ضرب عنقه وما استتابه۔

ابن معاذ، معاذ، مسعودی نے قاسم سے یہی واقعہ روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نہ اترے یہاں تک کہ اس کی گردن اڑا دی گئی اور توبہ نہیں لی گئی۔

۹۵۳۔ حدثنا أحمد بن محمد المروزي نا علي بن الحسين بن واقد عن أبيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال كان عبد الله بن سعد بن أبي سرح يكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم فأزله الشيطان فلحق بالكفار فأمر به

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ عبداللہ بن سعد بن ابو سرح بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منشی (کاتب وحی) تھا۔ شیطان نے اُسے ورغلایا اور وہ کافروں سے جا ملا۔ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت عثمان بن عفان

رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقتل يوم الفتح فاستجار له عثمان بن عفان فأجاره رسول الله صلى الله عليه وسلم.

نے اُس کے لیے پناہ مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اُسے پناہ دے دی۔

٩٥٤- حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا أحمد بن المفضل نا أسباط بن نصر قال زعم السدي عن مصعب بن سعد عن سعد قال لما كان يوم فتح مكة اختبأ عبد الله بن سعد بن أبي سرح عند عثمان بن عفان فجاء به حتى أوقفه على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله بايع عبد الله فرفع رأسه فنظر إليه ثلاثا كل ذلك يأبى فبايعه بعد ثلاث ثم أقبل على أصحابه فقال أما كان فيكم رجل رشيد يقوم إلى هذا حيث رآني كففت يدي عن بيعته فيقتله فقالوا ما ندري يا رسول الله ما في نفسك ألا أومأت إلينا بعينك قال إنه لا ينبغي لنبي أن تكون له خائنة الأعين.

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا۔ فتح مکہ کے روز عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمان کے پاس چھپ گیا۔ پس یہ اُسے لے کر حاضر ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے حضور اُسے کھڑا کر کے عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! عبد اللہ کو بیعت کر لیجیے۔ آپ نے سر مبارک اٹھا کر تین مرتبہ اُس کی طرف دیکھا اور ہر دفعہ انکار فرمایا۔ تین دفعہ کے بعد اُسے بیعت کر لیا۔ پھر اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم میں کوئی دانا آدمی نہیں تھا کہ اِس کی طرف کھڑا ہوتا جبکہ اُس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اِس سے بیعت کرنے سے ہاتھ ہٹا لیا تو اِسے قتل کر دیتا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں آپ کا دلی ارادہ معلوم نہ ہو سکا مگر آپ آنکھ سے ہمیں اشارہ کر دیتے۔ فرمایا کہ یہ نبی کے شایانِ شان نہیں کہ آنکھ کی چوری کرے۔

٩٥٥- حدثنا قتيبة بن سعيد نا حميد بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي إسحاق عن الشعبي عن جرير قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا أبق العبد إلى الشرك فقد حل دمه.

قتیبہ بن سعید، حمید بن عبد الرحمٰن، اُن کے والد ماجد، ابو اسحاق، شعبی، حضرت جریر کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب غلام شرک کی طرف بھاگ گیا تو اُس کا خون حلال ہو گیا۔

باب ٣٢٢ الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم.

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بدگوئی کرنے والے کا حکم

٩٥٦- حدثنا عباد بن موسى الختلي نا إسماعيل بن جعفر المدني عن إسرائيل عن عثمان الشحام عن عكرمة قال نا ابن عباس أن أعمى كانت له أم ولد تشتم النبي

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی اُم ولد تھی جو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سب و شتم کیا کرتی اور بدگوئی کرتی تھی۔ موصوف منع کرتا مگر باز نہ آتی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ ایک رات

صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فینہاہا فلا تنتہی ویزجرہا فلا تنزجر قال فلما کانت ذات لیلۃ جعلت تقع فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتشتمہ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنہا واتکأ علیہا فقتلہا فوقع بین رجلیہا طفل فلطخت ما ہناک بالدم فلما اصبح ذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس فقال انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ حق الا قام فقام الاعمی یتخطی الناس وہو یتزلزل حتی قعد بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا صاحبہا کانت تشتمک وتقع فیک فانہاہا فلا تنتہی وازجرہا فلا تنزجر ولی منہا ابنان مثل اللؤلؤتین وکانت بی رفیقۃ فلما کان البارحۃ جعلت تشتمک وتقع فیک فاخذت المغول فوضعتہ فی بطنہا واتکأت علیہا حتی قتلتہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اشہدوا ان دمہا ہدر۔

اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بدگوئی کی اور سبّ وشتم کرتی رہی۔ پس صحابی نے خنجر لے کر اُس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی باہر نکل آیا جس سے وہ خون میں لت پت ہو گئی۔ صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ میں ایسا کرنے والے کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے۔ کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی کھڑے ہو گئے۔ لوگوں کو پھلانگتے اور لرزتے ہوئے بڑھے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے سامنے جا بیٹھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اُس کا مالک تھا۔ وہ آپ کو سبّ وشتم کرتی اور بدگوئی کیا کرتی تھی۔ میں منع کرتا تو باز نہیں آتی تھی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ میرے اس سے دو بیٹے ہیں موتی جیسے اور وہ میری غمخوار تھی۔ گزشتہ رات جب وہ آپ کو سبّ وشتم کرنے لگی اور بدگوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اُس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اُس پر دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔

ف:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا گستاخ کافر و مرتد ہو جاتا ہے ہرگز مسلمان نہیں رہتا۔ وہ اپنی گستاخی کا ارتکاب کرنے کے باعث خود قتل کر دیتا ہے۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے خواہ دیکھنے والوں کو بظاہر نمازی و حاجی اور مولانا و مفتی وغیرہ ہی کیوں نہ نظر آئے۔ اس کے یہ اعمال جسمِ بے جان کی طرح ہیں۔ مرتد واجب القتل ہے۔ حکومت ایسے کے وجود سے زمین کو پاک کر دے جیسا کہ یمن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل کی ملاقات سے متعلق احادیث میں مرتد کا قتل منقول ہے۔ خود اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے بدگوئی کرنے والی عورت کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا گیا کیونکہ اگر کسی کی کوئی قیمت ہے تو اللہ اور رسول سے تعلق رکھنے کے باعث ہے۔ جب رسول کی گستاخی کی تو اللہ تعالٰے سے اور اسلام سے کیا تعلق رہ گیا؟ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے انگریز کے باعث اہانتِ رسول کی بیماری بہت پھیل چکی ہے۔ تجدد زدہ حضرات مخلصین جو بنا لباس میں ملبوس ہو کر بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے اور اللہ و رسول سے ان کا رشتہ توڑنے اور عبداللہ بن ابی بن سلول و ذوالخویصرہ کے ساتھ جوڑنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اللہ تعالٰے ان گمراہوں کو عقلِ سلیم اور چشمِ بصیرت عطا فرمائے کہ وہ اپنے

اور مسلمانوں کے نفع و نقصان کو پہچان کر اس راستے پر گامزن ہوں جس میں دارین کی بھلائی ہے۔

وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

٩٥٧۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا۔

شعبی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب و شتم کرتی اور آپ کی ہجو کیا کرتی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے خون کو باطل قرار دیا۔

٩٥٨۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا لَفْظُ يَزِيدَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، یونس، حضرت حمید بن ہلال نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے — ہارون بن عبد اللہ اور نصیر بن فرج، ابو اسامہ، یزید بن زریع، یونس بن عبید، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن مطرف، حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت ابوبکر صدیق کے پاس تھا کہ وہ ایک آدمی سے بڑے ناراض ہوئے اور اُسے خوب جھڑکا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ راوی کا بیان ہے کہ میری بات سے اُن کا غصہ جاتا رہا چنانچہ کھڑے ہوئے اور اندر تشریف لے گئے۔ پس مجھے بلا بھیجا اور فرمایا کہ آپ نے ابھی کیا کہا تھا؟ عرض کی میں عرض گزار ہوا تھا کہ اجازت ہو تو اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا اگر میں حکم دیتا تو کیا تم ایسا کر گزرتے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا نہیں، خدا کی قسم، اب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی انسان کو حق حاصل نہیں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ یزید بن زریع کے الفاظ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ۔

رہزنی کا بیان

٩٥٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قوم عکل یا عرینہ کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ

فاجتووا المدينة فأمر لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بلقاح وأمر لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بلقاح وأمرهم أن يشربوا من أبوالها وألبانها فانطلقوا فلما صحوا قتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا النعم فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم خبرهم من أول النهار فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم في آثارهم فما ارتفع النهار حتى جيء بهم فأمر بهم فقطعت أيديهم وأرجلهم وسمر أعينهم وألقوا في الحرة يستسقون فلا يسقون قال أبو قلابة فهؤلاء قوم سرقوا وقتلوا وكفروا بعد إيمانهم وحاربوا الله ورسوله.

تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے چند اونٹنیوں کا حکم فرمایا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پیتے رہنا۔ وہ جنگل میں چلے گئے۔ تندرست ہونے پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ یہ صبح سویرے کا واقعہ تھا۔ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچ گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں آدمی روانہ فرمائے۔ دن زیادہ نہیں چڑھا تھا کہ وہ انہیں لے کر آ گئے۔ پس ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں اور حرہ میں ڈال دیئے گئے۔ وہ پانی مانگتے تو انہیں پانی نہ پلایا گیا۔ ابو قلابہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

٩٦٠۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا وهيب عن أيوب بإسناده بهذا الحديث قال فيه فأمر بمسامير فأحميت فكحلهم وقطع أيديهم وأرجلهم وما حسمهم.

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب نے ایوب سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے اس میں کہا ہے حکم فرمایا تو سلائیاں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں، ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور بے بار انہیں ختم نہ کیا۔

٩٦١۔ حدثنا محمد بن الصباح بن سفيان أنا ح ونا عمرو بن عثمان نا الوليد عن الأوزاعي عن أبي قلابة عن أنس بن مالك بهذا الحديث قال فيه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في طلبهم قافة فأتي بهم فأنزل الله في ذلك إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادا الآية.

محمد بن صباح بن سفیان ـــــ عمرو بن عثمان، ولید، اوزاعی، ابو قلابہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس میں کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھوجیوں کو ان کی تلاش میں روانہ فرمایا۔ پس وہ لائے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ حکم نازل فرمایا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ہے کہ ..... (٥ : ٣٣)

٩٦٢۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد أنا ثابت وقتادة وحميد عن أنس بن مالك ذكر هذا الحديث قال أنس

حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے ان میں سے ایک کو دیکھا کہ پیاس کے باعث منہ سے

فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ فِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا.

زمین کو کریدتا تھا۔ یہاں تک کہ سارے مر گئے

۹۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ.

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا اور اس میں یہ بھی کہا ہے کہ پھر مثلہ کی ممانعت (جاری) کی۔

۹۶۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَحْمَدُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقُوهَا وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ وَهُمُ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِينَ سَأَلَهُ.

عبداللہ بن عبید اللہ کا بیان ہے۔ احمد بن صالح نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمر بن خطاب ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا اور انہیں لوٹ کر لے گئے۔ وہ اسلام سے پھر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا جو مومن تھا۔ پس ان کے پیچھے آدمی بھیجے گئے۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے تو ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کے بارے میں آیت محاربہ نازل ہوئی اور انہیں کے متعلق حضرت انس بن مالک نے خبر دی جبکہ حجاج نے ان سے پوچھا تھا۔

۹۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا الْآيَةَ.

محمد بن عجلان نے حضرت ابو الزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب چوری کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں تو اس پر اللہ نے عتاب کیا تھا اور حکم نازل فرمایا۔ بیشک بدلہ ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے....
... (۳۳:۵)

۹۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا مُوسَى

محمد بن کثیر، موسیٰ بن اسمٰعیل، ہمام، قتادہ سے روایت

ابن إسمعيل قال أنا همام عن قتادة عن محمد بن سيرين قال كان هذا قبل أن تنزل الحدود يعني حديث أنس.

ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا۔ یہ حدیث انس حدود کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔

۹۶۷۔ حدثنا أحمد بن محمد بن ثابت ثنا علي بن حسين عن أبيه عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادا أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع أيديهم وأرجلهم من خلاف أو ينفوا من الأرض إلى قوله غفور رحيم نزلت هذه الآية في المشركين فمن تاب منهم قبل أن يقدر عليه لم يمنعه ذلك أن يقام فيه الحد الذي أصابه.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جو لوگ لڑتے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا جلا وطن کر دیئے جائیں...... (۵، ۳۳) یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی۔ لہٰذا جو ان میں سے توبہ کرے گرفتار ہونے سے پہلے تو اس سے حد کا قائم ہونا ساقط نہیں ہوگا بلکہ اس پر حد قائم ہوگی۔

باب ۳۳ في الحد يشفع فيه.

حد کے متعلق سفارش کرنا

۹۶۸۔ حدثنا يزيد بن خالد بن عبد الله ابن موهب الهمداني قال حدثني ح وثنا قتيبة بن سعيد الثقفي ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها يعني رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا ومن يجترئ إلا أسامة بن زيد حب النبي صلى الله عليه وسلم فكلمه أسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أسامة أتشفع في حد من حدود الله تعالى ثم قام فاختطب فقال إنما هلك الذين من قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت کے معاملے نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کون عرض کرے گا؟ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت کوئی اور نہیں کر سکتا کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لاڈلے ہیں۔ پس حضرت اسامہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اسامہ! تم اللہ تعالیٰ کی حدوں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ

اَیْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا۔

فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

ف:۔ اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اہانت مقصود نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ظاہر فرمایا کہ فاطمہ اگرچہ میری سب سے پیاری بیٹی اور راحت قلب و جگر ہے نیز وہ خاتون جنت و سیدۃ النساء ہونے کے ساتھ رحمت عالم کی لخت جگر، امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حرم محترم اور قافلہ سالار عشق یعنی امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مادر مہربان ہیں، اس کے باوجود اگر بالفرض ان سے بھی یہ حرکت سرزد ہو جاتی تو میں ان کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی قائم فرمائی ہوئی حدوں میں نہ اپنے تعلق کو دیکھوں گا اور نہ کسی کے منصب کو خاطر میں لاؤں گا بلکہ جو بھی حد کا کام کرے گا اس پر مقررہ حد جاری کی جائے گی۔ یہ مسلمانوں کو سبق دیا ہے کہ حدود اللہ کے معاملے میں وہ کسی کے تعلق و نسبت اور کسی کے جاہ و منصب کا لحاظ نہ کریں بلکہ اللہ کی حد کو ہر ایک پر جاری کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتِ امْرَاَۃٌ مَخْزُوْمِیَّۃٌ تَسْتَعِیْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُہٗ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ یَدِھَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ قَالَ فَقَطَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَھَا قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رَوٰی ابْنُ وَھْبٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَقَالَ فِیْہِ کَمَا قَالَ اللَّیْثُ اِنَّ امْرَاَۃً سَرَقَتْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ الْفَتْحِ وَرَوَاہُ اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ بِاِسْنَادِہٖ قَالَ اسْتَعَارَتِ امْرَاَۃٌ وَرَوَاہُ مَسْعُوْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ھٰذَا الْخَبَرِ قَالَ سُرِقَتْ قَطِیْفَۃٌ مِّنْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَۃً سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِزَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ مخزومیہ عورت چیزیں مانگ کر مکر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ آگے حدیث لیث کی طرح تمام بیان کرتے ہوئے کہا:۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن وہب، یونس، زہری نے اس حدیث کو لیث کی طرح یوں ہی کہا:۔ اس عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں فتح مکہ کے وقت چوری کی اور روایت کیا ہے اسے لیث، یونس، ابن شہاب نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا کہ عورت نے کوئی چیز مستعار لی اور روایت کیا اسے مسعود بن اسود نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور کہا:۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس سے چادر چرائی تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابوالزبیر نے حضرت جابر سے کہ اس عورت نے چوری کی اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پناہ لی۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

جعفر بن مسافر اور محمد بن سلیمان انباری، ابن ابی فدیک،

سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ.

بَابُ ۳۲۵ الْعَفْوِ عَنِ الْحَدِّ مَا لَمْ يَبْلُغِ السُّلْطَانَ.

۹۷۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ.

بَابُ ۳۲۶ السَّتْرِ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ.

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ.

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ.

بَابُ ۳۲۷ فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيُقِرُّ.

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ

عبد الملک بن زید، جعفر بن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، محمد بن ابوبکر، عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باعزت لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو ماسوائے حدود کے (یعنی حدود کے معاملے میں درگزر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

حاکم تک پہنچنے سے پہلے حد کی معافی

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں حدود کو معاف کر دیا کرو اور جو مجھ تک پہنچ جائے گی تو اس کا جاری کرنا واجب ہو جائے گا (یعنی حاکم تک پہنچ جائے تو معافی اور درگزر کا وقت گزر جاتا ہے)۔

حد والے کی بات کو چھپانا

یزید بن نعیم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار مرتبہ آپ کے حضور اقرار کیا تو آپ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حضرت ہزال سے فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے کپڑے ہی چھپا لیتے تو تمہارے لیے بہتر تھا۔

یحییٰ نے ابن منکدر سے روایت کی ہے کہ حضرت ہزال نے حضرت ماعز سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع کیجئے۔

حد والے کا آکر اقرار جرم کرنا

علقمہ بن وائل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی۔ اسے ایک

عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمْهُ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ قَالَ أَبُوْ دَاؤدَ أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا عَنْ سِمَاكٍ۔

آدمی ملا جس نے وہ دبوچ لی اور اس سے اپنی خواہش پوری کی۔ عورت چلائی تو وہ دوڑ گیا۔ عورت کے پاس ایک آدمی گزرا تو اس نے کہا فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ فعل کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت گزرنے لگی تو عورت نے کہا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ برا فعل کیا ہے۔ وہ گئے اور اس آدمی کو پکڑ لائے جس کے متعلق گمان تھا کہ اس نے عورت کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ پھر عورت کو اس کے سامنے کیا تو اس نے کہا۔ ہاں یہی ہے۔ پس وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ جب آپ حکم فرمانے لگے تو حرکت کرنے والا شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قصوروار میں ہوں۔ آپ نے عورت سے فرمایا۔ تم چلی جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرما دیا اور اس آدمی کی بھی تحسین فرمائی۔ لوگوں نے حرکت کرنے والے شخص کے متعلق گزارش کی کہ اس کو رجم کرنے کا حکم فرمائیے۔ فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے اہل مدینہ ایسی توبہ کر لیں تو قبول ہو جائے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسباط بن نصر نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلٰى أَبِيْ ذَرٍّ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُوْ دَاؤدَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ

حد کے متعلق تلقین کرنا

منذر مولیٰ ابوذر نے حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک چور کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ اس نے اعتراف کر لیا لیکن اس کے پاس مال کچھ بھی نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی۔ عرض گزار ہوا۔ کیوں نہیں۔ اس نے یہی بات دو یا تین مرتبہ دہرائی تو آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جب اسے لایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو اور توبہ کرو۔ اس نے کہا۔ میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ کہا۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ امام ابو داؤد نے

عبد الله قال عن أبي أمية رجل من الأنصار عن النبي صلى الله عليه وسلم

فرمایا کہ روایت کیا ہے ہمیں عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبداللہ، حضرت ابو امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

باب ۳۲ الرجل يعترف بحد ولا يسميه

۹۷۶۔ حدثنا محمود بن خالد ثنا عمر ابن عبد الواحد عن الأوزاعي قال حدثني أبو عمار قال حدثني أبو أمامة أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أصبت حدا فأقمه علي قال توضأت حين أقبلت قال نعم قال هل صليت معنا حين صلينا قال نعم قال اذهب فإن الله قد عفا عنك.

حد کا اعتراف کرنا لیکن اس کا نام نہ لینا

ابو عمار نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے حد والا کام کیا ہے لہٰذا میرے اوپر حد قائم فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ جب تم آ رہے تھے تو وضو کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا کہ جب ہم نے نماز پڑھی تو تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا، جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرما دیا ہے۔

ف:۔ چونکہ اس شخص نے یہ بیان نہیں کیا تھا کہ اس نے حد والا کونسا کام کیا ہے اس لیے آپ نے اس پر حد جاری نہ کی۔ جب تک کسی کے خلاف شہادت نہ ہو جائے یا وہ حد کے کام کا خود اقرار کرے اس وقت تک اس پر حد جاری کرنے کا شرعاً کوئی حکم وارد نہیں ہوتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھ پر حد جاری کر دیجئے کیونکہ میں نے ایک عورت کے ساتھ زنا کے سوا باقی سب کچھ کیا ہے۔ آپ نے اسے یہی جواب دیا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

باب ۳۳ في الامتحان بالضرب

۹۷۷۔ حدثنا عبد الوهاب بن نجدة ثنا بقية ثنا صفوان ثنا أزهر بن عبد الله الحرازي أن قوما من الكلاعيين سرق لهم متاع فاتهموا أناسا من الحاكة فأتوا النعمان بن بشير صاحب النبي صلى الله عليه وسلم فحبسهم أياما ثم خلى سبيلهم فأتوا النعمان فقالوا خليت سبيلهم بغير ضرب ولا امتحان فقال النعمان ما شئتم إن شئتم أن أضربهم فإن خرج متاعكم فذاك وإلا أخذت من ظهوركم مثل ما أخذت من ظهورهم فقالوا هذا حكمك فقال هذا حكم الله

مار پیٹ کر اقبال جرم کروانا

ازہر بن عبداللہ حرازی سے روایت ہے کہ کلاع کے چند لوگوں کا مال چرایا گیا تو انہوں نے چند جلاہوں پر الزام لگایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آئے۔ انہوں نے چند روز قید کرنے کے بعد پھر آزاد کر دیے۔ مدعی حضرات حضرت نعمان کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے تو انہیں پٹائی اور امتحان کے بغیر چھوڑ دیا۔ حضرت نعمان نے کہا کہ تم چاہتے کیا ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ میں ان کی پٹائی کروں، اگر تمہارا مال ان کے پاس نکل آیا تو ٹھیک ورنہ جتنی مار انہیں پڑے گی اسی قدر تمہاری پٹائی کی جائے گی۔ کہنے لگے کہ یہ آپ کا حکم ہے؟ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ

وَحُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حکم ہے۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ جرم کے شبہ میں لوگوں کو گرفتار کرکے یا خواہ مخواہ شاملِ تفتیش کرکے ان کے ساتھ مارپیٹ کرنا اور طرح طرح سے اذیتیں دے کر اقرارِ جرم کروانا سراسر ظلم ہے۔ مجرم کو جرم کے مطابق سزا دینا انصاف ہے لیکن اسی طرح جیسے اسلام کہتا ہے جبکہ ہمارا مجموعۂ قوانین اسلام کے برعکس اور سب کچھ ہے۔ ورنہ حالات یہ اسلام سے بغاوت اور مسلمان کہلاتے ہوئے اسلام کے ساتھ منافقت نہیں ہے۔ دوسری جانب غریبوں کو خواہ مخواہ مجرموں کی فہرست میں شامل کرنا اور مجبوری کا بھی تعلق کا سہارا لے کر انہیں تنگ کرنا ظلم و ستم کی کتاب کا المناک باب ہے جس کے باعث غریبوں کا مسلمان ملکوں میں زندگی گزارنا عذاب بن گیا ہے۔ اللہ تعالٰی ہمارے حکمرانوں کو عقل اور غریبوں کی ہمدردی کا جذبہ عطا فرمائے کہ اللہ تعالٰی کی یہ مخلوق بھی چند روزہ زندگی کو کسی حد تک اطمینان سے گزار سکے اور ان بیچاروں کو بھی ملکوں کی فضاؤں میں سانس لینا میسر آسکے۔ مقدس اسلام آج بھی اپنے ان کرم فرماؤں سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

بشر کا تو یہ کردی ہزاراں رخنہ در دینم
بیا کز چشم بجارت ہزاراں زخم برچینم

بَابُ ۳۳۱ مَا يُقْطَعُ فِيْهِ السَّارِقُ۔

کتنے مال پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَا نَا ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

احمد بن صالح اور وہب بن بیان — ابن سرح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ اور عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔ احمد بن صالح نے کہا کہ ہاتھ کاٹنا چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہے۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاتھ کاٹا ڈھال کی قیمت پر ہے جو تین درہم ہوتی ہے۔

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ

نافع مولا عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جس نے صفۂ النساء

ابن عمر حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع يد رجل سرق ترسا من صفة النساء ثمنه ثلاثة دراهم۔

سے ڈھال چرائی تھی۔ جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۹۸۲۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة ومحمد بن ابي السري العسقلاني وهذا لفظه وهو اتم قالا ثنا ابن نمير عن محمد بن اسحق عن ايوب بن موسى عن عطاء عن ابن عباس قال قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم يد رجل في مجن قيمته دينار او عشرة دراهم قال ابو داود رواه محمد بن سلمة وسعدان بن يحيى عن ابن اسحق باسناده۔

عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن ابو سری عسقلانی۔ ابن نمیر محمد بن اسحاق، ایوب بن موسیٰ، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ ڈھال کی چوری پر کاٹا جس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے محمد بن سلمہ اور سعدان بن یحییٰ نے ابن اسحاق سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

باب ۳۳۲ ما لا قطع فيه

جتنے مال پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا

۹۸۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان ان عبدا سرق وديا من حائط رجل فغرسه في حائط سيده فخرج صاحب الودي يلتمس وديه فوجده فاستعدى على العبد مروان بن الحكم وهو امير المدينة يومئذ فسجن مروان العبد واراد قطع يده فانطلق سيد العبد الى رافع بن خديج فسأله عن ذلك فاخبره انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا قطع في ثمر ولا كثر فقال الرجل ان مروان اخذ غلامي وهو يريد قطع يده وانا احب ان تمشي معي اليه فتخبره بالذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فمشى معه رافع بن خديج حتى اتى مروان بن الحكم فقال له رافع سمعت

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ کسی غلام نے ایک آدمی کے باغ سے پودا چرایا اور اپنے آقا کے باغ میں لگا دیا۔ پودے کا مالک اپنے پودے کی تلاش میں نکلا اور اسے پا لیا اور غلام کا مقدمہ مروان بن حکم کی عدالت میں دائر کر دیا جو ان دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ مروان نے اس غلام کو جیل میں بند کر دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا ارادہ کیا۔ غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بارے میں ان سے حکم پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھل اور خوشے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اس آدمی نے کہا کہ مروان نے میرے غلام کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتے ہیں، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں اور جو کچھ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ انہیں بتائیں۔ پس حضرت رافع بن خدیج اس کے ساتھ مروان کے پاس

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

گئے اور حضرت رافع نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پھل اور خوشے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ پس مروان نے غلام کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ الکثر خوشے کو کہتے ہیں۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ نَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَلَدَهُ مَرْوَانُ جَلَدَاتٍ وَخَلَّى سَبِيلَهُ۔

محمد بن عبید، حماد، یحییٰ نے محمد بن حبان سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ چند کوڑے مار کر مروان نے اس غلام کو چھوڑ دیا۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: جس ضرورت مند نے اپنے منہ سے کھا لیے اور جھولی میں نہیں لیے تو اس پر کوئی تاوان نہیں اور جو ساتھ لے کر نکلا تو اس پر دگنا تاوان ہے اور سزا بھی۔ جس نے سکھانے کی جگہ سے اکٹھا کرنے کے بعد چرائے اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائیں تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

پارہ ــــ ۲۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابُ ۳۳۴ الْقَطْعِ فِي الْخُلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ۔

مال چھیننے اور خیانت کرنے پر ہاتھ کاٹنا

ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لوٹ مار کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور جس نے کھلم کھلا لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهٰذَانِ الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ مال اچک لینے پر بھی ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان دونوں حدیثوں کو ابن جریج نے ابوالزبیر سے نہیں سنا اور مجھے امام احمد بن حنبل سے یہ بات پہنچی ہے کہ ابن جریج نے ان دونوں کو یاسین زیات سے سنا ہے ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ان دونوں کو روایت کیا ہے مغیرہ بن مسلم، ابوالزبیر، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَابُ ۳۳۵ فِي مَنْ سَرَقَ مِنْ حِرْزٍ

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ نَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ

حد کے متعلق سفارش کرنا۔

حمید بن اخت صفوان سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں مسجد میں اپنی چادر پر سویا ہوا تھا جس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک آدمی آکر اسے میرے پاس سے اچک کر لے گیا۔ وہ آدمی پکڑا گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ. قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ نَامَ صَفْوَانُ وَرَوَاهُ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقَظَ فَصَاحَ بِهِ فَأُخِذَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأُخِذَ السَّارِقُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بارگاہ میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اُس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ میں حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ آپ تیس درہم کے بدلے اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں یہ اسے اُدھار فروخت کرتا ہوں۔ فرمایا کہ یہی کرنا تھا تو میرے حضور پیش کرنے سے پہلے کرتے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ، سماک، جعید بن حجیر کا بیان ہے کہ حضرت صفوان سوئے ہوئے تھے اور طاؤس نے مجاہد سے اسے روایت کیا ہے کہ وہ سوئے ہوئے تھے کہ ایک چور آیا اور ان کے سر کے نیچے سے ان کی چادر چرا کر لے گیا اور اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے۔ اس نے وہ سر کے نیچے سے کھینچ لی تو یہ بیدار ہو گئے اور چیخے چلائے تو وہ پکڑا گیا اور زہری نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسجد میں سوئے ہوئے تھے اور اپنی چادر کا تکیہ بنایا ہوا تھا۔ پس ایک چور نے آ کر ان کی چادر لے لی۔ چور پکڑا گیا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا گیا۔

بَابٌ ۳۲۵ فِي الْقَطْعِ فِي الْعَارِيَةِ إِذَا جُحِدَتْ.

اُدھار لے کر مُکر جانے پر ہاتھ کاٹنا

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ مَخْلَدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ زَادَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ هَلْ مِنِ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ غَنْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت چیزیں اُدھار لے کر مُکر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے جویریہ، نافع نے حضرت ابن عمر یا حضرت صفیہ بنت ابوعبید سے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور تین بار فرمایا: کیا کوئی عورت ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرے؟ وہ موجود تھی لیکن نہ کھڑی ہوئی اور نہ کوئی کلام کیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن غنم نے نافع سے کہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید نے اس میں فرمایا: اس کے خلاف گواہی دے گا۔

قَالَ فِيهِ فَشُهِدَ عَلَيْهَا.

۹۹۰ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ يَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: — ایک عورت نے کچھ زیورات معروف حضرات کی معرفت اُدھار لیے کیونکہ اُسے کوئی جانتا نہ تھا اور اس نے وہ فروخت کر دیئے۔ وہ پکڑی گئی اور اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ یہ وہی عورت تھی جس کی سفارش حضرت اسامہ بن زید سے کروائی گئی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی ارشاد فرمایا تھا جو مذکور ہوا۔

۹۹۱ـ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَادَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک مخزومیہ عورت چیزیں اُدھار لیتی اور انکار کر جایا کرتی تھی۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا اور حدیث قتیبہ، لیث، ابن شہاب کے مطابق واقعہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا (یعنی ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

بَابٌ فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا.

دیوانہ چوری یا حد کا کام کرے

۹۹۲ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبَرَ.

عثمان بن ابو شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، حماد، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک سونے والے سے جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ دوسرے دیوانے سے جب تک دیوانگی نہ جائے۔ تیسرے بچے سے جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

۹۹۳ـ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک مجنونہ پیش کی گئی جس نے

عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ تُرْجَمَ فَمَرَّ بِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ تُرْجَمَ قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَعْقِلَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا بَالُ هٰذِهِ تُرْجَمُ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ فَأَرْسِلْهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ۔

زنا کیا تھا۔ اُس کے متعلق لوگوں سے مشورہ کر کے حضرت عمر نے اُسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا۔ اُس کے پاس سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے تو پوچھا کہ اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ بنی فلاں کی دیوانی عورت ہے جس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر نے اسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے واپس لے چلو۔ پھر بارگاہِ خلافت میں حاضر ہو کر کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک دیوانے سے جب تک ہوش میں نہ آ جائے۔ دوسرے سونے والے سے جب تک بیدار نہ ہو جائے اور تیسرے بچے سے جب تک صاحبِ عقل نہ ہو جائے۔ حضرت عمر نے کہا: کیوں نہیں۔ حضرت علی نے کہا: پھر اس عورت کو رجم کیوں کیا جا رہا ہے؟ حضرت عمر نے کہا: ایسا کوئی علم نہ تھا۔ پھر حضرت علی نے کہا: تو اسے چھوڑ دیجیے۔ پس حضرت عمر نے اسے چھوڑ دیا اور تکبیر کہنے لگے۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا حَتَّى يَعْقِلَ وَقَالَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ۔

یوسف بن موسیٰ، وکیع نے اعمش سے اسی طرح روایت کی اور یہ بھی کہا ہے۔ یہاں تک کہ عقل آ جائے اور دیوانے کو جب تک افاقہ نہ ہو جائے۔ پس حضرت عمر تکبیر کہنے لگے۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ بِمَعْنَى عُثْمَانَ قَالَ أَوَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَخَلَّى عَنْهَا سَبِيلَهَا۔

ابوظبیان سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے۔ مثلِ عثمان بن ابوشیبہ کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک وہ دیوانہ جس کی عقل جاتی رہے۔ دوسرا سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔ تیسرے بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ حضرت عمر نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ حضرت علی نے کہا: تو اس عورت کو چھوڑ دیجیے۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَّادٌ

ہناد، ابوالاحوص ——— عثمان بن ابوشیبہ، جریر، عطاء ابن سائب، ابوظبیان کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس نے بدکاری کی تھی۔ آپ نے اُس

الجنبي قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا فَمَرَّ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا فَأُخْبِرَ عُمَرُ فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَإِنَّ هٰذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَدْرِي فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ وَأَنَا لَا أَدْرِي۔

کو رجم کر دینے کا حکم فرمایا۔ پس حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم گزرے تو اُسے لے کر چھوڑ دیا۔ حضرت عمر کو بتایا گیا تو انھوں نے فرمایا: حضرت علی کو میرے پاس بُلا کر لاؤ۔ حضرت علی آگئے اور کہا: اے امیر المومنین! آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے اور پاگل سے یہاں تک کہ دیوانگی جائے۔ یہ عورت بنی فلاں کی دیوانی ہے۔ شاید اس فعل کے وقت دیوانگی کی شدت ہو۔ حضرت عمر رہ نے کہا کہ یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ معلوم مجھے بھی نہیں ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَعْقِلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ فِيهِ وَالْخَرِفِ۔

ابو الضحیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ سوئے ہوئے سے یہاں تک کہ بیدار ہو۔ بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو اور دیوانے سے یہاں تک کہ عقل آجائے ـــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن جریج، قاسم بن یزید، حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ اس میں بے عقل بوڑھا بھی ہے۔

بَابٌ ۳۳ فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ۔

نابالغ اگر حد کا کام کرے

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ كُنْتُ مِنْ سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں تھا۔ پس انہیں دیکھا گیا تو جس کے زیرناف کے بال نکل آئے تھے انہیں قتل کر دیا گیا اور جن کے نہیں نکلے تھے انہیں قتل نہ کیا گیا۔ میں اُن میں تھا جن کے نہیں نکلے تھے۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ

مسدد، ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا: میری ازار کھولی گئی تو پایا کہ

فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ۔

میرے بال نہیں اُگے تھے لہٰذا مجھے قیدیوں میں رکھا گیا۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہیں غزوۂ اُحد کے وقت نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا جب کہ وہ چودہ سالہ تھے تو آپ نے انہیں اجازت نہ دی اور غزوۂ خندق کے وقت پیش کیے گئے جب کہ پندرہ سالہ تھے تو انہیں اجازت مرحمت فرما دی۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْحَدَّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ۔

عثمان بن ابو شیبہ، ابن ادریس، عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نافع نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ یہ نابالغ اور بالغ کی درمیانی حد ہے۔ف

ف ۔ بالغ و نابالغ کی یہ پہچان اُس وقت اور اُس ملک کے مطابق ہوگی۔ لیکن عمر کے لحاظ سے کوئی ضابطہ سب انسانوں سے مطابقت نہیں رکھ سکتا تھا لہٰذا بہترین شرعی ضابطہ یہی ہے کہ لڑکا اُس وقت بالغ ہوتا ہے جب اُسے احتلام ہو جائے اور لڑکی اس وقت بالغ ہوتی ہے جب اُسے حیض آ جائے۔ اس سے پہلے لڑکی اور لڑکا نابالغ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ السَّارِقُ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ

کیا سفرِ جہاد میں چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيدَ بْنِ صُبْحٍ الْأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، حیوۃ بن شریح، عیاش بن عباس قتبانی، شییم بن بیتان اور یزید بن صبیح اصبحی، جنادہ بن ابو اُمیہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ سمندری سفر کر رہے تھے۔ اُن کی خدمت میں مصدر نامی چور پیش کیا گیا جس نے اونٹ چرایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفر میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اگر یہ حکم نہ ہوتا تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

بَابٌ فِي قَطْعِ النَّبَّاشِ۔

کفن چور کا ہاتھ کاٹنا

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ

عبد اللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ

عبد الله بن الصامت عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر قلت لبيك يا رسول الله وسعديك قال كيف أنت إذا أصاب الناس موت يكون البيت فيه بالوصيف يعني القبر قلت الله ورسوله أعلم أو ما خار الله لي ورسوله قال عليك بالصبر أو قال تصبر قال أبو داود قال حماد بن أبي سليمان يقطع النباش لأنه دخل على الميت بيته.

وسلم نے فرمایا :- اے ابوذر! میں عرض گزار ہوا :- یا رسول اللہ! خدمت میں حاضر اور قربان ہونے کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت کا سامنا ہوگا اور غلام کے بدلے قبر کی جگہ ملے گی۔ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں یا جو اللہ اور اس کا رسول میرے لیے حکم فرمائیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر لازم ہے یا فرمایا کہ صبر کرنا ــــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حماد بن ابو سلیمان کا بیان ہے کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

ف امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ باب کفن چور کا ہاتھ کاٹنے کے متعلق باندھا ہے اور انہوں نے استدلال کیا اس حدیث سے کہ اس میں قبر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کہا ہے۔ لہٰذا انہوں نے حماد بن ابو سلیمان کا قول نقل کیا کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ میت کے پاس اس کے گھر میں داخل ہوا ہے۔ یہ ان کا اپنا اجتہاد ہے اور اپنا قیاس ہے کیونکہ محفوظ مال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے لیکن یہاں بہ صورت مجاز قبر کو گھر بھی کہا گیا ہے۔ دیکھنا یہ بھی چاہیے کہ قبر میں کفن محفوظ مال ہے یا نہیں؟ چونکہ کوئی بھی میت کے کفن کو قبر میں محفوظ تسلیم نہیں کر سکتا اسی لیے امام اعظم ابو حنیفہ اور باقی تینوں ائمہ مجتہدین کے نزدیک کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا کیونکہ اس کی حرکت پر چوری کا مفہوم صادق نہیں آتا۔ معلوم ہونا چاہیے کہ امام ابو داؤد نے یہاں حماد بن ابو سلیمان کا قیاس نقل کیا ہے جو تابعی کوفی فقیہ ثقہ اور مجتہد تھے۔ انہوں نے حضرت انس، سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو حنیفہ، مسعر اور شعبہ روایت کرتے تھے۔ ان کے والد ابو سلیمان کا نام مسلم اشعری تھا جو ابراہیم بن ابو موسیٰ اشعری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حماد بن ابو سلیمان کا وصال سنہ ۱۲۰ھ میں ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳ السارق يسرق مرارًا

بار بار چوری کرنے والا

۴۴۰۰- حدثنا محمد بن عبد الله بن عبيد بن عقيل الهلالي ثنا جدي عن مصعب بن ثابت بن عبد الله بن الزبير عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال جيء بسارق إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقتلوه فقالوا يا رسول الله إنما سرق فقال اقطعوه قال فقطع ثم جيء به الثانية فقال اقتلوه فقالوا يا رسول الله إنما سرق فقال اقطعوه قال فقطع ثم جيء به الثالثة

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا :- ایک چور کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ فرمایا :- اسے قتل کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا تو ہاتھ کاٹ دو۔ پس ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر دوسری مرتبہ پیش کیا گیا تو فرمایا : اسے قتل کر دو۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! چوری کی ہے۔ فرمایا :- تو ہاتھ کاٹ دو۔ پھر تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو فرمایا :- قتل کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چوری کی ہے۔ فرمایا تو

فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ۔

کاٹ دو۔ پھر چوتھی مرتبہ وہ پیش کیا گیا تو فرمایا: قتل کر دو۔ گزارش کی کہ یا رسول اللہ! اس نے چوری کی ہے۔ فرمایا تو کاٹ دو۔ پانچویں دفعہ پیش کیا گیا تو فرمایا: اسے قتل کر دو۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ ہم اُسے لے گئے اور قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اُسے گھسیٹ کر ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور ہم نے اُسے پتھر مارے۔

ف جب پہلی دفعہ چور کو بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اِقْتُلُوْهُ اسے قتل کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ حضور! اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ پانچ دفعہ چوری کے سلسلے میں اُسے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا اور ہر موقع پر پہلی دفعہ آپ یہی فرماتے رہے کہ اسے قتل کر دو۔ جب کہ پانچویں مرتبہ اُسے قتل کر کے کنوئیں میں پھینکا گیا اور اُسے پتھر مارے گئے۔ چوری پر ہر دفعہ آپ کا یہ فرمانا کہ اسے قتل کر دو، اس کی اہلِ علم حضرات نے مختلف توجیہات کی ہیں۔ چنانچہ محدث خطابی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ ائمہ دین میں سے چور کا خون کسی نے بھی حلال قرار نہیں دیا ہے اور خون صرف تین آدمیوں کا حلال ہے جب کہ چور ان میں شامل نہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سیاسی اختیار کے باعث حکم فرمایا تھا۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس کا مرتد ہونا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں آگیا تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ چوری کو حلال سمجھتا تھا لہٰذا اس کفر کے باعث اس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ (اشعۃ اللمعات، جلد سوم، ص ۲۰۹) واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۳۳ فِي السَّارِقِ تُعَلَّقُ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ۔ — چور کا ہاتھ کاٹ کر اُس کی گردن میں لٹکانا

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ۔

عبد الرحمٰن بن محیریز کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا ہاتھ کاٹ کر چور کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چور پیش کیا گیا۔ پس اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو وہ اُس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔

عمرو بن ابو سلمہ کے والدِ ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی غلام چوری کرے تو اُسے فروخت کر دو خواہ نصف قیمت ہی ملے۔

بَابٌ ٢٣ فِي الرَّجْمِ

سنگسار کرنے کا بیان

١٠٠٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا وَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا فَنُسِخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔

یزید نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں تمہاری عورتوں میں سے تو اُن پر اپنوں میں سے چار گواہ لو۔ اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن عورتوں کو گھروں میں روکے رکھو یہاں تک کہ اُنہیں موت آ جائے یا اللہ اُن کے لیے کوئی راستہ پیدا فرما دے (۴: ۱۵) اور مرد کا ذکر عورت کے بعد کیا۔ پھر دونوں کو جمع کر کے فرمایا: جو تم میں سے ایسا کام کریں تو اُنہیں اذیت پہنچاؤ۔ اگر وہ دونوں توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں تو اُن دونوں کو سزا دینے سے منہ پھیر لو (۴: ۱۶) اس حکم کو آیتِ جلد سے منسوخ کرتے ہوئے فرمایا: زنا کرنے والی عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔ (۲۴: ۲)

١٠٠٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ثَنَا مُوسَى عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ السَّبِيلُ الْحَدُّ۔

احمد بن محمد بن ثابت، موسیٰ، شبل، ابن ابی نجیح، مجاہد کا بیان ہے کہ السبیل سے مراد حد ہے۔

١٠٠٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَرَمْيٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ۔

حطان بن عبداللہ رقاشی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے سیکھ لو، مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے یہ حد مقرر فرمائی ہے کہ شادی شدہ کو شادی شدہ کے ساتھ سو کوڑے اور سنگسار کرنا۔ کنواری کو کنوارے کے ساتھ سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی۔

١٠١٠- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ قَالَا جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

وہب بن بقیہ اور محمد بن صباح بن سفیان، ہشیم، منصور نے حسن سے یحییٰ کی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا: سو کوڑے اور سنگسار کرنا۔

١٠١١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عبداللہ بن

نا هُشَيْمٌ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ
يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ
بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتٰبَ
فَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَا
وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ
طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا
نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتٰبِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ
فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا إِذَا قَامَتِ
الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ اعْتِرَافٌ وَايْمُ اللّٰهِ
لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتٰبِ
اللّٰهِ لَكَتَبْتُهَا.

۱۰۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ
نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ
مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي فَأَصَابَ
جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتِ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ
لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ
أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتٰبَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ
عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ
فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتٰبَ اللّٰهِ حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ
قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةَ
قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ
بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل کی اور اس میں آپ پر رجم کی آیت نازل فرمائی جسے ہم نے پڑھا اور یاد رکھا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگسار کیا اور آپ کے بعد ہم نے سنگسار کیا اور مجھے خدشہ ہے کہ جب زیادہ زمانہ گزر جائے تو کہنے والا کہے کہ ہم اللہ کی کتاب میں رجم کرنے کا حکم نہیں پاتے۔ لہٰذا ایسے فرض کو ترک کرکے گمراہ ہو جائیں جو اللہ نے نازل فرمایا۔ جو مرد یا عورت زنا کرے اُسے سنگسار کرنا حق ہے جبکہ شادی شدہ ہو اور اس پر شہادت قائم ہو جائے یا حمل رہ جائے یا اقرار کرے۔ خدا کی قسم، اگر لوگوں کے کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کردیا تو میں ضرور اُسے لکھ دیتا۔

یزید بن نعیم بن ہزال نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ماعز بن مالک یتیم ہونے کے باعث میرے والد ماجد کے زیرِ تربیت تھے۔ وہ اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے بدکاری کر بیٹھے۔ والد ماجد نے ان سے فرمایا کہ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دو، شاید وہ تمہارے لیے استغفار کریں اور انھوں نے یہ ارادہ اس امید پر کیا تھا کہ شاید ان کے لیے کوئی راستہ نکل آئے۔ پس وہ حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا، پس اللہ کی کتاب کا حکم مجھ پر نافذ فرمائیے۔ آپ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ انھوں نے دوبارہ کہا: یا رسول اللہ! میں بدکاری کر بیٹھا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرمائیے۔ یہاں تک کہ انھوں نے چار دفعہ ایسا کہہ دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ بات چار دفعہ کہی، کس کے ساتھ کی ہے؟ عرض کی فلاں عورت سے۔ فرمایا کیا تم اس کے ساتھ لیٹے تھے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کیا مباشرت کی تھی؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کیا اس سے جماع کیا؟ عرض کی،

ثم قال فأمر به أن يرجم فأخرج به إلى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن أنيس وقد عجز أصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال هلا تركتموه لعله أن يتوب فيتوب الله عليه.

۱۰۱۳ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا يزيد بن زريع عن محمد بن إسحاق قال ذكرت لعاصم بن عمر بن قتادة قصة ماعز بن مالك فقال لي حدثني حسن بن محمد بن علي بن أبي طالب قال حدثني ذلك من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا تركتموه من شئتم من رجال أسلم ممن لا أتهم قال ولم أعرف هذا الحديث قال فجئت جابر بن عبد الله فقلت إن رجالا من أسلم يحدثون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم حين ذكروا له جزع ماعز من الحجارة حين أصابته ألا تركتموه وما أعرف الحديث قال يا ابن أخي أنا أعلم الناس بهذا الحديث كنت فيمن رجم الرجل إنا لما خرجنا به فرجمناه فوجد مس الحجارة صرخ بنا يا قوم ردوني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن قومي قتلوني وغروني من نفسي وأخبروني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير قاتلي فلم ننزع عنه حتى قتلناه فلما رجعنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخبرناه قال فهلا تركتموه وجئتموني به.

بالآخر آپ نے انھیں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ پس انھیں حرّہ کی جانب لے گئے جب پتھر مارے گئے تو ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن انیس نے انھیں پا لیا جبکہ ان کے ساتھی عاجز ہو گئے تھے۔ پس انھوں نے اونٹ کی ایک ہڈی ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا تم نے انھیں کیوں نہ چھوڑ دیا۔ ممکن ہے توبہ کر لیتے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرما لیتا۔

محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے حضرت ماعز بن مالک کا قصہ بیان کیا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ تم نے اسے کیوں نہ چھوڑ دیا اور بنی اسلم میں سے جس کو چاہا ثقہ ہیں، الزام جنھیں نہیں رکھتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس حدیث کو نہ سمجھ سکا۔ پس میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ بنی اسلم کے بعض لوگ مجھ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ سے عرض گزار ہوئے کہ پتھر لگنے سے گھبرا اٹھے تو کیوں کہ آپ نے جنھیں چھوڑ کیوں نہ دیا اور میں اسے نہیں سمجھا۔ فرمایا اے بھتیجے! مجھے اس حدیث کا سب لوگوں کی نسبت زیادہ علم ہے کیونکہ میں بھی رجم کرنے والوں میں تھا۔ جب ہم انھیں لے کر نکلے اور پتھر مارنے لگے تو پتھر لگتے ہی چلانے لگا مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو کیونکہ میری قوم مجھے قتل کر رہی ہے کیونکہ انھوں نے مجھے دھوکا دیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ ہم نے ان سے ہاتھ نہ روکے یہاں تک کہ کام تمام کر دیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لوٹے اور آپ کو خبر دی تو فرمایا کہ تم چھوڑ دیتے اور میرے پاس لے آتے۔ تاکہ لوگوں کو ثابت قدم کر دیا جائے کہ وہ حد جاری کرنے کو ترک نہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث کا مفہوم اب میری سمجھ میں آیا۔

لیستثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فاما لترک حدٍّ فلا قال فعرفت وجہ الحدیث۔

۱۰۱۴۔ حدثنا ابو کامل ثنا یزید بن زریع ثنا خالد یعنی الحذاء عن عکرمۃ عن ابن عباس ان ماعز بن مالک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ زنی فاعرض عنہ فاعاد علیہ مرارًا فاعرض عنہ فسأل قومہ أمجنون ہو قالوا لیس بہ بأس فقال أفعلت بہا قال نعم فأمر بہ ان یرجم فانطلق بہ فرجم ولم یصل علیہ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز بن مالک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ انہوں نے بدکاری کی ہے۔ آپ نے ان سے اعراض فرمایا۔ انہوں نے بار بار یہی بات دہرائی لیکن آپ منہ پھیرتے رہے۔ پس لوگوں سے پوچھا کہ کیا یہ پاگل ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ان کو کچھ نہیں۔ فرمایا کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی ہاں۔ چنانچہ آپ نے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ انہیں لے جا کر سنگسار کر دیا گیا اور ان پر نماز نہ پڑھی۔

۱۰۱۵۔ حدثنا مسدد ثنا ابو عوانۃ عن سماک عن جابر بن سمرۃ قال رأیت ماعز بن مالک حین جیء بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل قصیر أعضل لیس علیہ رداء فشہد علی نفسہ اربع مرات انہ قد زنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک قبلتہا قال لا واللہ انہ قد زنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک قبلتہا قال لا واللہ انہ قد زنی الآخر قال فرجمہ ثم خطب فقال الا کلما نفرنا فی سبیل اللہ خلف احدہم لہ نبیب کنبیب التیس یمنح احداہن الکثبۃ اما ان اللہ ان یمکنی من احد منہم نکلتہ عنہن۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ماعز بن مالک کو دیکھا جبکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا۔ وہ پست قد اور فربہ آدمی تھے۔ ان کے اوپر چادر بھی نہیں تھی۔ انہوں نے چار بار اپنے اوپر گواہی دی کہ بدکاری کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم نے اسے بوسہ دیا ہو گا۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں، اس خانہ خراب نے بدکاری کی ہے۔ پس آپ نے انہیں رجم کیا۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتے ہیں کسی کو خلیفہ بنا کر تو وہ آتا و بکرے کی طرح کودتا اور کسی عورت کو بکری بنا کر پانی گرا لیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی ایسے پر قابو دے گا تو میں اسے عورتوں کے ساتھ ایسا کرنے سے روک دوں گا۔

۱۰۱۶۔ حدثنا محمد بن المثنی عن محمد بن جعفر عن شعبۃ عن سماک قال سمعت جابر بن سمرۃ بہذا الحدیث والاول اتم قال فردہ مرتین قال سماک فحدثت بہ

سماک کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی اور پہلی حدیث زیادہ مکمل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے دو دفعہ یہ بات دہرائی۔ سماک کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی تو

سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

فرمایا انہوں نے چار دفعہ یہی بات کہی۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُثْبَةِ فَقَالَ اللَّبَنُ الْقَلِيلُ۔

عبد الغنی بن ابو عقیل مصری، خالد بن عبد الرحمٰن، شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے سماک سے "الکُثبۃ" کے متعلق دریافت کیا فرمایا مراد تھوڑا سا دودھ ہے۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا کہ تمہارے متعلق جو بات مجھ کو پہنچی کیا وہ درست ہے؟ عرض کی کہ آپ تک کیا بات پہنچی ہے؟ فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے بنی فلاں کی لڑکی سے بدکاری کی ہے۔ عرض کی ہاں اور چار دفعہ گواہی دی پس آپ کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أَحْمَدَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ ابْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ ثُمَّ جَاءَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ۔

سماک بن حرب نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت ماعز بن مالک نے دو دفعہ اعتراف کیا بدکاری کا۔ آپ نے انہیں نکال دیا انہوں نے پھر حاضر ہو کر دو دفعہ بدکاری کا اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تم نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دے لی۔ انہیں لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ ابْنُ مُكْرَمٍ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا قَالَ أَفَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ

موسیٰ بن اسمٰعیل، جریر، یعلی، عکرمہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زہیر بن حرب اور عقبہ بن مکرم، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد، یعلی بن حکیم، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا۔ شاید تم نے بوسہ دیا یا اشارہ کیا یا دیکھا ہو گا؟ عرض گزار ہوئے کہ حضرت یہی نہیں۔ فرمایا کیا اس سے صحبت کی؟ عرض کی ہاں۔ پس اس وقت آپ نے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ موسیٰ راوی نے حضرت

وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا لَفْظُ وَهْبٍ.

١٠٢١. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ وہب راوی کے لفظوں میں ہے۔

ابوالزبیر نے حضرت ابوہریرہ کے چچا زاد بھائی عبدالرحمن بن صامت سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلمی (حضرت ماعز) نے چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دی کہ انہوں نے ایک عورت سے حرام کیا ہے۔ ہر دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ آپ نے پانچویں دفعہ انکی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا: کیا تم نے اس سے صحبت کی ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: یہاں تک کہ تمہاری شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں غائب ہو گئی؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: جیسے سلائی سرمہ دانی میں یا رسی کنوئیں میں غائب ہو جاتی ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ زنا کیا چیز ہے؟ عرض کی، ہاں، میں نے حرام طور اس سے کام کیا ہے جیسے مرد اپنی بیوی سے حلال کام کرتا ہے۔ فرمایا کہ ایسا کہنے سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے تاکہ آپ مجھے پاک فرما دیں۔ پس آپ کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دو کو سنا کہ ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی لیکن اس کے نفس نے اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ پتھر کھائے جیسے کتے مارے جاتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے اور تھوڑی دیر چلتے رہے یہاں تک کہ ایک گدھے کی لاش کے پاس سے گزرے جس کے پاؤں اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں۔ فرمایا کہ اترو اور اس گدھے کا گوشت کھاؤ۔ عرض کی اے نبی اللہ اسے کون کھاتا ہے۔ فرمایا کہ ابھی تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ اسے کھانے سے زیادہ سخت ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک اس وقت وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔

ف: حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب سنگسار کر دیا گیا تو آپ کے دو ساتھیوں میں سے ایک نے اُن کے بارے میں ہلکے الفاظ کہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے الفاظ سخت ناگوار گذرے اور انہیں مردہ گدھے کا گوشت کھانے سے بدتر قرار دیا۔ پھر اپنی زبان حق ترجمان سے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اب تو وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہے ہیں۔" سبحان اللہ! ان چشمان مبارک کی کیا بات ہے جن کی درست تعریف ہے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کا سرمہ لگایا، کہ جن کا فنا ہونا بتایا اور خلافت عظمیٰ کا تاج جن کے سر اقدس پہ سجایا تھا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہوئے حضرت ماعز کو جنت کی نہروں میں غوطے لگاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اسی لئے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق۔ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء نے فرمایا تھا:-

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان تو بہت بلند و بالا اور سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس سرکار کے تو غلامانِ غلام بھی زمین پر بیٹھے ہوئے جنت و دوزخ کا مشاہدہ کر لیا کرتے تھے جیسا کہ بانی دارالعلوم دیوبند، مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) نے لکھا ہے۔

حضرت جنید کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا، یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے، اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔" (تحذیر الناس، مطبوعہ لاہور، ص ۴۴)۔

اس حقیقت کے باوجود مصنف براہین قاطعہ کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کی معلومات سے بے خبر بتانا رسول دشمنی کا ان کا مظاہرہ اور مسلمانوں کو دولت ایمان سے محروم کرنے کی پُراسرار سازش نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ تمام مدعیانِ اسلام کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور شرک و کفر سے محفوظ رکھے، آمین یا اللہ العالمین۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بنی اسلم کے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر زنا کا اعتراف کیا۔ آپ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر اعتراف کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے اوپر چار دفعہ گواہی دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا

فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

کیا تم دیوانے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا شادی شدہ ہو؟ عرض کی، ہاں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا اور اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب اُسے پتھر لگے تو بھاگا چنانچہ پکڑ کر پھر پتھر مارے گئے۔ یہاں تک کہ مر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تعریف فرمائی اور اس پر نماز نہ پڑھی۔

١٠٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَوَاللهِ مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنَّهُ قَامَ لَنَا قَالَ أَبُو كَامِلٍ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ۔

ابوکامل، یزید بن زریع۔ احمد بن منیع، یحییٰ بن زکریا، داؤد، ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک کو رجم کرنے کا حکم فرمایا تو ہم انہیں بقیع کی جانب لے گئے۔ خدا کی قسم ہم نے انہیں باندھا اور نہ ان کے لیے گڑھا کھودا بلکہ وہ خود کھڑے ہو گئے۔ ابوکامل کا بیان ہے کہ ہم نے انہیں ہڈیاں، ڈھیلے اور ٹھیکریاں ماریں۔ وہ بھاگ کھڑے ہوئے تو ہم ان کے پیچھے بھاگے، یہاں تک کہ حرہ کے پاس آئے۔ وہ ٹھہر گئے تو ہم نے حرہ کے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ان کے لیے استغفار کیا اور نہ برائی کی۔

١٠٢٤۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ نَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ قَالَ ذَهَبُوا يَسُبُّونَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ ذَهَبُوا يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيبُهُ اللهُ۔

ابو نضرہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ اسی طرح لیکن یہ مکمل نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اس کی برائی کرنے لگے تو آپ نے منع فرمایا۔ پھر اس کے لیے استغفار کرنے لگے تو آپ نے منع کیا اور فرمایا، وہ ایک آدمی تھا جس سے گناہ ہو گیا اور اس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

١٠٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ نَا أَبِي عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْكَهَ مَاعِزًا۔

محمد بن ابوبکر بن ابوشیبہ، یحییٰ بن یعلی بن حارث، ان کے والد ماجد، غیلان، علقمہ بن مرثد، ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کا منہ سونگھا تھا۔

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْاَهْوَازِيُّ ثَنَا اَبُو اَحْمَدَ ثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ اَنَّ الْغَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا لَمْ يَطْلُبْهُمَا وَاِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ.

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ عَبْدَةُ اَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّ خَالِدَ ابْنَ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ اَنَّ اللَّجْلَاجَ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتِ امْرَاَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثُرْتُ فِيمَنْ ثَارَ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ اَبُو هٰذَا مَعَكِ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا اَنَا اَبُوهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ اَبُو هٰذَا مَعَكِ فَقَالَ الْفَتٰى اَنَا اَبُوهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْاَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتّٰى اَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتّٰى هَدَاَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْاَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هٰذَا جَاءَ يَسْاَلُ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ فَاِذَا

عبداللہ بن بریدہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب گفتگو کیا کرتے کہ اگر غامدیہ اور ماعز بن مالک اعتراف کرنے کے بعد مکر جاتے یا فرمایا کہ اعتراف کرنے کے بعد پھر کیوں نہ گئے تو انہیں طلب نہ کیا جاتا کیونکہ انہیں چار دفعہ اعتراف کرنے پر سنگسار کیا گیا تھا۔

خالد بن لجلاج کو ان کے والد ماجد حضرت لجلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ ایک عورت گزری جس نے بچہ اٹھایا ہوا تھا۔ لوگ اس کے ساتھ چل دیئے اور میں بھی ساتھ چلنے والوں میں ہو گیا، یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جا پہنچا۔ آپ فرما رہے تھے کہ اس کا باپ کون ہے۔ وہ خاموش ہو گئی تو اس کے پاس سے ایک نوجوان نے کہا۔ یا رسول اللہ! اس کا باپ میں ہوں۔ آپ نے عورت کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس کا باپ کون ہے؟ نوجوان نے کہا، یا رسول اللہ! اس کا باپ میں ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں سے بعض کی طرف دیکھا اس کے متعلق پوچھتے ہوئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ بھلائی کے سوا ہمیں اور کچھ معلوم نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ شادی شدہ ہو؟ عرض کی، ہاں۔ پس آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ ہم اُسے باہر لے گئے اس کے لئے گڑھا کھودا پھر اسے پتھر مارے یہاں تک کہ جان بحق ہو گیا۔ ایک آدمی آ کر اس کے متعلق پوچھنے لگا تو ہم اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے اور ہم نے کہا کہ یہ آدمی اس خبیث کے متعلق پوچھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ اس کے والد ماجد ہیں۔ ہم نے غسل اور کفن دینے میں ان کی مدد کی اور

هُوَ أَبُوهُ فَأَعَنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَدْرِي قَالَ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَمْ لَا وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدَةَ وَهُوَ أَتَمُّ.

نماز کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔ یہ حدیث عبدہ ہے اور یہ بہت ہی مکمل ہے۔

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ح وَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا نَا مُحَمَّدٌ وَقَالَ هِشَامٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ.

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، نضر بن عاصم انطاکی، ولید، محمد بن عبداللہ شعیثی، مسلمہ بن عبداللہ جہنی، خالد بن لجلاج، آپ کے والد ماجد لجلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث کے بعض حصوں کو روایت کیا ہے۔

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ الْمَعْنَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

قتیبہ بن سعید، ابن سرح، عبداللہ بن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کسی عورت کے ساتھ بدکاری کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اُسے کوڑے مارے گئے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ تو آپ کے حکم سے اُسے سنگسار کیا گیا۔

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ قَالَ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِحْصَانِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ.

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ بدکاری کی۔ اُس کے شادی شدہ ہونے کا علم نہ ہوا تو اُسے کوڑے مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو سنگسار کیا گیا۔

بَابٌ ۳۲۳ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ

جہینی وہ عورت جس کو رجم کرنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ وَأَبَانَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُمُ الْمَعْنَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلَى فَدَعَا رَسُولُ

ابو المہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت، حدیث ابان میں کہا جہینہ قبیلے سے تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ اس نے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے ولی کو بلایا اور اُس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَجِئْ بِهَا فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَصَلَّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ تُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبَانَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِي فَشُدَّتْ.

١٠٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ نَا عِيسَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً يَعْنِي مِنْ غَامِدٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ فَقَالَ ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ فَطَمَتْهُ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدُفِعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا

اسے اپنے پاس اچھی طرح رکھو اور جب بچہ جن لے تو میرے پاس لے آنا۔ جب اس نے بچہ جن لیا تو اسے آپ کے حضور لایا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس پر اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے۔ پھر حکم فرمایا تو اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اس پر نماز پڑھو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اس پر نماز پڑھیں حالانکہ اس نے بدکاری کی ہے۔ فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر افراد میں بانٹ دی جائے تو ان کے لئے کافی ہو۔ تم اس سے افضل کسے پاؤ گے جس نے اپنی جان قربان کر دی۔ ابان بن یزید نے یہ نہیں کہا کہ اس پر اس کے کپڑے باندھے گئے۔

محمد بن وزیر دمشقی، ولید، اوزاعی سے روایت ہے کہ اوزاعی نے فرمایا۔ اس پر مضبوطی سے اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ بنی غامد کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے بدکاری کی ہے۔ فرمایا کہ واپس لوٹ جاؤ۔ وہ لوٹ آئی اور اگلا روز ہوا تو حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ شاید آپ مجھے اسی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں جیسے حضرت ماعز کو کیا تھا۔ خدا کی قسم، میں تو حاملہ ہوں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ لوٹ جاؤ۔ اگلا روز ہوا تو وہ پھر حاضر ہو گئی۔ فرمایا کہ لوٹ جاؤ یہاں تک کہ بچہ جن لو وہ لوٹ آئی۔ جب بچہ جنا تو اسے لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میں نے جنا ہے۔ فرمایا واپس جاؤ اور دودھ چھڑانے تک اسے دودھ پلاتی رہو۔ جب اس نے دودھ چھڑا دیا تو بچے سمیت حاضر بارگاہ ہوئی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز جسے کھاتا تھا۔ بچے کو پکڑ لیا اور پھر ایک مسلمان کو دیدیا گیا۔ حکم فرمایا تو اس کے لئے گڑھا کھودا گیا اور حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ حضرت

فَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ وَأَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔

خالد بن ولید بھی پتھر مارنے والوں میں تھے۔ انہوں نے پتھر مارا تو عورت کے خون کا ایک قطرہ ان کے چہرے پر گرا تو عورت کے لئے برا لفظ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سن کر فرمایا اے خالد ٹھہر جاؤ، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ٹیکس لینے والا بھی ایسی توبہ کرے تو بخش دیا جائے۔ آپ نے حکم فرمایا تو اس پر نماز پڑھی گئی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

ف۔ قربان جائیں اس صحابیہ کی عظمت پر کہ غلطی واقع ہو گئی تو اس سے پاک ہونے کے لئے کس طرح بے تاب ہو ہو کر بارگاہِ رسالت میں بار بار حاضر ہو رہی تھیں کہ مجھے سنگسار کر کے پاک فرما دیجئے۔ سچا مسلمان بھی وہی ہے جس کے سامنے بڑے سے بڑے گناہ بھی مٹتے چلے جاتے ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آخرت کے مواخذے سے بے پرواہ ہو کر شب و روز گناہوں میں معروف ہیں۔ نیک کاموں کا شعور اور گناہوں سے دور رہنے کا دھیان آتا ہی نہیں۔ چند روزہ زندگی کو اسی بد مستی و دعا میں کھو کر داعیِ اجل کو لبیک کہہ جاتے ہیں۔ حالانکہ۔

سہ
جب سر محشر وہ پوچھے گا بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دیں گے ہم خدا کے سامنے

١٠٣٤۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَحَفَرَ لَهَا إِلَى الثَّنْدُوَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ الْغَسَّانِيُّ جُهَيْنَةُ وَغَامِدٌ وَبَارِقٌ وَاحِدٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلِ الْحِمَّصَةِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ فَلَمَّا طُفِئَتْ أَخْرَجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ۔

ابن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو اس کے لئے سینے برابر گڑھا کھودا گیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ بات ایک شخص نے بواسطہ عثمان مجھے سمجھائی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ غسانی کا قول ہے جہینہ، غامد اور بارق ایک ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی بواسطہ عبدالصمد بن عبدالوارث، زکریا بن سلیم کی اسناد سے اسی طرح۔ اس میں یہ بھی ہے کہ پھر اس عورت کو پتھر مارے گئے چنے جیسے بھی۔ پھر فرمایا کہ پتھر مارو لیکن منہ کو بچائے رکھنا۔ جب اس کا چراغِ زندگی بجھ گیا تو اسے نکالا، اس پر نماز پڑھی اور اس کی توبہ کے بارے میں فرمایا جو حدیث بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مذکور ہے۔

١٠٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ دو شخص اپنا جھگڑا رسول اللہ

عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجهني أنهما أخبراه أن رجلين اختصما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحدهما يا رسول الله اقض بيننا بكتاب الله وقال الآخر وكان أفقههما أجل يا رسول الله فاقض بيننا بكتاب الله وأذن لي أن أتكلم قال تكلم قال إن ابني كان عسيفا على هذا والعسيف الأجير فزنى بامرأته فأخبروني أن على ابني الرجم فافتديت منه بمائة شاة وبجارية لي ثم إني سألت أهل العلم فأخبروني أنما على ابني جلد مائة وتغريب عام وإنما الرجم على امرأته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله تعالى أما غنمك وجاريتك فرد إليك وجلد ابنه مائة وغربه عاما وأمر أنيسا الأسلمي أن يأتي امرأة الآخر فإن اعترفت رجمها فاعترفت فرجمها.

باب [illegible] في رجم اليهوديين.

١٠٣٢ - حدثنا عبد الله بن مسلمة قال قرأت على مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر أنه قال إن اليهود جاءوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تجدون في التورية في شأن الزنا فقالوا نفضحهم ويجلدون فقال عبد الله بن سلام كذبتم إن فيها الرجم فأتوا بالتورية فنشروها فجعل أحدهم يده على آية الرجم ثم جعل يقرأ ما قبلها وما بعدها فقال له عبد الله بن سلام ارفع يدك فرفعها فإذا فيها آية الرجم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ دوسرا عرض گزار ہوا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ ٹھیک ہے یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض کی کہ میرا بیٹا اس کا نوکر تھا۔ اجرت پر مزدوری کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے بدکاری کی۔ مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اس کے بدلے سو بکریاں اور ایک لونڈی دی۔ پھر میں نے اہل علم حضرات سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور سنگسار عورت کو کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ضرور تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور لونڈی سب تمہیں واپس مل جائیں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے گئے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا گیا۔ اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائیں اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کیا جائے۔ پس جب اس عورت نے اعتراف کر لیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

یہودیوں کو رجم کرنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم زنا کے متعلق تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ بولے کہ ہم انہیں رسوا کرتے اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، بیشک اس میں آیت رجم ہے۔ پس وہ تورات لائے اور اسے پڑھنے لگے تو ایک نے اپنا ہاتھ آیت رجم پر رکھ لیا اور اس سے پہلے اور بعد سے پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت رجم تھی۔ یہودی کہنے لگے

فقالوا صدق يا محمد فيها آية الرجم فأمر بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجما قال عبد الله بن عمر فرأيت الرجل يحني على المرأة يقيها الحجارة.

١٠٣٧ - حدثنا محمد بن العلاء نا أبو معاوية عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن البراء بن عازب قال مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم بيهودي محمم فقال هكذا تجدون حد الزاني فقالوا نعم فدعا رجلا من علمائهم قال له نشدتك بالله الذي أنزل التوراة على موسى هكذا تجدون حد الزاني في كتابكم فقال اللهم لا ولولا أنك نشدتني بهذا لم أخبرك تجد حد الزاني في كتابنا الرجم ولكنه كثر في أشرافنا فكنا إذا أخذنا الرجل الشريف تركناه وإذا أخذنا الضعيف أقمنا عليه الحد فقلنا تعالوا فنجتمع على شيء نقيمه على الشريف والوضيع فاجتمعنا على التحميم والجلد وتركنا الرجم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم إني أول من أحيا أمرك إذ أماتوه فأمر به فرجم فأنزل الله تعالى يا أيها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون في الكفر إلى قوله إن أوتيتم هذا فخذوه وإن لم تؤتوه فاحذروا إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون في اليهود إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الظالمون في اليهود إلى قوله ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون قال هي في الكفار كلها

اے محمد! آپ نے سچ فرمایا، اس میں رجم کی آیت ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ جب عورت کی طرف پتھر آتا تو اس کے اوپر جھک جاتا۔

عبداللہ بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی گزرا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ تم زانی کی سزا یہی پاتے ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ آپ نے ان لوگوں کے عالموں میں سے ایک کو بلا کر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی، کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی حد پاتے ہو؟ اس نے کہا، خدا! نہیں۔ اگر آپ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں ہرگز نہ بتاتا۔ ہم اپنی کتاب میں زانی کی حد سنگسار کرنا پاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب امیروں میں یہ جرم بڑھ گیا تو جب ہم کسی امیر کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی غریب کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ آخر کار ہم نے کہا کہ آؤ ایک بات پر اتفاق کر لیں جسے ہم امیر و غریب پر جاری کر سکیں۔ پھر ہم نے منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے پر اتفاق کر لیا اور سنگسار کرنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا، اے اللہ! میں سب سے پہلے تیرا حکم زندہ کرتا ہوں جس کو لوگوں نے ختم کر دیا تھا۔ پس آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "اے رسول! تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر میں جلدی کرتے ہیں" سے "اگر تم کو یہ حکم ملے تو مانو" تک۔۔۔ (۵: ۴۱) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے وہ لوگ کافر ہیں (۵: ۴۴) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (۵: ۴۵) نیز جو اللہ کے فرمائے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں (۵: ۴۷) راوی کا بیان ہے کہ یہ آیتیں تمام کافروں کے متعلق ہیں۔

يعني هذه الآية.

١٠٣٨ - حدثنا أحمد بن سعيد الهمداني
نا ابن وهب حدثني هشام بن سعد أن
زيد بن أسلم حدثه عن ابن عمر قال أتى
نفر من يهود فدعوا رسول الله صلى الله
عليه وسلم إلى القف فأتاهم في بيت
المدراس فقالوا يا أبا القاسم إن رجلا
منا زنى بامرأة فاحكم بينهم ووضعوا
لرسول الله صلى الله عليه وسلم وسادة
فجلس عليها ثم قال ائتوني بالتوراة
فأتي بها فنزع الوسادة من تحته ووضع
التوراة عليها وقال آمنت بك وبمن
أنزلك ثم قال ائتوني بأعلمكم فأتي
بفتى شاب ثم ذكر قصة الرجم نحو
حديث مالك عن نافع.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودیوں کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا۔ پس آپ ان کے پاس بیت المدراس میں تشریف لے گئے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اے ابو القاسم! ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، پس ان کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تکیہ لگا دیا۔ آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے پھر فرمایا کہ میرے پاس تورات لاؤ۔ چنانچہ آپ نے اپنے نیچے سے تکیہ نکالا اور اس پر تورات کو رکھا اور کہا میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر جس نے تجھے نازل فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے سب سے بڑے عالم کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ایک نوجوان کو لایا گیا۔ پھر رجم کا واقعہ بیان کیا جیسے اس حدیث میں ہے جو امام مالک نے نافع سے روایت کی ہے۔

١٠٣٩ - حدثنا محمد بن يحيى نا عبد الرزاق
أنا معمر عن الزهري قال نا رجل من مزينة
ح ونا أحمد بن صالح نا عنبسة نا يونس
قال قال محمد بن مسلم سمعت رجلا
من مزينة ممن يتبع العلم ويعيه ثم
اتفقا ونحن عند سعيد بن المسيب
فحدثنا عن أبي هريرة وهذا حديث معمر
وهو أتم قال زنى رجل من اليهود وامرأة
فقال بعضهم لبعض اذهبوا بنا إلى هذا النبي
فإنه نبي بعث بالتخفيف فإن أفتانا بفتيا
دون الرجم قبلناها واحتججنا بها عند الله
قلنا فتيا نبي من أنبيائك قال فأتوا النبي
صلى الله عليه وسلم وهو جالس في المسجد
في أصحابه فقالوا يا أبا القاسم ما ترى

محمد بن یحییٰ، عبد الرزاق، معمر، زہری، مزینہ کا ایک آدمی (ح) احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، محمد بن مسلم، مزینہ کا ایک صاحبِ علم، سعید بن مسیب سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ معمر کی حدیث ہے اور یہی سب سے مکمل ہے۔ فرمایا کہ یہود میں سے ایک آدمی اور ایک عورت نے زنا کیا۔ پھر لوگوں نے دوسروں سے کہا کہ ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو کیونکہ یہ تو آسانی کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ اگر انہوں نے رجم سے ہلکی سزا سنائی تو ہم اسے قبول کر لیں گے کیونکہ ہم بارگاہِ خداوندی میں حجت پیش کر سکیں گے کہ تیرے نبیوں میں سے ایک نبی نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ مسجد میں اپنے ساتھیوں کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ اے ابو القاسم! اس مرد اور عورت کے بارے میں کیا حکم ہے جنہوں نے زنا کیا ہو؟ تو آپ نے ایک لفظ بھی نہ کہا یہاں تک کہ

فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا مِنْهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى
أَتَى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ
أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى
مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ
قَالُوا يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ وَيُجْلَدُ وَالتَّجْبِيَةُ
أَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلَى حِمَارٍ وَيُقَابَلَ
أَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافَ بِهِمَا قَالَ وَسَكَتَ شَابٌّ
مِنْهُمْ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَكَتَ أَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِذْ نَشَدْتَنَا
فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ أَمْرَ
اللَّهِ قَالَ زَنَى ذُو قَرَابَةٍ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا
فَأُخِّرَ عَنْهُ الرَّجْمُ ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ
النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُونَهُ وَ
قَالُوا لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتَّى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ
فَتَرْجُمَهُ فَاصْطَلَحُوا عَلَى هَذِهِ الْعُقُوبَةِ
بَيْنَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنِّي أَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَاةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا
قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ
فِيهِمْ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ
بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ۔

تھی کہ بیت مدراس میں پہنچ گئے پس دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا
کہ میں تم کو قسم دیتا ہوں اس کی جس نے حضرت موسیٰ پر تورات نازل فرمائی
تم زانی کے متعلق تورات میں کیا حکم پاتے ہو جبکہ وہ شادی شدہ ہو؟
انہوں نے کہا اس کا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھاتے اور کوڑے مارتے
ہیں اور تجبیہ یہ ہے کہ دونوں زنا کرنے والوں کو ایک گدھے پر
آمنے سامنے بٹھا کر پھرایا جاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک
نوجوان خاموش رہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خاموش
دیکھا تو آپ نے بہت ہی سختی سے قسم دی۔ تو اس نے کہا اے اللہ جب آپ نے
ہمیں قسم دی ہے تو ہم تورات میں رجم کرنے کا حکم پاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے حکم کو تم نے سب سے پہلے کب پس پشت ڈالا؟
اس نے کہا کہ ہمارے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے قرابت دار
نے زنا کیا تو اسے رجم سے بچا لیا پھر عام لوگوں میں سے کسی نے زنا کیا تو اسے
رجم کرنا چاہا مگر اس کی قوم آڑے آگئی اور انہوں نے کہا ہمارے
آدمی کو اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جائے گا جب تک آپ اپنے
رشتہ دار کو رجم نہ کریں پس انہوں نے اس سزا پر اتفاق کر لیا
چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو تورات کے مطابق حکم
دیتا ہوں پس آپ نے حکم فرمایا اور ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔
زہری نے فرمایا ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت جیسا کہ ہم نے
تورات اتاری جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس کے مطابق یہود کو حکم
دیتے تھے جو انبیاء فرمانبردار تھے (المائدہ: ۴۴) انہی لوگوں کے بارے میں
نازل فرمائی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان انبیائے کرام
سے ہیں۔

ف: یہود و نصاریٰ نے ستم کیا کہ اللہ کی کتابوں میں تحریف کر ڈالی جس بات کو چاہا کتاب سے نکال دیا اور جو بات چاہی اپنی طرف سے شامل کر دی تاکہ کتاب پر آسانی سے عمل ہو سکے اور احبار و رہبان کا انجیلوں میں بھرم بنا رہے۔ ہم نے کتاب میں تو تحریف نہیں کی لیکن کیا ہم مسلمان ہونے کے باوجود آج دنیا کی ایک بھی اسلامی حکومت ایسی نہیں ہے جہاں اللہ کے قانون کی حکمرانی ہو اور سربراہ مملکت اسے نافذ کرنے اور عمل کرنے والا ہو۔ قرآن و سنت ہمارا ضابطۂ حیات ہو اور عمل یہی ہمیں اصل قرآن مجید اور حدیث رسول اس کی تشریح ہے۔ کیا یہ ہم قرآن اور احادیث الہیہ نہیں کہ مسلمان کہلانے والے خدا کے حاضر ناظر ہونے اس کے قانون، ضابطۂ حیات کو اپنے ضابطۂ حیات کے طور پر نافذ کرنے سے روگرداں ہیں۔ کیا اب بھی ہماری سمجھ میں بات نہیں آسکتی کہ ایک خدا کو ماننے والے ایک رسول کے امتی، ایک قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے اور ایک ہی اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کے دعوے دار ہیں کے

ادبار و تنزل کی وجہ یہی ہے جیسا کہ شاعر مشرق کی منشا آج بھی ہمیں اس کی وجہ یوں بتا رہی ہے:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

۱۰۴۰ - حدثنا عبد العزيز بن يحيى أبو الأصبغ الحراني قال حدثني محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن إسحاق عن الزهري قال سمعت رجلا من مزينة يحدث سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال زنى رجل وامرأة من اليهود وقد أحصنا حين قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وقد كان الرجم مكتوبا عليهم في التوراة فتركوه وأخذوا بالتجبيه يضرب مائة بحبل مطلي بقار ويحمل على حمار وجهه مما يلي دبر الحمار فاجتمع أحبار من أحبارهم فبعثوا قوما آخرين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سلوه عن حد الزاني وساق الحديث قال فيه قال ولم يكونوا من أهل دينه فيحكم بينهم فخير في ذلك قال فإن جاءوك فاحكم بينهم أو أعرض عنهم.

زہری کا بیان ہے کہ میں نے مزینہ کے ایک شخص کو سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک آدمی اور ایک عورت نے یہودیوں میں سے زنا کیا جو شادی شدہ تھے اور جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لے جا چکے تھے۔ رجم کا حکم ان کے لئے تورات میں لکھا ہوا تھا لیکن انہوں نے چھوڑ دیا تھا بلکہ منہ کالا کرتے یعنی روغنی رسی سے سو بار مارتے اور گدھے پر سوار کرتے کہ ان کا منہ گدھے کی پیٹھ کی جانب ہوتا۔ پس ان کے بعض علماء (پادری) اکٹھے ہوئے اور انہوں نے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور ان سے زنا کی سزا پوچھنے کے لئے کہا۔ باقی حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں کہا ہے کہ وہ حضور کے دین والے نہ تھے کہ آپ ان کے درمیان فیصلہ فرماتے لہٰذا اس امر کا آپ کو اختیار دیتے ہوئے فرمایا گیا۔ اگر تمہارے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو (۴۴۵۰)۔

۱۰۴۱ - حدثنا يحيى بن موسى البلخي ثنا أبو أسامة قال مجالد أخبرنا عن عامر عن جابر بن عبد الله قال جاءت اليهود برجل وامرأة منهم زنيا فقال ائتوني بأعلم رجلين منكم فأتوه بابني صوريا فنشدهما كيف تجدان أمر هذين في التوراة قالا نجد في التوراة إذا شهد أربعة أنهم رأوا ذكره في فرجها مثل الميل في المكحلة رجما قال فما يمنعكما أن ترجموهما قالا ذهب سلطاننا فكرهنا القتل فدعا رسول الله صلى الله عليه

عامر سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنوں میں سے دو بڑے عالموں کو میرے پاس لاؤ۔ پس وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے آئے۔ آپ نے دونوں کو قسم دی کہ تم ان کا تورات میں کیا حکم پاتے ہو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ جب چار گواہ یہ کہیں کہ ہم نے مرد کی شرمگاہ کو عورت کی شرمگاہ میں یوں دیکھا جیسے سلائی سرمہ دانی میں تو رجم کیا جائے گا۔ فرمایا کہ انہیں رجم کرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا۔ دونوں نے کہا کہ ہماری حکومت تو رہی نہیں لہٰذا ہم نے قتل کو ناپسند کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ

وسلم بالشهود فجاءوا بأربعة فشهدوا أنهم رأوا ذكره في فرجها مثل الميل في المكحلة فأمر النبي صلى الله عليه وسلم برجمهما.

جائے تو انھوں نے گواہی دی کہ مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں یوں تھی جیسے سرمہ دانی میں سلائی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۰۴۲ - حدثنا وهب بن بقية عن هشيم عن المغيرة عن إبراهيم والشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه لم يذكر فدعا بالشهود فشهدوا.

وہب بن بقیہ، ہشیم، مغیرہ، ابراہیم، شعبی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی لیکن گواہ بلانے اور گواہی دینے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۴۳ - حدثنا وهب بن بقية عن هشيم عن ابن شبرمة عن الشعبي بنحو منه.

وہب بن بقیہ، ہشیم، ابن شبرمہ نے شعبی سے مذکورہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

باب ۳۲۵ في الرجل يزني بحريمه.

آدمی کا اپنی محرم عورت سے زنا کرنا۔

۱۰۴۴ - حدثنا مسدد نا خالد بن عبد الله نا مطرف عن أبي الجهم عن البراء بن عازب قال بينما أنا أطوف على إبل لي ضلت إذ أقبل ركب أو فوارس معهم لواء فجعل الأعراب يطيفون بي لمنزلتي من النبي صلى الله عليه وسلم إذ أتوا قبة فاستخرجوا منها رجلا فضربوا عنقه فسألت عنه فذكروا أنه أعرس بامرأة أبيه.

ابوالجہم سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے چند گم شدہ اونٹوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا کہ چند سوار آئے جن کے ساتھ جھنڈا تھا۔ پس وہ اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت کے باعث میرے گرد طواف کرنے لگے اور ایک خیمے کے پاس آئے اور اس میں سے ایک آدمی کو نکال کر اس کی گردن اڑا دی۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا۔ اس نے اپنے باپ کی بیوی سے صحبت کی تھی۔

۱۰۴۵ - حدثنا عمرو بن قسيط الرقي نا عبيد الله بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن عدي بن ثابت عن يزيد بن البراء عن أبيه قال لقيت عمي ومعه راية فقلت له أين تريد فقال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى رجل نكح امرأة أبيه فأمرني أن أضرب عنقه وآخذ ماله.

یزید بن براء سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے چچا جان سے ملا جن کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف روانہ فرمایا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال چھین کر لے آؤں۔

باب ۳۲۶ في الرجل يزني بجارية امرأته.

جو اپنی بیوی کی لونڈی سے نکاح کرے۔

۱۰۴۶ - حدثنا موسى بن إسماعيل نا أبان نا قتادة عن خالد بن عرفطة عن

حبیب بن سالم کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے جس کو عبدالرحمٰن بن حنین کہا جاتا تھا، اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی۔

حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهٰذَا۔

نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جو ان دنوں کوفہ کے حاکم تھے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کی مانند ہی کروں گا۔ اگر تمہاری بیوی نے اسے تمہارے لئے حلال کر دیا تھا تو تمہیں سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر اس نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا تھا تو تمہیں سنگسار کیا جائے گا۔ لوگوں نے معلوم کیا کہ عورت نے اسے حلال کر دی تھی سو اسے کوڑے مارے گئے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حبیب بن سالم کے لئے لکھا تو انہوں نے یہی حدیث مجھے لکھ دی۔

١٠٢٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جُلِدَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ۔

حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی کہ اگر بیوی نے اس کے لئے حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اس مرد کو سنگسار کیا جائے گا۔

١٠٢٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَسَلَّامٌ عَنِ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرْ يُونُسُ وَمَنْصُورٌ قَبِيصَةَ۔

قبیصہ بن حریث نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی تھی۔ فرمایا کہ اگر اس کے ساتھ زبردستی ایسا کیا ہے تو وہ آزاد ہے اور مالک دوسری ایسی ہی لونڈی اپنی بیوی کو دے اور اگر لونڈی نے خوشی سے یہ کام کروایا تو یہ مالک کی ہے اور وہ اس جیسی اپنی بیوی کو دے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو یونس بن عبید اور عمرو بن دینار اور منصور بن زاذان اور سلام نے حسن سے لیکن یونس اور منصور نے قبیصہ کا ذکر نہیں کیا۔

١٠٢٩ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ

حسن نے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آگے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی مگر یہ بھی کہا۔ اگر وہ لونڈی نے

صلى الله عليه وسلم نحوه إلا أنه قال وإن كانت طاوعته فهي ومثلها من ماله لسيدتها.

بخوشی صحبت کروائی تو وہ اسی جیسی دوسری خاوند کے مال سے اس کی مالکن کو دلائی جائے۔

باب ۳۲۵ في من عمل عمل قوم لوط.

جس نے قوم لوط والا عمل کیا۔

۱۰۵۰ - حدثنا عبد الله بن محمد بن علي النفيلي ثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به. قال أبو داود رواه سليمان بن بلال عن عمرو بن أبي عمرو مثله ورواه عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس رفعه ورواه ابن جريج عن إبراهيم عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس رفعه.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو تم پاؤ کہ اس نے قوم لوط والا عمل کیا ہے تو اسے قتل کر دو اور اس کے ساتھ یہ فعل کروانے والے کو بھی۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابو عمرو سے اسی طرح روایت کیا ہے اسے عباد بن منصور، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے اسی طرح اور روایت کیا ہے اسے عباد بن منصور، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً اور روایت کیا ہے اسے ابن جریج، ابراہیم، داؤد بن حصین، عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً۔

۱۰۵۱ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم بن راهويه ثنا عبد الرزاق أنا ابن جريج أخبرني ابن خثيم قال سمعت سعيد بن جبير ومجاهدا يحدثان عن ابن عباس في البكر يوجد على اللوطية قال يرجم.

اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن خثیم، سعید بن جبیر اور مجاہد دونوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ غیر شادی شدہ اگر قوم لوط والا عمل کرے تو اسے سنگسار کیا جائے۔

باب ۳۲۶ فيمن أتى بهيمة.

جس نے جانور سے جماع کیا۔

۱۰۵۲ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا عبد العزيز بن محمد حدثني عمرو بن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه قال قلت له ما شأن البهيمة قال ما أراه قال

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مویشی سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو اور اس جانور کو بھی اس کے ساتھ قتل کر دیں۔ عکرمہ عرض گزار ہوا کہ جانور کا کیا خطا ہے؟ فرمایا کہ میرے (حضرت ابن عباس کے) خیال میں حضور نے اس جانور کا گوشت کھانا

ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كُرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ۔

١٠٥٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ شَرِيكًا وَأَبَا الْأَحْوَصِ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ حَدٌّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَكَمُ أَرَى أَنْ يُجْلَدَ وَلَا يَبْلُغَ بِهِ الْحَدَّ وَقَالَ الْحَسَنُ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعِّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو۔

بَابٌ إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزِّنَا وَلَمْ تُقِرَّ الْمَرْأَةُ

١٠٥٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا۔

١٠٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَّاضٍ الْأَنْبَارِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ۔

ناپسند فرمایا ہو گا جس کے ساتھ کہ ایسا نامناسب فعل کیا گیا ہو۔

عاصم نے ابو رزین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جانور سے جماع کرنے والے پر حد نہیں ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عطاء نے کہا ہے اور حکم کا قول ہے کہ اسے کوڑے مارے جائیں لیکن وہ حد کی تعداد کو نہ پہنچیں۔ حسن نے کہا کہ وہ زانی کی طرح ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عاصم کی حدیث تضعیف کرتی ہے حدیث عمرو بن ابی عمرو کی۔

جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت اقرار نہ کرے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ایک شخص نے اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے زنا کیا ہے اور اس کا نام بھی لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پاس آدمی بھیج کر اس سے یہ بات پوچھی۔ عورت نے انکار کیا کہ اس سے زنا کیا ہو۔ پس اس مرد پر حد جاری کی گئی اور عورت کو چھوڑ دیا گیا۔

(محمد بن یحییٰ بن فارس، موسیٰ بن ہارون بردی، ہشام بن یوسف، قاسم بن فیاض، انباری، خلاد بن عبدالرحمٰن) ابن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنو بکر بن لیث کے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ پس اسے سو کوڑے مارے گئے کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا پھر اس سے عورت پر گواہ طلب کئے۔ عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے۔ پس اس آدمی کو حد قذف کے کوڑے لگائے گئے۔

باب ۳۵۵ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ مَا دُونَ الْجِمَاعِ فَيَتُوبُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ

جو جماع کے سوا عورت سے سب کچھ کرے اور امام تک پہنچنے سے پہلے توبہ کر لے۔

۱۰۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ نَا سِمَاكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ فَأَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقِمْ عَلَيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مدینہ منورہ کے آخری سرے سے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے پیار کیا ہے اور جماع کے علاوہ سب کچھ اس کے ساتھ کیا ہے، میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں مجھے سزا دیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر پردہ ڈالا تم بھی اپنے اوپر پردہ ڈالتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا، وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے آدمی بھیج کر اسے بلوایا۔ آپ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں (الآیۃ) حاضرین میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ خاص اسی کے لئے ہے یا لوگوں کے لئے عام ہے؟ فرمایا یہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔

ف: چونکہ اس شخص نے ایسا کام نہیں کیا تھا جس پر شرعاً حد جاری ہو، لہٰذا اس کے عرض کرنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ سکوت فرمایا۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی بجا فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے جرم پر پردہ ڈالا تو تمہیں بھی چاہیے تھا کہ اپنی پردہ پوشی کرتے۔ اللہ کے اس بندے نے کائنات کی سب سے بڑی بارگاہ میں از خود اقبالِ جرم کیا اور طلبگار رہے کہ مجھے سزا دے کر دنیا ہی میں پاک کر دیا جائے تاکہ جو فعل سرزد ہو گیا اس کی وجہ سے اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں پیش ہونے سے پہلے دُھل جائے۔ جب عام صحابہ کرام کے تقویٰ و طہارت کا یہ حال تھا [illegible] کی باز پرس سے بچنے کے لئے [illegible] بڑی سے بڑی تکلیف اٹھانے کے لئے از خود تیار ہو جاتے تھے تو اکابر صحابہ کرام کی عظمت کا اندازہ ہم جیسے [illegible] کیا لگا سکتے ہیں [illegible] محبوب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت و عقیدت نصیب فرمائے [illegible] ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۵۶ فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ

غیر محصنہ لونڈی اگر زنا کرے۔

۱۰۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جبکہ وہ زنا کرے اور غیر شادی شدہ ہو۔ فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر وہ زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو خواہ ایک رسّی کے بدلے ہی سہی۔ ابن شہاب نے فرمایا۔ مجھے صحیح یاد نہیں رہا کہ ایسا تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی مرتبہ اور ضفیر رسّی کو کہتے ہیں۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَحُدَّهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا وَلْيَبِعْهَا بِضَفِيرٍ أَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اُس پر حد قائم کیا کرو اور ڈانٹ ڈپٹ پر نہ چھوڑو تین دفعہ تک ایسا کرو اور اگر چوتھی دفعہ بھی کرے تو اس پر حد جاری کر کے اُسے فروخت کر دو خواہ ایک رسّی کے بدلے ہی سہی یا بالوں کی رسّی کے بدلے فرمایا۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا كِتَابُ اللّٰهِ ثُمَّ لْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ۔

سعید بن ابو سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا۔ ہر دفعہ اُسے اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارو اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے نہ چھوڑ دیا کرو۔ چوتھی مرتبہ فرمایا۔ اگر پھر یہی کام کرے تو اسے اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارو پھر اسے فروخت کر دینا چاہیے خواہ بالوں کی ایک رسّی کے بدلے ہی کیوں نہ دے۔

باب ۳۵ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ

مریض پر حد قائم کرنا۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ان میں سے ایک آدمی بیمار پڑ گیا یہاں تک کہ کمزوری کے باعث اس کی کھال ہڈیوں سے چپک گئی۔

عليه وسلم من الانصار انه اشتكى رجل منهم حتى أضنى فعاد جلدة على عظم فدخلت عليه جارية لبعضهم فهش لها فوقع عليها فلما دخل عليه رجال قومه يعودونه اخبرهم بذلك فقال استفتوا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني قد وقعت على جارية دخلت علي فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا ما رأينا باحد من الناس من الضر مثل الذي هو به لو حملناه اليك لتفسخت عظامه ما هو الا جلد على عظم فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يأخذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة

١٠٦١ - حدثنا محمد بن كثير انا اسرائيل نا عبد الاعلى عن ابي جميلة عن علي قال فجرت جارية لآل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا علي انطلق فاقم عليها الحد فانطلقت فاذا بها دم يسيل لم ينقطع فاتيته فقال يا علي افرغت قلت اتيتها ودمها يسيل فقال دعها حتى ينقطع دمها ثم اقم عليها الحد واقيموا الحدود على ما ملكت ايمانكم قال ابو داود وكذلك رواه ابو الاحوص عن عبد الاعلى ورواه شعبة عن عبد الاعلى فقال فيه قال لا تضربها حتى تضع والاول اصح

باب ٣٥ في حد القاذف

١٠٦٢ - حدثنا قتيبة بن سعيد الثقفي ومالك بن عبد الواحد المسمعي وهذا حديثه ان ابن ابي عدي حدثهم عن محمد بن

پس ان میں سے کسی کی لونڈی اس کے پاس آئی جس پر وہ فریفتہ ہو گیا اور اس کے ساتھ صحبت کر بیٹھا جب اس کی قوم کے آدمی اس کے پاس عیادت کے لیے آئے تو اس نے انہیں یہ بات بتائی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرے لیے حکم پوچھئے کیونکہ میں اس لونڈی سے صحبت کر بیٹھا ہوں جو میرے پاس آئی تھی۔ پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم نے اس کی طرح اتنی تکلیف میں کسی کو نہیں دیکھا اور اگر ہم اسے اٹھا کر آپ کے پاس لائیں تو اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں اس میں صرف ہڈیوں کے اوپر کھال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو سینکیں لے کر اسے ایک ہی ضرب لگائیں۔

ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کسی کی لونڈی نے بدکاری کی۔ حضور نے فرمایا اے علی اٹھو اور اس پر حد لگاؤ۔ میں گیا تو دیکھا کہ اس کا خون بہہ رہا تھا جو بند ہی نہیں ہو رہا تھا۔ میں واپس آیا تو فرمایا۔ اے علی کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوا کہ میں اس کے پاس گیا تو اس کا خون بہہ رہا تھا۔ فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ خون بند ہو جائے پھر اس پر حد قائم کرنا۔ اور اپنے غلام لونڈیوں پر حد قائم کیا کرو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابو الاحوص نے عبد الاعلیٰ سے اسی طرح اور روایت کیا ہے شعبہ نے عبد الاعلیٰ سے اور کہا کہ حضور نے فرمایا اسے حد نہ مارو یہاں تک کہ بچہ جن لے۔ پہلی صحیح ہے۔

زنا کی تہمت لگانے والے کی حد

قتیبہ بن سعید ثقفی اور مالک بن عبد الواحد مسمعی، ابن ابی عدی، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابوبکر، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

إسحٰق عن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك وتلا تعني القرآن فلما نزل من المنبر أمر بالرجلين والمرأة فضربوا حدهم.

جب میری صفائی میں وحی نازل ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کا ذکر کر کے قرآن پاک کی وہ آیتیں پڑھیں۔ جب آپ منبر سے اتر آئے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق حکم فرمایا جن پر حد قذف جاری کی گئی۔

۱۰۶۳۔ حدثنا النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحٰق بهذا الحديث ولم يذكر عائشة قال فأمر برجلين وامرأة ممن تكلم بالفاحشة حسان بن ثابت ومسطح بن أثاثة قال النفيلي ويقولون المرأة حمنة بنت جحش.

نفیلی، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اس حدیث کو روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ کا ذکر نہیں کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضور نے دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق حکم فرمایا جنہوں نے بری بات منہ سے نکالی تھی یعنی حضرت حسان بن ثابت اور حضرت مسطح ابن اثاثہ۔ نفیلی کا بیان ہے کہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ عورت حضرت حمنہ بنت جحش تھی۔

باب في الحد في الخمر

شراب کی سزا کا بیان

۱۰۶۴۔ حدثنا الحسن بن علي ومحمد بن المثنى وهذا حديثه قالا نا أبو عاصم عن ابن جريج عن محمد بن علي بن ركانة عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يقت في الخمر حدا وقال ابن عباس شرب رجل فسكر فلقي يميل في الفج فانطلق به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فلما حاذى بدار العباس انفلت فدخل على العباس فالتزمه فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضحك وقال أفعلها ولم يأمر فيه بشيء قال أبو داود هذا مما تفرد به أهل المدينة حديث الحسن بن علي هذا.

عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے شراب پی اور نشے میں لڑکھڑاتا اور گرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب چل دیا۔ جب حضرت عباس کے مکان کے سامنے پہنچا تو بھاگ کر اندر داخل ہو گیا اور حضرت عباس کے پاس گیا اور ان سے لپٹ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اس نے ایسا کیا ہے؟ اور اس بارے میں کوئی حکم نہ فرمایا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حسن بن علی کی اس حدیث میں اہل مدینہ تنہا ہیں۔

۱۰۶۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا أبو ضمرة عن يزيد بن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ.

کہ اس کی پٹائی کرو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب فارغ ہو گئے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا تجھے اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

۱۰۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللهَ مَا خَشِيتَ اللهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَلَكِنْ قُولُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا.

محمد بن داؤد بن ابی ناجیہ اسکندرانی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب اور حیوہ بن شریح اور ابن لہیعہ نے ابن الہاد سے اسی اسناد کے ساتھ معناً روایت کرتے ہوئے پٹائی کے بعد اس میں کہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرو۔ چنانچہ وہ اس کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ تو نے اللہ کے لیے تقویٰ اختیار نہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا اور تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا نہ آئی۔ پھر اسے چھوڑ دیا اور اس حدیث کے آخر میں کہا۔ اب یوں کہو کہ اے اللہ اسے بخش دے اے اللہ اس پر رحم فرما بعض حضرات نے ایک آدھ لفظ کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰۶۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ الرِّيفِ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْقُرَى وَالرِّيفِ فَمَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ

مسلم بن ابراہیم، ہشام ــــ مسدد، یحییٰ، ہشام، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب پر چھڑی اور جوتے سے مارا۔ حضرت ابوبکر چالیس کوڑے مارتے۔ جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو لوگوں کو بلا کر فرمایا۔ لوگ تو بستیوں والی زمین کے نزدیک ہو گئے ہیں۔ مسدد نے کہا قریٰ و ریف کہا ہے۔ لہٰذا شراب کی حد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا کہ ہمارے خیال میں آپ اس کی سزا سب سے کم رکھیں۔ چنانچہ اس پر اسی کوڑے مارے جاتے ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھڑی اور جوتے سے چالیس ضربیں مارتے اور

أربعين ورواه شعبة عن قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ضرب بجريدتين نحو الأربعين.

روایت کیا ہے اسے شعبہ قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور کہا آپ نے چھڑیوں سے چالیس کے لگ بھگ مارے۔

١٠٦٨ - حدثنا مسدد بن مسرهد وموسى بن إسماعيل المعنى قالا نا عبد العزيز بن المختار نا عبد الله بن الداناج حدثني حضين بن المنذر الرقاشي هو أبو ساسان قال شهدت عثمان بن عفان وأتي بالوليد بن عقبة فشهد عليه حمران ورجل آخر فشهد أحدهما أنه رآه شربها يعني الخمر وشهد الآخر أنه رآه يتقيأها فقال عثمان إنه لم يتقيأها حتى شربها فقال لعلي أقم عليه الحد فقال علي للحسن أقم عليه الحد فقال الحسن ول حارها من تولى قارها فقال لعبد الله بن جعفر أقم عليه الحد فأخذ السوط فجلده وعلي يعد فلما بلغ أربعين قال حسبك جلد النبي صلى الله عليه وسلم أربعين أحسبه قال وجلد أبو بكر أربعين وعمر ثمانين وكل سنة وهذا أحب إلي.

حضین بن منذر رقاشی ابو ساسان کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ولید بن عقبہ کو لایا گیا تو اس پر حمران مولیٰ عثمان اور ایک دوسرے شخص نے گواہی دی۔ دونوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اسے شراب پیتے دیکھا تھا دوسرے نے کہا کہ میں نے اسے شراب کی قے کرتے دیکھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ قے کہاں سے کرتا اگر شراب نہ پی ہوتی۔ پس حضرت علی سے کہا کہ اس پر حد لگائیے۔ حضرت علی نے امام حسن سے حد لگانے کے لیے کہا۔ انہوں نے کہا کہ جنہوں نے خلافت کا بار اٹھایا ہے بار بھی وہی اٹھائے۔ چنانچہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے اس پر حد قائم کرنے کے لیے کہا تو انہوں نے کوڑا لے کر مارنا شروع کیا اور حضرت علی شمار کرتے رہے۔ جب چالیس ہو گئے تو فرمایا کہ بس کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے خیال میں چالیس مارے اور حضرت ابوبکر نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر نے اسی کوڑے۔ اگرچہ دونوں ہی سنت ہیں لیکن مجھے یہی زیادہ پسند ہے (یعنی چالیس کوڑے مارنا)۔

١٠٦٩ - حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن أبي عروبة عن الداناج عن حضين بن المنذر عن علي قال جلد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر أربعين وكملها عمر ثمانين وكل سنة قال أبو داود وقال الأصمعي ول حارها من تولى قارها ول شديدها من تولى هينها.

حضین بن منذر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر نے اس تعداد کو مکمل کرتے ہوئے اسی کوڑے مارے اور دونوں ہی سنت ہیں ——— امام ابوداؤد نے فرمایا:- اصمعی کا بیان ہے کہ امام حسن کے جواب کا مطلب ہے کہ خلافت کا شرف پانے والا ہی حد جاری کر کے اس کی تکلیف اٹھائے۔

باب ٣٥١ إذا تتابع في شرب الخمر

جبکہ بار بار شراب پیئے

١٠٧٠ - حدثنا موسى بن إسماعيل نا

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، عاصم، ابو صالح ذکوان نے حضرت

أبان عن عاصم عن أبي صالح ذكوان عن معاوية بن أبي سفيان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم إن شربوا فاجلدوهم ثم إن شربوا فاجلدوهم ثم إن شربوا فاقتلوهم۔

معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لوگ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو۔ پھر جب پئیں تو انہیں کوڑے مارو پھر جب پئیں تو انہیں کوڑے مارو اور پھر بھی اگر پئیں تو انہیں قتل کر دو۔

۱۰۷۱۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد عن حميد بن يزيد عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى قال وأحسبه قال في الخامسة إن شربها فاقتلوه قال أبو داود وكذا في حديث أبي غطيف في الخامسة۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، حمید بن یزید، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معناً اسی طرح فرمایا۔ میرے خیال میں آپ نے پانچویں دفعہ فرمایا کہ اگر پئے تو اسے قتل کر دو —— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح ابو غطیف کی حدیث میں پانچویں دفعہ ہے۔

۱۰۷۲۔ حدثنا نصر بن عاصم الأنطاكي نا يزيد بن هارون الواسطي نا ابن أبي ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سكر فاجلدوه ثم إن سكر فاجلدوه ثم إن سكر فاجلدوه فإن عاد الرابعة فاقتلوه قال أبو داود وكذا حديث عمر بن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا شرب الخمر فاجلدوه وإن عاد الرابعة فاقتلوه وكذا حديث سهيل عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إن شربوا الرابعة فاقتلوهم وكذا حديث ابن أبي نعم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وكذلك حديث عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم والشريد عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي حديث

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر چوتھی دفعہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو —— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عمر بن ابو سلمہ کی حدیث ہے جو انہوں نے اپنے والد ماجد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شراب پئے تو اسے کوڑے مارو۔ اگر چوتھی دفعہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو۔ اسی طرح حدیث سہیل ہے جو ابو صالح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر چوتھی دفعہ پئے تو اسے قتل کر دو اور اسی طرح حدیث نعم ہے کہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور اسی طرح حدیث عبد اللہ بن عمرو ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور شرید کی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور حدیث جدلی میں بواسطہ حضرت معاویہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ۔

اگر تیسری یا چوتھی دفعہ پیے تو اسے قتل کر دو۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ وَرُفِعَ الْقَتْلُ فَكَانَتْ رُخْصَةً قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَمُخَوَّلُ بْنُ رَاشِدٍ فَقَالَ لَهُمَا كُوْنَا وَافِدَيْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شراب پیے تو اسے کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پیے تو اسے کوڑے مارو اگر پھر تیسری یا چوتھی دفعہ پیے تو اسے قتل کر دو۔ آپ کے حضور ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی تو اسے کوڑے مارے۔ پھر دوبارہ پیش کیا گیا تو اسے کوڑے مارے۔ پھر سہ بارہ پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی تو اسے کوڑے لگائے۔ پھر چوتھی دفعہ پیش کیا گیا تو اسے کوڑے لگائے اور قتل کا حکم منسوخ فرمایا یہ رخصت ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے یہ حدیث بیان کی اور ان کے پاس منصور بن معتمر اور مخول بن راشد بھی تھے تو ان دونوں سے فرمایا کہ یہ حدیث میری طرف سے اہل عراق کے پاس لے جاؤ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَا أَدِيْ أَوْ مَا كُنْتُ أَدِيْ مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيْهِ شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَاهُ نَحْنُ۔

عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا یا میں کیا جانوں کسی کے مرنے پر جس پر میں حد قائم کروں سوائے شراب پینے والے کے کیونکہ اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ جو کچھ ہے وہ ہم نے مقرر کیا ہے۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ گویا اس میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کجاووں میں حضرت خالد بن ولید کا کجاوہ تلاش کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ پٹائی کرو۔ پس لوگوں میں سے کسی نے اسے جوتے سے مارا اور کسی نے اسے لاٹھی سے مارا اور کسی نے اسے کھجور کی شاخ سے مارا۔

مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ الْجَرِيدَةُ الرَّطْبَةُ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ۔

ابن وہب نے کہا کہ المیتخۃ تر شاخ کو کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین سے مٹی لے کر اس کے چہرے پر ڈال دی۔

۱۰۷٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ حَتَّى قَالَ لَهُمْ ارْفَعُوا فَرَفَعُوا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ۔

ابن شہاب کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ازہر نے خبر دی کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شراب پینے والے کو پیش کیا گیا جبکہ آپ حنین کے مقام پر تھے۔ آپ نے اس کے چہرے پر مٹی ڈال دی اور پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس کی پٹائی کرو اپنے جوتوں سے اور جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہو یہاں تک کہ آپ نے ان سے فرمایا کہ اب جانے دو۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابوبکر نے شراب پر چالیس کوڑے مارے۔ پھر حضرت عمر نے اپنے ابتدائی دور خلافت میں چالیس کوڑے مارے۔ پھر اپنے آخری دور خلافت میں اسی کوڑے مارے۔ پھر حضرت عثمان نے دونوں حدیں نافذ کیں یعنی اسی اور چالیس بھی۔ پھر حضرت معاویہ نے اسی کی حد کو ثابت کر دیا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں شراب پینے والے پر سزا اس طرح جاری کی جاتی کہ آپ کے حکم سے جوتے، چھڑی اور کپڑے سے تقریباً چالیس ضربیں لگائی جاتیں اور اس کے بعد حسب حالات استعمال کر کے اسے شرمسار کیا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرابی کی سزا چالیس کوڑے مقرر فرمائی اور یہی تعداد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں رہی۔ آخری دور خلافت میں آپ کے حکم سے شرابی کو اسی کوڑے مارے جاتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب موقع چالیس یا اسی یعنی دونوں تعداد پر عمل کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑوں کی تعداد مقرر کر دی۔

اس وضاحت پر علامہ وحید الزماں خان صاحب نے اپنی پیوند لگایا ہے: "ہمارے مشائخ کے نزدیک تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدعت ہے" (ص ۱۰۶)۔ اس فقرے سے واضح ہوتا ہے کہ علامہ موصوف تقلید کے حقیقی مفہوم ہی سے ناآشنا تھے۔ مگر انہوں نے اسے اصطلاحی مفہوم سے ہٹا کر صرف لغوی معانی پر محمول کرتے ہوئے اطاعت و اتباع کا ہم معنی سمجھا تو یہ جاہلیت کی بات ہے۔ پھر ایسا ہی سلوک موصوف نے حنفی مشائخ کے ساتھ کیا ہے۔ علامہ صاحب کے نزدیک گویا علمائے احناف نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کو چھوڑ کر اپنے قوانین نافذ کیے تھے جس کے باعث موصوف کے مشائخ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کو بیکار قرار دیتے رہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت خلفائے راشدین کیسے بدعتی کہلائے جاتے ہیں! افسوس! عظمتِ صحابہ پر کس بے دردی سے چھری چلائی جا رہی ہے۔ کاش! ان لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجائے کہ صحابہ کرام اور خصوصاً حضرت خلفائے راشدین سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے چشمِ فلک نے کبھی نہیں دیکھے اور نہ ہی قیامت تک دیکھ سکے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کی سب سے حسین و جمیل صورت وہی تھی جو خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا۔ جس بات پر اجماعِ صحابہ ہو اس سے بڑھ کر اتباعِ رسول کی صورت اور کیا ہو سکتی ہے؟ پروردگارِ عالم ہمیں اسی صراطِ مستقیم اور سنت پر تاحیات گامزن رکھے۔ آمین یا الٰہ العالمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

باب ٣٥ في إقامة الحد في المسجد

١٠٧٧- حدثنا هشام بن عمار نا صدقة يعني ابن خالد نا الشعيثي عن زفر بن وثيمة عن حكيم بن حزام أنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يستقاد في المسجد وأن تنشد فيه الأشعار وأن تقام فيه الحدود.

مسجد میں حد قائم کرنا

زفر بن وثیمہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں قصاص لیا جائے، اس میں اشعار پڑھے جائیں اور اس کے اندر حدود جاری کی جائیں۔

باب ٣٦ في ضرب الوجه في الحد

١٠٧٨- حدثنا أبو كامل نا أبو عوانة عن عمر يعني ابن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ضرب أحدكم فليتق الوجه.

حد میں چہرے پر مارنے کا بیان

ابن ابو سلمہ کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی کو مارو تو چہرے پر مارنے سے بچو۔

باب ٣٧ في التعزير

١٠٧٩- حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن بكير بن عبد الله ابن الأشج عن سليمان بن يسار عن عبد الرحمن بن جابر بن عبد الله عن أبي بردة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لا يجلد فوق عشر جلدات إلا في حد من حدود الله تعالى.

تعزیر کا بیان

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابو حبیب، بکیر بن عبد اللہ بن اشج، سلیمان بن یسار، عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ دس (١٠) کوڑوں سے زیادہ کسی کو نہ مارے جائیں سوائے اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمائی ہوئی حدوں میں سے کسی حد کے۔

١٠٨٠- حدثنا أحمد بن صالح نا ابن وهب أخبرني عمرو أن بكير بن الأشج حدثه

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، بکیر بن اشج، سلیمان بن یسار، عبد الرحمن بن جابر نے حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ

عن سليمان بن يسار حدثني عبد الرحمن بن جابر أن أباه حدثه أنه سمع أبا بردة الأنصاري يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر معناه. آخر كتاب الحدود.

تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ آگے یہ حدیث بھی مذکورہ بالا حدیث کی طرح معناً بیان کی۔ کتاب الحدود بحمدہ ختم ہو گئی ہے

اول کتاب الدیات

دیتوں کا بیان

باب ۳۹۵ النفس بالنفس

۱۰۸۱- حدثنا محمد بن العلاء حدثنا عبيد الله يعني ابن موسى عن علي بن صالح عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان قريظة والنضير وكان النضير أشرف من قريظة فكان إذا قتل رجل من قريظة رجلا من النضير قتل به وإذا قتل رجل من النضير رجلا من قريظة فودي بمائة وسق من تمر فلما بعث النبي صلى الله عليه وسلم قتل رجل من النضير رجلا من قريظة فقالوا ادفعوه إلينا نقتله فقالوا بيننا وبينكم النبي صلى الله عليه وسلم فأتوه فنزلت وإن حكمت فاحكم بينهم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت أفحكم الجاهلية يبغون۔

جان کے بدلے جان!

سماک بن حرب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:- قریظہ اور نضیر (یہود کے دو قبیلے) تھے۔ قریظہ سے نضیر بالاتر تھے۔ جب قریظہ کا کوئی آدمی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اس کے بدلے قتل کیا جاتا اور جب نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو وہ سو وسق کھجوریں فدیہ دیتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیا میں جلوہ گری ہوئی تو نضیر کے کسی آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ قاتل کو ہمارے سپرد کیجئے تاکہ ہم اسے قتل کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو فیصلہ کر دیں۔ وہ حاضر ہوئے تو یہ حکم نازل ہوا: اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنا کہ جان کے بدلے جان ہے۔ پھر یہ حکم نازل ہوا: کیا جاہلیت کا حکم تلاش کرتے ہیں! (۵: ۵۰)

ف- جب یہودیوں میں سے بنی نضیر کے کسی آدمی نے بنی قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور باہم فرقوں میں یہ تصفیہ ہوا کہ اس قتل کا فیصلہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کرایا جائے۔ چنانچہ فریقین بارگاہِ رسالت میں فیصلے کی خاطر حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ محبوب! ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرآن کریم کے مطابق فیصلہ فرمایا کہ جان کے بدلے جان ہے۔ لہٰذا بنی نضیر کے فرد کو قصاص میں قتل کر دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ انصاف وہی ہے جو قرآن مجید کے مطابق ہو اور اللہ کی کتاب سے روگردانی کر کے فیصلہ کرنا انصاف نہیں بلکہ اپنی نام نہاد مسلمانی کا منہ چڑانا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۹۶ لا يؤخذ الرجل بجريرة أخيه أو أبيه

۱۰۸۲- حدثنا أحمد بن يونس نا عبيد الله يعني ابن إياد نا إياد عن أبي رمثة قال انطلقت مع أبي نحو النبي صلى

بھائی یا باپ کے جرم میں کسی کا مواخذہ نہ ہوگا

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي ابْنُكَ هٰذَا قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ حَقًّا قَالَ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلْفِ أَبِي عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى۔

اباجان سے فرمایا: تمہارا بیٹا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے: ہاں، رب کعبہ کی قسم۔ فرمایا: سچ ہے؟ عرض کی کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم ریزی فرمائی کیونکہ میں شکل و صورت میں اباجان سے شباہت رکھتا تھا اور والد محترم کے قسم کھانے کے باعث۔ پھر فرمایا کہ اس کے باوجود تم سے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور نہ اس سے تمہارا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (۴۳، ۲۸۹)

بَابُ الْإِمَامِ يَأْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدَّمِ۔

جبکہ امام خون معاف کر دینے کا حکم دے

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلٍ أَوْ خَبْلٍ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ وَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

سفیان بن ابو عوجاء نے حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے یا اس کا کوئی عضو کاٹ دیا جائے تو اسے تین میں سے ایک چیز کا اختیار ہے۔ چاہے قصاص لے، چاہے معاف کر دے اور چاہے تو دیت وصول کر لے۔ اگر وہ کسی چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو۔ اور جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۲، ۱۸۸)۔

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ نَا عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ۔

عطاء بن ابو میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کی بارگاہ میں کوئی مقدمہ پیش کیا گیا ہو اور اس میں قصاص لازم آتا ہو مگر آپ معاف کر دینے کے لیے فرماتے۔

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک قتل ہوا تو قاتل کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے وہ مقتول کے ولی کے سپرد کر دیا۔ قاتل عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔

قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للولي أما إنه إن كان صادقا ثم قتلته دخلت النار قال فخلى سبيله قال وكان مكتوفا بنسعة فخرج يجر نسعته فسمي ذا النسعة.

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولی سے فرمایا:- اگر یہ سچا تھا اور تم نے اسے قتل کیا تو جہنم میں جاؤ گے پس وہ چھوڑ دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اسے تسمے سے باندھا ہوا تھا۔ وہ تسمے کو گھسیٹتا ہوا باہر نکلا۔ پس اس کا نام ذوالنسعہ پڑ گیا۔

١٠٨٦- حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة الجشمي ثنا يحيى بن سعيد عن عوف ثنا حمزة أبو عمر العائذي حدثني علقمة بن وائل قال حدثني وائل بن حجر قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ جيء برجل قاتل في عنقه النسعة قال فدعا ولي المقتول فقال أتعفو قال لا قال أفتأخذ الدية قال لا قال أفتقتل قال نعم قال اذهب به فلما ولى قال أتعفو قال لا قال أفتأخذ الدية قال لا قال أفتقتل قال نعم قال اذهب به فلما كان في الرابعة قال أما إنك إن عفوت عنه يبوء بإثمه وإثم صاحبه قال فعفا عنه قال فأنا رأيته يجر النسعة.

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ آپ کے حضور ایک قاتل کو پیش کیا گیا جس کی گردن میں تسمہ باندھا ہوا تھا۔ پس آپ نے مقتول کے ولی کو بلا کر فرمایا:- کیا تم معاف کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا دیت لیتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا قتل کرو گے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اسے لے جاؤ۔ جب چل پڑے تو فرمایا:- کیا معاف کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا، کیا دیت لیتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا قتل کرو گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اسے لے جاؤ۔ جب چوتھی دفعہ ہوئی تو فرمایا:- اگر تم اسے معاف کر دو تو تمہارے اور مقتول کے گناہوں کا بوجھ اس کے سر پر ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے قاتل کو معاف کر دیا۔ پس میں نے قاتل کو تسمہ گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔

١٠٨٧- حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة ثنا يحيى بن سعيد حدثني جامع بن مطر قال حدثني علقمة بن وائل بإسناده ومعناه.

عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، یحییٰ بن سعید، جامع بن مطر نے علقمہ بن وائل سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو معناً روایت کیا ہے۔

١٠٨٨- حدثنا محمد بن عوف الطائي ثنا عبد القدوس بن الحجاج ثنا يزيد بن عطاء الواسطي عن سماك عن علقمة بن وائل عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم بحبشي فقال إن هذا قتل ابن أخي قال كيف قتلته قال ضربت رأسه بالفأس

علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا:- ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، ایک حبشی کو لیے ہوئے اور عرض گزار ہوا کہ اس نے میرے بھتیجے کو قتل کیا ہے۔ فرمایا کہ کیسے قتل کیا ہے؟ قاتل نے کہا کہ میں نے اس کے سر پر تیر مارا تھا اور میرا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔

[...] قَتَلَهُ قَالَ هَلْ لَكَ مَالٌ تُؤَدِّي دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ أَرْسَلْتُكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيَتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ قَالَ لَا قَالَ لِلرَّجُلِ خُذْهُ فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلَ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ فَأَرْسَلَهُ۔

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ ابْنَ ضُمَيْرَةَ ح وَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ ابْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ وَهٰذَا حَدِيثُ وَهْبٍ وَهُوَ أَتَمُّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُوسَى وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ أَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فرمایا کیا تمہارے پاس دیت ادا کرنے کے لیے مال ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو لوگوں سے سوال کر کے دیت جمع کر سکتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا تمہارے مالک اسے دیت ادا کر دیں گے؟ عرض کی، نہیں، (مقتول کے وارث) سے فرمایا کہ اسے قتل کرنے کے لیے لے جاؤ۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے دشمنی کو قتل کیا تو اس کے مانند ہو جائے گا۔ یہ ارشاد اس شخص نے بھی سن لیا اور جسے گرفتار کر لایا تھا۔ یہ حاضر ہے، آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ مقتول کا اور اپنا گناہ سمیٹ کر یہ جہنمیوں میں جا بیٹھے گا۔ چنانچہ اس نے چھوڑ دیا۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر، حضرت زیاد بن ضمیرہ ——— وہب بن بیان اور احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن ابی الزناد، عبدالرحمٰن بن حارث، محمد بن جعفر، زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے روایت ہے۔ یہ حدیث وہب ہے جو بہت مکمل ہے۔ نیز عروہ بن زبیر اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک تھے۔ پھر ہم حدیث وہب کی طرف لوٹتے ہیں کہ حضرت محلم بن جثامہ لیثی نے بنی اشجع کے ایک آدمی کو اسلام کی حالت میں قتل کر دیا اور یہ پہلا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ فرمایا۔ پس قتل ہونے والے اشجعی کی طرف سے حضرت عیینہ نے گفتگو کی اور حضرت محلم کی طرف سے حضرت اقرع بن حابس نے کیونکہ وہ خندف سے تھے۔ پس آوازیں بلند ہو گئیں اور خوب شور و غل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: — اے عیینہ! کیا تم دیت قبول کرتے ہو؟ حضرت عیینہ عرض گزار

عليه وسلم يا عيينة الا تقبل الغير فقال
عيينة لا والله حتى ادخل على نسائه
من الحرب والحزن ما ادخل على نسائي
قال ثم ارتفعت الاصوات وكثرت الخصومة
واللغط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا عيينة الا تقبل الغير فقال عيينة مثل
ذلك ايضا الى ان قام رجل من بني ليث
يقال له مكيتل عليه شكة وفي يده
درقة فقال يا رسول الله اني لم اجد لما
فعل هذا في غرة الاسلام مثلا الا غنما
وردت فرمي اولها فنفر آخرها اسنن
اليوم وغير غدا فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم خمسون في فورنا هذا
وخمسون اذا رجعنا الى المدينة وذلك
في بعض اسفاره ومحلم رجل طويل
آدم وهو في طرف الناس فلم يزالوا حتى
تخلص فجلس بين يدي رسول الله صلى
الله عليه وسلم وعيناه تدمعان فقال
يا رسول الله اني قد فعلت الذي بلغك
واني اتوب الى الله فاستغفر الله لي يا رسول
الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اقتلته بسلاحك في غرة الاسلام اللهم
لا تغفر لمحلم بصوت عال زاد ابو سلمة
فقام وانه ليتلقى دموعه بطرف ردائه
قال ابن اسحق فزعم قومه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم استغفر له بعد ذلك

باب ۳ ولي العمد يأخذ الدية

۱۰۹۰ - حدثنا مسدد بن مسرهد نا
يحيى بن سعيد نا ابن ابي ذئب حدثني

بولے۔ نہیں، خدا کی قسم، جب تک ان کی عورتوں کو بھی ایسا ہی دکھ و غم نہ پہنچے جو ہماری عورتوں کو پہنچا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آوازیں بلند ہو گئیں، اور بڑا شور و غل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے عیینہ! کیا تم دیت قبول کرتے ہو؟ حضرت عیینہ نے وہی پہلے والا جواب دیا تو بنی لیث کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو مکیتل کہا جاتا تھا۔ اس نے ہتھیار سجائے ہوئے تھے اور سپر اس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسلام کے اس ابتدائی دور میں جو کچھ کیا جا رہا ہے میں اس کی مثال نہیں پاتا مگر یہ جیسے بکریاں گھاٹ پر پانی پینے گئیں۔ کسی نے اگلی کو تیر مارا تو پچھلی بکریاں بھی دوڑ گئیں۔ ہم آج ایک دستور نکالتے ہیں اور اگلے روز اسے بدل دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچاس اونٹ ابھی ادا کیے جاتے اور پچاس ہمارے مدینہ منورہ پہنچنے پر اور یہ دوران سفر کی بات ہے۔ حضرت محلم دراز قد اور گندمی رنگ والے تھے۔ وہ ذرا تنگ لوگوں سے پرے تھے لہٰذا انہیں چھوڑ دیا گیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کو جو خبر پہنچی ہے وہ مجھ سے سرزد ہوا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں لہٰذا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے بخشش طلب فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اسے اپنے ہتھیار سے اسلام کے ابتدائی دور میں قتل کیا ہے؟ اے اللہ! محلم کو نہ بخشنا۔ یہ بات بلند آواز سے فرمائی۔ وہ چلے گئے اور اپنی چادر کے پلو سے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ ابن اسحاق نے فرمایا کہ ان کی قوم کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کی تھی۔

مقتول کا وارث اگر دیت لے

سعید بن ابو سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالے عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ

سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَالَتِي هَذِهِ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيرَتَيْنِ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ سن لو خزاعہ کے لوگو! تم نے ہذیل کے ایک آدمی کو قتل کیا ہے اور میں اُس کی دیت دلاتا ہوں اور اس مقتول کے متعلق میرے یہ کہنے کے بعد جس کو قتل کیا گیا تو اُس کے وارثوں کو دونوں اختیار حاصل ہوں گے کہ وہ دیت لیں یا قاتل کو قتل کریں (قصاص میں)۔

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُودَى وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ لِي فَقَالَ الْعَبَّاسُ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عباس بن ولید، اُن کے والد ماجد اوزاعی —— احمد بن ابراہیم، ابوداؤد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ جب کہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا :۔ جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو تو اُسے اختیار ہے کہ دیت وصول کرے یا قصاص لے۔ چنانچہ اہلِ یمن سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو ابو شاہ کہا جاتا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھ دیجئے۔ عباس راوی کا بیان ہے :۔ میرے لیے لکھ دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو شاہ کے لیے لکھ دو اور یہ لفظ حدیث احمد کے ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ لکھ دو سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ لکھ دیجئے۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ

جو دیت لینے کے بعد قتل کر دے

۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَأَحْسِبُهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْفِي مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مطر الوراق، حسن سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ جو دیت لینے کے بعد قتل کرے میں اُسے نہیں چھوڑوں گا۔

ف: جو مقتول کی دیت وصول کرے اور اس کے بعد قاتل کو قتل کر دے تو اب وہ قتل ہے جو قصاص شمار نہیں ہو گا کیونکہ قصاص کی جگہ تو وہ دیت وصول کر چکا ہے۔ اب اُس قاتل کو قتل کرنے والا قاتل ہے جس سے مقتول کے وارث قصاص یا دیت لینے کے حق دار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۳۹۵ فِيْمَنْ سَقٰى رَجُلًا سَمًّا اَوْ اَطْعَمَهٗ فَمَاتَ اَيُقَادُ مِنْهُ

۱۰۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ فَقَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۴ - حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ح وَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ هَارُوْنُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْيَهُوْدِ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَسْمُوْمَةً قَالَ فَمَا عَرَضَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذِهٖ اُخْتُ مَرْحَبٍ الْيَهُوْدِيَّةُ الَّتِيْ سَمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمَهْرِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ

جو کسی کو زہر پلانے یا کھلانے سے مر جائے، کیا اُس سے قصاص لیا جائے گا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے کھایا۔ پس اُسے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اُس سے آپ نے اس بارے میں پوچھا۔ اُس نے کہا کہ میں آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر مسلط نہیں کرے گا یا فرمایا کہ مجھ پر۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا نہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا۔

داؤد بن رشید، عباد بن العوام ب—— ہارون بن عبداللہ، سعید بن سلیمان، عباد، سفیان بن حسین، زہری، سعید اور ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود کی ایک عورت نے بکری کا زہر ملا ہوا گوشت نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے بطور ہدیہ بھیجا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُسے کوئی سزا نہیں دی تھی — امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہ یہودیہ مرحب کی بہن تھی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زہر دیا تھا۔

ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودیہ نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لیے تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی دستی لی اور اُس سے کھانے لگے اور آپ کے اصحاب میں سے چند اور

معه فقال لهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم ارفعوا أيديكم وأرسل رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى اليهودية فدعاها
فقال أسممت هذه الشاة فقالت
اليهودية من أخبرك قال أخبرتني هذه
في يدي الذراع قالت نعم قال فما أردت
إلى ذلك قالت قلت إن كان نبيا فلن يضره
وإن لم يكن نبيا استرحنا منه فعفا
عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولم يعاقبها وتوفي بعض أصحابه الذين أكلوا
من الشاة واحتجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم على كاهله من أجل الذي
أكل من الشاة حجمه أبو هند بالقرن
والشفرة وهو مولى لبني بياضة من الأنصار

بھی کھا لیے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:- اپنے ہاتھ روک لو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اُسے بلا کر لایا۔ آپ نے اُس سے فرمایا:- کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ نے کہا:- آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ مجھے اس دستی نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اُس نے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا اور اُسے کوئی سزا نہیں دی اور آپ کے بعض اصحاب جنہوں نے گوشت کھایا تھا فوت ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس گوشت کے کھانے کے باعث کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے جو ابو ہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ لگائے جو بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

ف - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا کر بھیجنے والی عورت سے زہر ملانے کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ زہر ملانے کی وجہ آپ کی نبوت کا امتحان تھا کہ اگر واقعی آپ نبی ہوئے تو زہر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اگر نبی نہ ہوئے تو یقیناً زہر کا اثر ہو کر رہے گا اور ہم آپ کی طرف سے مطمئن ہو بیٹھیں گے۔ معلوم ہوا کہ اہلِ کتاب خصائصِ نبوت کے قائل تھے اور جانتے تھے کہ نبی اگرچہ دیکھنے میں دوسرے انسانوں جیسے ہی نظر آتے رہے لیکن حقیقت میں اُنہیں کچھ ایسی خصوصیات بھی حاصل ہوتی ہیں جن کے باعث وہ حیرت انگیز صفات کے حامل ہوتے تھے۔ نبی کو صفات کے لحاظ سے عام انسانوں جیسا سمجھنا مقامِ نبوت سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے۔ دوسری بات یہ بھی قابلِ لحاظ ہے کہ جب اُس یہودیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گوشت میں زہر ملانے کے متعلق پوچھا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ یہود کو رسالت کے خلیفۂ اعظم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے یا مجھے حضرت جبریل علیہ السلام بتا گئے ہیں، بلکہ فرمایا کہ میرے ہاتھ میں دستی کا جو گوشت ہے مجھے اِس نے بتایا ہے۔ سبحان اللہ! اگر وہ گوشت بھی ہماری طرح گفتگو کرتا تو یقیناً صحابہ کرام بھی سنتے لیکن گوشت نے جو کچھ بتایا اُسے صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُنا۔ اِس کلام کو ملتِ اسلامیہ کے وہ مایۂ ناز سپوت اور اس امتِ محمدیہ کے بزرگ ترین افراد بھی نہ سن سکے۔ اِس کے باوجود جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سننے اور دیکھنے کو دوسرے انسانوں جیسا سمجھے تو وہ سرے سے مقامِ نبوت ہی کا قائل نہیں یا اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و عناد ہے۔ وہ دل سے مسلمان نہیں، وہ اپنی گمراہی کی نفی کرتا اور اپنے ایمان کا جنازہ نکال دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۹۶ - حدثنا وهب بن بقية نا خالد عن

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَصْلِيَّةً نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ فَمَاتَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْحِجَامَةِ۔

روایت کی ہے کہ خیبر کے مقام پر ایک یہودیہ نے بھنا ہوا بکری کا گوشت تحفے کے طور پر پیش کیا۔ آگے حدیث جابر کے مطابق بیان کرتے ہوئے کہا: پس حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری فوت ہو گئے۔ آپ نے اس یہودیہ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ آگے حدیث جابر کی طرح بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس عورت کو قتل کر دیا گیا اور اس حدیث میں حجامت کے پچھنے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

ف۔ اس باب کی گزشتہ تمام احادیث میں ہے کہ بکری کے گوشت میں زہر ملا کر پیش کرنے والی یہودیہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باز پرس کے بعد چھوڑ دیا اور اسے کوئی سزا نہ دی لیکن اس حدیث میں ہے کہ آپ کے حکم سے اُسے قتل کیا گیا۔ یہ دونوں متضاد نظر آتی ہیں۔ احقر کی نظر میں مطابقت کی ایک صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیہ کو بلا کر استفسار فرمایا اور اس کے وجہ بتانے نیز اقرارِ جرم کر لینے پر آپ نے اُسے گزشتہ احادیث کے مطابق وقتی کوئی سزا نہ دی بلکہ چھوڑ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس گوشت کے کھانے والے صحابہ کرام میں سے حضرت بشر بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ زہر کے باعث فوت ہو گئے تو ان کے قصاص میں اس یہودیہ کو قتل کر دینے کا حکم فرمایا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَّلَ بِهِ أَيُقَادُ مِنْهُ۔

جس نے اپنے غلام کو قتل کیا یا اس کا عضو کاٹا، کیا اس سے قصاص لیا جائے گا۔

١٠٩٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

علی بن الجعد، شعبہ — موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، قتادہ، حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا تو ہم اُسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹا تو ہم اس کا وہ عضو کاٹیں گے۔

١٠٩٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذٍ۔

معاذ بن ہشام کے والد ماجد نے قتادہ سے اپنی اسناد کے ساتھ معناً اسے روایت کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو خصی کیا تو ہم اُسے خصی کریں گے۔ پھر حدیث شعبہ و حماد کی طرح بیان کی — امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوداؤد طیالسی نے بھی حدیث معاذ کی طرح روایت کی ہے۔

١٠٩٩۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سَعِيدُ بْنُ

ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے شعبہ کی اسناد کے ساتھ

عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ زَادَ ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ۔

اسی طرح روایت کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر حسن اس حدیث کو بھول گئے اور کہا کرتے کہ غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

١١٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، حسن نے فرمایا کہ غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہ کیا جائے۔

١١٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ الْعَتَكِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا سَوَّارٌ أَبُو حَمْزَةَ نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَارِيَةٌ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا لَكَ فَقَالَ شَرٌّ أَبْصَرَ لِسَيِّدِهِ جَارِيَةً لَهُ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَطُلِبَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ نُصْرَتِي قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد سے اُن کے والدِ محترم نے فرمایا ہے: ایک آدمی چلاتا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اس کی لونڈی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارے تمہیں کیا ہوا؟ لونڈی کے مالک نے دیکھ لیا کہ میں نے اُسے بری نگاہ سے دیکھا ہے تو غیرت کھا کر اس نے میرا ذکر کاٹ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری مدد کروں گا چنانچہ اُسے بلایا گیا لیکن وہ نہ ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ تم آزاد ہو۔ عرض کی: یا رسول اللہ! میری مدد کس پر لازم ہے؟ فرمایا ہر مسلمان پر یا فرمایا ہر صاحبِ ایمان پر۔

پارہ ــــــــــــــــ ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ٣ القسامة

١١٠٢ – حدثنا عبيد الله بن عمر بن ميسرة ومحمد بن عبيد المعنى قالا حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن أبي حثمة ورافع بن خديج أن محيصة بن مسعود وعبد الله بن سهل انطلقا قبل خيبر فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فاتهموا اليهود فجاء أخوه عبد الرحمن بن سهل وابنا عمه حويصة ومحيصة فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فتكلم عبد الرحمن في أمر أخيه وهو أصغرهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبر الكبر أو قال ليبدأ الأكبر فتكلما في أمر صاحبهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم خمسون منكم على رجل منهم فيدفع برمته قالوا أمر لم نشهده كيف نحلف قال فتبرئكم يهود بأيمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله قال سهل دخلت مربدا لهم يوما فركضتني ناقة من تلك الإبل ركضة برجلها قال حماد هذا أو نحوه قال أبو داود رواه بشر بن المفضل ومالك عن يحيى بن سعيد قال فيه أتحلفون خمسين يمينا وتستحقون دم صاحبكم أو قاتلكم ولم يذكر بشر دما وقال عبدة عن يحيى كما قال حماد ورواه ابن عيينة عن يحيى

قسامت کا بیان

عبید اللہ بن عمر اور محمد بن عبید نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت محیصہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن سہل علاقہ خیبر کی جانب گئے تو باغات میں دونوں جدا ہو گئے پس حضرت عبد اللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا تو انہوں نے یہود پر الزام لگایا۔ چنانچہ ان کا بھائی حضرت عبد الرحمٰن بن سہل اور ان کے چچا زاد بھائی حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبد الرحمٰن اپنے بھائی کے بارے میں گفتگو کرنے لگے اور وہ ان میں سب سے چھوٹے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بڑا یعنی بڑا گفتگو کرے۔ پس ان دونوں نے اپنے ساتھی کے قتل کی گفتگو کی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں تو تمہارے کسی آدمی کی طرف سے اس کا قاتل تمہارے حوالے کر دیا جائے گا۔ عرض گزار ہوئے کہ جب ہم اس وقت موجود نہیں تھے تو قسم کیسے کھائیں۔ فرمایا کہ یہودی اپنے پچاس آدمیوں کی قسم سے تم سے بری ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ لوگ تو کافر ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے دیت ادا فرمائی۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ایک روز میں ان کے شتر خانے میں داخل ہوا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔ حماد نے اسی طرح کہا یا اس کی مانند۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اسے روایت کیا ہے بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے ساتھی کے خون یا قاتل کے حقدار بنتے ہو۔ بشر نے خون کا ذکر نہیں کیا اور عبدہ نے یحییٰ سے روایت کرتے

فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الِاسْتِحْقَاقَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

١١٠٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

ہونے تک قاتل کو ان کے حوالے کر دیا جائے۔ ابن عیینہ نے یہ روایت کی ہے جس میں یہ ہے کہ ابتدا یہود سے کی کہ یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری ہو جائیں گے اور مستحق ہونا ذکر نہیں کیا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے۔

(١١٠٣) ابو لیلیٰ بن عبداللہ نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی قوم کے بڑوں میں سے حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ کسی تنگ حالی کے باعث خیبر کی جانب گئے۔ حضرت محیصہ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے کنویں یا چشمے میں ڈال دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہود کے پاس پہنچ کر کہا کہ خدا کی قسم تم نے انہیں قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ اپنی قوم کے پاس گئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ پھر وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ جو ان سے بڑے تھے اور حضرت عبدالرحمن بن سہل حاضر ہوئے۔ پس پہلے حضرت محیصہ بات کرنے لگے کیونکہ خیبر وہی گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بڑا ہے یعنی بڑی عمر والا۔ پس حضرت حویصہ نے گفتگو کی اور پھر حضرت محیصہ نے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بارے میں ان کے پاس خط لکھا تو یہودیوں نے لکھا کہ خدا کی قسم ہم نے انہیں قتل نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ، حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمن سے فرمایا۔ کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کا حق ثابت کرو گے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا تو یہودی قسم دیں گے۔ عرض کی کہ وہ تو مسلمان ہی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کی اور ان کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ بھیجے اور ان کے گھر پہنچا دیئے۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

ف : قسامت زمانہ جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ اگر کسی آدمی کو قتل کر دیا گیا ہو اور اس کی لاش کسی محلے میں ملے۔ اہل محلہ اس کے قاتل ہونے سے انکار کرتے ہوں تو ان میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم اٹھائیں گے کہ ہم میں سے کسی فرد نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہمارے کسی فرد کو اس کے قاتل کا علم ہے۔ اگر وہ ایسی قسم دیں تو قتل کے الزام سے بری ہو جائیں گے۔ اگر وہ قسم نہ دیں تو مقتول کے وارث پچاس قسمیں دیں گے کہ اس محلے والوں نے ہمارے اس آدمی کو قتل کیا ہے اور اس طرح وہ خون کا بدلہ لینے کے مستحق ہو جائیں گے۔ جاہلیت کی اس رسم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں بھی برقرار رکھا۔ ائمہ مجتہدین کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ فریقین میں سے پہلے کون قسم دے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ پہلے مقتول کے وارث قسم دے کر اپنے بھائی کے خون کا حق ثابت کریں۔ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک پہلے اہل محلہ ہی قسم دیں گے کیونکہ الزام قتل ان پر ہے۔ زیادہ مضبوط یہی مذہب نظر آتا ہے کیونکہ تمام جھگڑوں کے اندر یہ حکم اصل کا درجہ رکھتا ہے کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ لہٰذا جب مدعی یعنی ورثائے مقتول کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اہل محلہ ہی قسمیں کھائیں۔ دوسرا اختلاف اس مسئلے میں یہ ہے کہ اگر دعویٰ قتل عمد کا ہو تو امام مالک کے نزدیک قصاص لازم آتا ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دعویٰ خواہ قتل عمد کا ہو یا قتل خطا کا ان دونوں صورتوں میں دیت ہی لازم آتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ قَالَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ وَهَذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ بِبَحْرَةٍ أَقَامَهُ مَحْمُودٌ وَحْدَهُ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ.

محمود بن خالد اور کثیر بن عبید ۔ محمد بن صباح بن سفیان، ولید، ابو عمرو، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نصر بن مالک کے ایک آدمی کو بحرۃ الرغا کے مقام پر لیۃ البحرہ کے کنارے قسامت میں قتل کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ قاتل و مقتول اسی قوم کے تھے اور ببحرۃ کا لفظ محمود کا ہے اور شط لیۃ البحرہ کہنے میں محمود بن خالد تنہا ہے۔

بَابُ ۳۴۵ فِي تَرْكِ الْقَوَدِ بِالْقَسَامَةِ

۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا فَقَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

قسامت میں قصاص نہ لینے کا بیان

بشیر بن یسار نے ایک انصاری سے روایت کی جنہیں حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا انہوں نے بتایا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر کی طرف گئے اور وہاں جدا جدا ہو گئے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو پایا کہ قتل کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ مقتول کے پاس تھے انہوں نے ان سے کہا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے نہ قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان سے

وسلم فقال لهم تأتوني بالبينة على من قتل قالوا ما لنا بينة قال فيحلفون لكم قالوا لا نرضى بأيمان اليهود فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبطل دمه فوداه مائة من إبل الصدقة.

فرمایا کہ جس نے قتل کیا ہے اس کے خلاف گواہ لاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمارا گواہ کوئی نہیں۔ فرمایا تو وہ (یہودی) تمہیں قسم دیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم یہودیوں کی قسم سے مطمئن نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ناپسند فرمایا کہ ان کا خون رائگاں جائے۔ پس زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے آپ نے سو اونٹ دیت میں ادا کر دیئے۔

۱۱۰۶- حدثنا الحسن بن علي بن راشد أنا هشيم عن أبي حيان التيمي نا عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج قال أصبح رجل من الأنصار مقتولا بخيبر فانطلق أولياؤه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا ذلك له فقال لكم شاهدان يشهدان على قتل صاحبكم قالوا يا رسول الله لم يكن ثم أحد من المسلمين وإنما هم يهود وقد يجترئون على أعظم من هذا قال فاختاروا منهم خمسين فاستحلفوهم فأبوا فوداه النبي صلى الله عليه وسلم من عنده.

عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ انصار کے ایک آدمی کو خیبر میں قتل کر دیا گیا تو اس کے وارث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے آدمی کے قتل کی گواہی دیں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہاں مسلمان تو ایک بھی نہیں تھا اور یہودی تو اس سے بھی بڑے کام کی جرأت کر سکتے ہیں۔ فرمایا تو ان میں سے پچاس آدمی چن لو جو تمہیں قسم دیں۔ انہوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

۱۱۰۷- حدثنا عبد العزيز بن يحيى الحراني نا محمد يعني ابن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم بن الحارث عن عبد الرحمن بن بجيد قال إن سهلا والله أوهم الحديث إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى يهود أنه قد وجد بين أظهركم قتيل فدوه فكتبوا يحلفون بالله خمسين يمينا ما قتلناه وما علمنا قاتلا قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده مائة ناقة.

محمد بن ابراہیم بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم، حضرت سہل کو اس حدیث میں وہم ہو گیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود کو یہ لکھا کہ تمہارے درمیان ایک مقتول پایا گیا ہے لہٰذا اس کی دیت ادا کرو۔ انہوں نے جواب لکھا کہ ہم اللہ کی پچاس قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا نہ ہم جانتے ہیں کہ قاتل کون ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت کے سو اونٹ ادا کر دیئے۔

۱۱۰۸- حدثنا الحسن بن علي نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن وسليمان بن يسار عن رجال من الأنصار أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لليهود

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار نے انصار کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود سے کہا کہ پہلے تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر انصار سے فرمایا کہ تم اپنا حق ثابت کرو۔ عرض گزار

وَبَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَنْزِفُ مِنْهُ مَسْفُوحٌ رَجُلاً فَأَتَوْا فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ اسْتَحِقُّوا قَالُوا أَنَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةً عَلَى يَهُودَ لِأَنَّهُ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ۔

ہے کہ یا رسول اللہ ہم بغیر دیکھے کیسے قسم کھائیں۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت یہودیوں پر ڈالی کیونکہ لاش ان کے درمیان ملی تھی۔

بَابٌ أَيُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ بِحَجَرٍ أَوْ بِمِثْلِ مَا قَتَلَ۔

کیا پتھر سے قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائیگا یا جیسے قتل کیا اسی طرح قتل کیا جائیگا؟

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا ہے۔ کیا فلاں نے کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اشارہ سے ہاں کر دیا۔ یہودی کو پکڑ لیا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلِيبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ۔

ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو اس کے زیور کے واسطے قتل کر دیا۔ پھر اسے ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور پتھر کے ساتھ اس کا سر کچل دیا۔ اسے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے سنگسار کیا جائے یہاں تک کہ مر جائے۔ پس اسے پتھر مارے گئے یہاں تک کہ مر گیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن جریج نے ایوب سے اسی کے مانند۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ أَنَّ جَارِيَةً كَانَ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسَهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَقَالَتْ لَا بِرَأْسِهَا قَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ

ہشام بن زید نے اپنے جد امجد سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکی نے زیور پہنا ہوا تھا کہ ایک یہودی نے اس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے جبکہ زندگی کی ابھی اس میں رمق باقی تھی۔ فرمایا کہ تجھے کس نے قتل کیا، کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟ اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ فرمایا کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ فرمایا کیا تجھے

قَتَلَكِ قَالَتْ بِرَأْسِهَا فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

دوں سے قتل کیا ہے، جو لونڈی نے اثبات میں سر ہلایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے حکم فرمایا (یہودی کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کر دیا گیا۔

ف - نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس یہودی کو اسی طرح دو پتھروں کے درمیان رکھ کر قتل کرنے کا حکم فرمایا جس طرح اس نے مقتولہ کے سر کو کچل کر قتل کیا تھا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک قصاص میں پتھر کے ساتھ بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد کا مذہب بھی یہی ہے جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص صرف تلوار سے لیا جاتا ہے لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو اس یہودی کے سر کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچلنے کے لیے فرمایا یہ دائمی قانون نہیں بلکہ رفع اذیت کی خاطر تھا کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو۔ واللہ تعالے اعلم۔

بَابٌ ۳۰۰ أَيُقَادُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

کیا کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا!

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً فَقَالَ لَا إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا قَالَ مُسَدَّدٌ فَأَخْرَجَ قَالَ أَحْمَدُ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ فَأَخْرَجَ كِتَابًا۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ میں اور اشتر، حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے آپ کو کوئی خاص بات تعلیم (ارشاد) فرمائی جو عام لوگوں کو نہ سکھائی ہو؟ جواب فرمایا نہیں مگر جو کچھ اس کتاب میں ہے۔ مسدد کا بیان ہے کہ آپ نے ایک کتاب نکالی۔ امام احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ اپنی تلوار کے غلاف سے ایک کتاب نکالی جس میں لکھا تھا۔ سب مسلمانوں کا خون یکساں ہے۔ غیر مسلموں کے خلاف وہ ایک دوسرے کے دست و بازو ہیں۔ ان کا ادنیٰ فرد بھی ذمہ داری لے کر امان دے سکتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کافر کے بدلے مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی ذمی کو ذمہ داری کے دوران۔ جو نیا فتنہ کھڑا کرے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ جس نے نیا فتنہ اٹھایا یا نیا فتنہ کھڑا کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالے کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ مسدد نے ابن ابی عروبہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک کتاب نکالی۔

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَلِيٍّ زَادَ فِيهِ وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیث کی طرح فرمایا۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ادنیٰ (مسلمانوں کا) ادنیٰ فرد بھی امان دے سکتا ہے اور ان کے دور سواری والے لشکر پر سواری والے مال غنیمت

وَيَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ۔

میں برابر ہیں نیز قوت سے آگے بڑھ کر لڑنے والا اور فوج میں بیٹھے رہنے والے کا حصہ برابر ہے۔

بَابٌ ۱۷۳ فِي مَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ

جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو کیا اُس کو قتل کر دے؟

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَجِدُ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ۔

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے۔ کیوں نہیں! قسم اُس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو عزت بخشی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سُن لو، تمہارے سردار صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ عبدالوہاب بن نجدہ نے کہا۔ جو سعد کہہ رہے ہیں۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ۔

ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے۔ آپ کے نزدیک اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی کو پاؤں تو اُسے مہلت دوں، یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں؟ فرمایا۔ ہاں۔

بَابٌ ۱۷۴ الْعَامِلُ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً

عامل کے ہاتھوں نادانستہ کوئی زخمی ہو جائے۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو وہ ایک شخص سے اُس کی زکوٰۃ کے بارے میں لڑ پڑے اور اُس کا سر پھوڑ دیا۔ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! قصاص دلوایئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنا

سلم لكم كذا وكذا فلم يرضوا فقال لكم كذا وكذا فلم يرضوا فقال لكم كذا وكذا فرضوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني خاطب العشية على الناس ومخبرهم برضاكم فقالوا نعم فخطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن هؤلاء الليثيين أتوني يريدون القود فعرضت عليهم كذا وكذا فرضوا أرضيتم قالوا لا فهم المهاجرون بهم فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يكفوا عنهم فكفوا ثم دعاهم فزادهم فقال أرضيتم فقالوا نعم قال إني خاطب على الناس ومخبرهم برضاكم قالوا نعم فخطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أرضيتم قالوا نعم.

باب ٣٧٣ القود من الضربة وقص الأمير من نفسه

١١١٧- حدثنا أحمد بن صالح نا ابن وهب عن عمرو يعني ابن الحارث عن بكير عن عبادة بن مسافع عن أبي سعيد الخدري قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم قسمًا أقبل رجل فأكب عليه فطعنه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرجون كان معه فجرح بوجهه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تعال فاستقد فقال بل عفوت يا رسول الله.

١١١٨- حدثنا أبو صالح أنا أبو إسحاق الفزاري عن الجريري عن أبي نضرة عن أبي فراس قال خطبنا عمر بن الخطاب فقال إني لم أبعث عمالي ليضربوا أبشاركم ولا ليأخذوا أموالكم

مال لے لو۔ وہ راضی نہ ہوئے۔ دوبارہ فرمایا کہ اتنا مال لے لو وہ راضی نہ ہوئے۔ سہ بارہ فرمایا کہ اتنا مال لے لو۔ وہ رضامند ہو گئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعد دوپہر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو تمہاری رضامندی کے متعلق بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا، بہت اچھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ قبیلہ لیث کے یہ لوگ قصاص لینے میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے اتنے مال کے لیے کہا تو یہ راضی ہو گئے۔ کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا، نہیں۔ مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ان لوگوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ انہوں نے ہاتھ روک لیے پھر آپ نے انہیں بلا کر زیادہ دیا۔ فرمایا کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ فرمایا میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے تمہاری رضامندی کے متعلق بتاؤں گا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

ضرب کا قصاص اور حاکم کا خود قصاص دینا

عبادہ بن مسافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے اوپر جھک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چھڑی کے ساتھ کچوکا دیا جو آپ کے پاس تھی۔ اس کے چہرے پر زخم آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ آؤ قصاص لے لو۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے قصاص معاف کیا۔

ابو فراس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ میں عاملوں کو اس لیے نہیں بھیجتا کہ وہ تمہاری چمڑی ادھیڑ دیں اور تم سے مال چھین لیں۔ جو ایسا کرے تو مقدمہ میرے پاس دائر کرنا، اس سے قصاص لے کر دوں گا۔

فَمَنْ يَفْعَلُ بِهٰذَا لَتُعْطِيَنَّهُ إِلَى أَقْصَصْتُ مِنْهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتَقُصُّهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَقُصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ۔

حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر کوئی اپنے بعض ماتحتوں کو ادب سکھائے تب بھی آپ قصاص لیں گے؟ فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں اس سے قصاص لوں گا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے خود بھی قصاص دیا۔

ف: حکومت ہمیشہ سیاست کے ساتھ چلتی ہے جس میں حکومت کی مشینری کا کوئی پرزہ بلکہ اہم ترین پرزہ بھی کسی منصب پر بیٹھ کر قانون سے بالاتر نہیں۔ خلافتِ راشدہ میں ایک فرد بھی ایسا نظر نہیں آتا جو منصب سے بالاتر سمجھا جاتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ خلافتِ راشدہ کی مثال آج تک نہیں ملتی۔ خود کاموں کو ہمیشہ بااثر لوگوں کے نیچے چھپنے کے مواقع ہیں۔ جس ملک میں بااثر لوگوں اور حکومت کی مشینری کے پرزوں کو درست کر لیا جاتا ہے اس ملک کے اندر خود کاموں کو اپنی پرورش کے لیے جگہ ملتی ہی نہیں کیونکہ یہ تو بڑوں کی گود میں پلتے ہیں۔ خواہ وہ شر و فساد کے لحاظ سے بیشمار ہو جائیں اندر سے خطرے کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی لیے اپنے عمال کا سختی سے محاسبہ کرتے اور ہر بڑے سے بڑی شکایت پر فوراً کارروائی کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

عورتوں کا خون معاف کرنا

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حِصْنًا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتِ امْرَأَةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَنْحَجِزُوا يَكُفُّوا عَنِ الْقَوَدِ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مقتول کے وارثوں کو چاہیے کہ قصاص لینے سے رک جایا کریں اور جو زیادہ نزدیک ہے اُسے شروع کرنی چاہیے خواہ وہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یَنْحَجِزُوا سے مراد قصاص سے رکنا ہے۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادٌ ح وَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا سُفْيَانُ وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ مَنْ قُتِلَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَوَدُ يَدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ أَتَمُّ۔

محمد بن عبید، حماد —— ابن سرح، سفیان، عمرو، طاؤس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اندھیرے میں مارا گیا کہ ان میں پتھر بازی ہو رہی تھی یا کوڑے کی ضرب سے یا لاٹھی کی ضرب سے تو وہ قتلِ خطا ہے اور اس کی دیت بھی قتلِ خطا والی ہے اور جو دانستہ قتل کیا جائے تو اس پر قصاص لازم آئے گا۔ ابن عبید نے کہا کہ ہاتھ کا قصاص۔ پھر دونوں متفق ہو گئے اور جو شخص چھڑانے کے لیے درمیان میں آئے اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب۔ اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول فرمائے گا اور نہ نفل اور سفیان کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ نَا سَعِيدُ

محمد بن ابو غالب، سعید بن سلیمان، سلیمان بن کثیر، عمرو بن دینار

ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر حدیث سفیان کی طرح حدیث بیان کی۔

بَابٌ ٣٧ الدِّيَةُ كَمْ هِيَ.

دیت کی کیا مقدار ہے

١١٢٢۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشْرَةُ بَنِي لَبُونٍ ذَكَرٍ۔

ہارون بن زید بن ابو الزرقاء، اُن کے والد ماجد، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں فیصلہ فرمایا کہ اس میں سو اونٹ دیے جائیں یعنی تیس اونٹنیاں یک سالہ اور تیس اونٹنیاں دو سالہ اور تیس اونٹنیاں تین سالہ اور دس اونٹ دو سالہ نرینہ۔

١١٢٣۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ نَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ۔

یحییٰ بن حکیم، عبد الرحمٰن بن عثمان، حسین معلم، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ اُن کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی۔ اور اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی یعنی نصف تھی۔ پس اس حکم کی صورت حال یہی رہی یہاں تک کہ حضرت عمر مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اونٹوں کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس وجہ سے حضرت عمر نے سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم، گائے بیل والوں پر دو سو گائیں، بکری والوں پر ایک ہزار بکریاں اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت نے ذمیوں کی دیت کو چھوڑ دیا اور دوسری دیت کی طرح اس میں اضافہ نہ فرمایا۔

١١٢٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

محمد بن اسحاق نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دیت کا فیصلہ فرمایا کہ

أبي رباح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الدية على أهل الإبل مائة من الإبل وعلى أهل البقر مائتي بقرة وعلى أهل الشاء ألفي شاة وعلى أهل الحلل مائتي حلة وعلى أهل القمح شيئا لم يحفظه محمد. قال أبو داود قرأت على سعيد بن يعقوب الطالقاني قال ثنا أبو تميلة ثنا محمد بن إسحق قال ذكر عطاء عن جابر بن عبد الله قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثل حديث موسى وقال وعلى أهل الطعام شيئا لا أحفظه.

اونٹوں والے سو اونٹ دیں، گائے بھینس والے دو سو گائیں دیں، بکریوں والے ایک ہزار بکریاں دیں، حلے والے دو سو جوڑے دیں اور اناج والوں پر جو مقرر فرمایا تھا وہ محمد کو یاد نہیں رہا ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے پڑھا ہے سعید بن یعقوب طالقانی کے سامنے بواسطہ ابو تمیلہ، محمد بن اسحاق عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت مقرر فرمائی۔ آگے حدیث موسیٰ کی طرح اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا۔ اناج والوں کے لیے جو مقدار آپ نے مقرر فرمائی تھی مجھے یاد نہیں رہی۔

١١٢٥- حدثنا مسدد ثنا عبد الواحد ثنا الحجاج عن زيد بن جبير عن خشف بن مالك الطائي عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في دية الخطأ عشرون حقة وعشرون جذعة وعشرون بنت مخاض وعشرون بنت لبون وعشرون بني مخاض ذكر.

مسدد، عبدالواحد، حجاج، زید بن جبیر، خشف بن مالک طائی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قتل خطا کی دیت میں بیس تین سالہ اونٹنیاں، بیس چار سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹنیاں اور بیس ایک سالہ اونٹ ادا کیے جائیں۔

١١٢٦- حدثنا محمد بن سليمان الأنباري ثنا زيد بن الحباب عن محمد بن مسلم عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا من بني عدي قتل فجعل النبي صلى الله عليه وسلم ديته اثني عشر ألفا. قال أبو داود رواه ابن عيينة عن عمرو عن عكرمة لم يذكر ابن عباس.

محمد بن سلیمان انباری، زید بن حباب، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بنی عدی کے ایک شخص کو قتل کر دیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن عیینہ، عمرو نے عکرمہ سے اور حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

باب في دية الخطأ شبه العمد.

قتل خطا کی دیت جو قتل عمد سے مشابہ ہو۔

١١٢٧- حدثنا سليمان بن حرب ومسدد المعنى قالا ثنا حماد عن خالد عن القاسم بن ربيعة عن عقبة بن أوس عن عبد الله

عقبہ بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہی

ابن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوم الفتح بمكة فكبر ثلاثا ثم قال لا إله إلا الله وحده صدق وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده إلى ههنا حفظته عن مسدد ثم اتفقا ألا إن كل مأثرة كانت في الجاهلية تذكر وتدعى من دم أو مال تحت قدمي إلا ما كان من سقاية الحاج وسدانة البيت ثم قال ألا إن دية الخطإ شبه العمد ما كان بالسوط والعصا مائة من الإبل منها أربعون في بطونها أولادها وحديث مسدد أتم

اور فرمایا۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو شکست دی۔ یہاں تک مجھے مسدد سے یاد ہے۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے۔ آگاہ رہو کہ جاہلیت کے تمام بڑائی کے دعوے اور خون یا مال کے سارے مطالبے میرے قدموں کے نیچے ہیں ماسوائے حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے۔ پھر فرمایا کہ آگاہ رہو کہ قتل خطا کی دیت جو قتل عمد کے مشابہ ہو سو اونٹ ہے جن میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں اور مسدد کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

ف۔ قتل تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) قتل عمد کہ جو آلہ جارحہ سے کیا جائے (۲) قتل خطا بشبہ عمد کہ جو آلہ جارحہ سے قتل نہیں کیا لیکن معلوم قتل عمد کی طرح ہوتا ہے (۳) قتل خطا یعنی مذکورہ دونوں اقسام کے علاوہ باقی سب قتل خطا میں شامل ہیں۔ مذکورہ تینوں اقسام کی تعریفوں اور تعیین میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ مذکورہ تینوں اقسام کی دیت یوں ادا کی جاتی ہے۔

قتل خطا۔ کی دیت میں بالاتفاق پانچ قسم کے اونٹ دیے جاتے ہیں یعنی بیس ایک سالہ اونٹنیاں بیس دو سالہ اونٹنیاں بیس ایک سالہ اونٹ اور بیس چار سالہ اونٹنیاں ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔

قتل خطا بشبہ عمد۔ میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک دیت کے سو اونٹوں میں چار قسم کے جانور ادا کرنا واجب ہے یعنی پچیس ایک سالہ اونٹنیاں، پچیس دو سالہ اونٹنیاں، پچیس تین سالہ اونٹنیاں اور پچیس چار سالہ اونٹنیاں۔ جبکہ امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک تین قسم کے جانور دینے واجب ہوتے ہیں یعنی تیس چار سالہ اونٹنیاں، تیس تین سالہ اونٹنیاں اور چالیس ایسی اونٹنیاں جو سب حاملہ ہوں۔

قتل عمد۔ کی دیت بھی وہی ہے جو قتل خطا بشبہ عمد کی ہے جبکہ مقتول کے وارث رضامند ہوں ورنہ قصاص ہے۔ یہ دیت اس صورت میں ہے جبکہ اونٹوں کی شکل میں ادا کی جائے۔ نقدی کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم جبکہ امام شافعی کے نزدیک بارہ ہزار درہم۔ گائے بھینسوں کی صورت میں ادا کریں تو دو سو گائیں۔ بکریوں کی صورت میں ادا کی جائے تو ایک ہزار بکریاں اور کپڑوں کی صورت میں ادا کی جائے تو دو سو جوڑے کپڑے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۲۸۔ حدثنا مسدد نا عبد الوارث عن علي بن زيد عن القاسم بن ربيعة عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم

مسدد، عبدالوارث، علی بن زید، قاسم بن ربیعہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس حدیث کو معناً روایت کرتے ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح یا فتح مکہ کے روز

يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیت اللہ یا خانہ کعبہ کی سیڑھی پر فرمایا۔ — امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابن عیینہ، علی بن زید، قاسم بن ربیعہ، حضرت ابن عمر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے اسے ایوب سختیانی، قاسم بن ربیعہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے حدیث خالد کے مانند اور روایت کیا ہے اسے حماد بن سلمہ، علی بن زید، یعقوب سدوسی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل شبہ عمد کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ تیس اونٹنیاں تین سالہ، تیس اونٹنیاں چار سالہ اور چالیس ایسی اونٹنیاں یا اونٹ دئے جائیں جو چھ سے نو سال کے درمیان حاملہ ہوں۔

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثٌ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ۔

عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ قتل شبہ عمد کی دیت تین قسم کے اونٹ ہیں۔ تینتیس اونٹنیاں تین سالہ، تینتیس اونٹنیاں چار سالہ اور چونتیس اونٹنیاں چھ سالہ سے نو سالہ تک کی جو حاملہ ہوں اور گابھن ہوں۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ فِي الْخَطَإِ أَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ۔

عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل خطا کے بارے میں فرمایا کہ پانچ قسم کے اونٹ ہیں۔ پچیس اونٹنیاں تین سالہ، پچیس اونٹنیاں چار سالہ، پچیس اونٹنیاں دو سالہ اور پچیس اونٹنیاں یک سالہ ہیں۔

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ

علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل شبہ عمد میں فرمایا۔ پچیس اونٹنیاں تین سالہ، پچیس اونٹنیاں چار سالہ، پچیس اونٹنیاں دو سالہ اور پچیس اونٹنیاں یک سالہ ہیں۔

بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً وَثَلٰثُونَ حِقَّةً وَثَلٰثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَفِي الْخَطَإِ ثَلٰثُونَ حِقَّةً وَثَلٰثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ

۱۱۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمُغَلَّظَةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ إِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حِقٌّ وَالْأُنْثَى حِقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهِ وَيُحْمَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَةٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابُهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ فَإِذَا دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلٰكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ بِنْتُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ وَحِقَّةٌ لِثَلٰثٍ وَجَذَعَةٌ لِأَرْبَعٍ وَالثَّنِيُّ لِخَمْسٍ وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ وَالْجُذُوعَةُ وَقْتٌ وَلَيْسَ بِسِنٍّ

ابو عیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیت مغلظہ یعنی قتل شبہ عمد کے بارے میں فرمایا۔ چالیس چار سالہ گابھن اونٹنیاں، تیس تین سالہ اونٹنیاں اور تیس دو سالہ اونٹنیاں ہیں۔ قتل خطا میں تیس تین سالہ اونٹنیاں، تیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس دو سالہ اونٹ اور بیس یک سالہ اونٹنیاں ہیں۔

سعید بن مسیب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مغلظہ کی دیت کے بارے میں مذکورہ حدیث ہی کی طرح روایت کی ۔۔۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو عبید نے کئی حضرات سے روایت کی ہے کہ اونٹ جب چوتھے سال میں داخل ہو جائے تو حق ہے اور مادہ حقۃ کیونکہ اب وہ اس لائق ہو جاتے ہیں کہ ان پر سواری کی جائے اور بوجھ لادا جائے اور جب وہ پانچویں سال میں داخل ہو جائیں تو جذع اور جذعۃ ہیں۔ جب وہ چھٹے سال میں داخل ہو جائیں اور ان کے ثنایا (سامنے والے دانت) نکل آئیں تو وہ ثنی اور ثنیۃ ہیں اور جب ساتویں سال میں داخل ہو جائیں تو وہ رباع اور رباعیۃ ہیں اور جب وہ آٹھویں سال میں داخل ہو جائیں اور رباعی سے اگلے دانت نکل آئیں تو وہ سدیس اور سدس ہیں اور جب وہ نویں سال میں داخل ہو جائیں اور کچلے نکل آئیں تو وہ بازل ہیں اور جب دسویں سال میں داخل ہو جائیں تو مخلف ہیں۔ پھر اس کے بعد ان کا کوئی نام نہیں ہے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ایک سال کا بازل، دو سال کا مخلف یعنی جتنا بھی زیادہ ہو۔ نضر بن شمیل نے فرمایا کہ بنت مخاض ایک سال، بنت لبون دو سال، حقۃ تین سال، جذعۃ چار سال، ثنی پانچ سال، رباع چھ سال، سدیس سات سال، بازل آٹھ سال ۔۔۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو حاتم اور اصمعی کا قول ہے کہ الجذوعۃ صفت کو کہتے ہیں نہ کہ عمر کا ایام

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ فَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ إِذَا أَلْقَحَتْ فَهِيَ خَلِفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلِفَةً إِلَى عَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُشَرَاءُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَتَهُ فَهُوَ رَبَاعٌ۔

کا قول ہے کہ جب اس کے دانت نکل آئیں تو وہ رباع ہے ابو عبیدہ کا قول ہے کہ جب وہ حاملہ ہو جائے تو اسے خلفہ کہتے ہیں اور دس مہینے تک وہ برابر خلفہ رہتی ہے اور جب پورے دس مہینے ہو جائیں تو وہ عشراء کہلاتی ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے کہ جب اس کے ثنایا (سامنے کے دانت) نکل آئیں تو وہ ثنی ہے اور جب رباعی نکل آئیں تو وہ رباع ہے۔

بَابٌ ۳۷۷ دِيَاتُ الْأَعْضَاءِ۔

اعضاء کی دیت

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

اسحاق بن اسمٰعیل، عبدہ بن سلیمان، سعید بن ابی عروبہ، غالب التمار، حمید بن ہلال، مسروق بن اوس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگلیاں سب برابر ہیں اور ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہیں۔

ف :۔ انگلیوں میں سے ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہے خواہ وہ انگوٹھا ہو یا چھنگلی، ہاتھ کی ہو یا پاؤں کی، بڑی ہو یا چھوٹی، کسی انگلی پر کم و بیش دیت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا شُعْبَةُ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ قُلْتُ عَشْرٌ عَشْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ التَّمَّارُ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمَاعِيلَ۔

ابو الولید، شعبہ، غالب التمار، مسروق بن اوس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگلیاں سب برابر ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دس دس اونٹ؟ فرمایا، ہاں ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے محمد بن جعفر، شعبہ، غالب سے انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق بن اوس سے سنا۔ روایت کیا ہے اسے اسمٰعیل نے غالب التمار سے ابو الولید کی اسناد کے ساتھ اور روایت کیا ہے اسے حنظلہ بن ابی صفیہ نے غالب سے اسمٰعیل کی اسناد کے ساتھ۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى ح وَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي

مسدد، یحییٰ ——— ابن معاذ، ان کے والد ماجد ——— نصر بن علی، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اور یہ دونوں برابر ہیں یعنی دیت میں انگوٹھا اور چھنگلی دونوں برابر ہیں۔

الإبهام والخنصر۔

۱۱۳۸۔ حدثنا عباس العنبري ثنا عبد الصمد ابن عبد الوارث حدثني شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الأصابع سواء والأسنان سواء الثنية والضرس سواء هذه وهذه سواء قال أبو داود رواه النضر ابن شميل عن شعبة بمعنى عبد الصمد قال أبو داود حدثناه الدارمي عن النضر۔

عباس عنبری، عبد الصمد بن عبد الوارث، شعبہ، قتادہ، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ انگلیاں سب برابر ہیں اور دانت سب برابر ہیں۔ سامنے کے دانت اور داڑھیں (دیت میں) برابر ہیں۔ یہ دانت اور یہ داڑھ برابر ہیں ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے عبد الصمد کی طرح ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے یہ حدیث بیان کی دارمی نے نضر کے واسطے سے۔

ف: انگوٹھے اور چھنگلیا یعنی خنصر کی دیت الگ الگ کم و بیش نہیں ہے بلکہ ہر ایک کے بدلے دس اونٹ لینے پڑیں گے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

۱۱۳۹۔ حدثنا محمد بن حاتم بن بزيع حدثنا علي بن الحسن أنا أبو حمزة عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأسنان سواء والأصابع سواء۔

محمد بن حاتم بن بزیع، علی بن حسن، ابو حمزہ، یزید نحوی، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ (دیت میں) دانت سب برابر ہیں اور اسی طرح انگلیاں سب برابر ہیں۔

۱۱۴۰۔ حدثنا عبد الله بن عمر بن محمد ابن أبان ثنا أبو تميلة عن حسين المعلم عن يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم أصابع اليدين والرجلين سواء۔

عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان، ابو تمیلہ، حسین معلم، یزید نحوی، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دیت میں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

۱۱۴۱۔ حدثنا هدبة بن خالد ثنا همام ثنا حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في خطبته وهو مسند ظهره إلى الكعبة في الأصابع عشر عشر۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا جبکہ آپ نے پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائی ہوئی تھی کہ انگلیوں کے دس دس اونٹ ہیں۔

۱۱۴۲۔ حدثنا زهير بن حرب أبو خيثمة ثنا يزيد بن هارون أنا حسين المعلم عن عمرو ابن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى

عمرو بن شعیب کے والد محترم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ دانتوں میں دیت پانچ پانچ اونٹ ہے ــــ

اللهِ صلى الله عليه وسلم قال في الأسنان خمس خمس
قال أبو داود وجدت في كتابي عن شيبان و
لم أسمعه منه فحدثناه أبو بكر صاحب لنا
ثقة قال نا شيبان نا محمد يعني ابن راشد
عن سليمان يعني ابن موسى عن عمرو بن
شعيب عن أبيه عن جده قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقوم دية الخطأ
على أهل القرى أربعمائة دينار أو عدلها من
الورق ويقومها على أثمان الإبل فإذا غلت
رفع في قيمتها وإذا هاجت رخصا نقص من
قيمتها وبلغت على عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما بين أربعمائة دينار إلى ثمانمائة دينار أو عدلها
من الورق ثمانية آلاف درهم قال و
قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم على
أهل البقر مائتي بقرة ومن كان دية عقله
في الشاء فألفي شاة قال وقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم إن العقل ميراث بين ورثة
القتيل على قرابتهم فما فضل فللعصبة
قال وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الأنف إذا جدع الدية كاملة وإن
جدعت ثندوته فنصف العقل خمسون
من الإبل أو عدلها من الذهب والورق أو
مائة بقرة أو ألف شاة وفي اليد إذا قطعت
نصف العقل وفي الرجل نصف العقل
وفي المأمومة ثلث العقل ثلاث وثلاثون
من الإبل وثلث أو قيمتها من الذهب
أو الورق أو البقر أو الشاء والجائفة مثل
ذلك وفي الأصابع في كل أصبع عشر من
الإبل وفي الأسنان في كل سن خمس

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت لکھی ہے لیکن میں نے یہ حدیث ان سے نہیں سنی۔ ہمارے ایک ثقہ ساتھی ابوبکر نے ہم سے حدیث بیان کی کہ شیبان، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد سے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاؤں والوں سے دیت چار سو دینار یا چاندی میں اس کے برابر وصول فرمایا کرتے اور اسے اونٹوں کی قیمت کے لحاظ سے مقرر فرمایا کرتے۔ جب مہنگائی ہوتی تو دیت کی قیمت بڑھا دیتے اور جب سستا ہو جاتا تو اس کی قیمت گھٹا دیا کرتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک تھی یا اس کے برابر چاندی یعنی آٹھ ہزار درہم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گائیں رکھنے والوں پر دو سو گائیں مقرر فرمائیں اور دیت بکریوں کے ذریعے ہو تو دو ہزار بکریاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت مقتول کے ورثاء کی میراث ہے جو ان کی قرابت کے مطابق ہے اور جو بچ رہے وہ عصبہ کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناک کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جب ساری کاٹ دی جائے تو پوری دیت ادا کی جائے گی اور اگر نرم حصہ کاٹا جائے تو نصف دیت یعنی پچاس اونٹ یا ان کے برابر سونا یا چاندی یا سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں۔ جب ہاتھ کاٹا جائے تو نصف دیت اور پیر کاٹا جائے تب بھی نصف دیت اور جو زخم دماغ تک پہنچے اس میں تہائی دیت یعنی تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کا سونا، چاندی یا گائیں یا بکریاں اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اس کا بھی یہی حکم ہے اور انگلیوں میں سے ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ اور دانتوں میں سے ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کے زخم کی دیت اس کے عصبہ میں تقسیم ہو گی جو اس کی میراث میں کوئی حصہ نہیں رکھتے مگر جو ورثاء سے بچ جائے۔ اگر عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے

مِنَ الْإِبِلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوْا لَا يَرِثُوْنَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا فَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَارِثٌ فَوَارِثُهٗ اَقْرَبُ النَّاسِ اِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهٗ حَدَّثَنِيْ بِهٖ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وارثوں میں تقسیم ہوگی اور وہی اُس کے قاتل کو قتل کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل کو کچھ نہیں ملے گا خواہ وہ مقتول کا وارث ہی کیوں نہ ہو۔ جو لوگ مقتول کے زیادہ قریبی ہیں وہ اُس کی میراث پائیں گے اور قاتل کو کچھ نہیں ملے گا۔ محمد بن راشد کا بیان ہے کہ یہ سب کچھ بیان کیا مجھ سے سلیمان بن موسیٰ نے بواسطہ عمرو بن شعیب کہ اُن کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

ف:- پوری دیت سو اونٹ ہیں یا دو سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں یا دو سو حلوں کی قدر قیمت۔ اگر کسی کی پوری ناک کاٹ دی جائے تو پوری دیت لازم آئے گی یعنی سو اونٹ۔ اگر ناک کا صرف اگلا نرم حصہ کاٹا ہے تو نصف دیت لازم آتی ہے یعنی پچاس اونٹ۔ جو زخم دماغ تک پہنچ جائے اور مرکز زخم ہو سے تو تہائی دیت لازم آتی ہے یعنی تینتیس اونٹ۔ اگر کوئی دانت توڑ دیا ہے تو پانچ اونٹ لازم آتے ہیں۔ قاتل خواہ مقتول کا وارث ہو لیکن اُسے میراث میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ عورت کی جنایت کے بدلے جو دیت ملے وہ اُس کے عصبات میں تقسیم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ قَالَ وَزَادَنَا خَلِيْلٌ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ وَذٰلِكَ اَنْ يَّنْزُوَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَتَكُوْنَ دِمَاءٌ فِيْ عِمِّيَّا فِيْ غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ وَلَا حَمْلِ سِلَاحٍ۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن بکار بن بلال عاملی، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- قتل عمد سے مشابہ کی دیت بھی قتل عمد کی طرح سخت ہے لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جاتا۔ نیز یہ بھی کہا کہ خلیل نے ابن راشد سے روایت کی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان خون بہانے کا شیطانی چکر ہے کہ بے خبری میں بغیر کسی عداوت اور ہتھیار اٹھانے کے آدمی قتل کر دیا جاتا ہے۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ

ابو کامل فضیل بن حسین، خالد بن حارث، حسین معلم، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بیشک

أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہڈی کھولنے والے زخم پر پانچ اونٹ ہیں۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ۔

محمود بن خالد سلمی، مروان بن محمد، ہیثم بن حمید، علاء بن الحارث، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد سے ان کے جد امجد نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اگر کسی کی آنکھ اپنی جگہ پر قائم ہے اور اس کی بینائی جاتی رہے تو اس کی دیت تہائی ہے۔

ف :۔ آنکھ اگر نکال دی یا پھوڑ دی تو اس کی دیت پوری ہے لیکن آنکھ اپنی جگہ پر قائم رہی لیکن بینائی جاتی رہی تو تہائی دیت لازم آتی ہے یعنی تینتیس اونٹ یا ان کے مطابق نقد رقم یا گائے بکری وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۱۷۳ دِيَةِ الْجَنِينِ

پیٹ کے بچے کی دیت

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ وَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ۔

عبید بن نضیلہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں چنانچہ ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس سے وہ مر گئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ انہوں نے اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ دونوں میں سے ایک نے کہا کہ ہم بچے کی دیت کیسے دیں جبکہ وہ رویا، نہ اس نے کھایا پیا اور نہ وہ چیخا چلایا۔ فرمایا کہ اعرابیوں کی طرح مقفیٰ بولتے ہو۔ چنانچہ آپ نے فیصلہ فرمایا کہ عاقلہ کے وارثوں کو ایک غلام دیا جائے۔

ف :۔ اگر کسی کی ضرب سے عورت کے پیٹ کا بچہ مر جائے تو اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔ جس زمانے میں لونڈی غلام کا رواج تھا تو یہ دیت لونڈی غلام یا ان کی قیمت کی شکل میں ادا کی جا سکتی تھی لیکن آج جب دنیا اس عذاب سے پاک ہو چکی تو نہ غلام یا لونڈی دی جا سکتی ہے اور نہ ان کی قیمت ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جدید علمائے کرام کے لیے یہ مسئلہ تحقیق طلب ہے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس دیت کا تعین کریں کہ کتنا زر نقدی کی صورت میں ادا کیا جائے۔

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا

عثمان بن ابی شیبہ، جریر نے منصور سے اپنی اسناد کے ساتھ یہی حدیث روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ پر ڈالی نیز ایک غلام یا لونڈی پیٹ کے بچے کی

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ.

دیت — امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے حکم، مجاہد نے حضرت مغیرہ سے۔

١١٤٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ زَادَ هَارُونُ فَشَهِدَ أَنَّهُ يَعْنِي ضَرْبَ الرَّجُلِ بَطْنَ امْرَأَتِهِ.

عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے عورت کا حمل ساقط کر دینے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا تھا۔ فرمایا کہ اس شخص کو میرے پاس لائیے جو آپ کے ساتھ گواہی دے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کیا۔ ہارون بن عباد نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے گواہی دی کہ کسی آدمی نے ایک عورت کے پیٹ پر چوٹ ماری۔

١١٤٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِنَّمَا سُمِّيَ إِمْلَاصًا لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تُزْلِقُهُ قَبْلَ وَقْتِ الْوِلَادَةِ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا زَلَقَ مِنَ الْيَدِ وَغَيْرِهِ فَقَدْ مَلِصَ.

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، ہشام، ان کے والد ماجد حضرت مغیرہ نے حضرت عمر سے معناً اسے روایت کیا — امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے حماد بن زید اور حماد بن سلمہ ہشام، عروہ نے حضرت عمر سے — امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھے ابو عبید سے یہ بات پہنچی کہ اسے املاص اس لیے کہتے ہیں کہ وقت ولادت سے پہلے عورت بچے کو پھسلا دیتی ہے اور ہر وہ چیز جو ہاتھ وغیرہ سے پھسل جائے تو اسے مَلَصَ کہا جاتا ہے۔

١١٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصِّيصِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَامَ إِلَيْهِ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ الْمِسْطَحُ هُوَ الصَّوْلَجُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ

محمد بن مسعود مصیصی، ابو عاصم، ابن جریج، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ دریافت کیا۔ پس حضرت حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہو گئے اور کہا۔ میں دو عورتوں کے درمیان تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس سے وہ مر گئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور وہ قتل کی گئی — امام ابوداؤد نے

اَلْمِسْطَحُ عُوْدٌ مِنْ اَعْوَادِ الْخِبَاءِ۔

فرمایا کہ نضر بن شمیل کا قول ہے کہ مسطح روٹی پکانے کی لکڑی کو کہتے ہیں۔ ابن عبید نے کہا کہ مسطح خیمے کی لکڑیوں میں سے ایک لکڑی ہے۔

ف:- قاتلہ نے دوسری عورت کو لکڑی ماری تھی جس کے باعث وہ مر گئی تھی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ لکڑی چلانے والی بیلن کی لکڑیوں میں سے تھی یا خیمے کی کوئی لکڑی۔ چونکہ اس حدیث میں وارد ہے کہ پیٹ کے بچے کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا اور مقتولہ کی جگہ قاتلہ کو قتل کیا گیا یعنی قصاص کا حکم فرمایا اس حدیث کی بنا پر بعض اہل علم نے ایسے قتل کو عمد شمار کیا ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک یہ قتل خطا شبہ عمد ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے ظاہر ہے۔ چنانچہ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے:- الا ان دیۃ الخطاء شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا اور دارمی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے:- الا ان فی قتل العمد الخطاء بالسوط والعصا ہے لہٰذا وہ لکڑی لاٹھی سے بڑھ کر تو نہیں۔ ان حالات اس عورت کا قتل یہی قتل شبہ عمد ہے جس میں دیت لازم آتی ہے جیسا کہ دیگر روایات میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَأَنْ تُقْتَلَ زَادَ بِغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهٰذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هٰذَا۔

عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ طاؤس نے فرمایا:- حضرت عمر منبر پر کھڑے ہوئے۔ پھر حسب سابق حدیث بیان کی اور قاتلہ کو قتل کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں ایک غلام یا لونڈی کے متعلق کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اللّٰہ اکبر کہا اور کہنے لگے۔ اگر میں یہ نہ سنتا تو ہم اس کے سوا کچھ اور ہی فیصلہ کرتے۔

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمَّارُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ نَا أَسْبَاطٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضٰى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكِهَانَتَهَا أَدِّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرٰى أُمَّ غُطَيْفٍ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرت حمل بن مالک کے واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ پس بچہ مر کر ساقط ہو گیا۔ اُس کے بال اُگ آئے تھے اور عورت بھی مر گئی۔ پس فیصلہ فرمایا کہ دیت اُس کے کنبے والے دیں۔ اُس کے چچا نے کہا کہ یا نبی اللہ! جو بچہ ساقط ہوا ہے اُس کے تو بال بھی اُگ آئے تھے۔ قاتلہ کے باپ نے کہا:- خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے کیونکہ نہ وہ چیخا چلایا، نہ اُس نے پیا اور نہ کچھ کھایا۔ لہٰذا وہ تو معاف کئے جانے کے لائق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- زمانہ جاہلیت کی طرح قافیہ آرائی کرتے یا کاہنوں کی طرح بولتے ہو۔ بچے کے بدلے ایک غلام ادا کرو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں میں سے ایک عورت کا نام ملیکہ اور دوسری کا ام غطیف تھا۔

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يُونُسُ

عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، عبدالواحد بن زیاد، مجالد

ابن مُثَنَّى نا عبد الواحد بن زياد نا مجالد حدثني الشعبي عن جابر بن عبد الله أن امرأتين من هذيل قتلت إحداهما الأخرى ولكل واحدة منهما زوج وولد قال فجعل النبي صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على عاقلة القاتلة وبرأ زوجها وولدها قال فقال عاقلة المقتولة ميراثها لنا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ميراثها لزوجها وولدها.

شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا جبکہ دونوں کے خاوند تھے اور اولاد بھی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں پر ڈالی جبکہ اس کے خاوند اور بیٹوں کو متعلق نہ رکھا۔ مقتولہ کے کنبے والوں نے کہا کہ اس کی میراث ہمارے لیے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں بلکہ اس کی میراث اس کے خاوند اور اس کے لڑکوں کی ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت اگر کسی کو قتل کرے تو دیت قاتلہ کے کنبے والوں یعنی باپ بھائی وغیرہ ادا کریں گے اور عورت کو اگر قتل کر دیا جائے تو اس کی میراث اس کے وارث یعنی خاوند اور بیٹے بیٹی وغیرہ ہی پائیں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ عورت کی طرف سے جنہیں دیت ادا کرنا پڑتا ہے ترکہ بھی انہیں ملے بلکہ وارثوں ہی کا حق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۵۴۔ حدثنا وهب بن بيان وابن السرح قالا نا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة عن أبي هريرة قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما الأخرى بحجر فقتلتها فاختصموا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم دية جنينها غرة عبد أو وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن مالك بن النابغة الهذلي يا رسول الله كيف أغرم دية من لا شرب ولا أكل ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما هذا من إخوان الكهان من أجل سجعه الذي سجع

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں جھگڑ پڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ مر گئی۔ فریقین نے یہ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پیٹ کے بچے کا فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی دیت دی جائے اور اس عورت (مقتولہ) کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں پر ڈالی اور مقتولہ کی میراث اس کے بیٹے اور ساتھ والوں کو دی۔ حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اس کی دیت کیسے ادا کریں جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بات کی اور نہ چیخا چلایا۔ ایسا خون تو باطل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کاہنوں کے بھائی ہیں، اسی لیے قافیہ آرائی کرتے ہیں۔

۱۱۵۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن أبي هريرة في هذه القصة قال ثم إن المرأة

ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی واقعہ کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ پھر جس عورت پر آپ نے غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا وہ مر گئی تو

الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اُس کی میراث اُس کے بیٹے کے لیے ہے اور اُس کی دیت اُس کے عصبہ پر ہے۔

١١٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً حَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَذْفِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسُ مِائَةِ شَاةٍ وَالصَّوَابُ مِائَةُ شَاةٍ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا جس سے اُس کا حمل ساقط ہو گیا۔ پس یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے اُس کے بچے کے بدلے پانچ سو بکریاں مقرر فرمائیں اور اُس روز پتھر مارنے سے منع فرمایا ــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ حدیث میں اسی طرح پانچ سو بکریاں مذکور ہیں جبکہ صحیح تعداد سو بکریاں ہے۔

١١٥٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ نَا عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَذْكُرَا فَرَسًا وَلَا بَغْلًا۔

محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے بارے میں ایک گردن کا فیصلہ فرمایا خواہ غلام ہو یا لونڈی، گھوڑا ہو یا خچر ــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث محمد بن عمرو اور حماد بن سلمہ اور خالد بن عبداللہ سے لیکن اُن میں سے کسی نے بھی گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

١١٥٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ الْغُرَّةُ خَمْسُ مِائَةٍ يَعْنِي دِرْهَمًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ رَبِيعَةُ خَمْسُونَ دِينَارًا۔

محمد بن سنان عوقی، شریک، مغیرہ، ابراہیم اور جابر سے روایت ہے کہ شعبی نے فرمایا۔ الغرۃ کی قیمت پانچ سو درہم ہے ــــ امام ابو داؤد نے فرمایا۔ ربیعہ کا قول ہے کہ پچاس دینار۔

بَابُ ٣٧ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ۔

مکاتب کی دیت کا بیان

١١٥٩۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ بن ابو کثیر نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکاتب کی دیت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جبکہ اُسے قتل کیا جائے تو اپنی کتابت سے جتنی قیمت ادا کر چکا

فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ يُؤَدَّى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةُ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةُ الْمَمْلُوكِ۔

اتنے حصے کی آزادی کے مطابق دیت اور باقی حصے کی دیت غلام کے مطابق ادا کی جائے۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ عَلَى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا کسی کی میراث پائے تو جتنا حصہ آزاد ہو چکا ہے اُس کے مطابق میراث پائے گا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے وہیب، ایوب، عکرمہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور مرسلاً روایت کی ہے حماد بن زید اور اسمٰعیل، ایوب، عکرمہ، حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی اور اسمٰعیل بن علیہ نے عکرمہ کا قول قرار دیا۔

بَابٌ ۳۰ فِي دِيَةِ الذِّمِّيِّ۔

ذمی کی دیت کا بیان

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ۔

یزید بن خالد بن موہب رملی، عیسیٰ بن یونس، محمد بن اسحاق، عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد کے واسطے اپنے دادا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معاہد کی دیت آزاد کی دیت کا نصف ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے اسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی کے مانند۔

بَابٌ ۳۱ فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ۔

ایک شخص دوسرے سے لڑے، دوسرا مدافعت کرے

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا وَقَالَ أَتُرِيدُ أَنْ

صفوان بن یعلیٰ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میرے نوکر نے ایک شخص سے لڑائی کی اور اس کا ہاتھ چبایا۔ اُس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے لغو قرار دے دیا اور فرمایا۔ کیا تم چاہتے ہو

يَدَكَ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَالْفَحْلِ قَالَ
قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَهْدَرَهَا وَقَالَ بَعِدَتْ سِنُّهُ.

١١٦٣ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا زَادَ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَاضِّ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعَضَّهَا ثُمَّ تَنْزِعَهَا مِنْ فِيهِ وَأَبْطَلَ دِيَةَ أَسْنَانِهِ.

بَابٌ ٣٨١ فِيمَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَأَعْنَتَ.

١١٦٤ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ نَصْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا الْوَلِيدُ لَا نَدْرِي أَصَحِيحٌ هُوَ أَمْ لَا.

١١٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا حَفْصٌ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيُّ.

بَابٌ ٣٨٢ الْقِصَاصُ مِنَ السِّنِّ.

کر وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ہی رکھتا تاکہ تم اسے چبا ڈالتے۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے اپنے جدِ امجد کے حوالے سے بتایا کہ حضرت ابوبکر نے بھی اسے ہدر قرار دیا۔

عطاء نے یعلیٰ بن امیہ سے یہی روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاٹنے والے سے فرمایا۔ اگر تم چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دو وہ اسے کاٹے پھر تم اسے اس کے منہ سے کھینچ لو اور آپ نے اس کے دانت کی دیت کو باطل قرار دیا۔

طبیب نہ ہو مگر علاج کرے تو کیا حکم ہے

نصر بن عاصم انطاکی اور محمد بن صباح بن سفیان، ولید بن مسلم، ابن جریج، عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے علاج معالجہ کیا اور وہ علم طب نہیں جانتا تو وہ ذمہ دار ہوگا۔ نصر بن عاصم نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث ابن جریج نے بیان کی — امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسے ولید بن مسلم کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یہ صحیح ہے یا نہیں۔

عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ایک وفد کے لوگوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی جو میرے والد محترم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو طبیب لوگوں کا علاج کرے اور اس سے پہلے لوگوں کو جس کی خبر نہ ہو کہ وہ علم طب جانتا ہے۔ پھر اس کے علاج سے نقصان ہو تو وہ ذمہ دار ہے — عبدالعزیز کا بیان ہے کہ اس پر دیت لازم نہیں آئے گی جیسے رگ کاٹنے، زخم چیرنے یا داغ لگانے پر۔

دانت کا قصاص

١١٦٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ الْقِصَاصَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضُوْا بِأَرْشٍ أَخَذُوْهُ فَعَجِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيْلَ لَهُ كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ قَالَ تُبْرَدُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن نضر کی بہن حضرت ربیع نے ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑ دیا۔ پس وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے اللہ کی کتاب کے مطابق قصاص کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس (حضرت ربیع) کا سامنے والا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ فرمایا، اے انس! اللہ کی کتاب میں قصاص ہے۔ پھر وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ میں نے سنا کہ امام احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ دانت کا قصاص کیسے لیا جائے۔ انہوں نے "تُبْرَدُ" فرمایا۔

ف: حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی کہ ان کی بہن کا دانت نہیں توڑا جائے گا حالانکہ شریعت محمدیہ کے مطابق قصاص لازم آ رہا تھا۔ چنانچہ جس عورت کا حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دانت توڑا تھا اس کے وارث دیت لینے پر رضامند ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت انس کو ان کی قسم میں سچا کر دکھایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔ قیامت تک ایسے حضرات اولیاء اللہ کے رنگ میں ہوتے رہیں گے اور دوسرے انسانوں میں ان حضرات کا وجود جسم میں روح کی طرح ہے۔ یہی حضرات حق و صداقت کے نشان ہیں اور اہلسنت و جماعت کے سوا دوسری کسی بھی جماعت میں ان کا پایا جانا قطعاً ناممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۳۸ فِي الدَّابَّةِ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا

جب کسی کو جانور لات مار دے

١١٦٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ۔

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن یزید، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کے لات مارنے کی دیت نہیں ہے۔

١١٦٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِيرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْعَجْمَاءُ الْمُنْفَلِتَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ وَلَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْعَجْمَاءُ (مویشی) کے زخمی کر دینے کی دیت نہیں، کان میں دبنے کی دیت نہیں، کنوئیں میں ڈوبنے کی دیت نہیں اور مدفون میں دبایا ہوا مال ملے تو اس میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اَلْعَجْمَاءُ وہ مویشی ہے جس کے ساتھ کوئی دیکھنے والا نہ ہو اور دن کے وقت ہوا ہو، رات کے وقت کا نہ ہو۔

بَابُ ۳۸۵ فِي النَّارِ تَعَدَّى۔

اُس آگ کا بیان جو پھیل جائے

۱۱۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارُ جُبَارٌ۔

محمد بن متوکل عسقلانی، عبد الرزاق — جعفر بن مسافر تنیسی، زید بن مبارک، عبد الملک صنعانی، معمر، ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگ لگ جانے پر تاوان نہیں ہے۔

بَابُ ۳۸۶ جِنَايَةُ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ۔

غلام کی جنایت فقراء کے لیے ہے

۱۱۷۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا

ابو نضرہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مفلسوں میں سے کسی کے لڑکے نے کسی مالدار کے لڑکے کا کان کاٹ دیا۔ اس غریب لڑکے کے گھر والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم مفلس آدمی ہیں۔ آپ نے ان پر کوئی دیت نہیں ڈالی۔

بَابُ ۳۸۷ فِي مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ۔

جو اندھا دھند کی لڑائی میں مارا جائے

۱۱۷۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رِمِّيَّا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقْلُهُ

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اندھا دھند کی لڑائی میں مارا گیا یا پتھراؤ میں کہ ان کے درمیان پتھر چلے یا کوڑے (لاٹھی جارح) تو اس کی دیت قتلِ خطا والی ہے اور جو دانستہ قتل کیا تو وہ

عَقْلُ خَطَإٍ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدَيْهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ - آخِرُ كِتَابِ الدِّيَاتِ -

قصاص دے۔ جو ان کے درمیان میں حائل ہوا تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کا، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔ کتاب الدیات ختم ہوئی۔

اول کتاب السنۃ

اتباعِ سنت کا بیان

باب ۳۸۸ فی شرح السنۃ

۱۷۲ا- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً۔

سنت کا مطلب

وہب بن بقیہ، خالد، محمد بن عمرو، ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور نصاریٰ بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے لیکن میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

ف:- یہ سنن ابو داؤد کی کتاب السنۃ ہے اور اس کا پہلا باب امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۷۵ھ) نے سنت کی تشریح میں باندھا ہے اور اس باب میں سب سے پہلی حدیث انہوں نے امتِ محمدیہ کے تہتر فرقے ہو جانے کے متعلق پیش کی ہے۔ معلوم ہوا کہ سنت سے مراد طریقۂ رسول ہے یعنی امتِ محمدیہ کی صرف ایک ہی جماعت طریقۂ رسول پر رہے گی جو سوادِ اعظم ہے اور اس کے علاوہ باقی بہتر فرقے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے سے ہٹتے ہوئے ہونگا گمراہ ہو کر جہنمی ہوں گے جیسا کہ متعدد احادیثِ مطہرہ میں وارد ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ) نے اس سلسلے میں یوں تصریح فرمائی ہے۔

فاصل ثلاث وسبعين فرقة عشرة اهل السنة والخوارج والشيعة والمعتزلة والمرجئة والمشبهة والجهمية والضرارية والنجارية والكلابية۔ فاهل السنة طائفة واحدة والخوارج خمس عشر فرقة والمعتزلة ست فرقة والمرجية اثنا عشر فرقة والشيعة اثنا وثلثون فرقة والجهمية والنجارية والضرارية والكلابية كل واحدة فرقة واحدة والمشبهة ثلث فرق فجميع ذلك ثلاث وسبعون فرقة على ما اخبر به النبي صلى الله عليه وسلم واما الفرقة الناجية فهي اهل السنة والجماعة۔

پس تہتر فرقوں کی اصل دس فرقے ہیں یعنی اہلسنت، خوارج، شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ۔ چنانچہ اہلسنت و جماعت کا ایک ہی فرقہ ہے جبکہ خوارج کے پندرہ فرقے ہیں، معتزلہ کے چھ فرقے، مرجیہ کے بارہ فرقے، شیعہ کے بتیس فرقے، جہمیہ، نجاریہ ضراریہ اور کلابیہ میں سے ہر ایک فرقے کا ایک ہی فرقہ ہے اور مشبہ کے تین فرقے ہیں تو یہ سب مل کر تہتر فرقے ہو گئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی اور ان میں سے نجات پانے والا فرقہ اہلسنت و جماعت ہے۔

(غنیۃ الطالبین۔ جلد اول مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۹)

٭٭٭

معلوم ہوا کہ علیحدہ فرقہ بنانا اور حضور کی بنائی ہوئی جماعت سے جدا ہو کر اپنا علیحدہ فرقہ بنانا گویا اپنے آپ کو جہنم میں لے جانا ہے۔ یہ زندہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت وہی ہے جو مختلف فرقِ باطلہ کے ظہور میں آنے پر اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم ہوئی تاکہ وہ گمراہ فرقوں سے ممتاز رہے۔ اس جماعت سے نکلنا قرآن وحدیث کی رُو سے مخالفتِ رسول ہے جیسا کہ پروردگارِ عالم نے اس بارے میں تصریح فرمائی ہے۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (۴:۱۱۵)

اور جو رسول کا خلاف کرے اس کے بعد کہ ہدایت اُس کے لیے ظاہر ہو چکی اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ہم اُسے اُدھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا ہے اور جہنم میں ڈالیں گے جو پلٹنے کی بُری جگہ ہے۔

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ثَنَا صَفْوَانُ ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ نَحْوَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ وَقَالَ عَمْرٌو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ۔

احمد بن حنبل اور محمد بن یحییٰ، ابو المغیرہ، صفوان ——— عمرو بن عثمان، بقیہ، صفوان، ازہر بن عبد اللہ حرازی، ابو عامر ہوزنی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب یہ امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتّر فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنت میں جائے گا، وہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ ابن یحییٰ اور عمرو بن عثمان نے اپنی اپنی حدیثوں میں یہ بھی کہا۔ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی اُن میں یوں سرایت کر جائے گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ عمرو بن عثمان نے کہا جیسے سگ گزیدہ کے جسم میں زہر داخل ہو جاتا ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے نہیں بچتا۔

ف: سنّت یہی ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا اُسی جماعت میں رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور فرقِ باطلہ کے منظرِ عام پر آنے کے وقت اُس نے اپنے آپ کو اہلسنت وجماعت کے نام سے موسوم ومشتہر کیا۔ اس جماعت سے نکل کر اپنا علیحدہ فرقہ قائم کرنا یا اس طرح قائم ہونے والے کسی بھی گمراہ فرقے میں شامل ہونا بہت بڑی بدبختی ہے۔ اہلسنت وجماعت کے سوا جتنے بھی فرقے بنے وہ سب بد عقیدہ، گمراہ اور بد مذہب ہیں۔ مسلمانوں کے پاس جتنا بھی علمی اور قلمی سرمایہ ہے، وہ سارے کا سارا اہلسنت وجماعت کے بزرگوں کا ہے۔ دوسری جماعتوں کے پاس خاک دھول کے

سوا کچھ بھی نہیں۔ قرآن و حدیث اور ان سے متعلقہ تمام علوم سے ناواقف جن کی اکثریت ہے سو سال سے یہاں تک کے آئے ہیں، دیگر ادیان کی آغوش میں چلے گئے بعض نئے نئے پیدا ہوئے دو تین کے بعد دیگرے مٹتے چلے جائیں گے۔ قیامت تک باقی رہنے والا یہی گروہ ہے جو مسلمانوں کا سواد اعظم اور ناجی گروہ ہے۔ سرزمین پاک و ہند میں اہلسنت و جماعت کے سوا بعض نئے فرقوں کی جڑیں بھی اور جتنی بھی کثرت نظر آتی ہے اور بعض بظاہر بڑے خوشنما رنگوں میں عوام الناس کو اپنے پیچھے لگانے میں کوشاں نظر آتے ہیں تو اس ملک پر انگریزوں کی حکومت قائم ہونے سے پہلے ان تمام فرقوں کا دور دور نام و نشان بھی نہیں تھا۔ یہ ان کی گورنمنٹ نے ہی اسلام دشمنی کے تحت ملت اسلامیہ کو تقسیم کرنے کی خاطر پیدا کیے ہیں جو معلوم نہیں کب تک لوگوں کے دین و ایمان پر ڈاکے ڈالتے رہیں گے۔ اہلسنت و جماعت کی حقانیت کے بارے میں خاتم المحققین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے لکھا ہے۔

اگر گویند بچہ معلوم شد کہ فرقۂ ناجیہ اہلسنت و جماعت اند و این راہ راست و راہ خداست و دیگر ہمہ راہ ہائے نار است و ہر فرقہ دعوی میکند کہ بر راہ راست است و مذہب وے حق۔ جوابش آنکہ این چیزے نیست کہ بمجرد دعوی تمام شود، برہان باید و برہان حقیت اہلسنت و جماعت آنست کہ این دین اسلام نقل آمدہ است و بمجرد عقل آن را راہ نیست و بتواتر اخبار معلوم شدہ و بتتبع و تفحص احادیث و آثار متیقن گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین باحسان و من بعدہم ہمہ بریں اعتقاد و بریں طریقہ بودہ اند و این بدعتہا در مذہب و اقوال بعد از صدر اول حادث شدہ و از صحابہ و سلف متقدمین ہیچکس بر آن نبودہ و ایشان تبری بودہ اند از آن و بعد از حدوث، آن رابطۂ صحبت و محبت کہ با آن قوم قطع کردہ ورد فرمودہ و محدثین اصحاب کتب ستہ و غیرہا از کتب مشہورہ معتمدہ کہ مبنی و مدار احکام اسلام بر آنہا نہادہ و ائمۂ فقہا کہ ارباب مذاہب اربعہ و غیرہم از آنہا کہ در طبقۂ ایشان بودہ اند ہمہ بریں مذہب بودہ اند و اشاعرہ و ماتریدیہ کہ ائمۂ اصول کلام اند تائید مذہب سلف نمودہ و بدلائل عقلیہ آنرا اثبات کردہ و آنچہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اجماع سلف بر آن رفتہ بودہ مؤکد ساختہ اند ولہذا نام ایشان اہل سنت و جماعت افتادہ۔ اگرچہ این نام حادث است

اگر کوئی کہے کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ناجی گروہ اہلسنت و جماعت کا ہے اور یہی راہ راست اور خدا کی طرف جانے کا راستہ ہے اور دوسرے تمام راستے جہنم کے راستے ہیں حالانکہ ہر فرقہ دعوی کرتا ہے کہ وہ راہ راست پر ہے اور اس کا مذہب برحق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ خالی دعوے کافی نہیں ہوتا، دلیل چاہیے جبکہ اہلسنت و جماعت کے برحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دین اسلام نقل ہوتا آیا ہے محض عقل کا دخل نہیں ہوا اور متواتر خبروں سے معلوم ہوا نیز احادیث و آثار کی چھان بین سے یقینی ہوا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والے تمام بزرگ اسی عقیدے اور طریقے پر تھے۔ مذہب اور اقوال میں یہ بدعتیں اور یہ نئی باتیں صدر اول کے بعد واقع ہوئیں۔ صحابہ اور پہلے بزرگوں میں سے کوئی بھی ان کے طریقوں پر نہ تھا اور وہ ان سے بری تھے۔ جانشین ہونے کے بعد ان فرقوں نے ان لوگوں سے محبت و قربت کا رشتہ توڑ لیا اور رد کیا۔ صحاح ستہ والے محدثین اور دوسری مشہور و قابل اعتماد کتابوں والے کہ جن پر اسلامی احکام کا دارومدار ہے اور مذاہب اربعہ کے ائمہ مجتہدین کی جماعت سے یہ اور جتنے فقہا ان کے طبقے میں ہیں، سب اسی مذہب پر تھے اور اشاعرہ و ماتریدیہ کہ اصول و کلام کے امام ہیں انہوں نے بھی سلف کے مذہب کی تائید کی اور عقلی دلائل سے اسے ثابت کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سلف کے اجماع سے ثابت ہے اسے مستحکم کیا اسی لیے تو ان کی جماعت کا نام اہل سنت و جماعت

، تا مذہب و اعتقاد ایشان قدیم است و طریقہ ایشان اتباعِ احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اقتدا با آثارِ سنت و حمل نصوص بر ظاہر است۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۱۴۰، ۱۴۱)

تھا۔ اگرچہ یہ نام بعد میں رکھا گیا لیکن ان کا مذہب اور عقیدہ وہی قدیم ہے اور ان حضرات کا طریقہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث اور اسلاف کے ارشادات کی پیروی کرتے ہیں اور نصوص کو ان کے ظاہری معانی پر محمول کرتے ہیں۔

اپنے دور میں سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان ثابت ہونے والے بزرگ یعنی امام ربانی، غوث صمدانی حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے مسلمانوں کے ۷۳ فرقوں میں سے ایک ناجی گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے:

طریق النجاۃ متابعۃ اھل السنۃ والجماعۃ کثرھم اللہ سبحانہ فی الاقوال والافعال وفی الاصول والفروع فانھم الفرقۃ الناجیۃ وما سواھم من الفرق فھم فی معرض الزوال وشرف الھلاک علمہ الیوم احد اولم یعلم اما فی الغد فیعلمہ کل احد ولا ینفع (مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۶۹)

نجات کا راستہ اہلِ سنت و جماعت کی پیروی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اقوال و افعال اور اصول و فروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات پانے والی جماعت یہی ہے اور اس کے سوا باقی سب فرقے زوال اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آج خواہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو لیکن کل ہر ایک جان لے گا جبکہ وہ جاننا فائدہ نہ دے گا۔

اسی حدیث شریف کے مطابق آج ہر گمراہ کے اندر گمراہی اس طرح رچی بسی ہوئی ہے کہ دیوانہ وار ہر ایک اہلسنت و جماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے، اس کے بجائے عوام کو اپنے پیچھے لگانے اور حق کو مٹا کر باطل کا سکہ بٹھانے میں شب و روز کوشاں ہے۔ گریبانوں میں جھانک کر دیکھنے کی فرصت نہیں، زمانے کی ہوا کے رخ پر بہے جا رہے ہیں، کہیں وہ جہنم تک تو نہیں لے جا رہا۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیِ اسلام کو عقلِ سلیم اور حق کی ہدایت دے۔ آمین یا اللہ العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

باب ۳۸۰ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ

جھگڑے کی ممانعت اور قرآنی متشابہات کا اتباع کرنا

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب اتاری جس میں کچھ واضح آیتیں ہیں، یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں (۳:۷)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) نام لیا ہے کہ ان سے بچ کر رہا کرو۔

ف۔ سنت کے قائلین کو یہ دوسرا نشان بیان ہو رہا ہے جو اصطلاحِ شرع میں جماعت ہے کہ بدمذہب اور گمراہ گر قرآن مجید کی متشابہ

آیات کو من مانے مفہوم و مطلب کے قالب میں ڈھال کر بے خبر لوگوں کو دھوکا دیتے اور اپنی علامگی کا سکہ جمایا کرتے ہیں۔ یہ بیماری آج خوب زوروں پر ہے بلکہ ان سے تجاوز کر کے خلافت کے مفہوم میں ابلیس سے اختلاف کر کے زور و شور سے نیچے کے افضل تک میں زور و شور سے دعا ندامی کر رہے ہیں۔ عقیدۂ توحید و رسالت کے خود ساز مفہوم گھڑ کر ایک مدت سے اہلسنت و جماعت کو بے دھڑک مشرک ٹھہرایا جا رہا ہے۔ خوارج کی مردہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان آیتوں کو جو کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر کے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے۔ بتوں کے بارے میں جو آیتیں نازل ہوئی تھیں انہیں انبیائے کرام اور اولیائے عظام پر ڈھالا جا رہا ہے۔ اس ظالمانہ طریقے پر ان لوگوں نے ایک یہی سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ وہ اپنی عاقبت کے لیے کیا سرمایہ جمع کر رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ کاش! ایسے لوگوں کی آج ہی آنکھیں کھل جائیں ورنہ کل جب کھلیں گی تو فائدہ کیا ہوگا! ایسی کہ خدا محفوظ رکھے

ثم الجحیم مثواہ۔

بَابُ ۳۹۰ مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ

خواہش پرستوں سے بچنا اور نفرت کرنا

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام اعمال سے افضل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے دشمنی رکھنا ہے۔

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ قِصَّةَ تَخَلُّفِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَاقَ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے جو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راستہ بتایا کرتے تھے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے کہ انہوں نے حضرت کعب بن مالک سے وہ واقعہ سنا جبکہ غزوۂ تبوک میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ یہاں تک کہ کافی دنوں بعد ایک روز میں نے حضرت ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاندی جو میرے چچا زاد بھائی تھے میں نے انہیں سلام کیا تو خدا کی قسم انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی توبہ کا حکم نازل ہونے تک۔

بَابُ ۳۹۱ تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ

نفس پرستوں کو سلام نہ کرنا

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ

انا عطاء الخراسانی عن یحیی بن یعمر عن عمار بن یاسر قال قدمت علی اھلی وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد علی وقال اذھب فاغسل ھذا عنک۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا تو میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھوں میں زعفران لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا:- جاؤ اسے اپنے ہاتھوں سے دھو ڈالو۔

۱۱۷۸ - حدثنا موسی بن اسمٰعیل نا حماد عن ثابت البنانی عن شمیسۃ عن عائشۃ انہ اعتل بعیر لصفیۃ بنت حیی وعند زینب فضل ظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب اعطیھا بعیرا فقالت انا اعطی تلک الیھودیۃ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھجرھا ذا الحجۃ والمحرم وبعض صفر۔

شمیسہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب کے پاس ایک زائد اونٹ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ ایک اونٹ انہیں دے دو۔ انہوں نے کہا:- میں اس یہودیہ کو دے دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات پر ناراض ہو گئے جس کے باعث ذوالحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے کلام نہ کیا۔

باب ۲۹۵ النھی عن الجدال فی القرآن

قرآن مجید کے بارے میں جھگڑنے کی ممانعت

۱۱۷۹ - حدثنا احمد بن حنبل نا یزید قال انا محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المراء فی القرآن کفر۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- قرآن مجید میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

باب ۲۹۶ فی لزوم السنۃ

سنت کو لازم پکڑنا

۱۱۸۰ - حدثنا عبد الوھاب بن نجدۃ نا ابو عمرو بن کثیر بن دینار عن حریز بن عثمان عن عبد الرحمن بن ابی عوف عن المقدام بن معدیکرب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الا انی اوتیت الکتاب ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ الا لا یحل لکم الحمار الاھلی

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اسی جیسی۔ خبردار ہو جاؤ، قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لیے صرف قرآن مجید ہے لہٰذا جو اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ آگاہ رہو کہ تمہارے لیے گھریلو گدھے کو حلال قرار نہیں رکھا اور نہ درندوں میں سے کسی کو اور نہ ذمی کا

وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔

کے پنجے والے حلال ہیں مگر جبکہ مالک اس کی ضرورت نہ رکھے اور جو کسی قوم کے پاس ٹھہرے تو اس کی مہمانی کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمانی کے برابر ان سے لینے کا استحقاق حاصل ہے۔

ف: قرآن مجید پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنا اور احادیث کی حجیت کا انکار کرنا بہت بڑی جہالت اور گمراہی ہے۔ احادیث سے منہ موڑ کر قرآن مجید پر عمل کیا ہی نہیں جا سکتا۔ گو حدیث کی ضرورت نہ ہوتی تو صحابہ کرام ان آیتوں کو کیسے سمجھتے جن کا نزول ہوتا تھا اور ان کے مطابق عمل کرتے رہتے۔ ہر معاملے میں بارگاہ رسالت کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ان کی چند روز صحبت ہی حاصل نہ کرتے۔ وہ جانتے تھے کہ نزول قرآن سے چالیس سال پہلے انہیں دنیا میں بھیجا گیا تھا کہ ہر پہلو سے انہیں دیکھیں اور ان سے قرآن کریم پر عمل کر سکیں۔ منکر حدیث کا فتنہ بہت بڑی بدعت و گمراہی ہے جو ترک تقلید کے فتنے کی بدولت معرض وجود میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے بچائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۱۸۱ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ عَائِذَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ اللَّهُ حَكَمٌ قِسْطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَإِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَإِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَأُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ

حضرت ابو ادریس خولانی عائذ اللہ نے یزید بن عمیرہ سے روایت کی جو حضرت معاذ بن جبل کے صحابیوں سے تھے کہ حضرت معاذ بن جبل جب کبھی کسی مجلس میں وعظ کرنے کے لیے بیٹھتے تو فرماتے: اللہ ہی حاکم اور انصاف کرنے والا ہے۔ شک کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ چنانچہ ایک روز حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیشک تمہارے پیچھے ایک فتنہ ہے۔ اس میں مال کی کثرت ہوگی۔ قرآن مجید کے معانی کھل جائیں گے، یہاں تک کہ مومن اور منافق، مرد اور عورت، چھوٹا اور بڑا، غلام اور آزاد ہر کوئی اسے حاصل کرے گا۔ قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے گا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن مجید کا عالم ہوں۔ لوگ میری پیروی نہیں کریں گے جب تک میں ان کے لیے کوئی نیا طریقہ ایجاد نہ کروں۔ تم اس شخص سے اور اس کے نئے طریقے سے بچتے رہنا کیونکہ جو نئی بات نکالی جائے گی وہ گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم دین کی گمراہی سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم دین کی زبان سے کہلوا دیتا ہے اور بیشک منافق بھی سچی بات کہہ جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، مجھے کیسے معلوم ہو کہ عالم دین نے گمراہی کی بات کہہ دی ہے اور منافق کی یہ بات سچی ہے؟

تجنب من كلام الحكيم المشتهرات التي يقال لها ما هذه ولا يثنينك ذلك عنه فإنه لعله أن يراجع وتلق الحق إذا سمعته فإن على الحق نورا قال أبو داود قال معمر عن الزهري في هذا الحديث ولا ينئينك ذلك عنه مكان يثنينك وقال صالح بن كيسان عن الزهري في هذا المشبهات مكان المشتهرات وقال لا يثنينك كما قال عقيل وقال ابن إسحاق عن الزهري قال بلى ما تشابه عليك من قول الحكيم حتى تقول ما أراد بهذه الكلمة.

فرمایا کیوں نہیں۔ عالم دین کی لغزشات سے اجتناب کرو جس کے بارے اہل علم کہیں کہ یہ کیوں کر کیا ہے لیکن اس کی وجہ سے عالم کو نہ چھوڑ کیونکہ وہ رجوع کر سکتا ہے اور حق سن کر قبول کر لے کیونکہ حق میں نور ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا۔ معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یثنینک کی جگہ لا ینئینک کہا ہے اور صالح بن کیسان نے زہری سے روایت کرتے ہوئے المشتہرات کی جگہ المشبہات کہا ہے اور عقیل کی طرح لا یثنینک کہا ہے۔ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ کیوں نہیں، عالم دین کی جو بات تمہیں شبہ میں ڈالے تو تم سوچا کرو یہاں تک کہ اس بات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

ف: یہ مالکی علماء کا [illegible] سے حسنت اللہ خوب کہا ہے: شیطان اس کوشش میں رہتا ہے کہ مسلمانوں کا دین و ایمان برباد کرنے والی کوئی بات کسی عالم سے کہلوائی جائے۔ جب وہ ایسی ہی کامیاب ہوتا ہے تو ایک جانب بیروں [illegible] مسلمان اس کی تائید کرنے لگتے ہیں اور دوسری طرف حق کے علمبرداروں سے اس کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ متحدہ ہندوستان کے اندر [illegible] نے اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] علماء سے ایسی باتیں کہلوائیں جنہیں پڑھ کر آج بھی [illegible] ان کو علم [illegible] کرنے والے [illegible] جنہوں نے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کے خرمن میں ایسی آگ لگائی جو ڈیڑھ صدی گزر جانے کے بعد بھی آج تک بجھنے میں نہیں آئی بلکہ زیادہ ہی بھڑکتی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان گروہ گروں کو چشم بینا عطا کرے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی عاقبت کے لیے کیا سامان جمع کیا ہے۔

١١٨٣ - حدثنا محمد بن كثير قال أنا سفيان قال كتب رجل إلى عمر بن عبد العزيز يسأله عن القدر ح وثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال قال سمعت سفيان الثوري يحدثنا عن النضر ح وثنا هناد بن السري عن قبيصة قال ثنا أبو رجاء عن أبي الصلت وهذا لفظ حديث ابن كثير ومعناهم قال كتب رجل إلى عمر بن عبد العزيز يسأله عن القدر فكتب أما بعد أوصيك بتقوى الله والاقتصاد في أمره واتباع سنة نبيه

محمد بن کثیر، سفیان ۔۔۔ ربیع بن سلیمان مؤذن، اسد بن موسیٰ، حماد بن دلیل، سفیان ثوری، نضر ۔۔۔ ہناد بن سری، قبیصہ، ابو رجاء، ابو الصلت کا بیان ہے کہ ایک شخص نے تقدیر کے متعلق پوچھنے کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیز کو لکھا۔ انہوں نے جواب لکھا۔ اما بعد! میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع کی اور ان نئی باتوں کو ترک کرنے کی جو جاری کرنے والوں نے کی ہیں جبکہ حضور کی سنت جاری ہو چکی۔ تو انہیں نکالنے سے باز رہو پس تم پر سنت کی پیروی

صلى الله عليه وسلم وتركِ ما أحدث
المحدثون بعد ما جرت به سنته وكُفُوا
مؤنته فعليك بلزوم السنة فإنها لك
بإذن الله عصمة ثم اعلم أنه لم يبتدع
الناس بدعة إلا قد مضى قبلها ما هو
دليل عليها أو عبرة فيها فإن السنة إنما
سنها من قد علم ما في خلافها ولم يقل ابن
كثير من قد علم من الخطإ والزلل والحمق
والتعمق فارض لنفسك ما رضي به القوم
لأنفسهم فإنهم على علم وقفوا وببصر نافذ
كفوا ولهم على كشف الأمور كانوا أقوى وبفضل
ما كانوا فيه أولى فإن كان الهدى ما أنتم عليه
لقد سبقتموهم إليه ولئن قلتم إنما حدث
بعدهم ما أحدثه إلا من اتبع غير سبيلهم
ورغب بنفسه عنهم فإنهم هم السابقون
فقد تكلموا فيه بما يكفي ووصفوا منه ما يشفي
فما دونهم من مقصر وما فوقهم من محسر
وقد قصر قوم دونهم فجفوا وطمح عنهم
أقوام فغلوا وإنهم بين ذلك لعلى هدى
مستقيم كتبت تسأل عن الإقرار بالقدر
فعلى الخبير بإذن الله وقعت ما أعلم ما أحدث
الناس من محدثة ولا ابتدعوا من بدعة
هي أبين أثرا ولا أثبت أمرا من الإقرار بالقدر
لقد كان ذكره في الجاهلية الجهلاء يتكلمون
به في كلامهم وفي شعرهم يعزون به أنفسهم
على ما فاتهم ثم لم يزده الإسلام بعد إلا شدة
ولقد ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم
في غير حديث ولا حديثين وقد سمعه
منه المسلمون فتكلموا به في حياته

لازم ہے کیونکہ اللہ کے حکم سے تمہارے لیے یہی بچاؤ
ہے۔ پھر جان لو کہ لوگوں نے کوئی بدعت جاری نہیں کی مگر اس
سے پہلے گزر چکا کہ اس کے بدعت ہونے کی کیا دلیل ہے
اور اس میں کیا عبرت ہے کیونکہ سنت اس ہستی کا طریقہ ہے
جو اس کے خلاف کی مضرت کو جانتے تھے۔ ابن کثیر نے یہ
نہیں کہا۔ جو اس کے خلاف کی غلطی، لغزش، حماقت اور بیجا تعمق
کو جانتے تھے۔ تم اسی طریقہ پر راضی رہو جس پر اسلاف راضی
رہے کیونکہ وہ علم و فہم سے پوری طرح واقف تھے۔ جس
کام سے انہوں نے روکا وہ اپنی دور بصیرت تھا۔ وہ معاملات
کے کھولنے کی بہت زیادہ اہلیت رکھتے تھے اور جو فضیلت انہیں
حاصل تھی اس کے باعث وہ بہت بہتر تھے۔ اگر ہدایت وہی
ہے جس پر تم ہو تو گویا تم ان سے بڑھ گئے۔ اگر تم کہو کہ یہ کام ان کے
بعد ہی نکالی تو ان لوگوں نے اسلاف کے راستے کے علاوہ
راستہ نکال لیا ہے لہٰذا ان سے منہ موڑتے ہیں تو سنت اسلاف
کا کمال ہے انہوں نے بدعتی بات کی بقدر کفایت تصریح
کی اور شافی بحث کی۔ جو ان کے بعد ہے وہ کوتاہی کرنے والا ہے یا
بڑھ جانے والا۔ کچھ لوگوں نے کمی کی اور حد سے گزر گئے اور بعض
لوگ ان سے بڑھ گئے اور غلو کیا۔ حالانکہ اسلاف ان کے درمیان
صراط مستقیم پر تھے۔ تم نے اقرار تقدیر کے متعلق پوچھا ہے تو بحمد اللہ
اس شخص سے پوچھا جو اللہ کے حکم سے بتا سکتا ہے۔ تم نے
ایسی بات پوچھی کہ لوگوں نے جتنی نئی باتیں نکالی ہیں اور جتنی بدعتیں
نکالی گئیں یہ بلحاظ دلائل اس سے زیادہ واضح ہے اقرار تقدیر کا
ذکر تو زمانہ جاہلیت میں تھا یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ بھی
گفتگو اور شعروں میں اس کا ذکر کرتے اور اس کے باعث جو
نقصان ہو جاتا اس پر اپنے آپ کو ملامت کرتے۔ اسلام نے
اس میں اور شدت پیدا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک دو حدیثوں میں نہیں بلکہ متعدد احادیث میں اس کا ذکر فرمایا۔ مسلمانوں نے
آپ سے سنا اور آپ کی حیات مبارکہ اور بعد وصال اس پر کلام
کیا یقین ہے کہ تحقیق اور تسلیم سے اور اس کو نسبت سمجھتے ہوئے

وبعد وفاته يقينا وتسليما لربهم وتضعيفا لانفسهم ان يكون شيء لم يحط به علمه ولم يحصه كتابه ولم يمض فيه قدره فانه مع ذلك لفي محكم كتابه منه اقتبسوه ومنه تعلموه ولئن قلتم لم انزل الله آية كذا ولم قال كذا لقد قرءوا منه ما قرأتم وعلموا من تأويله ما جهلتم وقالوا بعد ذلك كله بكتاب وقدر وما يقدر يكن وما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن ولا نملك لانفسنا نفعا ولا ضرا ثم رغبوا بعد ذلك ورهبوا۔

کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو خدا کے علم میں نہ ہو اور اللہ نے اسے لکھ کر نہ رکھ دیا ہو اور اللہ نے اس میں تقدیر جاری نہ کر دی ہو اور اللہ ہی کے ساتھ یہ اس کی محکم کتاب میں ہے اسی سے وہ اقتباس کرتے اور قرآن ہی سے سیکھتے سکھاتے ہیں۔ اگر تم کہو کہ اللہ نے ایسی آیت کیوں نازل فرمائی اور ایسا کیوں فرمایا تو اسلاف نے بھی ایسے پڑھا تھا اور انہیں سمجھتے تھے۔ وہ ان کا صحیح مفہوم جانتے تھے جس سے تم بے خبر ہو اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ سب کچھ ایک کتاب میں ہے۔ جو اس نے جاری فرما دیا۔ جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہیں ہوا۔ ہم اپنی جانوں کے نفع کے مالک ہیں اور نہ نقصان ۔ پھر وہ نیکیوں کی طرف راغب ہوئے اور برائیوں سے بچے۔

۱۱۸۳۔ حدثنا احمد بن حنبل قال ثنا عبد الله بن يزيد قال ثنا سعيد يعني ابن ابي ايوب قال اخبرني ابو صخر عن نافع قال كان لابن عمر صديق من اهل الشام يكاتبه فكتب اليه ابن عمر انه بلغني انك تكلمت في شيء من القدر فاياك ان تكتب الي فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه سيكون في امتي اقوام يكذبون بالقدر۔

احمد بن حنبل، عبداللہ بن یزید، سعید بن ابو ایوب، ابو صخر، نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اہل شام سے ایک دوست تھا جو آپ سے خط و کتابت رکھتا تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر نے اس کے لیے خط لکھا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ مسئلہ تقدیر میں تم نے کچھ کلام (انکار) کیا ہے، لہٰذا میری طرف آئندہ خط و کتابت نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

۱۱۸۴۔ حدثنا عبد الله بن الجراح قال نا حماد بن زيد عن خالد الحذاء قال قلت للحسن يا ابا سعيد اخبرني عن آدم اللسماء خلق ام للارض قال لا بل للارض قلت ارأيت لو اعتصم فلم يأكل من الشجرة قال لم يكن له منه بد قلت اخبرني عن قوله تعالى ما انتم عليه بفاتنين الا من هو صال الجحيم قال ان الشياطين لا يفتنون بضلالتهم الا من اوجب الله عليه الجحيم۔

خالد حذاء کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری سے کہا، اے ابو سعید! مجھے بتایئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان کے لیے پیدا فرمایا تھا یا زمین کے لیے؟ فرمایا، نہیں بلکہ زمین کے لیے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر وہ بچے رہتے اور اس درخت سے نہ کھاتے تب؟ فرمایا کہ انہیں اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے اس ارشاد ربانی کے متعلق بتایئے "تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے (۱۶۲، ۱۶۳ الصافات)۔" فرمایا کہ شیطان اپنی گمراہی کے جال میں نہیں پھنسا سکتے مگر اسی کو جس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم واجب کر دی ہے۔

۱۱۸۵ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ قَالَ خَلَقَ هٰؤُلَاءِ لِهٰذِهِ وَهٰؤُلَاءِ لِهٰذِهِ۔

خالد حذاء نے امام حسن بصری سے ارشادِ باری تعالیٰ ۔ اور اسی کے لیے ہم نے انہیں پیدا کیا ہے (۱۱ : ۱۱۹) کے متعلق پوچھا فرمایا کہ انہیں جنت اور انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

۱۱۸۶ـ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ نَا إِسْمٰعِيلُ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ قَالَ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ۔

خالد حذاء کا بیان ہے کہ میں نے حسن بصری سے ۔ تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں مگر اسی کو جو جہنم میں جلنے گا (۳۷ : ۱۶۳) کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سوائے اس کے جس کا جہنم میں جانا اللہ تعالیٰ نے واجب کر دیا ہو۔

۱۱۸۷ـ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَأَنْ يَسْقُطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ الْأَمْرُ بِيَدِي۔

حمید کا بیان ہے کہ امام حسن بصری فرمایا کرتے کہ اگر میں آسمان سے گر پڑوں تو یہ مجھے یوں کہنے سے زیادہ پسند ہے کہ معاملہ میرے اختیار میں ہے۔

۱۱۸۸ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ نَا حَمَّادٌ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ فَكَلَّمَنِي فُقَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أُكَلِّمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ فَقَالَ نَعَمْ فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَخْطَبَ مِنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ خَلَقَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ قَالَ الرَّجُلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هٰذَا الشَّيْخِ۔

حمید کا بیان ہے کہ امام حسن بصری ہمارے پاس مکہ معظمہ میں آئے۔ اہل مکہ کے فقہاء نے مجھ سے کہا کہ ان سے ایک جلسے کے لیے عرض کروں جس میں وہ ایک دن وعظ فرمائیں۔ انہوں نے مان لیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے خطاب فرمایا۔ میں نے ان سے بہتر مقرر نہیں دیکھا۔ ایک آدمی نے کہا اے ابو سعید! شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا سبحان اللہ کیا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے جس نے خیر اور شر کو پیدا فرمایا ہے۔ ایک آدمی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غارت کرے۔ کس طرح اس بزرگ پر بہتان باندھتے ہیں۔

۱۱۸۹ـ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ قَالَ الشِّرْكُ۔

حمید طویل نے حسن بصری سے ۔ اسی طرح ہم اس کو گنہگاروں کے دلوں میں راہ دیتے ہیں (۱۵ : ۱۲) کے متعلق روایت کی کہ شرک کو۔

۱۱۹۰ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدٍ الصَّيْدِ عَنِ الْحَسَنِ

ابن کثیر، سفیان، ایک آدمی، سفیان، عبید الصید ۔ امام حسن بصری نے ارشادِ خداوندی ۔ اور حائل کر دیا ان کے اندر جو وہ چاہتے ہیں اس کے درمیان ( )

فی قول اللہ عز وجل وحیل بینہم وبین ما یشتہون قال بینہم وبین الایمان۔

کے متعلق فرمایا کہ ان کے اور ایمان کے درمیان۔

۱۱۹۱۔ حدثنا محمد بن عبید نا سلیمان عن ابن عون قال کنت اسیر بالشام فناداني رجل من خلفي فالتفت الیہ فاذا رجاء بن حیوۃ فقال یا ابا عون ما ہذا الذی یذکرون عن الحسن قال قلت انہم یکذبون علی الحسن کثیرا۔

ابن عون کا بیان ہے کہ میں شام کی طرف سفر کر رہا تھا تو پیچھے سے ایک آدمی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ رجاء بن حیوۃ تھے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابو عون! لوگ امام حسن بصری سے کیسی باتیں منسوب کر رہے ہیں! میں نے کہا۔ وہ اکثر امام حسن بصری پر تہمت لگاتے ہیں۔

۱۱۹۲۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال نا حماد قال سمعت ایوب یقول کذب علی الحسن ضربان من الناس قوم القدر رأیہم وہم یریدون ان ینفقوا بذلک رأیہم وقوم فی قلوبہم شنآن وبغض یقولون الیس من قولہ کذا الیس من قولہ کذا۔

حماد کا بیان ہے کہ میں نے ایوب کو فرماتے ہوئے سنا امام حسن بصری پر دو قسم کے لوگوں نے جھوٹی تہمت لگائی۔ ایک قدریہ نے کیونکہ ان کی رائے ایک ہی تھی۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایسا کر کے اپنی رائے کو رونق بنائیں۔ دوسرے ان لوگوں نے جن کے دلوں میں حضرت امام سے بغض و عناد تھا۔ وہ کہنے لگے۔ کیا انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ کیا انہوں نے ایسا نہیں کہا۔

۱۱۹۳۔ حدثنا ابن المثنی ان یحیی بن کثیر العنبری حدثہم قال کان قرۃ بن خالد یقول لنا یا فتیان لا تغلبوا علی الحسن فانہ کان رأیہ السنۃ والصواب۔

یحییٰ بن کثیر عنبری کا بیان ہے کہ قرہ بن خالد ہم سے فرمایا کرتے۔ لڑکو! امام حسن بصری کے متعلق مبالغہ مت کرنا کیونکہ ان کی رائے سنت و صواب ہے۔

۱۱۹۴۔ حدثنا ابن المثنی وابن بشار قالا نا مؤمل بن اسماعیل نا حماد بن زید عن ابن عون قال لو علمنا ان کلمۃ الحسن تبلغ ما بلغت لکتبنا برجوعہ کتابا واشہدنا علیہ شہودا ولکنا قلنا کلمۃ خرجت لا تحمل۔

مؤمل بن اسماعیل نے حماد بن زید سے روایت کی ہے کہ ابن عون نے فرمایا۔ اگر ہم جانتے کہ امام حسن بصری کا ایک لفظ یہاں تک پہنچ جائے گا تو ہم ان کے رجوع کی تحریر لکھ لیتے اور اس پر لوگوں کو گواہ بناتے لیکن ہم نے سوچا کہ ایک بات تھی جو نکل گئی، اب کون اسے اٹھائے۔

۱۱۹۵۔ حدثنا سلیمان بن حرب قال نا حماد بن زید عن ایوب قال قال لی الحسن ما انا بعائد الی شیء منہ ابدا۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب کا بیان ہے کہ امام حسن بصری نے مجھ سے فرمایا۔ اب اس بارے میں کبھی کچھ نہیں کہوں گا۔

۱۱۹۶۔ حدثنا ہلال بن بشر قال نا عثمان بن عثمان عن عثمان البتی قال ما فسر الحسن آیۃ قط الا عن الاثبات۔

ہلال بن بشر، عثمان بن عثمان، عثمان بتی کا بیان ہے کہ امام حسن بصری نے کسی آیت کی تفسیر نہیں کی مگر تقدیر کو ثابت کرتے ہوئے۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

احمد بن محمد بن حنبل اور عبداللہ بن محمد نفیلی، سفیان، ابوالنضر، عبیداللہ بن ابو رافع نے اپنے والد یا جد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور میرے احکام میں سے اس کے پاس کوئی حکم آئے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو تو وہ کہے ہم نہیں جانتے۔ ہم تو جو اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں اس کی پیروی کرتے ہیں۔

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

محمد بن صباح بزاز، ابراہیم بن سعد، محمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن جعفر مخرمی اور ابراہیم بن سعد، سعد بن ابراہیم، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ ناقابل قبول ہے۔ ابن عیسیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے دین میں سے نہ ہو تو وہ ناقابل قبول ہے۔

ف۔ سنن ابو داؤد کی کتاب السنۃ میں چند بدعتیں مذکور ہوئیں۔ بعض بدعتوں کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ ایسی تمام باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے جو دین میں نئی جاری کی جائیں اور وہ شریعت مطہرہ کے اصول یا فروع کے خلاف ہوں یا جس سے کوئی سنت مٹتی ہو کیونکہ بدعت سنت کی ضد ہے اور ایک کے وجود میں دوسری کا عدم اور ایک کے عروج میں دوسری کا زوال ہے۔ مسلمانوں کے لیے سنت کی پیروی اور بدعتوں سے اجتناب کرنا فرض ہے کیونکہ سنتوں میں نورانیت اور بدعتوں میں ظلمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سنتوں کی محبت اور بدعتوں سے نفرت مرحمت فرمائے۔ آمین۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ فَقَالَ الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا

احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر کا بیان ہے کہ ہم دونوں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان حضرات میں سے تھے جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ اور نہ ان لوگوں پر حرج ہے جب وہ تمہاری خدمت میں حاضر ہوئے کہ تم انہیں سواریاں دو تو تم نے فرمایا۔ میں کوئی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کروں۔ (۹-۹۲) پس ہم سلام کرکے عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں زیارت کرنے، عیادت کرنے اور استفادہ کرنے کے لیے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ عَلَيْنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

حاضر ہوئے ہیں۔ حضرت عرباض نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر دل میں اُتر جانے والی نصیحت فرمائی، جن سے آنکھیں بہنے لگیں اور دل کانپ اُٹھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو رخصتی نصیحت معلوم ہوتی ہے لہٰذا ہمیں کوئی وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور حاکم وقت کے فرماں بردار رہنے کی خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہا تو وہ بڑا اختلاف دیکھے گا تو تم پر لازم ہے میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت جو رُشد و ہدایت والے ہیں۔ اُسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا اور دین میں جو نئے کام جاری کیے جائیں اُن سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

١٢٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

مسدد، یحییٰ، ابن جریج، سلیمان بن عتیق، طلق بن حبیب، احنف بن قیس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔ دین میں جھگڑا ڈالنے والے ہلاک ہو گئے۔

بَابٌ ٣٩٣ مَنْ دَعَا إِلَى لُزُومِ السُّنَّةِ

جو سنت کو لازم پکڑنے کی دعوت دے

١٢٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہدایت کی طرف بلائے تو اُسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اُس پر عمل کرنے والوں کو اور اس سے اُن کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اُسے بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اُس پر عمل کرنے والوں کو اور اس سے اُن کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

۱۲۰۲۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا سفیان عن الزھری عن عامر بن سعید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن امر لم یحرم فحرم علی الناس من مسألتہ۔

عامر بن سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سے وہ شخص بڑا ہی گنہگار ہے جو ایسے کام کے متعلق پوچھے جو حرام نہیں کیا گیا تھا لیکن اس کے پوچھنے کے باعث لوگوں پر حرام کر دیا جائے۔

باب ۳۹۵ فی التفضیل۔

تفضیل کا بیان

۱۲۰۳۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ نا اسود بن عامر نا عبد العزیز بن ابی سلمۃ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال کنا نقول فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم۔

عثمان بن ابی شیبہ، اسود بن عامر، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، عبیداللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں کہا کرتے کہ ہم حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ پھر حضرت عمر کو، پھر حضرت عثمان کو۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو چھوڑ دیتے اور ان میں سے کسی کو فضیلت نہ دیا کرتے۔

۱۲۰۴۔ حدثنا احمد بن صالح نا عنبسۃ نا یونس عن ابن شہاب قال قال سالم بن عبد اللہ ان ابن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی بعدہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنہم

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۲۰۵۔ حدثنا محمد بن کثیر نا سفیان نا جامع بن ابی راشد نا ابو یعلی عن محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال قلت ثم من قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم من فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت قال ما انا الا رجل من المسلمین۔

محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بہتر شخص کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت عمر۔ پھر میں ڈرا کہ اگر کہا پھر کون ہے تو آپ فرمائیں گے کہ حضرت عثمان لہٰذا میں عرض گزار ہوا کہ ابا جان! پھر آپ ہیں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔

۱۲۰۶- حدثنا محمد بن مسكين ثنا محمد
يعني الفريابي قال سمعت سفيان يقول
من زعم أن عليا رضي الله عنه كان أحق
بالولاية منهما فقد خطأ أبا بكر وعمر و
المهاجرين والأنصار وما أراه يرتفع له مع
هذا عمل إلى السماء.

محمد فریابی کا بیان ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو یہ گمان رکھتا ہے اور کہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی خلافت کے ان دونوں حضرات سے زیادہ مستحق تھے تو اس نے غلطی پر ٹھہرایا حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور جملہ مہاجرین و انصار کو اور نہیں سمجھتا کہ ایسا کہنے کے ساتھ اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جائے۔

۱۲۰۷- حدثنا محمد بن يحيى بن فارس
ثنا قبيصة ثنا عباد بن السماك قال سمعت
سفيان يقول الخلفاء خمسة أبو بكر وعمر
وعثمان وعلي وعمر بن عبد العزيز رضي
الله عنهم.

محمد بن یحیی بن فارس، قبیصہ، عباد بن سماک کا بیان ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلفاء پانچ ہیں۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

باب ۳۹۵ في الخلفاء.

خلافت کا بیان

۱۲۰۸- حدثنا محمد بن يحيى بن فارس
ثنا عبد الرزاق قال محمد كتبته من كتابه
قال أنا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن
عبد الله عن ابن عباس قال كان أبو هريرة
يحدث أن رجلا أتى إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال إني أرى الليلة ظلة
ينطف منها السمن والعسل فأرى الناس
يتكففون بأيديهم فالمستكثر والمستقل
وأرى سببا واصلا من السماء إلى الأرض
فأراك يا رسول الله أخذت به فعلوت ثم
أخذ به رجل آخر فعلا به ثم أخذ به رجل
فعلا به ثم أخذ به رجل آخر فانقطع ثم
وصل فعلا به قال أبو بكر بأبي وأمي
لتدعني فلأعبرنها فقال اعبرها فقال أما
الظلة فظلة الإسلام وأما ما ينطف من
السمن والعسل فهو القرآن لينه وحلاوته
وأما المستكثر والمستقل فهو المستكثر

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کیا کرتے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ آج رات میں نے خواب میں ابر کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اس سے زیادہ اور کم لے رہے تھے اور ایک رسی آسمان سے زمین تک دیکھی۔ پس یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک دوسرے شخص کو دیکھا کہ اس کے ذریعے اوپر چڑھ گیا۔ پھر تیسرے شخص نے اسے پکڑا اس کے ذریعے اوپر چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے شخص نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی، پھر جڑ گئی تو وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ میرے ماں باپ پر قربان کروں، مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ فرمایا تعبیر بیان کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے۔ جو اس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن مجید کی نرمی اور حلاوت ہے اور جو زیادہ اور کم لینے والے تھے وہ قرآن کریم سے زیادہ اور کم فیض لینے والے ہیں۔ جو رسی آسمان سے

مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا فَقَالَ أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ.

زمین تک لٹکی ہوئی تھی تو وہ وہی حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اُسے تھاما تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھا لیا۔ پھر آپ کے بعد دوسرا شخص پکڑے گا تو اُسے اٹھا لیا جائے گا۔ پھر تیسرا شخص پکڑے گا تو اُسے بھی اٹھا لیا جائے گا۔ پھر چوتھا شخص اُسے پکڑے گا تو ٹوٹ جائے گی اور اس کے لیے جوڑ دی جائے گی تو وہ بھی اوپر چلا جائے گا۔ یا رسول اللہ فرمائیے میں نے درست تعبیر بیان کی ہے یا غلط کی ہے؟ فرمایا کہ کچھ ٹھیک تعبیر بیان کی ہے اور کچھ غلط۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں قسم دیتا ہوں کہ آپ ضرور بیان فرمائیں کہ میں نے کیا غلطیاں کی ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ.

محمد بن یحییٰ بن فارس، محمد بن کثیر، سلیمان بن کثیر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی واقعہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے بتانے سے انکار کر دیا۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حسن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک ترازو آسمان سے اترا ہے تو آپ کو اور حضرت ابوبکر کو تولا گیا تو آپ حضرت ابوبکر سے وزنی نکلے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو تولا گیا تو حضرت ابوبکر وزنی نکلے اور حضرت عمر و حضرت عثمان کو تولا گیا تو حضرت عمر وزنی نکلے۔ پھر ترازو اٹھالی گئی پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ناخوشی کے آثار دیکھے۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا فَذَكَرَ

عبد الرحمن بن ابوبکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا۔ تم میں سے خواب کس نے دیکھا ہے؟ پھر معناً مذکورہ حدیث بیان کی لیکن ناخوشی کا ذکر نہیں کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] الكراهية فاستاء لها رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني فساءه ذلك فقال خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء.

نے اسے ناپسند فرمایا یعنی ناگواری محسوس کی اور فرمایا یہ خلافت نبوت ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادشاہی دے گا جس کو چاہے۔

۱۲۱۲۔ حدثنا عمرو بن عثمان نا محمد بن حرب عن الزبيدي عن ابن شهاب عن عمرو بن أبان بن عثمان عن جابر بن عبد الله أنه كان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أري الليلة رجل صالح أن أبا بكر نيط برسول الله صلى الله عليه وسلم ونيط عمر بأبي بكر ونيط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا أما الرجل الصالح فرسول الله صلى الله عليه وسلم وأما تنوط بعضهم ببعض فهم ولاة هذا الأمر الذي بعث الله به نبيه صلى الله عليه وسلم قال أبو داود ورواه يونس وشعيب لم يذكرا عمرا.

عمرو بن ابان بن عثمان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات ایک نیک آدمی کو دکھایا گیا کہ ابو بکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابو بکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا کہ اس نیک آدمی سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ایک کا دوسرے سے منسلک ہونا اس ذمہ داری کو ظاہر کرتا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یونس اور شعیب نے بھی لیکن انہوں نے عمرو بن ابان کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۱۳۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة عن أشعث بن عبد الرحمن عن أبيه عن سمرة بن جندب أن رجلا قال يا رسول الله رأيت كأن دلوا دلي من السماء فجاء أبو بكر فأخذ بعراقيها فشرب شربا ضعيفا ثم جاء عمر فأخذ بعراقيها فشرب حتى تضلع ثم جاء عثمان فأخذ بعراقيها فشرب حتى تضلع ثم جاء علي فأخذ بعراقيها فانتشطت وانتضح عليه منها شيء.

عبدالرحمن کے والد ماجد نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے دیکھا (خواب میں) کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابو بکر آئے اور اس کی کناریوں سے پکڑ کر تھوڑا سا پیا۔ پھر حضرت عمر آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر حضرت عثمان آئے اور اس کے کناروں سے اسے پکڑ کر سیر ہو کر پیا۔ پھر حضرت علی آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔

۱۲۱۴۔ حدثنا علي بن سهل الرملي نا الوليد نا سعيد بن عبد العزيز عن مكحول

علی بن سہل رملی، ولید، سعید بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ مکحول نے فرمایا۔ چالیس روز تک رومی شام میں گھسے

قال لتمخرن الروم الشام أربعين صباحا لا يمتنع منها إلا دمشق وعمان.

۱۲۱۵۔ حدثنا موسى بن عامر المري ثنا الوليد ثنا عبد العزيز بن العلاء أنه سمع أبا الأعيس عبد الرحمن بن سلمان يقول سيأتي ملك من ملوك العجم يظهر على المدائن كلها إلا دمشق.

۱۲۱۶۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد أنا برد أبو العلاء عن مكحول أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال موضع فسطاط المسلمين في الملاحم أرض يقال لها الغوطة.

۱۲۱۷۔ حدثنا أبو ظفر عبد السلام ثنا جعفر عن عوف قال سمعت الحجاج يخطب وهو يقول إن مثل عثمان عند الله كمثل عيسى ابن مريم ثم قرأ هذه الآية يقرؤها ويفسرها إذ قال الله يا عيسى إني متوفيك ورافعك إلي ومطهرك من الذين كفروا يشير إلينا بيده وإلى أهل الشام.

۱۲۱۸۔ حدثنا إسحاق بن إسماعيل الطالقاني وزهير بن حرب قالا ثنا جرير عن المغيرة عن الربيع بن خالد الضبي قال سمعت الحجاج يخطب فقال في خطبته رسول أحدكم في حاجته أكرم عليه أم خليفته في أهله فقلت في نفسي لله علي أن لا أصلي خلفك صلاة أبدا وإن وجدت قوما يجاهدونك لأجاهدنك معهم زاد إسحاق في حديثه قال فقاتل في الجماجم حتى قتل.

۱۲۱۹۔ حدثنا محمد بن العلاء ثنا أبو بكر عن عاصم قال سمعت الحجاج وهو على

رہیں گے۔ دمشق اور عمان کے سوا کسی شہر سے روکے نہیں جا سکیں گے۔

موسیٰ بن عامر المری، ولید، عبدالعزیز بن علاء نے ابو اعیس عبدالرحمٰن بن سلمان کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب عجمی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے گا۔

ابو العلاء نے مکحول سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنگوں کے وقت مسلمانوں کا خیمہ اس جگہ ہوگا جس کو غوطہ کہا جاتا ہے۔

عوف کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو تقریر کے دوران کہتے ہوئے سنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عثمان کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اور پڑھ کر اس کی تفسیر کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور کافروں سے تجھے پاک کروں گا (۳، ۵۵) اور اپنے ہاتھ سے ہماری اور شام والوں کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

ربیع بن خالد ضبی کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ اس نے اپنے خطبے میں کہا۔ تم میں سے کسی کا قاصد جو اس کے کام کو جاتا ہو اس کے نزدیک زیادہ عزت والا ہے یا وہ جو اس کے گھر والوں کا نائب ہو؟ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ تیرے پیچھے کبھی نماز نہ پڑھوں اور اگر مجھے کچھ ایسے لوگ مل جائیں جو تیرے خلاف جہاد کریں تو میں بھی ان کے ساتھ تیرے خلاف جہاد کروں۔ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ پس جماجم میں اس نے لڑائی کی اور قتل کر دیا گیا۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور اس میں کوئی استثناء نہیں۔

الْمِنْبَرِ يَقُولُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاللّٰهِ لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَاللّٰهِ لَوْ أَخَذْتُ رَبِيعَةَ بِمُضَرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنَ اللّٰهِ حَلَالًا وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدِ هُذَيْلٍ يَزْعُمُ أَنَّ قِرَاءَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا هِيَ إِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْأَعْرَابِ مَا أَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَذِيرِي مِنْ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ يَزْعُمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَرْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ فَوَاللّٰهِ لَأَدَعَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الدَّابِرِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ فَقَالَ أَنَا وَاللّٰهِ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

خدا کی قسم اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ مسجد کے ایک دروازے سے نکلیں اور وہ مسجد کے دوسرے دروازے سے نکل جائیں تو ان کے خون اور مال میرے لیے حلال ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قسم، اگر میں مضر کی جگہ ربیعہ کو پکڑ لوں تو اللہ تعالے کی طرف سے یہ میرے لیے حلال ہے۔ عبد ہذیل (حضرت عبد اللہ بن مسعود) کی طرف سے میرے پاس کون عذر کرے گا جو یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کی قرأت خدا کی طرف سے ہے۔ خدا کی قسم، وہ نہیں ہے مگر اعرابیوں کے گانوں سے گانا جو اللہ نے اپنے نبی پر نازل نہیں فرمایا۔ اور ان حمیروں کی طرف سے میرے پاس کون عذر کرے گا۔ ان میں سے ایک یہ گمان رکھتا ہے کہ پتھر مارا اور دیکھو کہ پتھر کہاں گرتا ہے ایسی بات ہوئی تو خدا کی قسم، میں انہیں گزشتہ کل کی طرح مٹا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اعمش سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ خدا کی قسم، میں نے یہی اس سے بھی سنا ہے۔

ف ۔ امام ابو داؤد نے حجاج بن یوسف کے مظالم کو کتاب السنۃ میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ اس کے ظلم و ستم واقعی رسول اکرم کی سنت سے انحراف کرنے کے باعث تھے۔ فتنہ حجاج کی بہت بڑی حمایت حاصل نے خصوصاً اسلامیہ کو بڑا نقصان پہنچایا۔ کتنے ہی بزرگوں پر اس ظالم نے ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے۔ غرضیکہ وہ بہت بڑا فتنہ پرور تھا اور اس کا طرز عمل سراسر گمراہی کا وہ بہت حامیوں کی مسلمانوں میں نہ پہلے مثال پائی گئی اور نہ اسلام ایسی حرکتوں کی اجازت دیتا ہے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ هَذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ قَرَعْتُ عَصًا بِعَصًا لَأَذَرَنَّهُمْ كَالْأَمْسِ الذَّاهِبِ يَعْنِي الْمَوَالِيَ۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا۔ ان عجمی لوگوں کو بوٹی بوٹی کر دیا جائے۔ خدا کی قسم اگر میں لکڑی پر لکڑی ماروں تو انہیں گزشتہ کل کی طرح مٹا دوں۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ نَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ جَمَّعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ فِيهَا فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللّٰهِ وَصَفِيِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَ

قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، داؤد بن سلیمان، شریک، سلیمان اعمش کا بیان ہے کہ میں نے حجاج کے ساتھ جمعہ پڑھا تو اس نے خطبہ پڑھا۔ پس ابو بکر بن عیاش کی حدیث بیان کرتے ہوئے اس میں کہا۔ اللہ کے خلیفہ اور اس کے صفی عبد الملک بن مروان کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور آگے باقی حدیث بیان کی۔

باب الخلفاء

۱۲۲۲ ـ حدثنا سوار بن عبد الله نا عبد الوارث بن سعيد عن سعيد بن جمهان عن سفينة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم يؤتي الله الملك من يشاء قال سعيد قال لي سفينة أمسك عليك أبا بكر سنتين و عمر عشرا وعثمان اثنتي عشرة وعلي كذا قال سعيد قلت لسفينة إن هؤلاء يزعمون أن عليا لم يكن بخليفة قال كذبت أستاه بني الزرقاء يعني بني مروان۔

سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلافتِ نبوت کے تیس سال ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنا ملک دیتا ہے جس کو چاہے۔ سعید کا بیان ہے کہ حضرت سفینہ نے مجھے فرمایا۔ گنتے جاؤ کہ دو سال حضرت ابوبکر کے، دس سال حضرت عمر کے، بارہ سال حضرت عثمان کے اور اتنے سال حضرت علی کے۔ سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سفینہ سے گزارش کی کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ نہیں ہیں۔ فرمایا کہ بنی زرقا یعنی بنی مروان جھوٹ بولتے ہیں۔

۱۲۲۳ ـ حدثنا محمد بن العلاء عن ابن إدريس نا حصين عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم المازني وسفيان عن منصور عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم المازني قال سمعت سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال لما قدم فلان إلى الكوفة أقام فلان خطيبا فأخذ بيدي سعيد بن زيد فقال ألا ترى إلى هذا الظالم فأشهد على التسعة أنهم في الجنة ولو شهدت على العاشر لم آثم قال ابن إدريس والعرب تقول آثم قلت ومن التسعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على حراء اثبت حراء إنه ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد قلت ومن التسعة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد بن أبي وقاص و عبد الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلكأ هنية ثم قال أنا قال أبو داود الأشجعي

محمد بن علاء، ابن ادریس، حصین، ہلال بن یساف، عبد اللہ بن ظالم مازنی ـــ سفیان، منصور، ہلال بن یساف، عبد اللہ بن ظالم مازنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ عبد اللہ کا بیان ہے کہ جب فلاں کوفے میں آیا اور اس نے فلاں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم اس ظالم کو نہیں دیکھتے۔ نو حضرات کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کے متعلق بھی گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ نو حضرات کون ہیں۔ وہ فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ حراء کے اوپر تھے۔ اے حراء ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔ نو حضرات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ یہ ہیں۔ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دسواں کون ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ میں خود ـــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اشجعی و سفیان، منصور، ہلال بن یساف نے ابن حیان سے عبد اللہ بن ظالم

عن سفيان عن منصور عن هلال بن يساف عن ابن حيان عن عبد الله بن ظالم بإسناده

سے اپنی اسناد کے ساتھ۔

۱۲۲۴۔ حدثنا حفص بن عمر النمري نا شعبة عن الحر بن الصياح عن عبد الرحمن ابن الأخنس أنه كان في المسجد فذكر رجل عليا فقام سعيد بن زيد فقال أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم أني سمعته وهو يقول عشرة في الجنة النبي صلى الله عليه وسلم في الجنة وأبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير بن العوام في الجنة وسعد ابن مالك في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة ولو شئت لسميت العاشر قال قالوا من هو فسكت قال فقالوا من هو فقال سعيد بن زيد

عبدالرحمن بن اخنس مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی کا ذکر کیا۔ پس حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دس حضرات جنتی ہیں:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنتی ہیں، ابو بکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر بن العوام جنتی ہیں، سعد بن مالک جنتی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں دسویں کا نام بھی لے دوں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ کون ہے؟ یہ خاموش رہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے؟ فرمایا کہ وہ سعید بن زید ہے۔

۱۲۲۵۔ حدثنا أبو كامل نا عبد الواحد ابن زياد نا صدقة بن المثنى النخعي حدثني جدي رياح بن الحارث قال كنت قاعدا عند فلان في مسجد الكوفة وعنده أهل الكوفة فجاء سعيد بن زيد بن عمرو ابن نفيل فرحب به وحياه وأقعده عند رجله على السرير فجاء رجل من أهل الكوفة يقال له قيس بن علقمة فاستقبله فسب وسب فقال سعيد من يسب هذا الرجل قال يسب عليا قال ألا أرى أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبون عندك ثم لا تنكر ولا تغير أنا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وإني لغني أن أقول عليه ما لم يقل فيسألني عنه غدا إذا لقيته

رباح بن حارث کا بیان ہے کہ میں فلاں کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کوفہ اس کے پاس تھے تو حضرت سعید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے مرحبا کہا اور خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے پیروں کے پاس تخت پر بٹھا لیا۔ پس اہل کوفہ سے ایک شخص آیا جسے قیس بن علقمہ کہا جاتا تھا اور اس کا استقبال کیا۔ اس نے سب وشتم کیا۔ حضرت سعید نے فرمایا:۔ یہ کس کو گالیاں دے رہا ہے؟ کہا کہ حضرت علی کو برا بھلا کہتا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو آپ کے پاس برا بھلا کہا جائے پھر آپ نہ اسے منع کریں اور نہ روکیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور مجھے اس بات کے کہنے کی کیا ضرورت ہے جو آپ نے نہ فرمائی ہو کہ ملاقات کے وقت حضور کل مجھ سے پوچھیں چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ابو بکر جنتی ہیں عمر جنتی ہیں۔ اور باقی حدیث

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَاقَ مَعْنَاهُ ثُمَّ قَالَ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ۔

معناً بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ان میں سے کسی آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمراہی میں چہرہ غبار آلود ہونا تمہارے ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے خواہ تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کے برابر عمر ہی کیوں نہ مل جائے۔

ف: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عشرہ مبشرہ سے ہیں، اُن کا ارشادِ گرامی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں اگر کسی صحابی کے چہرے پر گرد پڑی تو اس کا انہیں اتنا ثواب ملے گا کہ دوسرے لوگوں کو ساری عمر کی نیکیوں پر بھی نہیں ملتا خواہ اُس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام جتنی کیوں نہ ہو۔ جاننا چاہیے کہ صحابہ کرام کو ان کی نیکیوں اور حق و ہدایت پر جاں نثار ہونے کا کتنا ثواب ملے گا، اس کا صحیح اندازہ کر سکتا ہے؟ ایسی حالت میں ان بزرگوں کے مقام و منصب کا ادراک ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں کیونکہ وہ حضرات آسمانِ ہدایت کے شمس و قمر بنا دیئے گئے تھے۔ ان بزرگوں کی شان میں کیا خوب کہا گیا ہے

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا۔

١٢٢٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

مسدد، یزید بن زریع ـــــ مسدد، یحییٰ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر اپنا قدم مبارک مار کر فرمایا۔ اے احد ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

١٢٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔

١٢٢٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد بن سلمہ ـــــ احمد بن سنان، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موسیٰ راوی نے کہا کہ شاید یہی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى
فَلَعَلَّ اللَّهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ
لَكُمْ.

اللہ تعالیٰ نے۔ ابن سنان راوی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ کو مطلع فرمایا تھا کہ جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

۱۲۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ
قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ
الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَتَاهُ عُرْوَةُ
ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ
شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَضَرَبَ يَدَهُ
بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ
فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا
الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقعہ حدیبیہ کے زمانے میں نکلے۔ یہاں تک کہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ عروہ بن مسعود آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ جب بھی وہ بات کرتا تو حضور کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت مغیرہ بن شعبہ ہاتھ میں تلوار لئے کھڑے تھے اور ان کے سر پہ مغفر (خود) تھا۔ انہوں نے اس کے ہاتھ پر تلوار کی نچلی جانب کو مار کر فرمایا۔ ریش مبارک سے اپنا ہاتھ پیچھے رکھو۔ عروہ نے اپنا سر اٹھا کر کہا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں۔

۱۲۳۰ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ
مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ
السَّلاَمُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي
تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ
أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ
مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي.

ابو خالد مولیٰ آل جعدہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے۔ میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مگر اے ابوبکر! میری امت میں سے تم سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔

۱۲۳۱ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ
الضَّرِيرُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ
إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ الأَقْرَعِ مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ

عبداللہ بن شقیق عقیلی نے حضرت عمر کے مؤذن اقرع سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسقف (پادری) کے پاس بھیجا۔ پس میں اسے بلا کر لایا تو حضرت عمر نے اس سے فرمایا۔ کیا کتاب میں تم

الخطاب قال بعثني عمر إلى الأسقف فدعوته فقال له عمر هل تجدني في الكتاب قال نعم قال كيف تجدني قال أجدك قرناً فرفع عليه الدرة فقال قرن مه فقال قرن حديد أمين شديد قال كيف تجد الذي يجيء بعدي فقال أجده خليفة صالحاً غير أنه يؤثر قرابته فقال عمر يرحم الله عثمان ثلاثاً فقال كيف تجد الذي بعده قال أجده صدأ حديد فوضع عمر يده على رأسه فقال يا دفراه يا دفراه فقال يا أمير المؤمنين إنه خليفة صالح ولكنه يستخلف حين يستخلف والسيف مسلول والدم مهراق قال أبو داود الدفر النتن۔

میرا ذکر پاتے ہو؟ کہا کہ میں آپ کو قرن پاتا ہوں۔ حضرت عمر نے اس پر درّہ اٹھا لیا اور فرمایا۔ قرن کیا؟ اس نے کہا۔ قرن سے مراد ہے مضبوط، امانت دار اور سخت مزاج۔ فرمایا کہ جو میرے بعد آئے گا اسے تم کیا پاتے ہو؟ کہا کہ میں انہیں نیک خلیفہ پاتا ہوں مگر وہ اپنے قرابت داروں پر بہت ایثار کریں گے۔
حضرت عمر نے تین دفعہ کہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے۔ فرمایا کہ جو ان کے بعد آئے گا اسے تم کیا پاتے ہو؟ کہا کہ لوہے سے زنگ ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ ہائے بدبودار! ہائے بدبودار! عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! وہ خلیفہ نیک آدمی ہیں لیکن انہیں ایسے وقت خلیفہ بنایا جائے گا جب تلوار کھنچی ہوئی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ الدفر بدبو کو کہتے ہیں۔

باب ٣٩٧ في فضل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت

١٢٣٢ - حدثنا عمرو بن عون قال أنا ح ونا مسدد نا أبو عوانة عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير أمتي القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم والله أعلم أذكر الثالث أم لا ثم يظهر قوم يشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يوفون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشو فيهم السمن

زرارہ بن اوفی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے سب سے بہتر زمانہ والے وہی لوگ ہیں جن کے اندر مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا یا نہیں۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے اور ان سے گواہی طلب نہیں کی گئی ہوگی اور نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کیا کریں گے، خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں بنیں گے اور ان پر موٹاپا چھا جائے گا۔

باب ٣٩٨ في النهي عن سب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برائی کرنے کی ممانعت

۱۲۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ۔

۱۲۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زَائِدَةُ نَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ فَأَتَى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ وَهُوَ فِي مَبْقَلَةٍ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلْمَانُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَيَرْضَى فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُوَرِّثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ وَحَتَّى تُوقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَّةً أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي

ابو صالح نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی کے ایک مُد یا نصف مُد کے ثواب کو نہیں پہنچے گا۔

عمرو بن ابو قرہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں تھے تو وہ ایسی باتوں کا ذکر کیا کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے غصے میں کہی تھیں۔ بعض لوگ جنہوں نے حضرت حذیفہ سے وہ باتیں سنیں وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے مگر انہیں حضرت حذیفہ کے بیانات بتاتے۔ حضرت سلمان کہہ دیتے کہ حضرت حذیفہ ہی بہتر جانیں جو وہ کہتے ہیں۔ پس وہ یہ جتانے کے لیے حضرت حذیفہ کی طرف لوٹے کہ ہم نے آپ کی باتوں کا حضرت سلمان سے ذکر کیا لیکن انہوں نے نہ آپ کی تصدیق کی اور نہ تکذیب۔ پس حضرت حذیفہ، حضرت سلمان کے پاس آئے جبکہ وہ اپنے سبزیوں کے کھیت میں تھے اور کہا۔ اے سلمان! آپ کو میری تصدیق کرنے سے کیا چیز روکتی ہے جبکہ میں نے یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں! حضرت سلمان نے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراضگی کی حالت میں اپنے اصحاب سے کچھ فرما دیتے اور راضی ہوتے تو خوشی میں اپنے اصحاب سے کچھ فرما دیتے۔ آپ شاید اس وقت تک نہیں رکیں گے جب تک بعض صحابہ کی انتہائی محبت لوگوں کے دلوں میں نہ ڈال دیں اور بعض کی نفرت اور یوں اختلاف و جدائی واقع ہو جائے۔ علاوہ ازیں آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا۔ جس شخص کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا غصے میں اس پر لعنت کی ہو تو میں بھی حضرت آدم کی اولاد سے ہوں اور ناراض ہوتا ہوں جیسے لوگ ناراض ہوتے ہیں لیکن مجھے تمام جہانوں کے لیے

رحمة للعالمين فاجعلها عليهم صلوة يوم والله لتنتهين او لاكتبن الى عمر.

رحمت بنایا گیا ہے۔ اے اللہ! اسے قیامت کے روز ان کے لیے رحمت بنا دینا۔ لہٰذا آپ ایسے بیانات سے رک جائیں ورنہ میں حضرت عمر کے لیے لکھ دوں گا۔

باب ۳۹ في استخلاف ابي بكر رضي الله عنه

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

۱۲۳۵ - حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق قال حدثني الزهري قال حدثني عبد الملك ابن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ابيه عن عبد الله بن زمعة قال لما استعز برسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عنده في نفر من المسلمين دعاه بلال الى الصلوة فقال مروا من يصلي للناس فخرج عبد الله بن زمعة فاذا عمر في الناس وكان ابو بكر غائبا فقلت يا عمر قم فصل بالناس فتقدم فكبر فلما سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم صوته وكان عمر رجلا مجهرا قال فاين ابو بكر يابى الله ذلك والمسلمون يابى الله ذلك والمسلمون فبعث الى ابي بكر فجاء بعد ان صلى عمر تلك الصلوة فصلى بالناس.

عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت نے شدت اختیار کی تو چند مسلمانوں کے ساتھ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ نماز کے لیے حضرت بلال نے آپ کو بلایا۔ فرمایا کسی سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زمعہ باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں میں موجود تھے اور حضرت ابوبکر موجود نہ تھے۔ پس میں نے کہا۔ اے عمر! کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے۔ وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی گئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی کیونکہ حضرت عمر بلند آواز تھے۔ فرمایا ابوبکر کہاں ہیں؟ کیونکہ اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ اور مسلمان اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر کو بلایا گیا۔ وہ اس کے بعد آئے کہ حضرت عمر نماز پڑھا چکے تھے۔ تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۱۲۳۶ - حدثنا احمد بن صالح نا ابن ابي فديك نا موسى بن يعقوب عن عبد الرحمن ابن اسحق عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عبد الله بن زمعة اخبره بهذا الخبر قال لما سمع النبي صلى الله عليه وسلم صوت عمر قال ابن زمعة خرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى اطلع راسه من حجرته ثم قال لا لا لا ليصل للناس ابن

احمد بن صالح، ابن ابی فدیک، موسیٰ بن یعقوب، عبدالرحمٰن بن اسحاق، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہ یہ واقعہ بتاتے ہوئے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی آواز سنی۔ حضرت ابن زمعہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لانے لگے یہاں تک کہ سر مبارک حجرے سے باہر نکال کر فرمایا۔ نہیں نہیں نہیں، لوگوں کو ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر صدیق) نماز پڑھائیں۔ یہ آپ غصے میں فرما رہے تھے۔

أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ مِنْ ذٰلِكَ مُغْضَبًا۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے برحق خلیفۂ رسول بلا فصل ہونے کے بے شمار دلائل و شواہد ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض کے اندر نمازوں میں مسلمانوں کی امامت کے لیے سیدنا ابوبکر صدیق کو کھڑا کیا اور اس کام کے لیے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھی منظور نہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق کو بلا فصل خلیفہ تسلیم نہ کرنا یا امتِ محمدیہ کے کسی بھی فرد کو ان سے افضل جاننا بہت بڑی گمراہی اور سراسر بدعت ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

باب ۳۹ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللّٰهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ ضُبَيْعَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا قَالَ فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ

بوقتِ فتنہ خاموش رہنے کی دلیل

مسدد، مسلم بن ابراہیم، حماد، علی بن زید، حسن، حضرت ابوبکرہ ——— محمد بن مثنیٰ، محمد بن عبداللہ انصاری، اشعث، حسن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کے لیے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی اس کے ذریعے میری امت کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔ حماد سے مروی ہے کہ شاید اللہ تعالٰی اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

ہشام نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ فتنے میں مبتلا ہو مگر میں اس سے ڈرتا ہوں سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے تمہیں کوئی فتنہ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

اشعث بن سلیم نے ابوبردہ سے روایت کی ہے کہ ثعلبہ بن ضبیعہ نے فرمایا۔ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ میں اس آدمی کو جانتا ہوں جس کو فتنے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ہم باہر نکلے تو ایک خیمہ لگا ہوا تھا۔ ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں حضرت محمد بن مسلمہ تھے۔ ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں میں سے

حَتّٰی تَنْجَلِیَ عَمَّا انْجَلَتْ۔

کہ ان میں اگر زلزلہ کرے یہاں تک کہ شہر فتنوں سے پاک ہو جائیں۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ ضُبَیْعَةَ ابْنِ حُصَیْنٍ الثَّعْلَبِیِّ بِمَعْنَاهُ۔

مسدد، ابو عوانہ، اشعث بن سلیم نے حضرت ضبیعہ بن حصین ثعلبی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایسے معناً روایت کیا ہے۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْهُذَلِیُّ نَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَیْسِ ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِیٍّ اَخْبِرْنَا عَنْ مَسِیْرِكَ اَعَهْدٌ عَهِدَهٗ اِلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْ رَاْیٌ رَاَیْتَهٗ قَالَ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ وَلٰكِنَّهٗ رَاْیٌ رَاَیْتُهٗ۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آپ کا یہ سفر (بجانب حضرت معاویہ) کرنا، کیا اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے آپ کو حکم فرمایا تھا یا یہ آپ کی رائے گرامی ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا بلکہ یہ میری اپنی رائے ہے۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُهَا اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ۔

ابو نضرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے آپس میں جدال کرنے کے وقت ایک فرقہ نکلے گا جو فریقین کی نسبت حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

بَابٌ فِی التَّخْیِیْرِ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

انبیاء علیہم السلام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا وُهَیْبٌ نَا عَمْرٌو یَعْنِی ابْنَ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ۔

عمرو بن یحییٰ کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ فَارِسٍ قَالَا نَا یَعْقُوْبُ نَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَهٗ فَلَطَمَ وَجْهَ الْیَهُوْدِیِّ فَذَهَبَ الْیَهُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ابن شہاب نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور عبد الرحمٰن اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو چن لیا تھا۔ پس ایک مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أَتَمُّ۔

فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ اس وقت حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا — امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابن یحییٰ کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِيدُ نَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

عبد اللہ بن فروخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حضرت آدم کی ساری اولاد کا سردار ہوں اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

ابو العالیہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

عبد العزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، اسمٰعیل بن ابو حکیم، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے۔ کسی نبی کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

زیاد بن ایوب، عبد اللہ بن ادریس، مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا۔ اے ساری مخلوق سے بہتر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ الْمَعْنَى

محمد بن متوکل عسقلانی، مخلد بن خالد شعیری، عبد الرزاق، معمر، ابن ابی ذئب، سعید بن ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قال ثنا عبد الرزاق انا معمر عن ابن ابی ذئب عن سعید بن ابی سعید عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ادری أتُبَّعٌ لعین ھو ام لا وما ادری أعزیر نبی ھو ام لا۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ تبع لعین ہے یا نہیں اور میں اپنے علم سے نہیں جانتا کہ حضرت عزیر نبی تھے یا نہیں۔

۱۲۵۰ حدثنا احمد بن صالح ثنا ابن وھب حدثنی یونس اخبرنی ابن شھاب ان ابا سلمۃ بن عبد الرحمن اخبرہ قال ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات ولیس بینی وبینہ نبی۔

احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں حضرت ابن مریم سے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں کیونکہ سارے نبی علاتی بھائی ہیں نیز میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں تھا۔

مرجیہ فرقے کا رد

باب ۲۰۲ فی رد الارجاء۔

۱۲۵۱ حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا حماد انا سھیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وسبعون افضلھا قول لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ العظم عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، سہیل بن ابو صالح، عبداللہ بن دینار، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل یہ کہنا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور سب سے چھوٹی بات یہ ہے کہ ہڈی وغیرہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دیا جائے اور شرم وحیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

ف۔ اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں ہیں بلکہ ایمان الگ چیز ہے اور اعمال صالحہ الگ ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں جگہ جگہ مذکور ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ یہاں ہر جگہ ایمان اور اعمال صالحہ کے درمیان اضافت ہے جو مغایرت کے لیے ہے ہاں اعمال صالحہ ایمان کے ثمرات ہیں اور ان سے ایمان کو تقویت ملتی ہے جبکہ برے کاموں سے ایمان کمزور ہوتا ہے۔ مرجیہ ایک گمراہ فرقہ ہوا ہے جن کا عقیدہ تھا کہ کوئی برے سے برا عمل ایمان کو نقصان نہیں پہنچاتا، لہٰذا اعمال صالحہ کی ایمان کو ضرورت نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں بعض اعمال صالحہ کا ذکر کیا کہ ان سے ایمان کو فائدہ اور تقویت پہنچتی ہے اور اسی سے خود بخود مرجیہ فرقے کا رد ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۵۲ حدثنا احمد بن حنبل حدثنی یحیی بن سعید عن شعبۃ حدثنی ابو جمرۃ قال سمعت ابن عباس قال ان وفد عبد القیس لما قدموا علی رسول اللہ صلی

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انہیں اللہ پر ایمان رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ۔

ایمان رکھو کیا ہے؟ وہ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے (وغیرہ جو ہاتھ آئے اس کا) خمس ادا کرنا۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنٰى قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ۔

محمد بن سلیمان انباری اور عثمان بن ابو شیبہ، وکیع، سفیان سماک، عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے؟ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے ..... (۲، ۱۴۳)۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ۔

مؤمل بن فضل، محمد بن شعیب بن شابور، یحییٰ بن حارث، قاسم، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے لیے محبت کرے، اللہ کے لیے عداوت رکھے، اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے دینے سے ہاتھ روک لے، اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِيْنٍ أَغْلَبَ لِذِيْ لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَ

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عقل و دین میں ناقص اور سمجھدار کو مغلوب کرنے والی تم (عورتوں) سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ عورتیں عرض گزار ہوئیں کہ ہمارے عقل و دین کی کمی کیا ہے؟ فرمایا کہ تمہاری عقل کی کمی کا ثبوت تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک

الذين قال أما نقصان العقل فشهادة امرأتين تعدل شهادة رجل وأما نقصان الدين فإن إحداكن تفطر رمضان وتقيم أياما لا تصلي۔

باب ٢٠٣ الدليل على الزيادة والنقصان۔

١٢٥٧ حدثنا أحمد بن حنبل نا يحيى بن سعيد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا۔

١٢٥٨ حدثنا أحمد بن حنبل نا عبد الرزاق ح ونا إبراهيم بن بشار نا سفيان المعنى قالا نا معمر عن الزهري عن عامر بن سعد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قسم بين الناس قسما فقلت أعط فلانا فإنه مؤمن قال أو مسلم إني لأعطي الرجل العطاء وغيره أحب إلي منه مخافة أن يكب على وجهه۔

١٢٥٩ حدثنا محمد بن عبيد نا ابن ثور عن معمر قال وأخبرني الزهري عن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه قال أعطى النبي صلى الله عليه وسلم رجالا ولم يعط رجلا منهم شيئا فقال سعد يا رسول الله أعطيت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شيئا وهو مؤمن فقال النبي صلى الله عليه وسلم أو مسلم حتى أعادها سعد ثلاثا والنبي صلى الله عليه وسلم يقول أو مسلم ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم إني أعطي رجالا وأدع من هو أحب إلي منهم لا أعطيه شيئا مخافة أن يكبوا في النار على وجوههم۔

مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین کی کمی یہ ہے کہ تم میں سے بعض رمضان کے روزے چھوڑ دیتی ہیں اور کئی روز بغیر نماز کے رہنا پڑتا ہے۔

ایمان کے زیادہ اور کم ہونے کی دلیل

احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابو سلمہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، ابراہیم بن بشار، سفیان، معمر، زہری، عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ کچھ مال تقسیم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ فلاں کو بھی دیجئے کیونکہ وہ مومن ہے۔ فرمایا یا مسلم ہے۔ فرمایا کہ میں ایک شخص کو مال دے دیتا ہوں حالانکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے بلکہ اس لئے دے دیتا ہوں کہ وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ گر جائے۔

عامر بن سعد نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ آدمیوں کو مال دیا لیکن ان میں سے ایک آدمی کو کچھ بھی عطا نہ فرمایا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے فلاں فلاں کو مال عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ بھی نہیں دیا حالانکہ وہ بھی صاحب ایمان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا مسلمان ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سعد نے تین دفعہ کہا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے رہے یا مسلم ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کچھ لوگوں کو مال دیتا ہوں اور بعض کو چھوڑ دیتا ہوں حالانکہ وہ مجھے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ میں انہیں مال اس وجہ سے دیتا ہوں کہ کہیں اوندھے منہ جہنم میں نہ گر جائیں۔

۱۲۶۰۔ حدثنا محمد بن عبيد نا ابن ثور عن معمر قال وقال الزهري قل لم تؤمنوا ولكن قولوا أسلمنا قال نرى أن الإسلام الكلمة والإيمان العمل۔

معمر نے زہری سے روایت کی ہے۔ فرما دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں (۴۹/۱۴) فرمایا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام زبان سے کہنا ہے اور ایمان عمل کرنا ہے۔

۱۲۶۱۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا شعبة قال واقد بن عبد الله أخبرني عن أبيه أنه سمع ابن عمر يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض۔

واقد بن عبد اللہ کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ (یعنی مسلمانوں کو قتل کرنے لگو)۔

۱۲۶۲۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن فضيل بن غزوان عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما رجل مسلم أكفر رجلا مسلما فإن كان كافرا وإلا كان هو الكافر۔

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، فضیل بن غزوان، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے (تو خیر) ورنہ وہ (کافر کہنے والا) کافر ہو جائے گا۔

۱۲۶۳۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا عبد الله بن نمير نا الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع من كن فيه فهو منافق خالص ومن كانت فيه خلة منهن كانت فيه خلة من نفاق حتى يدعها إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر۔

مسروق نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ موجود ہوں تو وہ خالص منافق ہے۔ جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ وہ خصلتیں یہ ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، جب معاہدہ کرے تو توڑ دے اور جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔

۱۲۶۴۔ حدثنا أبو صالح الأنطاكي نا أبو إسحاق الفزاري عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن والتوبة معروضة بعد۔

ابو صالح انطاکی، ابو اسحاق فزاری، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زنا کرتے وقت زانی مومن نہیں ہوتا اور چوری کرتے وقت چور مومن نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت شرابی مومن نہیں ہوتا اور اس کے بعد توبہ اس کے سامنے موجود ہے۔

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔

اسحاق بن سوید رملی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابن الہاد، سعید بن ابی سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے اوپر سر کے ٹکڑے کی طرح سایہ فگن ہو جاتا ہے۔ جب وہ فارغ ہوتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

پارہ ــــــ ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ فِي الْقَدَرِ

تقدیر کا بیان

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي بِمِنًى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔

عبدالعزیز بن ابو حازم کے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شامل نہ ہونا۔

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوْسٌ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوْا جَنَازَتَهُ وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَهُمْ شِيْعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ۔

انصار کے ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو کہیں گے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں۔ ان میں سے کوئی مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک نہ ہونا اور جو ان میں سے بیمار پڑے اس کی عیادت نہ کرنا۔ یہ دجال کے ساتھی ہیں اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے۔

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منکرین تقدیر کو اس امت کے مجوسیوں میں شمار کیا ہے اور انہیں دجال کا گروہ بتایا ہے۔ انہیں دجال کا ساتھی بتانے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ فرقہ آخر زمانہ تک رہے گا بلکہ دجال کے بازو بنے گا۔ اور وہ لوگ بھی تو اپنے زمانے کے بہترین حقیقت شناس و صاحب نظر تھے۔ جیسا کہ آج بھی ہر وہ فرقہ جو ... اپنے ... حقیقت سمجھتا ہے اور کہتے ہیں کہ اسلام کو اگر صحیح معنوں میں کسی نے سمجھا تو ہمیں نے سمجھا ہے ... اسی طرح سابقہ فرقے والے سمجھتے ہوں گے۔ لہٰذا انہیں دجال کے ساتھی کہا گیا۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ فرقہ والے بھی گمراہ اور طریقۂ رسول کے خلاف ہیں اسی لیے تو انہوں نے یہ حدیث کتاب السنۃ میں ذکر کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُمْ قَالَا ثَنَا عَوْفٌ ثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ

قسامہ بن زہیر نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کی ایک مٹھی خاک سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا پس اولاد آدم اپنی زمین کے مطابق سفید اور سرخ اور

خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الأرض فجاء بنو آدم على قدر الأرض جاء منهم الأبيض والأحمر والأسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب زاد في حديث يحيى و بين ذلك والإخبار في حديث يزيد.

پیدا ہوتے ہیں نیز کوئی نرم کوئی سخت کوئی ناپاک اور کوئی پاک ہوتا ہے یحییٰ کی روایت میں لفظ بین ذلک کا اضافہ ہے اور حدیث یزید بن زریع کے لفظوں میں پیش کی گئی ہے۔

۱۲۶۹۔ حدثنا مسدد بن مسرهد نا المعتمر قال سمعت منصور بن المعتمر يحدث عن سعد بن عبيدة عن عبد الله بن حبيب أبي عبد الرحمن السلمي عن علي قال كنا في جنازة فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقيع الغرقد فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس ومعه مخصرة فجعل ينكت بالمخصرة في الأرض ثم رفع رأسه فقال ما منكم من أحد ما من نفس منفوسة إلا قد كتب الله مكانها من النار أو من الجنة إلا قد كتبت شقية أو سعيدة قال فقال رجل من القوم يا نبي الله أفلا نمكث على كتابنا وندع العمل فمن كان من أهل السعادة ليكونن إلى السعادة ومن كان من أهل الشقوة ليكونن إلى الشقوة فقال اعملوا فكل ميسر أما أهل السعادة فييسرون للسعادة وأما أهل الشقوة فييسرون للشقوة ثم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى وأما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازے میں شامل تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ نے چھڑی سے زمین پر ... پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا تم میں سے کوئی ایک نہیں یا کوئی ایک سانس لینے والا نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھا گیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت۔ لوگوں میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! کیوں نہ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل چھوڑ دیں کیونکہ جو نیک بخت ہے وہ نیکی کی طرف چلا جائے گا اور جو بدبخت ہے وہ بدی کی طرف چلا جائے گا۔ آپ نے فرمایا عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے۔ جو نیک بخت ہیں ان کے لیے نیکی کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیتیں پڑھیں۔ جس نے مال دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی بات کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے (۹۲: ۵-۱۰)

ف یعنی بندے نے جو کچھ دنیا میں کرنا تھا وہ سب اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے دیکھ کر لوح محفوظ میں لکھ دیا [illegible]

دیکھ کر قبل از وقوع لکھ دیا تھا اور اسی کے مطابق وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس مسئلے میں بس اتنا اجمالی عقیدہ ہی کافی ہے زیادہ کریدنے میں گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ اسی لیے اس مسئلے میں زیادہ کریدنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۷۔ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا أبي نا كهمس عن ابن بريدة عن يحيى بن يعمر قال كان أول من تكلم بالقدر بالبصرة معبد الجهني فانطلقت أنا وحميد بن عبد الرحمن الحميري حاجين أو معتمرين فقلنا لو لقينا أحدا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألناه عما يقول هؤلاء في القدر فوفق الله تعالى لنا عبد الله بن عمر داخلا في المسجد فاكتنفته أنا وصاحبي فظننت أن صاحبي سيكل الكلام إلي فقلت أبا عبد الرحمن إنه قد ظهر قبلنا ناس يقرءون القرآن ويتقفرون العلم يزعمون أن لا قدر والأمر أنف فقال إذا لقيت أولئك فأخبرهم أني بريء منهم وهم برآء مني والذي يحلف به عبد الله لو أن لأحدهم مثل أحد ذهبا فأنفقه ما تقبله الله منه حتى يؤمن بالقدر ثم قال حدثني عمر بن الخطاب قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه أثر السفر ولا يعرفه منا أحد حتى جلس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأسند ركبتيه إلى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه فقال يا محمد أخبرني عن الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم

یحییٰ بن یعمر کا بیان ہے کہ سب سے پہلے جس نے تقدیر کے مسئلے میں گفتگو کی وہ بصرہ میں معبد جہنی تھا۔ پس میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے۔ ہم نے کہا کہ اگر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی صاحب مل گئے تو ہم ان سے دریافت کریں گے کہ یہ لوگ تقدیر کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہمیں حضرت عبداللہ بن عمر مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے۔ پس میں نے اور میرے ایک ساتھی نے اُن کا راستہ روک لیا یہ جان کر کہ میرا ساتھی مجھے کلام کرنے دے گا میں نے گزارش کی اے ابو عبدالرحمٰن! ہمارے سامنے کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوئے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں اور علمی باریکیاں نکالتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور سب کچھ خود بخود ہوتا ہے۔ فرمایا کہ جب تم اُن سے ملو تو انہیں بتا دینا کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی عبداللہ قسم یاد کیا کرتا ہے اگر اُن میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو جسے وہ راہِ خدا میں خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں فرمائے گا۔ جب تک تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ پھر فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہمیں ایک شخص نظر آیا جس کے کپڑے بے حد سفید اور بال بے حد سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار بھی نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی اُسے جانتا نہیں تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ کر عرض گزار ہوا اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم جانے کی طاقت رکھو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

وتحج البیت إن استطعت إلیه سبیلا قال صدقت قال فعجبنا له یسأله و یصدقه قال فأخبرنی عن الإیمان قال أن تؤمن بالله وملائکته وکتبه ورسله والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیره وشره قال صدقت قال فأخبرنی عن الإحسان قال أن تعبد الله کأنک تراه فإن لم تکن تراه فإنه یراک قال فأخبرنی عن الساعة قال ما المسئول عنها بأعلم من السائل قال فأخبرنی عن أماراتها قال أن تلد الأمة ربتها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ثلاثا ثم قال یا عمر هل تدری من السائل قلت الله ورسوله أعلم قال فإنه جبریل أتاکم یعلمکم دینکم۔

حضرت عمر فرماتے ہیں ہمیں اس بات پر حیرت ہوئی کہ خود ہی پوچھتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیے۔ آپ نے فرمایا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو اور آخرت کے دن کو مانو اور بھلی بری تقدیر کو مانو۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے کہا مجھے احسان کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے پس اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ اس کے متعلق پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کی مجھے اس کی نشانیاں بتائیے۔ فرمایا کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تم ننگے پاؤں، ننگے بدن والے فقیروں اور بکریاں چرانے والوں کو دیکھو گے کہ بلند عمارتوں میں فخر کریں گے۔ پھر وہ چلا گیا۔ میں تین دن تک ٹھہرا رہا پھر آپ نے فرمایا اے عمر کیا تم جانتے ہو کہ پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

۱۲۷۱۔ حدثنا مسدد نا یحیى عن عثمان ابن غیاث حدثنی عبد الله بن بریدة عن یحیى بن یعمر وحمید بن عبد الرحمن قالا لقینا عبد الله بن عمر فذکرنا له القدر وما یقولون فیه فذکر نحوه زاد قال وسأله رجل من مزینة أو جهینة فقال یا رسول الله فیما نعمل أفی شیء قد خلا أو مضى أو فی شیء یستأنف الآن قال فی شیء قد خلا ومضى فقال الرجل أو بعض القوم ففیم العمل قال إن أهل الجنة ییسرون لعمل أهل الجنة وإن أهل النار ییسرون لعمل أهل النار۔

یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے تو ہم نے ان سے تقدیر کا ذکر کیا اور جو کچھ لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں۔ پس انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی زیادہ ہے کہ مزینہ یا جہینہ کا ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ ہم کس لیے عمل کریں؟ کیا یہ کہ سب کچھ تقدیر میں پہلے لکھا گیا یا خود ہوتا ہے؟ فرمایا سب کچھ تقدیر سے ہے جو پہلے گزر چکا ہے۔ ایک آدمی یا بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ ایسی حالت میں عمل کس لیے کریں؟ فرمایا کہ جنتیوں کے لیے اہل جنت والے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخیوں کے لیے اہل جہنم والے عمل آسان کر دیئے جاتے ہیں۔

ف:- یہ بحث کہ جب تقدیر لکھی جا چکی اور جو ہونا ہے سب لکھا جا چکا ہے تو پھر عمل کس لئے؟ یا اعتراض ہے کیونکہ جس کو جنتی یا دوزخی لکھ دیا گیا وہ اس کے خلاف نہیں جا سکتا ہے۔ اس خیال سے صحابہ کرام کو منع فرما دیا گیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ عمل کرتے جاؤ اور تقدیر کے جھگڑے میں نہ پڑو، جو جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے وہ اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٢٧٢ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَلْقَمَةُ مُرْجِئٌ.

محمود بن خالد، فریابی، سفیان، علقمہ بن مرثد، سلیمان ابن بریدہ نے ابن یعمر سے اس حدیث کو کمی بیشی کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس اسناد میں علقمہ بن مرثد مرجیہ ہے۔

١٢٧٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ قَالَ فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَتَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هٰذَا الْخَبَرِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَذَكَرَ هَيْئَتَهُ حَتّٰى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھا کرتے تو کوئی شخص جو آتا وہ پہچان نہ سکتا یہاں تک کہ پوچھتا۔ پس ہم نے اس حضرت کو عرض کیا کہ ہم آپ کے جلوہ افروز ہونے کے لیے ایسی جگہ بنا دیں کہ انجان جب آئے تو پہچان لے۔ پس ہم نے آپ کے لیے مٹی کا چبوترہ بنا دیا کہ آپ اس پر رونق افروز ہوتے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے۔ اور مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک شخص آیا جس کی انہوں نے شکل و صورت بیان کی اور اس نے مجلس کے ایک جانب سے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد! آپ پر سلام ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

١٢٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَذَّبَ أَهْلَ سَمٰوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

ابن دیلمی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے دل میں تقدیر کے متعلق شبہ واقع ہو گیا ہے تو مجھ سے کچھ فرمائیے کہ شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے دل سے دور فرما دے۔ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو اس نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا اور اگر ان پر رحم فرمائے تو وہ ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہے اور اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر اللہ کی راہ میں سونا خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تقدیر پر ایمان نہیں لاؤ گے اور یہ نہ جان لو کہ جو کچھ تمہیں پہنچا وہ رکنے والا نہ تھا اور جو نہیں ملا وہ ملنے والا نہ تھا اور

تَعَالَى مَا قَبِلَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

اگر اس کے سوا عقیدہ پر تم مر گئے تو جہنم میں داخل ہو گے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔ پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

* * *

۱۲۷۵ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ الْهُذَلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَقَالَ رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّي۔

ابو حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا۔ اے میرے بیٹے! تم حقیقت ایمان کی حلاوت کبھی نہ پاؤ گے جب تک یہ دل و جان سے نہ مان لو کہ جو کچھ تمہیں ملا وہ تم سے چھوٹنے والا نہ تھا اور جو تمہیں نہیں ملا وہ ملنے والا نہ تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے فرمایا کہ لکھ۔ وہ عرض گزار ہوا کہ اے رب! کیا لکھوں؟ فرمایا کہ قیامت تک جو چیزیں ہونے والی ہیں ان سب کی تقدیریں لکھ دے۔ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اس کے سوا عقیدہ پر مرا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۲۷۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ ح وَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنَى قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ التَّوْرَاةَ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ

مسدد، سفیان ـــــ احمد بن صالح، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ اے حضرت آدم! آپ ہم سب کے باپ ہیں لیکن آپ کے سبب نے ہمیں محروم کیا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے فرمایا۔ اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کلام کے لیے چنا اور اپنے دست مبارک سے آپ کے لیے توریت لکھی۔ آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے چالیس سال پہلے میرے لیے لکھ دی گئی تھی۔ پس حضرت آدم غالب رہے حضرت موسیٰ پر

آدم موسى قال أحمد بن صالح عن عمرو عن طاؤس سمع أبا هريرة.

۱۲۷۷ حدثنا أحمد بن صالح ثنا ابن وهب أخبرني هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن موسى قال يا رب أرنا آدم الذي أخرجنا ونفسه من الجنة فأراه الله آدم فقال أنت أبونا آدم فقال له آدم نعم قال أنت الذي نفخ الله فيك من روحه وعلمك الأسماء كلها وأمر الملائكة فسجدوا لك قال نعم قال فما حملك على أن أخرجتنا ونفسك من الجنة قال له آدم ومن أنت قال أنا موسى قال أنت نبي بني إسرائيل الذي كلمك الله من وراء الحجاب لم يجعل بينك وبينه رسولا من خلقه قال نعم قال أفما وجدت أن ذلك كان في كتاب الله قبل أن أخلق قال نعم قال فيم تلومني في شيء سبق من الله تعالى فيه القضاء قبلي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك فحج آدم موسى فحج آدم موسى عليهما السلام.

احمد بن صالح، عمرو، عمرو بن دینار، طاؤس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! ہمیں حضرت آدم دکھا دے جنہوں نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو دکھا دیا تو کہا کہ آپ ہم سب کے باپ حضرت آدم ہیں؟ حضرت آدم نے کہا ہاں۔ کہا کہ آپ وہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی روح پھونکی اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا؟ کہا ہاں۔ کہا تو کیا بات ہوئی کہ آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکالا؟ حضرت آدم نے ان سے کہا کہ آپ کون ہیں؟ کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کہ آپ بنی اسرائیل کے نبی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کلام فرمایا جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان مخلوق میں سے کوئی پیغام رساں نہ تھا؟ کہا ہاں۔ کہا کیا آپ نے پایا کہ یہ میری پیدائش سے بھی پہلے کی کتاب میں تھی؟ کہا ہاں۔ کہا تو اس بات پر مجھے کیوں ملامت کرتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ہی فیصلہ فرما دیا تھا؟ اس سے حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے۔

ف۔ حضرت آدم علیہ السلام کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب میرا شجرِ ممنوعہ کے درخت سے پھل کھانا علمِ الٰہی میں موجود تھا اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا تھا تو علمِ الٰہی کے خلاف کس طرح ہو سکتا تھا؟ اس لیے حضرت آدم علیہ السلام نے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق مثال یوں فرمائی کہ جیسے آپ کے متعلق علمِ الٰہی میں تھا کہ آپ سے ہم کلام ہو کر کلام فرمانے کا اور آپ کو توریت دے گا۔ چنانچہ جو آپ کے متعلق علمِ الٰہی میں تھا وہی وقوع پذیر ہوا۔ اسی طرح جو میرے متعلق علمِ الٰہی تھا اسی کے مطابق وقوع میں آیا۔ اس میں میرا کیا قصور ہے؟ قرآن مجید میں بھی خدائے علام نے یہاں پر حضرت آدم علیہ السلام کو نہیں بلکہ شیطان کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ (۲: ۳۶)

تو شیطان نے ان دونوں کو لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا۔

دوسرے مقام پر خدائے علیم و خبیر نے حضرت آدم علیہ السلام کی صفائی بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا (۲۰: ۱۱۵) اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔

اس آیت سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے شجرِ ممنوعہ کا پھل بھول چوک کر کھا لیا تھا جبکہ کھانے کا اُن کا کوئی ارادہ سرے سے تھا ہی نہیں۔ اگر اُن کا قصد اور ارادہ بھی ہوتا تو وہ علم الٰہی میں ضرور تھا لیکن جب یہ مقدر تھا اور عالم نے ہی اُن کا یہ ارادہ فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام کے اوپر کوئی الزام رہا ہی نہیں بلکہ جو کچھ ہوا وہ حکمت و مشیت الٰہیہ کے تحت ہوا جس کا اندازہ خود جانے۔ عام محاورے کے طور پر اس آیت کا یہی مفہوم ہر قاری کے ذہن میں آتا ہے اور یہی مفسرین کرام نے بتایا اور اپنے اسلاف سے نقل کرتے آئے ہیں۔ عام بول چال کا بھی یہی دستور ہے مثلاً کوئی روزہ دار بھول کر پانی پی لے تو کہا جاتا ہے کہ وہ بھول گیا حالانکہ اس کا یہ ارادہ نہ تھا یعنی پانی پینے کا ارادہ نہ تھا۔ یعنی جو کام کیا ہے اُسی کے متعلق عدمِ ارادہ مراد ہوتا ہے۔ ایسی حالت حضرت آدم علیہ السلام جو روزہ دار کی نسبت لاکھوں گنا حکمِ الٰہی کا زیادہ احترام کرنے والے تھے یقیناً اُن کے متعلق ہر صاحبِ ایمان یہی کہے گا کہ شجرِ ممنوعہ سے پھل کھانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ ورنہ وہ ایسا کر ہی کیسے سکتے تھے۔ جبکہ منصبِ نبوت پر سرفراز تھے اور سر پر تاجِ خلافت تھا اور علم الاسماء سے بہرہ ور تھے۔

اس کے برعکس جو شیطان کی طرح حضرات انبیائے کرام کی توہین و تنقیص کو اپنا شیوہ بنائے وہ اس آیت کا مفہوم ایسا ہی کے قالب میں ڈھالے گا۔ جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے بھی ایسے ہی رنگ قالب میں آیت کے مفہوم کو ڈھالتے ہوئے لکھا ہے۔ "جو شخص بھی خالی الذہن ہو کر اس آیت کو پڑھے گا اس کے ذہن میں پہلا مفہوم یہی آئے گا کہ ہم نے آدم میں اطاعت امر کا عزم یا مضبوط ارادہ نہ پایا۔ دوسرا مفہوم اس کے ذہن میں اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک وہ آدم علیہ السلام کی طرف معصیت کی نسبت کو نامناسب سمجھ کر آیت کے کسی اور معنی کی تلاش شروع نہ کردے۔" (تفہیم القرآن، جلد سوم ص ۱۲۱) ——— پچھلے صفحہ پر مودودی صاحب اسی سلسلے میں یہ بھی لکھ چکے ہیں "اس کے بجائے آدم کی نافرمانی کا سبب یہ تھا کہ اس نے ہمارا حکم یاد رکھنے کی کوشش نہ کی" (ص ۱۲۰)۔

دیکھو تو دقیقہ اندازیٔ مودودی صاحب — مودودی خامہ پاکی کیا گل کترگئی

صفحہ ۱۲۱ کی عبارت کے مطابق مودودی صاحب کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی طرف معصیت کی نسبت کرنا غیر مناسب بات ہے اسی لیے صفحہ ۱۲۰ پر انہوں نے صاف لکھ دیا کہ حضرت آدم نے خدا کا حکم یاد رکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ مودودی صاحب تو خیر بڑے اونچے پائے کے بزرگ اور خدا کے سارے احکام کو نہ صرف یاد رکھنے والے بلکہ یاد رکھانے والے تھے لیکن اس نظریہ کے مطابق آدم علیہ السلام تو جماعت اسلامی کے صالحین میں سے کسی ایک فرد کے مقابلے کے بھی نہ نکلے۔ آخر یہ حضرات عمل کریں یا نہ کریں لیکن خدا کے احکام کو یاد تو رکھتے ہیں۔ ایسی حالت چاہیے تو یہ تھا کہ ان صالحین میں سے نبوت و خلافت کا تاج ہر ایک کے سر پر سجایا جاتا اور ہر ایک کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا جاتا کیونکہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہتر ثابت ہو رہے ہیں اگرچہ انہوں نے اپنی زبان سے ابھی تک یہ نہیں کہا۔ امید ہے کہ اب مودودی صاحب نے صالحین کو اُن کے حق سے محروم رکھنے کے خدائی فیصلے کے خلاف بارگاہِ خداوندی میں نظرثانی کی اپیل دائر کر دی ہوگی۔

شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقرب بارگاہِ الٰہیہ ہونے کا انکار نہیں کیا بلکہ اُن سے قربِ الٰہی میں اپنی ذات کو بہتر ٹھہرایا جبکہ مودودی صاحب انہیں مقرب کے بجائے ایسا فاسق و نافرمان ٹھہرا رہے ہیں جس نے خدا کے حکم کو یاد رکھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ شیطان کو

خلاصۂ تحقیق یہ ہے کہ مسلم بن یسار کا حضرت عمر سے لقاء ثابت نہیں، لیکن نہیں کہا جاسکتا کہ پہلے حدیث کا انقطاع دور ہونے کے بعد ہی صحت
اور اس کو نقل کیا ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ قَالَ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ.

عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید نے مسلم بن یسار جہنی سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب سے کریمہ والی آیت کے متعلق پوچھا گیا کہ جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی اولاد نکالی (الاعراف) کے متعلق پوچھا گیا (قعنبی نے آیت پڑھی)، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی، فرمایا کہ میں نے جنت کے لیے پیدا کیے ہیں اور یہ اہل جنت والے عمل کریں گے۔ پھر ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو اس سے اولاد نکالی اور فرمایا کہ انہیں میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس لیے کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے تو اس سے اہل جنت والے کام لیتا ہے اور ایسے کام کرتا ہوا مرتا ہے جو اہل جنت کے اعمال سے ہو اور جس کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے اس سے دوزخیوں والے کام لیتا ہے اور ایسے عمل پر مرتا ہے جو اہل جہنم کے اعمال سے ہو لہٰذا اسے دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔

١٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى نَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثُمٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ.

محمد بن مصفّٰی، بقیہ، عمر بن جعثم قرشی، زید بن ابی انیسہ، عبدالحمید بن عبدالرحمٰن، مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ نعیم بن ربیعہ نے فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو انہوں نے مذکورہ حدیث بیان فرمائی اور امام مالک کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

١٢٨٠ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

قعنبی، معتمر اپنے والد ماجد، رقبہ بن مصقلہ، ابو اسحاق، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ

سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارھق ابویہ طغیانا وکفرا۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس لڑکے کو حضرت خضر نے قتل کیا وہ طبعاً کافر تھا۔ اگر زندہ رہتا تو اپنے والدین کو سرکشی اور کفر کی طرف کھینچ لیتا۔

۱۲۸۱۔ حدثنا محمود بن خالد ثنا الفریابی عن اسرائیل ثنا ابو اسحق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال ثنا ابی بن کعب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ واما الغلام فکان ابواہ مؤمنین وکان طبع یوم طبع کافرا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد ربانی: "رہا وہ لڑکا تو اس کے والدین ایمان والے تھے (۱۸: ۸۰)" کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز وہ پیدا ہوا تو کفر پہ پیدا کیا گیا تھا۔

۱۲۸۲۔ حدثنا محمد بن مہران الرازی ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو عن سعید بن جبیر قال قال ابن عباس حدثنی ابی بن کعب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابصر الخضر غلاما یلعب مع الصبیان فتناول راسہ فقلعہ فقال موسیٰ اقتلت نفسا زکیۃ الآیۃ۔

محمد بن مہران رازی، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خضر نے اس لڑکے کو دیکھا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے تو اس کے سر کو پکڑ کر تن سے جدا کر دیا اور حضرت موسیٰ نے کہا۔ کیا آپ نے پاک جان کو قتل کر دیا (۱۸: ۷۴)

۱۲۸۳۔ حدثنا حفص بن عمر النمری ثنا شعبۃ ح وثنا محمد بن کثیر ثنا سفیان المعنی واحد والاخبار فی حدیث سفیان عن الاعمش قال ثنا زید بن وھب ثنا عبد اللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا فیؤمر باربع کلمات فیکتب رزقہ واجلہ وعملہ ثم یکتب شقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون

حفص بن عمر نمری، شعبہ ــــ محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم سے بیان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو سچے اور تصدیق کیے گئے ہیں کہ بیشک ہر شخص کا مادۂ تخلیق اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس روز رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ خون کی پھٹکی بن جاتا ہے، پھر وہ اسی کی گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے تو وہ اس کا رزق، اس کی عمر اور اس کا عمل لکھتا ہے اور لکھ دیتا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا نیک بخت۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے۔ پس تم میں سے ایک آدمی اہل جنت والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے تو وہ

بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

اہل جہنم کے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے کوئی اہل جہنم والے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ نوشتہ تقدیر اس پر غالب آتا ہے تو وہ اہل جنت والے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

ف۔ پروردگار عالم نے اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔ (۳۱: ۳۴)

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے

اس آیت میں پانچ باتوں کا ذکر ہے جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان پانچوں امور کو غیوب خمسہ یا مفاتیح الغیب بھی کہا جاتا ہے۔ اکابر اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کے بتائے بغیر ان پانچوں امور پر مطلع ہونے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں میں سے غیوب خمسہ کا علم جتنا جس کو چاہے عطا فرما دیتا ہے اور اس امر کی کوئی قابل اعتماد تصریح وارد نہیں ہوئی کہ غیوب خمسہ کا علم پروردگار عالم اپنے مقربین کو بھی عطا نہیں فرماتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں فرشتہ جا کر بچے کے متعلق لکھ کر جاتا ہے ان میں سے چند امور غیوب خمسہ سے ہیں۔ جب فرشتوں کو غیوب خمسہ بتائے جا سکتے ہیں تو انبیاء کرام اور اولیائے عظام کو بتانے میں کیا امکان شبہ ہے اور کون سا استحالہ رہ جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۲۸۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ نَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا یہ پہلے ہی معلوم ہو گیا ہے کہ جنتی کون ہے اور جہنمی کون؟ فرمایا۔ ہاں۔ عرض کی گئی کہ پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

باب ۲۰۵ فِي ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکین کے بچوں کا بیان

۱۲۸۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

کرنے والے تھے۔

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ نَا بَقِيَّةُ ح وَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ ابْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

عبدالوہاب بن نجدہ، بقیہ ۔۔۔ موسیٰ بن مروان رقی، ابو کثیر بن عبید، محمد بن حرب، محمد بن زیاد، عبداللہ بن ابو قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اہل ایمان کی اولاد کا حکم؟ فرمایا کہ وہ اپنے باپوں سے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بغیر عمل کے؟ فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مشرکین کی اولاد؟ فرمایا کہ اپنے باپوں سے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بغیر عمل کیے؟ فرمایا کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ فَقَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار کے ایک بچے کو لایا گیا تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ خوش نصیب ہے کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی اور نہ گناہوں سے آشنا ہوا۔ فرمایا اے عائشہ! معاملہ اس کے سوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور اس کے لیے اس کے مستحق پیدا کیے جن کے لیے اسے پیدا کیا حالانکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ کو پیدا کیا اور اس کے لیے اس کے مستحق پیدا کیے اور اسے ان کے لیے بنایا حالانکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اسے یہودی اور نصرانی بنا لیتے ہیں۔ جیسے اونٹنی کا بچہ سالم جنتی ہے کیا اس میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چھوٹی عمر میں مرنے والے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے امام ابوداؤد نے

كَانُوا عَامِلِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا قِيلَ لَهُ إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَالِكٌ احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِآخِرِهِ قَالُوا أَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

فرمایا میری موجودگی میں یہ حدیث حارث بن مسکین کے سامنے پڑھی گئی بواسطہ یوسف بن عمرو کہ ابن وہب نے فرمایا، میں نے سنا کہ امام مالک سے عرض کی گئی کہ نفس پرست قدریہ اس حدیث سے ہم پر حجت قائم کرتے ہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ تم ان پر اس حدیث کے آخری حصے سے حجت قائم کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ جو بچپن میں مر جائے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے ہیں۔

ف: کفار کے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟ اس کے بارے میں متعدد احادیث سلف و خلف میں اختلاف رہا ہے۔ اس سلسلے میں اہل علم حضرات کے تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ انہیں جنت میں اہل جنت کے خدام بنا کر رکھا جائے گا۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ وہ جنت میں مسلمانوں کے بچوں کی طرح جائیں گے کیونکہ ان سے مرفوع القلم ہونے کے باعث کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ جبکہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ فطرت پر پیدا ہونے والے کو بغیر کسی گناہ کے خدائے ذوالمنن عذاب دے، یہ بات اس کے کرم سے بعید معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال زیادہ قیل و قال سے زبان کو روکنا چاہیے۔ اور معاملہ خدا کے سپرد کر دیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى۔

حجاج بن منہال کا بیان ہے کہ میں نے حماد بن سلمہ کو سنا کہ حدیث "ہر پیدا ہونے والا فطرت پر ہوتا ہے" اس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ عہد ہے جو اُن سے اللہ تعالیٰ نے لیا جبکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے جبکہ فرمایا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا کیوں نہیں۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُودَةُ فِي النَّارِ قَالَ يَحْيَى قَالَ أَبِي فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، ان کے والد ماجد، عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ درگور کرنے والی اور جو زندہ درگور کی گئی دونوں جہنم میں ہیں۔ یحییٰ ان کے والد ماجد، ابو اسحاق، عامر نے اس کو بیان کیا بواسطہ علقمہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ جب وہ لوٹا تو فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ جہنم میں ہیں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ جانتے ہیں کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ صحابی نے یہی عقیدہ رکھتے ہوئے تو اپنے باپ کا ٹھکانا پوچھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہ میرے متعلق ایسا عقیدہ رکھنے کے باعث تم تو مشرک ہو گئے جیسے آج کل کے شرک فروش کہتے ہیں، بلکہ بتا بھی دیا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ اس کے باوجود جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضور کو اپنے پیچھے اور کل کے خاتمے کا پتہ نہیں تھا نیز حضور نہیں جانتے تھے کہ دیوار کے پیچھے کیا ہے (براہین قاطعہ) ایسے تمام لوگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہی نہیں لائے، اسلام کا کلمہ گویا محض دکھاوا ہے اور ایمان سے کورے ہیں، ان کے اقوال و افعال بے جان لاش کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام لوگوں کو بھی ہدایت پر آنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باپ کے جہنم میں ہونے کی خبر دی۔ علمائے کرام نے اس کی مختلف تاویلات کی ہیں مثلاً یہاں باپ سے مراد آپ کے چچا ابو طالب ہیں کیونکہ آپ ان کے زیرِ کفالت رہے اور عرب میں چچا کو باپ کہنا عام تھا۔ بہرحال ہم جبکہ اس سرکار کے غلاموں میں ہیں تو ہمارے لیے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ علمی مباحث خواہ مضبوط ہوں یا کمزور لیکن ہم اپنے آقا کے ناصر و شافعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدینِ کریمین کو خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) وغیرہ اکابر کی طرح مومن و جنتی کہیں اور اس کے سوا ہرگز دوسرا کلمہ زبان پر نہ لائیں کہ کہیں ہماری تباہی کا باعث نہ ہو جائے۔ اگر کوئی اختلافی دلائل کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور انہیں مومن و جنتی کہنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا تو ہرگز نہیں [illegible] ۔ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک شیطان آدمی کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن لہیعہ اور عمرو بن حارث اور سعید بن ابی ایوب، عطاء بن دینار، حکیم بن شریک ہذلی، یحییٰ بن میمون، ربیعہ جرشی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تقدیر کے منکروں کے پاس نہ بیٹھا کرو اور نہ ان کے تحفے تحائف کا لین دین کرو یعنی ان سے تعلقات قائم نہ رکھنا۔

الْعَدْوَی وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ۔

بَابٌ فِي الْجَهْمِيَّةِ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قَالُوا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ لَمْ أُتْقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ أَوِ اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ

جہمیہ فرقے کا بیان

ہشام کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ سوال جواب کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ اس چیز کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے۔ جس کے دل میں ایسا خیال آئے تو اُسے کہنا چاہیے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہوئے کہا، جب لوگ ایسا کہیں تو تم کہو: اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کو جنتا ہے اور نہ کسی نے جنا ہے، اور نہ کوئی ایک بھی اس کی برابری کرنے والا ہے۔ پھر اپنے بائیں جانب تین دفعہ تھتکار دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بطحاء کے مقام پر ایک جماعت میں تھا جس کے اندر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی جلوہ فرما تھے۔ پس جماعت کے اوپر سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا تو آپ نے اس کی جانب دیکھ کر فرمایا، تم اسے کس نام سے یاد کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا السحاب۔ فرمایا، المزن بھی؟ لوگوں نے کہا، المزن بھی۔ فرمایا کہ العنان بھی؟ لوگوں نے کہا، العنان بھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ العنان ہلکے بادل کو کہتے ہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے پھر ایک آسمان اور دوسرے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اسی طرح بتایا، پھر ساتویں کے اوپر

السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِمُ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ تَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ۔

ایک سمندر ہے جس کی نیچے والی اور اُوپر والی سطح میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اس کے اوپر آٹھ بکری نما فرشتے ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اُن کی پیٹھوں کے اُوپر عرش ہے جس کے نیچے والے اور اُوپر والے حصے میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے اُوپر ہے۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

احمد بن ابو سریج، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد اور محمد بن سعید، عمرو بن ابو قیس نے سماک سے مذکورہ حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ معناً روایت کیا۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ۔

احمد بن حفص، ان کے والد ماجد، ابراہیم بن طہمان نے سماک سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو معناً روایت کیا ہے یہ لمبی حدیث ہے۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالُوا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَحْمَدُ كَتَبْنَاهُ مِنْ نُسْخَتِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا تَقُولُ وَسَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ

عبدالاعلیٰ بن حماد اور محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار اور احمد بن سعید رباطی، وہب بن جریر، احمد کے والد ماجد، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اُن کے والد ماجد محمد بن جبیر سے روایت کی کہ اُن کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جانیں مصیبت میں پڑ گئیں، گھر بار چھوٹ گئے، مال گھٹ گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے پانی (بارش) مانگیے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں آپ کی سفارش چاہتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کی سفارش کے طلب گار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تم پر افسوس! کیا جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ آپ برابر تسبیح بیان کرتے رہے یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے اصحاب کے چہروں سے نمایاں تھا۔ پھر فرمایا ارے تم پر افسوس! مخلوق میں سے کسی کے پاس اللہ سے سفارش نہیں کروائی جاتی کیونکہ اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔ تم پر افسوس! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کیا ہے؟ اس کا عرش آسمانوں

ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمٰوٰتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ اللّٰهَ فَوْقَ عَرْشِهِ وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمٰوٰتِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ الصَّحِيحُ وَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنِ الْمُثَنّٰى وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي۔

پھر اس طرح بیٹھا انگلیوں سے بتایا کر جیسے کہ طرح اور وہ اس طرح چرچراتا ہے جیسے سوار کے باعث پالان چرچراتا ہے۔ ابن بشار نے اپنی حدیث میں کہا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اور اس کا عرش آسمانوں پر ہے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔ عبدالاعلیٰ اور ابن مثنیٰ اور ابن بشار، یعقوب بن عتبہ، جبیر بن محمد، محمد بن جبیر نے اسے اپنے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ احمد بن سعید کی اسناد والی حدیث زیادہ صحیح اور درست ہے جیسے ..... ان میں سے ایک جماعت نے اس کی موافقت کی ہے جن میں یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی بھی شامل ہیں اور ایک جماعت نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے احمد بن سعید کی طرح اور عبدالاعلیٰ، ابن مثنیٰ، ابن بشار کا سماع ایک ہی نسخے سے ہے جیسے کہ مجھ تک خبر پہنچی۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ ثَنَا أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ۔

احمد بن حفص، اُن کے والد ماجد، ابراہیم بن طہمان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اجازت دی گئی کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے متعلق یہ بات بیان کروں کہ اس کے کان کی لَو اور کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَاتِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا

علی بن نصر اور محمد بن یونس نسائی، عبداللہ بن یزید مقری، حرملہ بن عمران، ابو یونس سلیم بن جبیر مولیٰ ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آیت اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا تا سَمِيْعًا بَصِيْرًا تک پڑھتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا انگوٹھا اپنے گوش مبارک پر رکھا

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى سَمِيعًا بَصِيرًا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَى أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى عَيْنِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ الْمُقْرِئُ وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ۔

اور ساتھ والی انگشت مبارک اپنی آنکھ پر۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ آپ اس آیت کو پڑھتے اور دونوں انگلیوں کو اسی طرح رکھا کرتے تھے۔ یونس کا بیان ہے کہ عبداللہ بن یزید مقری نے فرمایا۔ یہ جہمیہ فرقے کا رد ہے۔

ف۔ جہمیہ فرقے والے اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے سے بھی اس کا علم ہی مراد لیتے تھے اور انہیں علم کے علاوہ خدا کی صفات شمار نہیں کرتے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ نے اس حدیث کو پیش کر کے جہمیہ فرقے کا رد کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اپنے کان اور آنکھ پر انگلی رکھ کر اشارہ فرمایا کہ مراد اس کا سننا اور دیکھنا ہی ہے۔ جہمیہ نے معاذ اللہ یہ بدعت نکالی کہ اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے سے بھی اس کا علم ہی مراد لیا اور طریقۂ رسول کی خلاف ورزی کرنے کے باعث گمراہوں میں شمار کیے گئے۔ دوسری جانب صفات الٰہیہ کے بارے میں مجسمہ فرقے کی مردہ ہڈیوں کو زندہ کرتے ہوئے مقتدا ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ) نے گمراہی کا بہت بڑا پھاٹک کھولا کہ اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا بندوں جیسا ٹھہرایا اور اس کے کان آنکھ وضع کر کے اپنے لیے مجسم خدا گھڑ لیا اور اسے عرش پر حقیقتہً بٹھا دیا جیسے بندے بیٹھتے ہیں۔ موصوف کی یہ گمراہی یوں تو دفن ہو چکی تھی لیکن ان خلاف اسلام نظریات کو محمد بن عبدالوہاب نجدی (المتوفی ۱۲۰۶ھ) اور مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ) کے ذریعے آج کل تجسیم و تشبیہ اور توہین شان رسالت کے سارے غیر اسلامی نظریات بصورت ملت کے خانے میں سرایت کر گئے ہیں۔ خدائے ذوالمنن تمام مدعیان اسلام کو اسلامی عقائد و نظریات کو اپنانے کی توفیق دے جو اکابر اہل سنت نے اپنی تصانیف عالیہ میں درج فرمائے ہیں۔ آمین۔ اس سلسلے میں سرمایۂ ملت کے علوم الشان نگہبان اور کشور کشف و معرفت کے فرماں روا یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

۱۔ —— اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی نہیں، جوہر اور عرض نہیں، محدود اور متناہی نہیں، طویل اور عریض نہیں، دراز اور کوتاہ نہیں، فراخ اور تنگ نہیں، وہ فراخی والا ہے لیکن ایسی وسعت کے ساتھ نہیں جو ہمارے فہم میں آسکے۔ وہ محیط ہے لیکن اس کا احاطہ ایسا نہیں جس کا ادراک کیا جاسکے۔ وہ قریب ہے لیکن ایسے قرب کے ساتھ نہیں جو ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے لیکن معیت متعارفہ کے ساتھ نہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ فراخی والا ہے، احاطہ کرنے والا ہے، قریب ہے، ہمارے ساتھ ہے لیکن ان صفات کی کیفیات کو ہم سمجھنے سے عاجز ہیں کہ وہ کیسی ہیں اور جو کچھ ہم سمجھتے ہیں اس پر یقین کرنا مجسمہ کے مذہب میں قدم رکھنا ہے۔ (مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۶۷)۔

۲۔ —— حق تعالیٰ سبحانہ کسی جہت میں نہیں اور وہ زمان و مکان میں نہیں۔ ارشاد باری اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى سے جہت و مکان کے ثبوت کا وہم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اس سے اس جہت و مکان کا اثبات ہرگز نہیں، جہاں نہ جہت ہے اور نہ مکان ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی بے مثلی ہی سے ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی نہیں جوہر و عرض نہیں، انقسام کے قابل نہیں، اس کے متعلق حرکت اور تبدیلی کا تصور کرنا بھی درست نہیں، اس کی ذات قدیم کا حوادث کے ساتھ قیام جائز نہیں۔ اعراض محسوسہ و معقولہ میں سے وہ کسی عرض کے ساتھ متصف نہیں۔ نہ وہ عالم میں داخل ہے اور نہ

عالم سے خارج۔ وہ نہ عالم سے متصل ہے اور نہ عالم سے منفصل۔ کائنات کے ساتھ اُس کی معیت علمی ہے نہ کہ ذاتی اور دنیا کا احاطہ اُس نے علم کے ساتھ کیا ہوا ہے نہ کہ ذات کے ساتھ۔ وہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کسی چیز سے متحد ہوتا ہے۔

(معارف مدینہ، مطبوعہ کراچی، ص ۲۸)

۳- آیۂ کریمہ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ میں حق تعالیٰ سبحانہ نے بلیغ انداز میں اپنی ذات سے مماثلت کی نفی فرمادی ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اپنی مثل کے مثل کی نفی فرمائی گئی ہے حالانکہ مقصود تو صرف اپنی مثل کی نفی کرنا تھا۔ مقصد یہ ہے کہ جب اُس کی مثل کا مثل بھی نہیں ہو سکتا تو خود اُس کی مثل بطریقِ اولیٰ ناممکن ہے۔ لہٰذا کنایہ کے طور پر مثل کی خود ہی نفی ہو گئی کیونکہ صریح کے مقابلے میں کنایہ بلیغ ترین اندازِ بیان ہے جیسا کہ ماہرینِ بیان و ادب کے نزدیک ثابت ہے۔

اس کے متصل ہی وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ فرمانے سے صفاتی مماثلت کی نفی فرما دینا مقصود ہے جیسا کہ اس سے پہلے مماثلتِ ذاتیہ کی نفی فرمائی گئی ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی حقیقت میں سمیع و بصیر ہے کسی دوسرے کو سمع و بصر حاصل نہیں ہے۔ یہی حال باقی صفات یعنی حیات، علم، قدرت، ارادہ اور کلام وغیرہ کا ہے کیونکہ مخلوقات میں صفات کی صورت تو پائی جاتی ہے لیکن ان کی حقیقت نہیں پائی جاتی۔ مثال کے طور پر علم ایک صفت ہے جس کے باعث انکشاف ہوتا ہے اور قدرت بھی ایک صفت ہے جس کے ذریعے افعال و آثار صادر ہوتے ہیں۔ مخلوقات میں ان صفات کا وجود نہیں پایا جاتا بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے مخلوق میں انکشاف کو پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ انکشاف کا اصل موجب اس کے اندر موجود ہو جو صفتِ علم ہے۔ اسی طرح افعال کو بھی وہی ان کے اندر پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ خود قدرت اُن کے اندر ثابت ہو۔ سننے اور دیکھنے کو بھی اسی پر قیاس کر لیا جائے۔ یعنی خدا ہی مخلوق کے اندر سننا اور دیکھنا پیدا کر دیتا ہے بغیر اس کے کہ سننے اور دیکھنے کی قوتیں خود اُس کے اندر موجود ہوں۔ اسی طرح حس اور حرکتِ ارادی وغیرہ قسم کے آثارِ حیات بھی اُن میں ظاہر ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ خود حیات رکھتے ہوں۔ وہی مخلوقات میں کلام کو پیدا کرتا ہے بغیر اس کے کہ قوتِ تکلم پیدا کرے۔ مختصر یہ کہ صفات کے آثار جو حق سبحانہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی وجہ سے ان میں ظاہر ہو گئے ہیں محض ان آثار کے پائے جانے کی وجہ سے اُن پر ان صفات کا (مجازی طور پر) اطلاق کر دیا جاتا ہے بغیر اس کے کہ ان صفات کی حقیقت اُن کے اندر متحقق ہو۔ حقیقت میں وہ چند بے حس و حرکت جمادات کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ آیۂ مبارکہ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ اس بات کی تصدیق کر رہی ہے۔

یہ بحث ایک مثال سے واضح ہو جاتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ شعبدہ باز کپڑے کا کوئی ماڈل یا کاغذ پر کوئی تصویر بناتا ہے۔ وہ خود پس پردہ بیٹھ کر اُس صورت کو حرکت میں لاتا ہے۔ اور عجیب و غریب حرکات اس سے ظاہر کرتا ہے۔ سادہ لوح لوگ تو یہی سمجھیں گے کہ وہ تصویر اپنی قدرت و اختیار سے حرکتیں کر رہی ہے اور حرکات کا بظاہر اس سے صادر ہونا اس بات کا وہم بھی پیدا کرتا ہے کہ تصویر کو قدرت اور ارادے کی صفات حاصل ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں نہ اُسے قدرت حاصل ہے اور نہ وہ ارادے کی صفت سے متصف ہے۔ اسی طرح یہ وہم بھی ہو جاتا ہے کہ وہ زندگی بھی رکھتی ہے کیونکہ اُس میں زندگی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اسی طرح یہ وہم بھی ہو جاتا ہے کہ وہ علم بھی رکھتی ہے کیونکہ ارادہ تو علم ہی کے تابع ہے۔ اگر بالفرض وہ شعبدہ باز اُس میں بولنا اور بات کرنا بھی ایجاد کر دے تو لوگ کہنے لگیں گے کہ وہ باتیں بھی کرتی ہے۔ چنانچہ اس کا حال وہی ہو گا جو

سامری کے بچھڑے کا تھا۔ جس نے آواز نکالی حالانکہ کلام کرنے کی صفت اُس کے اندر موجود نہیں تھی۔ چنانچہ جن کی چشمِ بصیرت دوبینی کے پردے کو چاک کر چکی وہ دیکھتے ہیں کہ یہ تصویر محض بے جان چیز ہے۔ اور ان میں سے کوئی سی صفت بھی اس کے اندر موجود نہیں۔ بلکہ اس کا ایک بنانے والا ہے جو ان تمام حرکات و آثار کو اس میں پیدا کر رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ دانا بھی ان افعال و حرکات کو اسی تصویر کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کے بنانے والے کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ تصویر حرکت کر رہی ہے اور یوں نہیں کہتے کہ بنانے والا حرکت کر رہا ہے اور بنانے والے کے متعلق یوں کہتے ہیں کہ وہ ان حرکات کو پیدا کرنے والا ہے۔

اس کے بعد بھی یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہتی جیسا کہ بعض صوفیہ نے کہا۔ چنانچہ انھوں نے لذت و الم کو بھی حق تعالیٰ سبحانہٗ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ حاشا و کلّا۔ حق تعالیٰ تو لذت و الم کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ خود لذت حاصل کرنے والا اور الم محسوس کرنے والا نہیں ہے۔ لہٰذا جب صفات کی حقیقت بندوں سے منتفی ہو گئی تو ذات کی حقیقت بھی ان سے منتفی ہو گئی کیونکہ ذات تو اسی کو کہتے ہیں جو خود اپنے نفس کے ساتھ قائم ہو اور صفات اس کی ذات کے ساتھ قائم رہتی ہیں۔ ذات ہی ان صفات کے آثار کا سر چشمہ ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا تحقیق سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ بغیر واسطۂ صفات و ذات ان آثار کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ذات اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ ان آثار کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے اور اس سے حقیقتِ ذات بھی اس سے منتفی ہو گئی۔ بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے یہ بھی اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی ذات و صفات کی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ اس کی ذات کی کوئی مثل ہے۔ اور نہ صفات کی۔

پس اللہ تعالیٰ کا فرمان وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ تنزیہہ کو پیدا کرنے والا نفی مماثلت کی تکمیل کرنے والا ہے۔ یہ تنزیہہ کے منافی اور تشبیہ کو ثابت کرنے والا نہیں ہے کہ جو سننا اور دیکھنا مخلوقات کے لیے ہے ایسا ہی سُننا اور دیکھنا اُس کے لیے ہو۔ بلکہ انہیں دیکھنے کی طاقت ہے اور دیکھنے کی کیونکہ ان کا سننا اور دیکھنا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صفتِ سمع و بصر کے بغیر ان میں یہ چیز پیدا کر دی ہے۔ اگرچہ یہاں سننے اور دیکھنے کا ذکر کیا ہے لیکن تمام صفات کا یہی حال ہے۔ ان دونوں کی نفی اس لیے فرمائی کہ ان کا ظاہر اور ثابت ہونا واضح ہے اور ان کی نفی سے باقی صفات کی خود بخود نفی ہو جائے گی جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کی نہ ذات کو پہچانا جا سکتا ہے اور نہ صفات کو۔ آدمی جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچاننے سے عاجز ہے اسی طرح اس کی صفات کو پہچاننے سے بھی عاجز ہے۔ بھلا کہاں مشتِ خاک اور کہاں ربِّ کائنات (معارف لدنیہ مطبوعہ کراچی)

ص ۳۲۳ ج ۵

بَابٌ فِي الرُّؤْيَةِ

دیدارِ الٰہی کا بیان

۱۳۰۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا تم عنقریب اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

عشية فقال انكم سترون ربكم كما ترون هذا لا تضامون في رؤيته فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ هذه الاية فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها.

پس اگر تم سے حفاظت ہو سکے تو ان نمازوں کی جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور سورج غروب ہونے سے پہلے تو ایسا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اللہ تعالیٰ اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے پاکی بیان کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔" (۲۰: ۱۳۰)

۱۳۰۳۔ حدثنا اسحق بن اسمعيل ثنا سفيان عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه انه سمعه يحدث عن ابي هريرة قال قال ناس يا رسول الله انرى ربنا عز وجل يوم القيامة قال هل تضارون في رؤية الشمس في الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال هل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا قال والذي نفسي بيده لا تضارون في رؤيته الا كما تضارون في رؤية احدهما.

سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا بروزِ قیامت ہم اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے؟ فرمایا کیا دوپہر کے وقت جبکہ بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب ابر نہ ہو تو تمہیں چاند کے دیکھنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تمہیں اس کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش نہیں آئے گی مگر اتنی ہی جتنی ان دونوں میں پیش آتی ہے۔

۱۳۰۴۔ حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا حماد ح وثنا عبيد الله بن معاذ ثنا ابي ثنا شعبة المعنى عن يعلى بن عطاء عن وكيع قال موسى بن حدس عن ابي رزين قال موسى العقيلي قال قلت يا رسول الله اكلنا يرى ربه قال ابن معاذ مخليا به يوم القيامة وما اية ذلك في خلقه قال يا ابا رزين اليس كلكم يرى القمر قال ابن معاذ ليلة البدر مخليا به قال ابن معاذ قال فانما هو خلق من خلق الله فالله اجل واعظم.

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد ـــــ عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، یعلی بن عطاء، وکیع، موسیٰ ابن حدس سے روایت ہے کہ حضرت ابو رزین موسیٰ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم سب اپنے رب کو دیکھیں گے! ابن معاذ کا بیان ہے کہ قیامت کے روز الگ الگ اور مخلوق میں اس کی نشانی ہے؟ فرمایا اے ابو رزین! کیا تم سب چاند کو نہیں دیکھتے؟ ابن معاذ نے کہا کہ چودھویں کے چاند کو الگ الگ پھر دونوں متفق ہو گئے۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تو بہت بڑا ہے۔ ابن معاذ نے کہا کہ یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

۱۳۰۵۔ حدثنا عثمان بن ابي شيبة ومحمد بن العلاء ان ابا اسامة اخبرهم عن عمر بن حمزة قال قال سالم اخبرني عبد الله بن عمر

سالم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا۔ پھر انہیں اپنے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ تَعَالَى السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِيْنَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ۔

دستِ قدرت میں لے کر فرمائے گا۔ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ جابر بادشاہ کہاں ہیں؟ متکبر بادشاہ کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں ــ کہ ابن العلاء نے کہا کہ دوسرے دستِ قدرت میں ــ پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ جابر بادشاہ کہاں ہیں؟ متکبر بادشاہ کہاں ہیں۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

ابو سلمہ اور ابو عبداللہ اغر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب عزوجل ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں اسے قبول فرماؤں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے کہ میں اسے بخش دوں۔

ف۔ یہ وہ مسئلہ ہے کہ اترنے چڑھنے سے بندوں کی طرح اترنا چڑھنا مراد لینا مجسمہ جیسے گمراہ فرقے اور اس کے مقلدین یعنی علامہ ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ) وغیرہ جیسے لوگوں کا مذہب ہے۔ اہلِ حق یعنی اہلسنت وجماعت کے نزدیک اترنے چڑھنے سے جو مفہوم ہمارے ذہنوں میں آتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کیونکہ یہ خاصۂ اجسام ہے اور ہمارا پروردگارِ عالم جسم سے پاک اور بے نیاز ہے۔ اس بارے میں سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ ایسی آیات و احادیث کا ظاہر مفہوم مراد لیں اور ان کے معانی میں تاویلات نہ کریں اور حقیقی مفہوم کو پروردگارِ عالم کے سپرد کر دیں کہ اپنے اترنے چڑھنے کی حقیقت کو وہی جانتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۰۸ فِي الْقُرْآنِ

قرآن مجید کا بیان

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلٰى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي۔

سالم سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات میں اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا کرتے تھے اور فرماتے، کیا ہے کوئی شخص جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے میرے رب کے کلام (قرآن مجید) کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُوسٰى نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ

عامر شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن شہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس تھا کہ

كثير يعني الشعبي عن عامر بن شهر قال كنت عند النجاشي فقرأ ابن له آية من الإنجيل فضحكت فقال أتضحك من كلام الله تعالى.

١٣٠٩ - حدثنا سليمان بن داود المهري أنا عبد الله بن وهب أخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير وسعيد ابن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله ابن عبد الله عن حديث عائشة وكل حدثني طائفة من الحديث قالت ولشأني في نفسي كان أحقر من أن يتكلم الله فيّ بأمر يتلى.

١٣١٠ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا جرير عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعيد ابن جبير عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة ثم يقول كان أبوكم يعوذ بهما إسمعيل وإسحق.

١٣١١ - حدثنا أحمد بن أبي سريج الرازي وعلي بن الحسين بن إبراهيم وعلي بن مسلم قالوا نا أبو معاوية نا الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تكلم الله تعالى بالوحي سمع أهل السماء فيصعقون فلا يزالون كذلك حتى يأتيهم جبريل حتى إذا جاءهم جبريل فزع عن قلوبهم قال فيقولون يا جبريل ماذا قال ربك فيقول الحق فيقولون الحق الحق.

باب ٢٠١ ذكر البعث والصور

١٣١٢ - حدثنا مسدد نا معتمر قال سمعت أبي قال نا أسلم عن بشر بن شغاف

ان کے بیٹے نے انجیل کی ایک آیت پڑھی تو میں ہنس پڑا۔ انہوں نے کہا کیا آپ اللہ تعالیٰ کے کلام پر ہنستے ہیں۔

سلیمان بن داؤد مہری، عبداللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب سے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ ہر ایک نے حدیث عائشہ کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی بلکہ خود کو اس سے کمتر سمجھتی تھی کہ میرے متعلق کلام الٰہی کی آیتیں نازل ہوں گی جن کی تلاوت کی جائے گی۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین کو پناہ میں دیا کرتے (یا تعویذ یا دعا کرتے) کہ میں تم دونوں کو اللہ کے کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں جو کامل ہیں ہر شیطان اور موذی سے اور لگ جانے والی ہر نظر سے۔ پھر فرمایا کرتے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم بھی ان لفظوں کے ساتھ حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کو پناہ میں دیا کرتے تھے۔

احمد بن ابی سریج رازی اور علی بن حسین بن ابراہیم اور علی بن مسلم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے تو آسمان والے ایک آسمان والوں سے دوسرے آسمان والے یوں سنتے ہیں جیسے زنجیر کی آواز صاف پتھر پر۔ پھر وہ بیہوش ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب حضرت جبرئیل ان کے پاس آتے ہیں تو ان کا خوف جاتا رہتا ہے سو عرض کرتے ہیں کہ اے جبرئیل! آپ کے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق۔ پس وہ سب حق حق کہنے لگتے ہیں۔

دوبارہ زندہ ہونے اور صور پھونکے جانے کا ذکر

بشر بن شغاف نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصور قرن ينفخ فيه۔

علیہ وسلم نے فرمایا صور ایک سنکھ یا سینگ کی طرح ہے جس میں پھونک ماری جاتی ہے۔

١٣١٣۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل ابن آدم تأكل الأرض إلا عجب الذنب منه خلق وفيه يركب۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے جسم کے ہر حصے کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا جائے گا۔

باب ٢١ في الشفاعة

شفاعت کا بیان

١٣١٤۔ حدثنا سليمان بن حرب نا بسطام بن حريث عن الأشعث الحداني عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي۔

اشعث حدانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے۔

ف۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے:

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا (۱۷، ۷۹) قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی شفاعت و بہ اعتبار دولت عظمیٰ کے بارے میں فرمایا ہے:

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة (بخاری، ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مقام محمود کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ شفاعت ہے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: سئل عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني قوله تعالى عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا فقال هي الشفاعة۔ (احمد، بیہقی) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہی شفاعت ہے۔

۳۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میدان محشر میں انسانوں کے وفد سے فرمائیں گے: ليس ذاكم عندي ولكن انطلقوا الى سيد ولد آدم (احمد، مسند ابو یعلیٰ، ابن حبان) تمہارا یہ کام (شفاعت والا) مجھ سے نہیں نکلے گا، البتہ تم اولاد آدم کے سردار کے پاس جاؤ۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع (مسلم، ابوداؤد) میں قیامت کے روز ساری اولاد آدم کا سردار ہوں اور وہ ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

۵ ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا سید الناس یوم القیامۃ (احمد، بخاری، مسلم، ترمذی)۔ میں قیامت کے روز سب انسانوں کا سردار ہوں۔

۶ ــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر (دارمی، حاکم، ابونعیم) میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

۷ ــــ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)۔ میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہا۔ لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ فخریہ نہیں کہتا اور اس روز حضرت آدم اور اُن کے سوا کوئی نبی نہیں ہوگا جو میرے جھنڈے کے نیچے نہ ہو۔

۸ ــــ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فخرِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا سید ولد آدم فی الدنیا والآخرۃ ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنہ وعن امتی ولا فخر بیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولا فخر وبیدی مفاتیح الجنۃ ولا فخر وانا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر وانا امامہم وامتی بالاثر (ابونعیم) میں دنیا وآخرت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلا ہوں جس سے زمین شق ہوگی اور میری اُمت سے اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا اور روزِ قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور سب انبیاء اس کے نیچے ہوں گے یہ فخریہ نہیں کہا۔ قیامت کے روز جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ میں سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ ساری مخلوق سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا بلکہ یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں سب سے آگے ہوں گا اور میری اُمت میرے پیچھے ہوگی۔

۹ ــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا یئسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی (ترمذی، دارمی، بیہقی، ابویعلیٰ، ابونعیم) میں لوگوں میں سب سے پہلا ہوں جب وہ اٹھائے جائیں گے اور میں اُن کا قائد ہوں گا جب وہ اُن کے وفد بنائے جائیں گے اور میں اُن کی طرف سے بات کرنے والا ہوں گا جب وہ خاموش ہوں گے اور میں اُن کے لیے شفاعت کا مطالبہ کروں گا جب وہ روک دیئے جائیں گے اور میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہوجائیں گے۔ تمام بزرگیاں اور ساری کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اس روز میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے پروردگار کے نزدیک ساری اولادِ آدم سے معزز ہوں ــــ سبحان اللہ! اسی لیے تو ایک دانائے راز نے کہا ہے۔

سہ فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر میں
کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

۱۰ ــــ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم، فخرِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحت آدم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء ٭ المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ ولا فخر (ترمذی، دارمی، ابونعیم) میں

اللہ کا حبیب ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے روز لواء الحمد میں اٹھاؤں گا جس کے نیچے حضرت آدم اور ان کے سوا سارے ہوں گے اور یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور فرمائی جائے گی اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ سب سے پہلے دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے اُسے کھول کر مجھے اندر لے جائے گا اور فقراء مومنین میرے ساتھ ہوں گے اور یہ اِترا کر نہیں کہتا۔ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اگلے پچھلے بزرگوں سے زیادہ عزت والا ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اٰتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک۔ (مسلم) میں روزِ قیامت دروازۂ جنت پر جا کر کھلوانے کے لیے کہوں گا۔ خازن کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا کہ محمد مصطفیٰ ہوں۔ کہے گا کہ مجھے آپ کے متعلق حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ رضوان عرض گزار ہوگا۔ لا افتح لاحد قبلک ولا اقوم لاحد بعدک۔ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں اور آپ کے بعد کسی کے لیے تعظیمی قیام نہ کروں۔

الحمد للہ کہ اس عاجز کو خدائے ذو المنن نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ دعا ہے کہ اس سرکار کے غلاموں میں شمار فرمائے اور دارین میں کسی جگہ بھی رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامنِ رحمت اس عصیاں شعار کے ہاتھوں سے چھٹنے نہ پائے کیونکہ کونین کی ساری بہار حبیبِ پروردگار کے دامن سے وابستہ ہے۔ وہی تو پیارا ہے جو ہم گنہگاروں کا سہارا ہے اور ہمارے ہر غم کا کنارا ہے۔ اس محبوب کے در سے اہلِ ایمان کو ہٹانے کے لیے بعض دشمنانِ رسول و منکرینِ شانِ رسالت نے لکھا ہے۔

۱۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو یہی جان کر کہ اس کے سبب سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۲۲)

۲۔ ہر کوئی اپنے معاملے میں اس کے روبرو ایک حاضر ہونے والا ہے۔ کوئی کسی کا وکیل اور حمایتی نہیں بنتا (تقویۃ الایمان ص ۲۴)

۳۔ اسی طرح یہ حاجت بھی اُسی کے اختیار پر چھوڑ دیجیے کہ جس کو چاہے ہمارا شفیع کر دے، نہ یہ کہ کسی کی حمایت پر بھروسہ کیجیے (تقویۃ الایمان، ص ۲۰)۔

۴۔ اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا (تقویۃ الایمان ص ۴۲)۔

۵۔ اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

۶۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (تقویۃ الایمان ص ۴۳)

۷۔ جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا، خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی کو، نہ ولی کو، نہ اپنا حال، نہ دوسرے کا (تقویۃ الایمان، ص ۲۲)۔

۸۔ شیطان و ملک الموت کو جو یہ وسعتِ علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوصِ قطعیہ سے معلوم ہوا۔ اب اس پر کسی نقل

کو قیاس کرکے اس پر بھی شمل یا نماز اس معقول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں۔ اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں۔ قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد سے عقیدہ مطلق کا اگر فاسد کیا چاہیے تو کب قابلِ التفات ہوگا۔ دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے۔ پس اس کا اعتقاد کس طرح قبول ہو سکتا ہے؟ بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا۔ خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم (الحدیث)۔ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ براہین قاطعہ مطبوعہ دیوبند ص ۵۵)۔

١٣١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ قَالَ نَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا: محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے لیے کچھ لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو بعض انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے۔

١٣١٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جنتی اس کے اندر کھائیں گے اور پئیں گے۔

بَابٌ ٢٢ فِي خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش

١٣١٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبرئیل سے فرمایا۔ جاؤ اور اسے دیکھو۔ انہوں نے جا کر دیکھا اور واپس آ کر عرض گزار ہوئے۔ اے رب! تیری عزت کی قسم، جو اس کے متعلق سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے نفس کی ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانپ دیا اور فرمایا۔ اے جبرئیل! جاؤ اور اسے دیکھو۔ انہوں نے جا کر اسے دیکھا پھر واپس آ کر عرض گزار ہوئے۔ اے رب! تیری عزت کی قسم، مجھے تو ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔ نیز جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا تو فرمایا۔ اے جبرئیل! جاؤ اور اسے دیکھو۔ انہوں نے جا کر اسے دیکھا۔ پھر واپس آکر عرض گزار

إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَجَبَهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

ہے کہ اے رب! تیری عزت کی قسم ہوا پرستوں نے کہ وہ اس میں کبھی داخل نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے خواہشات سے ملا دیا۔ پھر فرمایا کہ اے جبرئیل جاؤ اور اسے دیکھو۔ آتو وہ گئے اور اسے دیکھا تو عرض گزار ہوئے اے رب! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں سارے ہی اس میں داخل نہ ہو جائیں۔

بَابٌ ٢٤ فِي الْحَوْضِ

حوض کوثر کا بیان

١٣١٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَا وَأَذْرُحَ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک تمہارے سامنے حوض کوثر ہے جس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان۔

١٣١٩۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ أَوْ ثَمَانَمِائَةٍ۔

ابو حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک منزل پر اترے تو آپ نے فرمایا۔ جو لوگ حوض کوثر پر اتریں گے تم ان کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ ابو حمزہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ آپ حضرات ان دنوں کتنے تھے؟ فرمایا سات سو یا آٹھ سو افراد۔

١٣٢٠۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَغْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَإِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ ضَحِكْتَ فَقَالَ إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ۔

مختار بن فلفل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذرا سی دیر کے لیے نیند آگئی۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے سر مبارک اٹھایا تو آپ نے ان سے فرمایا یا وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ ارشاد ہوا کہ مجھ پر ابھی ایک سورت نازل فرمائی گئی ہے۔ پس تلاوت فرمائی۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں حوض کوثر یا نہر کوثر یا خیر کثیر عطا فرمائی آخر سورت تک۔ جب پڑھ چکے تو فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے۔ فرمایا وہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور اس پر بہت بھلائی ہے اور اس پر حوض ہے قیامت کے روز میری امت اس پر وارد ہوگی۔ اس کے برتن ستاروں کے برابر ہیں۔

۱۳۲۱۔ حدثنا عاصم بن النضر نا المعتمر قال سمعت أبي قال نا قتادة عن أنس بن مالك قال لما عرج بنبي الله صلى الله عليه وسلم في الجنة أو كما قال عرض له نهر حافتاه الياقوت المجيب أو قال المجوف فضرب الملك الذي معه يده فاستخرج مسكا فقال محمد صلى الله عليه وسلم للملك الذي معه ما هذا قال هذا الكوثر الذي أعطاك الله۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب جنت میں معراج ہوئی یا فرمایا کہ جب آپ پر نہر کوثر پیش کی گئی جس کے دونوں کنارے خول دار یاقوت کے ہیں۔ جو فرشتہ آپ کے ساتھ تھا اس نے ہاتھ مارا تو اس سے مشک نکالی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فرشتے سے فرمایا جو آپ کے ساتھ تھا کہ یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

۱۳۲۲۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا عبد السلام بن أبي حازم أبو طالوت قال شهدت أبا برزة دخل على عبيد الله بن زياد فحدثني فلان سماه مسلم وكان في السماط قال فلما رآه عبيد الله قال إن محمديكم هذا الدحداح ففهمها الشيخ فقال ما كنت أحسب أني أبقى في قوم يعيروني بصحبة محمد صلى الله عليه وسلم فقال له عبيد الله إن صحبة محمد صلى الله عليه وسلم لك زين غير شين ثم قال إنما بعثت إليك لأسألك عن الحوض سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر فيه شيئا قال أبو برزة نعم لا مرة ولا ثنتين ولا ثلاثا ولا أربعا ولا خمسا فمن كذب به فلا سقاه الله منه ثم خرج مغضبا۔

ابو طالوت کا بیان ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس تشریف لے گئے۔ مجھ سے مسلم نامی شخص نے حدیث بیان کی جو سماط میں تھا کہ جب عبید اللہ نے انہیں دیکھا تو کہا اپنے پست قد والے محمدی کو دیکھو۔ بزرگ اس بات کو سمجھ گئے اور فرمایا۔ میرا یہ گمان نہ تھا کہ ایسی قوم میں زندہ رہوں گا جو مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا طعنہ دے گی۔ عبید اللہ نے ان سے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت تو آپ کے لیے باعث فخر ہے نہ کہ ننگ و عار۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلوایا ہے کہ آپ سے حوض کوثر کے متعلق پوچھا کروں کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا ذکر فرماتے ہوئے سنا ہو؟ حضرت ابو برزہ نے فرمایا۔ ہاں ایک بار دو بار تین یا چار یا پانچ دفعہ ہی نہیں۔ جو لوگ اسے جھٹلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے نہ پلائے۔ پھر ناراض ہو کر چلے گئے۔

باب ۲۱۳ في المسألة في القبر وعذاب القبر

قبر کے سوالات اور عذاب قبر

۱۳۲۳۔ حدثنا أبو الوليد الطيالسي نا شعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبيدة عن البراء بن عازب أن رسول الله

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم قال إن المسلم إذا سئل في القبر فشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فذلك قول الله تعالى يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت۔

کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ اللہ کے اس ارشاد کے مطابق ہے: ترجمہ: ثابت قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکی بات پر (ابراہیم: ۲۷)۔

۱۳۲۲۔ حدثنا محمد بن سليمان الأنباري نا عبد الوهاب الخفاف أبو نصر عن سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك أن نبي الله صلى الله عليه وسلم دخل نخلا لبني النجار فسمع صوتا ففزع فقال من أصحاب هذه القبور قالوا يا رسول الله ناس ماتوا في الجاهلية فقال تعوذوا بالله من عذاب النار ومن فتنة الدجال قالوا ومم ذلك يا رسول الله قال إن المؤمن إذا وضع في قبره أتاه ملك فيقول له ما كنت تعبد فإن الله تعالى هداه قال كنت أعبد الله فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله فما يسأل عن شيء غيرها فينطلق به إلى بيت كان له في النار فيقال له هذا بيتك كان لك في النار ولكن الله عصمك ورحمك فأبدلك به بيتا في الجنة فيقول دعوني حتى أذهب فأبشر أهلي فيقال له اسكن وإن الكافر إذا وضع في قبره أتاه ملك فينتهره فيقول له ما كنت تعبد فيقول لا أدري فيقال له لا دريت ولا تليت فيقال فما كنت تقول في هذا الرجل فيقول كنت أقول ما يقول الناس فيضربه بمطراق من حديد بين أذنيه فيصيح صيحة يسمعها الخلق غير الثقلين۔

قتادہ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی نجار کے کھجور کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو آپ ایک آواز سن کر گھبرا گئے۔ فرمایا کہ یہ قبر والے کون ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! ایسے لوگ ہیں جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ فرمایا کہ اللہ کی پناہ پکڑو دوزخ کے عذاب اور فتنہ دجال سے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کس لیے؟ فرمایا کہ ایمان والے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو کہتا ہے کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت عطا فرمائی ہو تو کہتا ہے: میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پس اس سے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس کے سوا اس سے کسی بات کے متعلق نہیں پوچھا جاتا۔ پس اُسے دوزخ کے ایک مکان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ دوزخ میں تیرا یہ مکان تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تجھے بچا لیا اور رحم کیا اور اس کے بدلے تجھے جنت میں گھر عطا فرمایا ہے۔ پس وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ جا کر اپنے گھر والوں کو بشارت دوں۔ اس سے کہا جاتا ہے یہیں رہو اور کافر کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو فرشتہ ڈانٹ کر اس سے کہتا ہے کہ تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے جانا اور نہ پڑھا۔ پس اس سے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے متعلق تو کیا کہا کرتا تھا؟ پس وہ کہتا ہے کہ میں بھی وہی کہا کرتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ پس وہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کا ہتھوڑا مارتا ہے تو وہ زور سے چیخ اُٹھتا ہے جس کو جنوں اور انسانوں کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔

لہ۔ قبر میں ہر مردے سے تین سوال کیے جاتے ہیں۔ تیسرے سوال کے لفظ ھٰذا الرجل سے نبی کریم صلی [illegible] مشتمل

علیہ وسلم کی تصویر مراد نہیں بلکہ آپ بنفس نفیس جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ یہ بات عقل وقیاس کے خلاف نہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس خصوصیت سے نوازا ہے کہ ایک سیکنڈ میں ہزاروں مختلف مقامات پہ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ زَادَ الْمُنَافِقَ وَقَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

محمد بن سلیمان نے عبدالوہاب سے اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ پھیر کر جانے لگتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پہلی حدیث کے لگ بھگ بیان کرتے ہوئے اس میں کہا۔ مگر کافر یا منافق ہے تو اس سے کہتے ہیں اور منافق زیادہ ہے اور کہا کہ اسے جن وانس کے سوا سب پاس والے سنتے ہیں۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ ح وَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهٰذَا لَفْظُ هَنَّادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هٰذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذٰلِكَ

منہال نے روایت کی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازے میں نکلے۔ جب قبر تک پہنچے تو لحد نہیں بنی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کے ارد گرد ہم بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ کے دست اقدس میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک اٹھا کر فرمایا۔ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ حدیث جریر میں اس جگہ یہ بھی کہا ہے کہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ اے شخص! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟ ہناد کی روایت ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس کو بٹھا کر اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ دونوں اس سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ دونوں اس سے کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث فرمایا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ حدیث جریر میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (پ ۱۳، ۱۴ ابراہیم ۲۷)

قول الله تعالى يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة الآية ثم اتفقا قال فينادي مناد من السماء ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة وألبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فياتيه من روحها وطيبها قال ويفتح له فيها مد بصره قال وان الكافر فذكر موته قال وتعاد روحه في جسده وياتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار وألبسوه من النار وافتحوا له بابا الى النار قال فياتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه زاد في حديث جرير قال ثم يقيض له اعمى ابكم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا قال فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا قال ثم تعاد فيه الروح

۳۲۲۷ حدثنا هناد بن السري ثنا عبد الله بن نمير ثنا الاعمش ثنا المنهال عن ابي عمر زاذان قال سمعت البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه.

متفق ہو گئے۔ پھر آسمان سے آواز دینے والے کی آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا لہٰذا جنت میں اس کا بستر لگا دو اور اس کو جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دو پس اس کے ذریعے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور حد نظر تک اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اور کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آ کر اسے بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جنہیں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پھر آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ جھوٹ بولتا تھا لہٰذا جہنم میں اس کا بستر لگا دو اور اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو پس اس کے ذریعے جہنم کی گرم لپٹ آتی رہتی ہے اور اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ جریر کی حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ پھر اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اندھا اور بہرہ ہے۔ اس کے پاس لوہے کا ایسا گرز ہوتا ہے جس کو اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے پھر وہ اس کی ایک ضرب لگاتا ہے جس کی آواز کو جن و انس کے سوا مشرق و مغرب کے سب سنتے ہیں اور وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

ابو عمر زاذان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۲۴ في ذكر الميزان۔

۱۳۲۸۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم وحميد بن مسعدة أن إسماعيل بن إبراهيم حدثهم قال أخبرنا يونس عن الحسن عن عائشة أنها ذكرت النار فبكت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون أهليكم يوم القيامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما في ثلاثة مواطن فلا يذكر أحد أحدا عند الميزان حتى يعلم أيخف ميزانه أو يثقل وعند الكتاب حين يقال هاؤم اقرءوا كتابيه حتى يعلم أين يقع كتابه أفي يمينه أم في شماله أم من وراء ظهره وعند الصراط إذا وضع بين ظهري جهنم قال يعقوب عن يونس وهذا لفظ حديثه۔

میزان کا ذکر

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوزخ کا ذکر کیا اور رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کس بات پر رو رہی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے دوزخ کا ذکر کیا تھا تو رونا آگیا۔ کیا آپ بھی اپنے گھر والوں کو قیامت کے روز یاد رکھیں گے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مقام ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا (۱) میزان کے پاس جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہے (۲) نامۂ اعمال کے وقت جب کہا جائے گا کہ اپنے اعمال نامہ پڑھو، جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ کدھر سے ملے گا، داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے (۳) پل صراط کے پاس جب کہ وہ جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ یعقوب نے یونس سے اس حدیث کے الفاظ کو روایت کیا ہے۔

باب ۲۵ في الدجال۔

۱۳۲۹۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عبد الله بن سراقة عن أبي عبيدة بن الجراح قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا وقد أنذر قومه الدجال وإني أنذركموه فوصفه لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لعله سيدركه من قد رآني وسمع كلامي قالوا يا رسول الله كيف قلوبنا يومئذ أمثلها اليوم قال أو خيرا۔

دجال کا بیان

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا مگر اس نے دجال سے اپنی قوم کو ڈرایا اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے اس کی نشانیاں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ شاید تم میں سے کوئی شخص پالے جس نے مجھے دیکھا اور میرا کلام سنا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا اُن دنوں ہمارے دل آج جیسے ہوں گے؟ فرمایا کہ اور بھی بہتر ہوں گے۔

۱۳۳۰۔ حدثنا مخلد بن خالد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قام

سالم کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی شایانِ شان ثنا بیان کی جو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فأثنى على الله بما هو أهله فذكر الدجال فقال إني لأنذركموه وما من نبي إلا وقد أنذره قومه لقد أنذره نوح قومه ولكني سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور۔

اس کی شان کے لائق ہے اور دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی۔ تم یہ جان لو کہ وہ کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

باب ۲۶ فی قتل الخوارج

خارجیوں کو قتل کرنے کا بیان

۱۳۳۱۔ حدثنا أحمد بن يونس نا زهير وأبو بكر بن عياش ومندل عن مطرف عن أبي جهم عن خالد بن وهبان عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه۔

احمد بن یونس، زہیر، ابو بکر بن عیاش اور مندل، مطرف، ابو جہم، خالد بن وہبان نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کے پٹے کو اپنی گردن سے نکال دیا۔

۱۳۳۲۔ حدثنا عبد الله بن محمد النفيلي حدثنا زهير نا مطرف بن طريف عن أبي الجهم عن خالد بن وهبان عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا الفيء قلت إذا والذي بعثك بالحق أضع سيفي على عاتقي ثم أضرب به حتى ألقاك أو ألحقك قال أو لا أدلك على خير من ذلك تصبر حتى تلقاني۔

خالد بن وہبان نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ مال غنیمت کو حکمران اپنا مال سمجھیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میں تو اپنی تلوار کندھے پر رکھ لوں گا پھر اس کے ساتھ لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔ فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے جا ملو۔

۱۳۳۳۔ حدثنا مسدد وسليمان بن داود المعنى قالا نا حماد بن زيد عن المعلى بن زياد وهشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون عليكم أئمة تعرفون منهم وتنكرون فمن أنكر قال هشام

مسدد و سلیمان بن داؤد، حماد بن زید، معلی بن زیاد اور ہشام بن حسان، حسن، ضبہ بن محصن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تمہارے ایسے حکمران ہوں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے بھی۔ جس نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ ہشام نے کہا کہ اپنی زبان سے وہ بری الذمہ ہو گیا۔ جس نے دل میں برا جانا وہ بچ گیا لیکن جو

بلسانه فقد برئ ومن كره بقلبه فقد سلم ولكن من رضي وتابع فقيل يا رسول الله أفلا نقتلهم؟ قال ابن داود: أفلا نقاتلهم؟ قال: لا ما صلوا۔

۱۳۳۴۔ حدثنا ابن بشار نا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة نا الحسن عن ضبة ابن محصن العنزي عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال: فمن كره فقد برئ ومن أنكر فقد سلم، قال قتادة: يعني من أنكر بقلبه ومن كره بقلبه۔

۱۳۳۵۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن شعبة عن زياد بن علاقة عن عرفجة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سيكون في أمتي هنات وهنات وهنات، فمن أراد أن يفرق أمر المسلمين وهم جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان۔

۱۳۳۶۔ حدثنا محمد بن عبيد ومحمد بن عيسى المعنى قالا نا حماد عن أيوب عن محمد عن عبيدة أن عليا ذكر أهل النهروان فقال: فيهم رجل مودن اليد أو مخدج اليد أو مثدون اليد، لولا أن تبطروا لنبأتكم ما وعد الله الذين يقتلونهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم، قال: قلت أنت سمعت هذا منه؟ قال: إي ورب الكعبة۔

۱۳۳۷۔ حدثنا محمد بن كثير قال نا سفيان عن أبيه عن ابن أبي نعم عن أبي سعيد الخدري قال: بعث علي إلى النبي صلى الله عليه وسلم بذهيبة في تربتها فقسمها بين أربعة من الأقرع بن حابس الحنظلي ثم المجاشعي

راضی ہوا اور پیروی کی وہ برباد ہوا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم انہیں قتل نہ کر دیں؟ ابن داؤد نے کہا: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

ابن بشار، معاذ بن ہشام، ان کے والد، قتادہ، حسن، ضبہ بن محصن عنزی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح سے روایت کرتے ہوئے کہا: جس نے ناپسند کیا وہ بری الذمہ ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ بچ گیا۔ قتادہ نے کہا کہ جس نے دل سے انکار کیا اور جس نے دل سے ناپسند کیا۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، زیاد بن علاقہ، حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب میری امت میں فساد ہوں گے، فساد ہوں گے، فساد ہوں گے۔ جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرے جب کہ وہ اکٹھے ہوں تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

محمد بن عبید اور محمد بن عیسیٰ، حماد، ایوب، محمد، عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہروان والوں (خارجیوں) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایک شخص ہے جس کے ہاتھ پستان کی گھنڈی کے مانند چھوٹے چھوٹے ہیں۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین ہو تو میں تمہیں بتا دیتا کہ ان لوگوں سے لڑنے کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ عبیدہ عرض گزار ہوئے کہ حضرت سے کیا آپ نے خود سنا؟ فرمایا: ہاں، رب کعبہ کی قسم!

ابن ابی نعم سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ خام سونا مٹی میں ملا ہوا بھیجا، آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید الخیل طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری کے درمیان۔

وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ قَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي قَالَ فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ فَمَنَعَهُ قَالَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا کہ نجد کے رئیسوں کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالتا ہوں۔ پس ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، گال پھولے ہوئے تھے، پیشانی ابھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا اللہ کی اطاعت کون کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پر امین ٹھہرایا ہے لیکن تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے۔ پس ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کا سوال کیا۔ میرے خیال میں یہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ نے منع فرمایا۔ جب وہ لوٹ گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل سے ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

ف: خوارج کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ یہ ہر دور میں مختلف رنگوں کے اندر موجود رہیں گے اور اپنے ظاہری اعمال و افعال اور عبادت گزاری کے لحاظ سے راسخ العقیدہ مسلمانوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کے لئے بدخواہ اور بت پرستوں کے خیر خواہ ثابت ہوں گے۔ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں نہروان کے مقام پر تہ تیغ کر کے ان کی طاقت توڑ دی تھی۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی بیخ کنی کے پیش نظر فرمایا کہ اگر میں انہیں پاتا تو قوم عاد کی طرح ہلاک کر کے رکھ دیتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۳۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ نَا الْوَلِيدُ وَمُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيَّ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَعْنِي الْوَلِيدَ نَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي

نصر بن عاصم انطاکی، ولید اور مبشر یعنی ابن اسمٰعیل حلبی، ابو عمرو، قتادہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور مخالفت۔ ایک گروہ ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے جو ان کی

اختلاف وفرقة قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون حتى يرتد على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون إلى كتاب الله وليسوا منه في شيء من قاتلهم كان أولى بالله تعالى منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق.

ان کی ہنسلی سے آگے نہیں بڑھے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے یہاں تک کہ سوفار پر چڑھ جائے۔ پھر یہ لوگ ساری مخلوق میں سب سے بُرے ہوں گے۔ بشارت ہے اسے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ قتل کریں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا تعلق کوئی نہیں ہوگا۔ ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

١٣٢٣ - حدثنا الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال سيماهم التحليق والتسبيد فإذا رأيتموهم فأنيموهم قال أبو داود التسبيد استئصال الشعر.

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی اس میں فرمایا۔ ان کی نشانی سر منڈانا اور بالوں کا جڑ سے اکھاڑنا ہے جب تم انہیں دیکھو تو قتل کر دینا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ التسبید بالوں کے جڑ سے اکھاڑنے کو کہتے ہیں۔

١٣٢٤ - حدثنا محمد بن كثير ثنا سفيان ثنا الأعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال قال علي إذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا فلأن أخر من السماء أحب إلي من أن أكذب عليه وإذا حدثتكم فيما بيني وبينكم فإنما الحرب خدعة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي في آخر الزمان قوم حدثاء الأسنان سفهاء الأحلام يقولون من خير قول البرية يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز إيمانهم حناجرهم فأينما لقيتموهم فاقتلوهم فإن قتلهم أجر لمن قتلهم يوم القيامة.

سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے آپ کی طرف غلط بات منسوب کرنے کی نسبت آسمان سے گر پڑنا زیادہ پسند ہے اور جب کوئی بات میرے اور تمہارے درمیان ہو تو جان لو کہ جنگ دھوکا بازی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آخری زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو کم سن اور کم عقل ہوں گی، خلق کے بہترین کلام سے ارشادات بیان کریں گے لیکن اسلام سے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اُن کے ایمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گے۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ اُن کے قتل کرنے والے کو قیامت کے دن اجر ملے گا۔

١٣٢٥ - حدثنا الحسن بن علي ثنا عبد الرزاق عن عبد الملك بن أبي سليمان عن سلمة بن

سلمہ بن کہیل نے حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی کے

كُهَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ
أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ
الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ أَيُّهَا
النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ
لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صَلَاتُكُمْ
إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ
شَيْئًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَ
هُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ
مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَكَلُوا
عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ
عَضُدٌ وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ
حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ أَفَتَذْهَبُونَ
إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ
يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي
لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ
سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ
فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ
فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتَّى مَرَّ بِنَا عَلَى
قَنْطَرَةٍ قَالَ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَ
سُلُّوا السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ
يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ قَالَ
فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ
النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
قَالَ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ
فَقَالَ عَلِيٌّ الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَجِدُوا

ساتھ خوارج کی طرف گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور تمہارا قرآن پڑھنا ان کی قرات کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوگا۔

تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ ہوگی اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں کچھ ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ ان کے حق میں ہے حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا۔ ان کی نماز ان کی ہنسلی سے نیچے نہیں اترے گی۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لشکر جو ان سے لڑے گا جان لے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ان کے متعلق کیا فیصلہ ہوا ہے تو اسی پر بھروسہ کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا بازو ہوگا لیکن کلائی نہ ہوگی۔ اس کے بازو پر پستان کی گھنڈی جیسا ابھار ہوگا جس پر سفید بال ہوں گے۔ پس تم معاویہ اور شام والوں کی طرف جاتے ہو اور ان کو اپنے پیچھے چھوڑتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور مالوں میں تمہارے خلیفہ ہوں۔ خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں کیونکہ انہوں نے خون حرام بہایا اور لوگوں کے جانور لوٹ لئے۔ پس اللہ کا نام لے کر ان کی طرف چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ زید بن وہب نے مجھے ایک ایک منزل بتائی یہاں تک کہ ہم ایک پل پر سے گزرے۔ کہا جب ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو خوارج کا سردار عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔ اس نے خوارج سے کہا کہ نیزے پھینک دو اور تلواریں میانوں سے کھینچ لو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تم کو اسی طرح قسم دیں گے جیسے حروراء کے دن دی تھی۔ پس انہوں نے نیزے پھینک دیے اور تلواریں سونت لیں۔ لوگوں نے نیزوں سے ان کو ایسا مارا کہ وہ ایک دوسرے پر گر پڑے۔ اس دن مسلمانوں میں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ ان میں مخدج کو تلاش کرو۔ وہ نہ ملا۔ پس حضرت علی خود کھڑے ہوئے

قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَخْرِجُوهُ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ وَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ۔

یہاں تک کہ وہ کشتوں کے ایک ڈھیر کے پاس آئے تو فرمایا کہ ان میں سے نکالو پس اسے زمین کے قریب ہی پایا تو آپ نے تکبیر کہی اور کہا کہ اللہ نے سچ فرمایا جو اس کے رسول نے پہنچایا۔ پس عبیدہ سلمانی سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین! اللہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی۔ یہاں تک کہ اُس نے تین دفعہ قسم لی اور انہوں نے قسم دی۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ نَا أَبُو الْوَضِيءِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاسْتَخْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلَى فِي طِينٍ قَالَ أَبُو الْوَضِيءِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ قُرَيْطِقٌ لَهُ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ الشُّعَيْرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنَبِ الْيَرْبُوعِ۔

محمد بن عبید، حماد بن زید، جمیل بن مرہ، ابوالوضی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لنجے کو تلاش کرو پھر آگے حدیث بیان کی پس اسے لاشوں کے نیچے سے نکالا گیا مٹی میں لتھڑا ہوا۔ ابوالوضی کا بیان ہے کہ گویا میں اسے اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ حبشی تھا ترپیلق پہنے ہوئے۔ اُس کا ایک ہاتھ عورت کی پستان کے مانند تھا جس پر بال تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر بال ہوتے ہیں۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ نُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنُسًا لِي قَالَ أَبُو مَرْيَمَ وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا الثُّدَيَّةِ وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلَمَةٌ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السِّنَّوْرِ۔

نعیم بن حکیم سے روایت ہے کہ ابو مریم نے فرمایا کہ وہی لنجا اُس روز ہمارے ساتھ مسجد میں تھا۔ شب و روز مسجد میں ہی بیٹھا کرتا تھا۔ یہ فقیر تھا اور میں نے اسے مساکین کے ساتھ دیکھا تھا کہ حضرت علی کے پاس لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے آیا۔ میں نے اسے اپنی ٹوپی پہنائی تھی۔ ابو مریم کا بیان ہے کہ نافع اس لنجے کو چھاتی والا کہا کرتے تھے کیونکہ اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کے مانند تھا۔ اُس کے سرے پر گھنڈی تھی جیسے عورت کی پستان پر گھنڈی ہوتی ہے اور اس پر بلی کی مونچھوں کے مانند بال تھے۔

بَابٌ فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ

چوروں سے مقابلہ کرنے کا بیان

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مسدد، یحییٰ، سفیان، عبداللہ بن حسن، ابراہیم بن محمد بن طلحہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے مال کو بغیر حق کے کوئی لینا چاہے اور وہ لڑتا ہوا قتل ہو جائے تو وہ شہید

مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

ہے۔

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دَمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

آخِرُ كِتَابِ السُّنَّةِ۔

ہارون بن عبد اللہ، ابوداؤد طیالسی، ابراہیم بن سعد، اُن کے والد ماجد، ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر، طلحہ بن عبد اللہ بن عوف نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔ جو اپنی بیوی، اپنے خون اور اپنے دین کی حفاظت کرنے کے باعث قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

کتاب السنۃ ختم ہوئی۔

اَوَّلُ كِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کا بیان

بَابٌ ۳۱۸ فِي الْحِلْمِ وَاَخْلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلم اور اخلاق کا بیان

۱۳۴۶ ـ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا اَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَاِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ اذْهَبْ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَنَسٌ وَاللهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ اَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا.

اسحاق ابن عبد اللہ بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخلاق میں سب لوگوں سے اچھے تھے۔ ایک روز آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا۔ خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ جاؤں گا کیونکہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے۔ میں باہر نکلا تو لڑکوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن سے پکڑ لیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو آپ تبسم فرما رہے تھے۔ فرمایا اے انیس! جاؤ جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا بہت اچھا یا رسول اللہ! میں جاتا ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میں نے سات سال یا نو سال آپ کی خدمت کی۔ مجھے نہیں معلوم کہ جو کام میں نے کیا اس کے لیے فرمایا ہو کہ کیوں کیا اور جو نہ کیا اس کے لیے فرمایا ہو کہ یہ کام کیوں نہ کیا۔

۱۳۴۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَاَنَا غُلَامٌ لَيْسَ كُلُّ اَمْرِي كَمَا يَشْتَهِي صَاحِبِي اَنْ اَكُونَ عَلَيْهِ مَا قَالَ لِي فِيهَا اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا اَوْ اَلَا فَعَلْتَ هٰذَا.

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں دس سال خدمت کی جب کہ میں لڑکا تھا۔ مگر ہر کام آپ کی مرضی کے مطابق نہیں جاتا تھا لیکن جو میں نے کیا اس پر قطعی آپ نے اُف تک نہ کہا اور نہ یہ فرمایا کہ تم نے یوں کیا یا ایسے کیوں نہ کیا۔

۱۳۴۸ ـ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ نَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أبو عامر نا محمد بن هلال أنه سمع أباه يحدث قال قال أبو هريرة وهو يحدثنا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجلس معنا في المسجد يحدثنا فإذا قام قمنا قياما حتى نراه قد دخل بعض بيوت أزواجه فحدثنا يوما فقمنا حين قام فنظرنا إلى أعرابي قد أدركه فجبذه بردائه فحمّر رقبته قال أبو هريرة وكان رداء خشنا فالتفت فقال له الأعرابي احمل لي على بعيريّ هذين فإنك لا تحمل لي من مالك ولا من مال أبيك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا وأستغفر الله لا وأستغفر الله لا وأستغفر الله لا أحملك حتى تقيدني من جبذتك التي جبذتني فكل ذلك يقول له الأعرابي والله لا أقيدكها فذكر الحديث قال ثم دعا رجلا فقال له احمل له على بعيريه هذين على بعير شعيرا وعلى الآخر تمرا ثم التفت إلينا فقال انصرفوا على بركة الله.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھا کرتے ہم سے باتیں کرنے کے لیے جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم دیکھتے کہ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک روز آپ نے ہم سے گفتگو کی اور کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ ہم نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس نے آپ کو پا لیا، چادر ڈالی اور آپ کو کھینچا کہ مبارک گردن سرخ ہو گئی۔
حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ چادر کھردری تھی۔ آپ متوجہ ہوئے تو اعرابی نے آپ سے کہا: میرے ان دونوں اونٹوں کو سامان سے لاد دیجئے کیونکہ آپ اپنے مال سے یا اپنے باپ کے مال سے نہیں دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں نہیں تو اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، نہیں نہیں تو اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اور میں تمہیں مال نہیں دوں گا۔ جب تک تم مجھے اس کھینچنے کا بدلہ نہ دو جو ہر دفعہ اعرابی یہی کہتا رہا کہ خدا کی قسم میں آپ کو بدلہ نہیں دوں گا۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔ پھر آپ نے ایک آدمی کو بلا کر کہا اس کے دونوں اونٹوں کو لاد دو۔ ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں۔ پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جاؤ۔

باب ۲۱۹ في الوقار

۱۳۴۹۔ حدثنا النفيلي نا زهير نا قابوس ابن أبي ظبيان أن أباه حدثه قال حدثنا عبد الله بن عباس أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال إن الهدي الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسة وعشرين جزءا من النبوة.

وقار کا بیان

نفیلی، زہیر، قابوس بن ابو ظبیان، اُن کے والد ماجد سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک چلنی، خوش اخلاقی اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

باب ۲۲۰ من كظم غيظا

۱۳۵۰۔ حدثنا ابن السرح نا ابن وهب عن سعيد يعني ابن أبي أيوب عن أبي مرحوم عن

جو غصہ پی جائے

ابن السرح، ابن وہب، سعید بن ابو ایوب، ابو مرحوم، سہل بن معاذ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ الْحُورِ شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَيْمُونٍ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غصے کو پی جائے اور وہ اس کے مطابق کرنے پر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے اُسے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو مرحوم کا نام عبد الرحمٰن بن میمون ہے۔

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ دَعَاهُ اللَّهُ زَادَ وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ بِشْرٌ أَحْسِبُهُ قَالَ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ زَوَّجَ لِلَّهِ تَوَّجَهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ۔

عقبہ بن مکرم، عبد الرحمٰن بن مہدی، بشر ابن منصور، محمد بن عجلان، سوید بن وہب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی کے ایک صاحبزادے نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح ذکر کرتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے بھرپور کر دے گا۔ اور یہ واقعہ بیان نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ اُسے بلائے گا۔ لیکن یہ کہا۔ اور جو خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دے حالانکہ وہ اس پر قادر ہو۔ بشر نے کہا کہ میرے خیال میں فرمایا اور تواضع کے طور پر تو اللہ تعالیٰ اُسے عزت کا لباس پہنائے گا اور جو اللہ کے لیے کسی کا نکاح کروا دے تو اللہ تعالیٰ اُسے شاہی تاج پہنائے گا۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

ابو بکر بن ابو شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی، حارث بن سوید نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے میں سے پہلوان کس کو شمار کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کو کوئی پچھاڑ نہ سکے۔ فرمایا بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

بَابُ ۲۲۱ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ

غصے کے وقت کیا کہے؟

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ ان میں سے ایک کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ میں سمجھا کہ غصے کے مارے اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ فَأَبَى وَمَحِكَ وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا۔

کہ ناک پھٹ جائے گی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ کسی نے کہا، یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کہے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذ اسے حکم کرنے لگے تو اس نے انکار کر دیا اور اس کا غصہ بڑھتا چلا گیا۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هٰذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلْ تَرٰى بِي مِنْ جُنُونٍ۔

عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک دو شخص آپس میں جھگڑنے لگے۔ ان میں سے ایک شخص کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور اس کے گلے کی رگیں پھول گئیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔ اس شخص نے کہا، کیا مجھے پاگل سمجھتے ہو!

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔

حرب بن ابو الاسود نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر اس کا غصہ جاتا رہے تو بہتر ورنہ لیٹ جائے۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ۔

داؤد نے بکر سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث دونوں حدیثوں میں زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنٰى قَالَا نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ نَا

ابو وائل قاص کا بیان ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک آدمی نے ان سے ایسی بات کی کہ انہیں

أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

غصہ آگیا۔ انھوں نے اُٹھ کر وضو کیا اور فرمایا کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے میرے جدِ امجد حضرت عطیہ کے واسطے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے۔

بَابٌ ۲۲۲ فِي الْعَفْوِ وَالتَّجَاوُزِ

معاف کر دینا اور درگزر کرنا

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار نہیں دیا گیا مگر آپ نے اُن میں سے آسان کو اختیار کیا جبکہ اُس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو اس سے آپ سب سے زیادہ بچتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے انتقام نہیں لیا مگر جب کوئی اللہ کی حرمت کو توڑتا تو اللہ کے لیے اس سے انتقام لیتے۔

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرگز کسی خادم یا عورت کو نہیں پیٹا۔

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى خُذِ الْعَفْوَ قَالَ أُمِرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادِ باری تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ کے بارے میں فرمایا۔ لوگوں کے اخلاق میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درگزر کرنے کا حکم فرمایا گیا۔

بَابٌ ۲۲۳ فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ

حُسنِ معاشرت کا بیان

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ

عثمان بن ابو شیبہ، عبدالحمید حمانی، اعمش، مسلم، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلٰكِنْ يَقُولُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی کی بات پہنچتی جو ناگوار گزرتی تو یہ نہ فرماتے کہ فلاں کا کیا حال ہے جو یہ کہتا ہے بلکہ فرماتے کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی بات کہتے ہیں۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبْصِرُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَلَمْ يُجِزْ شَهَادَتَهُ.

سلم علوی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس پر زردی کا نشان تھا کم ہی ایسا ہوا کہ آپ نے کسی کے سامنے وہ بات کہی ہو جو اسے ناپسند ہو۔ جب وہ چلا گیا تو فرمایا، کاش! تم اسے نشان کو دھونے کا حکم دیتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سلم راوی حضرت علی کی اولاد سے نہیں تھا بلکہ نجومی تھا۔ ایک دفعہ اس نے حضرت عدی بن ارطاۃ کے حضور چاند دیکھنے کی شہادت دی۔ تو انہوں نے اس کی گواہی قبول نہ فرمائی۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَاهُ جَمِيعًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ.

نصر بن علی، ابو احمد، سفیان، حجاج بن فرافصہ، ایک آدمی، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، بشر بن رافع، یحییٰ بن ابو کثیر، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے دونوں بطریق مرفوع ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن بھولا بھالا اور سخی ہوتا ہے جبکہ منافق دھوکا باز اور بخیل ہوتا ہے۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ فرمایا کہ رشتہ داری کے لحاظ سے برا آدمی ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے کلام کیا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو فرمائی

وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهٖ۔

حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے بُرا آدمی ہے جس کو اس کی بدزبانی کے باعث لوگ ترک کر دیں۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ۔

عباس عنبری، اسود بن عامر، شریک، اعمش، مجاہد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مذکورہ واقعہ کو روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! بیشک وہ بُرے لوگوں میں جن کی بدزبانی سے بچنے کی خاطر لوگ اُن کی عزت کریں۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو قَطَنٍ نَا مُبَارَكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا الْتَقَمَ أُذُنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُنَحِّي رَأْسَهُ حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهٖ فَتَرَكَ يَدَهُ حَتّٰى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدَعُ يَدَهُ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے اپنا منہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش مبارک پر رکھا ہو اور آپ نے اپنا سر مبارک ہٹا لیا ہو یہاں تک کہ وہ آدمی ہی اپنا سر ہٹا لیتا اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس نے آپ کا دست مبارک پکڑا ہو اور آپ نے اپنا دست مبارک ہٹا لیا ہو یہاں تک کہ وہ آدمی خود ہی اپنا ہاتھ ہٹا لیتا۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَّا اسْتَأْذَنَ قُلْتَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے کنبے کا بُرا فرد ہے۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندہ پیشانی سے ملے اور اُس سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! جب اس نے اجازت مانگی تو آپ نے اسے کنبے کا بُرا فرد کہا اور جب اندر داخل ہوا تو آپ خندہ پیشانی سے ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ بدکلام اور بیہودہ بکنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

بَابٌ ۲۲۳ فِي الْحَيَاءِ

حیا کا بیان

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ

سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے انصار کا ایک آدمی گزرا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔

مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

١٣٦٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَثَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفًا فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ فَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلَا أُرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ قَالَ قُلْنَا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِيهٍ إِيهٍ۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت عمران بن حصین کے ساتھ تھے اور بشیر بن کعب بھی موجود تھے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حیا ساری ہی بہتر ہے یا کہ ساری حیا ہی بہتر ہے۔ بشیر بن کعب نے کہا کہ ہم بعض کتابوں میں پاتے ہیں کہ اس میں اطمینان اور وقار ہے نیز اس کے اندر کمزوری بھی ہے۔ حضرت عمران نے دوبارہ یہی حدیث دہرائی تو انہوں نے بھی یہی بات دہرائی۔ پس حضرت عمران ناراض ہو گئے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمایا میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم مجھے دوسری کتابوں کی باتیں سناتے ہو۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے ابو نجید! چپ رہیے، چپ رہیے۔

١٣٧٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

ربعی بن حراش نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی نبوت کی باتوں میں سے یہ بات لوگوں کو ملی کہ جب تجھے شرم نہ آئے تو جو چاہے کر۔

بَابٌ ٢٢٥ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ۔

حسن اخلاق کا بیان

١٣٧١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ۔

مطلب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن حسن اخلاق کے ذریعے دن کو روزے رکھنے اور راتوں کو قیام کرنے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

١٣٧٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا نَا ح وَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ

ابو الولید طیالسی اور حفص بن عمر، ابن کثیر، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، عطاء کیخارانی، حضرت ام درداء نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ سَمِعْتُ عَطَاءً الْكَيْخَارَانِيَّ۔

حسن اخلاق سے بڑھ کر میزان میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔ ابوالولید کا بیان ہے کہ میں نے اسے عطاء کیخارانی سے بھی سُنا ہے۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ نَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ۔

سلیمان بن حبیب محاربی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جھگڑنا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے اندر ایک مکان کا ضامن ہوں اگرچہ حق پر ہو اور اس کے لیے جنت کے درمیان میں مکان کا جو جھوٹ کو ترک کر دے اگرچہ وہ ہنسی مذاق میں ہی کہتا ہو اور جنت کے اعلیٰ درجے میں اس کے لیے جو اچھا اخلاق پیش کرے۔

ف۔ جنت یا جنت میں گھر دینے کی ضمانت اس بنا پر ہے کہ آپ پروردگار عالم کے خلیفۂ اعظم ہیں۔ خدا نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رجوع الیہ کے خزانوں کا تقسیم کرنے والا اور رحمۃ للعالمین بنایا اور طالب رحمت کو ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ۔

معبد بن خالد نے حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیہودہ بکنے والا اور حرام کے مال سے پلنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ الجواظ بدکلامی کرنے والے کو کہتے ہیں۔

بَابٌ ۲۲۹ فِي كَرَاهِيَةِ الرِّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ۔

ڈینگیں مارنے کی برائی

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَأَنَّ ذٰلِكَ شَقَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا إِلَّا وَضَعَهُ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عضباء کسی سے پیچھے نہیں رہا کرتی تھی۔ پس ایک اعرابی اپنے کمسن اونٹ پر آیا اور اس نے شرط لگائی تو اعرابی آگے نکل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پر یہ بات گراں گزری تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جس چیز کو اٹھاتا ہے تو اسے گراتا بھی ہے۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

نفیلی، زہیر، حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کو روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو نہیں اٹھاتا مگر اسے گرا بھی دیتا ہے۔

بَابٌ ۲۲۷ فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ

خوشامد کی برائی

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ۔

ابراہیم ہمام سے روایت ہے کہ ہمام نے فرمایا، ایک آدمی آیا اور اس نے حضرت عثمان کی ان کے منہ پر تعریف کی تو حضرت مقداد بن اسود نے ایک مٹھی مٹی لے کر اس کے منہ میں ڈال دی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب تم خوشامد کرنے والوں کو پاؤ تو ان کے منہ پر مٹی ڈال دینا۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَثْنَى عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ إِذَا مَدَحَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُهُ كَمَا يُرِيدُ أَنْ يَقُولَ وَلَا أُزَكِّيهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ نے اس سے تین مرتبہ فرمایا۔ تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ پھر فرمایا اگر جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کی تعریف کرے جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے کہ یوں کہا جائے اور میں اُسے خدا کے مقابلے پر پاک قرار نہیں دیتا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ أَبِي انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔

ابونضرہ سے روایت ہے کہ حضرت مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں بنو عامر کے وفد میں شامل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمارے سید و سردار ہیں۔ فرمایا کہ سید تو اللہ ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہم سب میں بزرگی کے لحاظ سے افضل اور رتبے کے لحاظ سے اعلیٰ ہیں۔ فرمایا کہ اپنی بات کہو یا کوئی اور بات کرو، مبادا شیطان تمہیں اپنا گرویدہ بنا لے۔

بَابٌ ۲۲۸ فِي الرِّفْقِ

نرمی کا بیان

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا

حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حدثنا ... عن يونس وحميد عن الحسن عن عبد الله بن مغفل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله يحب الرفق ويعطي عليه ما لا يعطي على العنف.

١٣٨١ - حدثنا عثمان وأبو بكر ابنا أبي شيبة ومحمد بن الصباح البزاز قالوا نا شريك عن المقدام بن شريح عن أبيه قال سألت عائشة عن البداوة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبدو إلى هذه التلاع وإنه أراد البداوة مرة فأرسل إلي ناقة محرمة من إبل الصدقة فقال لي يا عائشة ارفقي فإن الرفق لم يكن في شيء قط إلا زانه ولا نزع من شيء قط إلا شانه. قال ابن الصباح في حديثه محرمة يعني لم تركب.

١٣٨٢ - حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا أبو معاوية ووكيع عن الأعمش عن تميم بن سلمة عن عبد الرحمن بن هلال عن جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يحرم الرفق يحرم الخير كله.

١٣٨٣ - حدثنا الحسن بن محمد بن الصباح نا عفان نا عبد الواحد نا سليمان الأعمش عن مالك بن الحارث قال الأعمش وقد سمعتهم يذكرون عن مصعب بن سعد عن أبيه قال الأعمش ولا أعلمه إلا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التؤدة في كل شيء إلا في عمل الآخرة.

نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر عطا نہیں فرماتا۔

مقدام بن شریح کے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جنگل میں جانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگل کو جانے کا ارادہ کرتے تو ان نالوں سے ابتدا فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے جنگل کو جانے کا ارادہ فرمایا تو زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں کی گئی تھی اور مجھ سے فرمایا، اے عائشہ! نرمی اختیار کرنا کیونکہ نہیں ہوتی کسی چیز میں نرمی مگر اسے زینت دے دیتی ہے اور نہیں نکلتی کسی چیز سے مگر اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ ابن الصباح نے اپنی حدیث میں محرمہ کہا ہے یعنی جس پر سواری نہ کی گئی ہو۔

ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ اور وکیع، اعمش، تمیم بن سلمہ، عبد الرحمٰن بن ہلال سے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو نرمی سے محروم ہوا تو وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہ گیا۔

حسن بن محمد صباح، عفان، عبد الواحد، سلیمان اعمش، مالک بن حارث، مصعب بن سعد اپنے والد ماجد سے راوی ہیں۔ اعمش کا بیان ہے کہ میرے خیال میں ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخرت کے کاموں کے علاوہ دنیا کے امور میں جلدی کرنا اچھا نہیں ہے۔

باب ۴۲۲ فی شکر المعروف۔

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الرَّبِيعُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ۔

احسان کا شکریہ ادا کرنا

محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مہاجرین عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! انصار تو سارا ہی ثواب لے گئے۔ فرمایا نہیں جب تک تم ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو کوئی چیز دی جائے تو اگر اس میں طاقت ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس کی تعریف کرے۔ جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے اُسے چھپایا اس نے ناشکری کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے یحییٰ بن ایوب، عمارہ بن غزیہ، شرحبیل نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔

ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا ذکر کرے تو اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے چھپایا اس نے ناشکری کی۔

باب ۴۲۳ فی الجلوس بالطرقات۔

راستوں میں بیٹھنے کا بیان

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ قَالُوا

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارا مجالس میں بیٹھے بغیر گزارہ نہیں ہے کیونکہ ہم ان میں باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا اگر ایسا ضروری ہو تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض گزار

يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بُدَّ لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

عرض کیا یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا۔

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ.

مسدد، بشر، ابن المفضل، عبدالرحمان بن اسحاق، سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی واقعہ میں فرمایا کہ راستہ بتا دینا۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ.

حسن بن عیسیٰ نیشاپوری، ابن المبارک، جریر بن حازم، اسحاق بن سوید، ابن حجیر عدوی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی واقعہ میں فرمایا، مصیبت زدہ کی مدد کرو اور بھولے ہوئے کو راستہ بتاؤ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ قَالَ ابْنُ عِيسَى قَالَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ فُلَانٍ اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَجْلِسَ إِلَيْكِ قَالَ فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عِيسَى حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَقَالَ كَثِيرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ.

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ فرمایا اے ام فلاں! تم گلی کے جس سرے پر جہاں چاہو میں تمہارے پاس بیٹھ جاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ عورت بیٹھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس کے پاس بیٹھے رہے، یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری کر دی۔ ابن عیسیٰ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ اس کی حاجت پوری ہو گئی، اور کثیر نے حمید کے واسطے سے اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا

عثمان بن ابو شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ بِمَعْنَاهُ۔

نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت کی عقل میں فتور آ گیا تھا۔ پھر مثل مذکورہ حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۳۳۱ فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔

کھلی جگہ بیٹھنے کا بیان

عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بہتر مجلس وہ ہے جس میں بیٹھنے کی گنجائش ہو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہ عبدالرحمٰن بن عمرو بن ابو عمرو انصاری ہیں (یعنی روایت کرنے والے صاحب)

بَابٌ ۳۳۲ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ وَقَالَ مَخْلَدٌ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ۔

دھوپ چھاؤں میں بیٹھنے کا بیان

محمد بن منکدر نے اس شخص سے سنا جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی دھوپ میں ہو، مخلد نے کہا کہ سائے میں، پس اس کے اوپر سے سایہ چلا جائے یعنی وہ کچھ دھوپ میں ہو جائے اور کچھ سائے میں تو چاہیے کہ اٹھ جائے۔

مسدد، یحییٰ، اسمٰعیل، قیس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ پس وہ دھوپ میں کھڑے رہے۔ آپ نے حکم فرمایا تو وہ سائے میں آ گئے۔

بَابٌ ۳۳۳ فِي التَّحَلُّقِ۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي الْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ۔

حلقہ بنانے کا بیان

تمیم بن طرفہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں نے کئی حلقے بنا رکھے تھے۔ فرمایا کیا بات ہے کہ تمہیں الگ الگ دیکھ رہا ہوں۔

۱۳۹۷۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى عن ابن فضيل عن الأعمش بهذا قال كان يحب الجماعة۔

واصل بن عبد الاعلیٰ، ابن فضیل سے روایت ہے کہ اعمش نے فرمایا گویا آپ اکٹھے بیٹھنے کو پسند فرماتے تھے۔

۱۳۹۸۔ حدثنا محمد بن جعفر وهناد أن شريكا أخبرهم عن سماك عن جابر بن سمرة قال كنا إذا أتينا النبي صلى الله عليه وسلم جلس أحدنا حيث ينتهي۔

محمد بن جعفر، ہناد، شریک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو جو آتا وہ آخر میں بیٹھ جاتا۔

باب ۲۳۴ الجلوس وسط الحلقة

حلقے کے درمیان بیٹھنا

۱۳۹۹۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا أبان نا قتادة حدثني أبو مجلز عن حذيفة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن من جلس وسط الحلقة۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، ابان، قتادہ، ابو مجلز نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو آکر حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔

باب ۲۳۵ في الرجل يقوم للرجل من مجلسه۔

ایک شخص کا دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھنا

۱۴۰۰۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا شعبة عن عبد ربه بن سعيد عن أبي عبد الله مولى لآل أبي بردة عن سعيد بن أبي الحسن قال جاءنا أبو بكرة في شهادة فقام له رجل من مجلسه فأبى أن يجلس فيه وقال إن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ذا ونهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يمسح الرجل يده بثوب من لم يكسه۔

ابو عبد اللہ مولیٰ آل ابو بردہ سے روایت ہے کہ سعید بن ابو الحسن نے فرمایا، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گواہی کے سلسلے میں ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جو اسے دیا نہ گیا ہو۔

۱۴۰۱۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة أن محمد بن جعفر حدثهم عن شعبة عن عقيل بن طلحة قال سمعت أبا الخصيب عن ابن عمر قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقام له رجل عن مجلسه فذهب ليجلس فيه فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو داود أبو الخصيب اسمه

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن جعفر، شعبہ، عقیل بن طلحہ، ابو الخصیب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس کے لیے دوسرا آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ آنے والا اس جگہ بیٹھنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے منع فرما دیا۔
امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ابو الخصیب کا نام زیاد بن عبد الرحمٰن

ہے

عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

باب ٢٣٣ مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ۔

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ وَمَثَلُ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ۔

کس کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھے سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہے۔ اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے کھجور جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اس فاسق کی مثال جو قرآن مجید پڑھے ریحان جیسی ہے جس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے۔ اس فاسق کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تمے) جیسی ہے جس کا ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں ہوتی۔ اچھے مصاحب (پاس بیٹھنے والے) کی مثال مشک والے جیسی ہے اگر تمہیں اس میں سے کچھ نہ ملے تب بھی خوشبو پہنچ جائے گی اور برے مصاحب کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے کہ اگر تمہیں اس کی سیاہی نہ بھی لگے پھر بھی دھواں تو تم تک پہنچ ہی جائے گا۔

١٤٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى وَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ الْأَوَّلِ إِلَى قَوْلِهِ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَنَسٌ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

مسدد، یحییٰ، ابن معاذ، شعبہ، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کو طعمہا مر تک روایت کیا۔ ابن معاذ نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ اچھے مصاحب کی مثال ایسی ہے۔ باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

١٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

شبیل بن عزرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے مصاحب کی مثال ایسی ہے۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی۔

١٤٠٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

عمرو بن عون، ابن المبارک، حیوۃ بن شریح، سالم بن غیلان،

عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ۔

ولید بن قیس، ابو سعید یا ابو الہیثم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ کسی کو مصاحب بناؤ مگر مومن کو اور نہ کسی کو ساتھ کھانا کھلاؤ مگر پرہیزگار کو۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔

ابن بشار، ابو عامر اور ابو داؤد، زہیر بن محمد، موسیٰ بن وردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے للہٰذا تم دیکھ لیا کرو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

ہارون بن زید بن ابو الزرقاء، اُن کے والد ماجد، جعفر بن برقان، یزید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روحیں جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ جن میں وہاں تعارف ہوا تو یہاں اُلفت رہی اور جو وہاں انجان رہیں اُن میں یہاں جدائی ہے۔

بَابٌ ۲۳ فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ

جھگڑنے کی ممانعت

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام کے لیے روانہ کرتے تو فرماتے۔ خوشخبری دینا نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا مشکل میں نہ پھنسانا۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ عَنِ السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ يَعْنِي بِهِ قُلْتُ صَدَقْتَ بِأَبِي وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ

مسدد، یحییٰ، سفیان، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، قائد السائب سے روایت ہے کہ حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو لوگ میری تعریف کرنے لگے اور میرا ذکر ہونے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اُنہیں تمہاری نسبت زیادہ جانتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ماں باپ کی قسم آپ نے سچ فرمایا۔ آپ میرے ساجھی تھے اور کیا ہی اچھے ساجھی تھے۔ آپ نے کبھی

لَا تُدَارِيْ وَلَا تُمَارِيْ۔

والی جھگڑا نہیں کیا تھا۔

بَابُ ۲۳۸ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ

انداز گفتگو

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، یوسف بن عبداللہ بن سلام کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گفتگو فرمانے کیلئے بیٹھے ہوتے تو نظر اٹھا کر کتنی ہی دفعہ آسمان کی طرف دیکھتے۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ أَوْ تَرْسِيلٌ۔

محمد بن علاء، محمد بن بشر، مسعر کا بیان ہے کہ میں نے مسجد میں ایک بزرگ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر اور صاف لفظوں میں کلام فرمایا کرتے تھے۔

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ۔

عثمان و ابوبکر پسران ابی شیبہ، وکیع، سفیان، اسامہ، زہری، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گفتگو فرمانا ایسا ہوتا تھا کہ ہر لفظ الگ تھا جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ أَجْذَمُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ يُونُسُ وَعُقَيْلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو گفتگو اللہ کی تعریف سے شروع نہ کی جائے وہ لنڈوری ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے یونس اور عقیل اور شعیب اور سعید بن عبدالعزیز نے زہری سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغیر واسطہ کسی صحابی کے مرسلاً۔

بَابُ ۲۳۹ فِي الْخُطْبَةِ

خطبے کا بیان

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

مسدد و موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد بن زیاد، عاصم بن

قالا نا عبد الواحد بن زياد نا عاصم بن كليب عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء.

کلیب کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس خطبے میں اللہ اور رسول کے متعلق گواہی نہ دی جائے وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔

باب ۲۳۰ في تنزيل الناس منازلهم.

لوگوں کے مراتب کا لحاظ رکھنا

۱۲۱۵ - حدثنا يحيى بن إسمعيل وابن أبي خلف أن يحيى بن اليمان أخبرهم عن سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن ميمون بن أبي شبيب أن عائشة مر بها سائل فأعطته كسرة ومر بها رجل عليه ثياب وهيأة فأقعدته فأكل فقيل لها في ذلك فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنزلوا الناس منازلهم قال أبو داود وحديث يحيى مختصر قال أبو داود ميمون لم يدرك عائشة.

یحییٰ بن اسمٰعیل و ابن ابی خلف، یحییٰ بن یمان، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، میمون بن ابی شبیب سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان کے پاس ایک سائل گزرا تو انہوں نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیا۔ پھر ایک شخص گزرا جس نے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے تو اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ ان سے اس کے متعلق کہا گیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے مرتبے کا لحاظ رکھا کرو۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ کی حدیث مختصر ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میمون نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا تھا۔

۱۲۱۶ - حدثنا إسحق بن إبراهيم الصواف نا عبد الله بن حمران نا عوف بن أبي جميلة عن زياد بن مخراق عن أبي كنانة عن أبي موسى الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من إجلال الله إكرام ذي الشيبة المسلم وحامل القرآن غير الغالي فيه والجافي عنه وإكرام ذي السلطان المقسط.

اسحاق بن ابراہیم صواف، عبد اللہ بن حمران، عوف بن ابی جمیلہ، زیاد بن مخراق، ابوکنانہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا ایک حصہ ہے اور اسی طرح قرآن کے ایسے عالم کی جو اس میں تجاوز نہ کرتا ہو اور اس بادشاہ کی تعظیم جو انصاف کرتا ہو ان تینوں کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہی کا ایک حصہ ہے۔

باب ۲۳۱ في الرجل يجلس بين الرجلين بغير إذنهما.

دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا

۱۲۱۷ - حدثنا محمد بن عيسى وأحمد بن عبدة المعنى قالا نا حماد نا عامر الأحول عن عمرو بن شعيب قال ابن عبدة عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه

محمد بن عیسیٰ و احمد بن عبدہ، حماد، عامر احول، عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دو شخصوں کے درمیان میں جا کر بیٹھے مگر

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا.

بَابُ ۲۲۲ فِي جُلُوسِ الرَّجُلِ.

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ احْتَبٰى بِيَدِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَيْخٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۱۲۲۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحَيْبَةُ ابْنَتَا عُلَيْبَةَ قَالَ مُوسٰى بِنْتُ حَرْمَلَةَ وَكَانَتَا رَبِيبَتَيْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةَ أَبِيهِمَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ وَقَالَ مُوسَى الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

بَابُ ۲۲۳ فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ.

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ.

اُن کی اجازت سے۔

آدمی کس طرح بیٹھے

سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن ابراہیم، اسحاق بن محمد انصاری، ربیح بن عبدالرحمان کے والد ماجد نے اپنے والد محترم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے احتباء فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شیخ عبداللہ بن ابراہیم منکر الحدیث ہیں۔

حفص بن عمر، موسیٰ بن اسمٰعیل، عبداللہ بن حسان عنبری، اُن کی دادیاں صفیہ اور دحیبہ، اُن کے والد محترم کی دادی جان حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے، کہ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قرفصاء کی حالت میں (گھٹنے کھڑے کرکے اور ہاتھوں سے حلقہ بناکر) بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو رعب طاری ہو گیا۔ موسیٰ راوی نے کہا کہ المتخشع رعب طاری ہونے کو کہتے ہیں۔

بیٹھنے کا بُرا طریقہ

علی بن بحر، عیسیٰ بن یونس، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ اُن کے والد محترم حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا اور میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اُن کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ کا غضب

ہوا۔

باب ۲۲۴ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا.

عشاء کے بعد باتیں کرنا

ابو المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس (نماز عشاء) سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۲۲۵ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا.

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ.

چار زانو ہو کر بیٹھنا

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اسی جگہ پر چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

باب ۲۲۶ فِي التَّنَاجِي.

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ.

سرگوشی کرنے کا بیان

ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش۔ مسدد، عیسیٰ بن یونس، اعمش، شقیق نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ بات اُسے رنج پہنچائے گی۔

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْبَعَةٌ قَالَ لَا يَضُرُّكَ.

ابو صالح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔ ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے عرض کی کہ اگر وہ چار ہوں؟ فرمایا کہ یہ تمہیں نقصان نہیں دے گا۔

باب ۲۲۷ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ.

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثَ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جب کوئی اپنی جگہ سے اُٹھ کر پھر واپس آئے

سہیل بن ابو صالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد محترم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہاں ایک لڑکا بھی تھا۔ جب وہ لوٹ کر آیا تو والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ جائے۔ پھر واپس آئے تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ مستحق ہے۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ نَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ كَعْبٍ الْإِيَادِيِّ قَالَ كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُونَ۔

کعب ایادی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو درداء کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتے اور جب آپ اُٹھ کھڑے ہوتے لیکن واپس لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی نعلین مبارک یا کوئی چیز رکھ جاتے جس سے آپ کے اصحاب جان لیتے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔

بَابٌ ۲۲۶ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالَى۔

برائی اس بات کی کہ آدمی مجلس سے اُٹھ جائے اور خدا کا ذکر نہ کرے

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً۔

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ مجلس سے اُٹھ جائیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں تو وہ ایسے اُٹھے جیسے گدھے کی لاش اور اپنی اس حرکت پر قیامت کے روز افسوس کا اظہار کریں گے۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مُضْطَجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ۔

سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھ گیا اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ندامت وارد ہوگی اور جو بستر میں لیٹے اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے بھی ندامت ہوگی۔

باب ۲۷۹ فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ۔

مجلس کے کفارے کا بیان

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

سعید بن ابی ہلال نے سعید بن ابو سعید مقبری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کچھ الفاظ ہیں جنہیں کوئی اپنی مجلس میں کھڑے ہوتے وقت تین دفعہ نہیں پڑھتا مگر اس کی طرف سے وہ کفارہ ہو جاتے ہیں اور نہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلس ذکر میں نہیں کہتا مگر یہ تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے وہ یہ ہیں: اے اللہ! تو پاک ہے اور ساتھ اپنی تعریف کے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

احمد بن صالح، ابن وہب، عمرو، عبدالرحمان بن ابو عمرو مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى أَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَخَرَةٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى قَالَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ

محمد بن حاتم جرجانی اور عثمان بن ابوشیبہ، عبدہ بن سلیمان، حجاج بن دینار، ابو ہاشم، ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو اس کے آخر میں کہتے: اے اللہ! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اور تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری جانب رجوع کرتا ہوں۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ایسی بات کہتے ہیں جو اس سے پہلے آپ نے نہیں کہی تھی۔ فرمایا کہ جو مجلس میں ہو یہ اس کا کفارہ ہے۔

فِي الْمَجْلِسِ۔

بَابٌ ۵۰۴ فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ۔

باب ۔ اٹھ جانے کے بعد باتیں لگانا

محمد بن یحییٰ بن فارس، فریابی، اسرائیل، ولید، زہیر بن حرب حسین بن محمد نے اس حدیث کو اسرائیل سے روایت کیا ہے ابوالولید بن ہشام، زید بن زائد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا کوئی صحابی کسی دوسرے کی شکایت مجھ تک نہ پہنچائے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ اس دنیا سے سینہ صاف لے کر جاؤں۔

پارہ ـــــــ ۲۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ ۳۵۱ فِی الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ
فَارِسٍ نَا نُوحُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ سَیَّارٍ الْمُؤَدِّبُ نَا
إِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْهِ ابْنُ إِسْحٰقَ
عَنْ عِیْسَی بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ الْفَغْوَاءِ الْخُزَاعِیِّ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ دَعَانِیْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ
أَنْ یَبْعَثَنِیْ بِمَالٍ إِلٰی أَبِیْ سُفْیَانَ یَقْسِمُهُ
فِیْ قُرَیْشٍ بِمَکَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ
صَاحِبًا قَالَ فَجَاءَنِیْ عَمْرُو بْنُ أُمَیَّةَ الضَّمْرِیُّ
فَقَالَ بَلَغَنِیْ أَنَّكَ تُرِیْدُ الْخُرُوْجَ وَتَلْتَمِسُ
صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ
صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا
قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَیَّةَ الضَّمْرِیُّ
قَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ
قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوْكَ الْبِکْرِیُّ وَلَا تَأْمَنْهُ
فَخَرَجْنَا حَتّٰی إِذَا کُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ إِنِّیْ أُرِیْدُ
حَاجَةً إِلٰی قَوْمِیْ بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِیْ قُلْتُ
رَاشِدًا فَلَمَّا وَلّٰی ذَکَرْتُ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلٰی بَعِیْرِیْ حَتّٰی
خَرَجْتُ أُوْضِعُهُ حَتّٰی إِذَا کُنْتُ بِالْأَصَافِرِ
إِذَا هُوَ یُعَارِضُنِیْ فِیْ رَهْطٍ قَالَ وَأَوْضَعْتُ
فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِیْ قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفُوْا

لوگوں سے محتاط رہنا

عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا کیونکہ آپ کا ارادہ تھا کہ حضرت ابو سفیان کے پاس قریش میں تقسیم کرنے کیلئے مال بھیجیں مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد۔ فرمایا کہ ساتھی تلاش کرو۔ پس میرے پاس عمرو بن امیہ ضمری آیا اور کہا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے آپ سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ساتھی کی تلاش ہے۔ فرمایا۔ یہی بات ہے۔ کہا تو میں آپ کا ساتھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے ساتھی مل گیا ہے۔ فرمایا کہ کون؟ میں عرض گزار ہوا کہ عمرو بن امیہ ضمری۔ فرمایا کہ جب اس کی قوم کے پاس پہنچو تو اس سے ہوشیار رہنا کیونکہ کہنے والے نے کہا ہے۔ بھائی تمہارا بکری ہے لہٰذا اس سے بے خوف نہ رہنا پس ہم نکلے یہاں تک کہ جب ابواء کے مقام پر پہنچے تو اس نے کہا۔ میں ایک ضرورت کے تحت ودان میں اپنی قوم کے پاس جانا چاہتا لہٰذا آپ میرا انتظار کریں۔ میں نے کہا کہ سیدھی راہ پر ہو۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر گیا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد آ گیا لہٰذا میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا یہاں تک کہ اصافر کے مقام پر پہنچ گیا تو وہ چند آدمی لے کر مجھے روکنے کے لیے آ رہا تھا۔ میں اونٹ کو تیز دوڑاتا رہا یہاں تک کہ بہت آگے نکل گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں ان کی رسائی سے باہر ہوں تو وہ لوگ واپس لوٹ گئے اور عمرو میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم سے ایک حاجت تھی۔ میں نے کہا۔ ہوگی اور ہم دونوں چلتے رہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے اور مال میں نے

جَاءَنِي فَقَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلْ وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ۔

حضرت ابوسفیان کے سپرد کر دیا۔

۱۲۳۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

ف۔ مسلمانوں کو ان کے مہربان آقا نے یہ تلقین فرمائی ہے کہ جہاں وہ جس سے نقصان اٹھائے تو دوبارہ اس کے جھانسے میں نہ آنا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہر کسی پر اعتماد کر لینا اچھا نہیں۔ اعتماد کریں لیکن قابل اعتبار پہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۵۱ فِي هَدْيِ الرَّجُلِ۔

آدمی کی چال کا بیان

۱۲۳۶ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى كَأَنَّهُ يَتَوَكَّأُ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چلتے تو ٹیکے ہوئے معلوم ہوتے۔

۱۲۳۷ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ۔

سعید جریری سے روایت ہے کہ حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے حضور کو کیسا دیکھا؟ فرمایا کہ آپ سفید اور نمکین حسن والے تھے جب چلتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا ڈھلان سے اتر رہے ہیں۔

بَابٌ ۲۵۲ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنے کا بیان

۱۲۳۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ ح وَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضَعَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى زَادَ قُتَيْبَةُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

قتیبہ بن سعید، لیث ــــ موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، زبیر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ قتیبہ نے کہا کہ آدمی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے۔ قتیبہ نے یہ بھی کہا۔ جبکہ وہ چت لیٹا ہوا ہو۔

۱۲۳۹ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مَالِكٌ ح وَنَا

عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انہوں

الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ قعنبی نے کہا کہ مسجد میں اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

١٢٤٠۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ۔

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

ف۔ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہیں رکھنا چاہیے۔ یہ اندیشہ نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی اندیشے کے باعث احادیث میں اجازت و ممانعت دونوں وارد ہوئی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ٣٥٢ فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ۔

باتیں اڑانے کا بیان

١٢٤١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ۔

ابوبکر بن ابو شیبہ، یحییٰ بن آدم، ابن ابی ذئب، عبدالرحمٰن بن عطاء، عبدالملک بن جابر بن عتیک نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی بات کہہ کے دوسری جانب متوجہ ہو جائے تو وہ گفتگو امانت ہے۔

١٢٤٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن نافع، ابن ابی ذئب، ان کے بھتیجے نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجلسیں امانت ہیں سوائے تین مجلسوں کے جو حرام خون بہانے کے لیے ہو، دوسری جو حرام شرمگاہ کے لیے ہو اور تیسری جو ایسے مال کو ہتھیانے کے لیے ہو جس پر حق نہ پہنچتا ہو۔

١٢٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

محمد بن علاء اور ابراہیم بن موسیٰ رازی، ابو اسامہ عمر، ابراہیم بن حمزہ بن عبداللہ عمری، عبدالرحمٰن بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امانت میں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

خیانت یہ ہوگی کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس رہے اور عورت اس کے پاس رہے پھر آدمی اس کا راز فاش کرتا پھرے۔

بَابٌ ۲۵۵ فِي الْقَتَّاتِ۔

چغل خوری کا بیان

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

مسدد اور ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم ہمام نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چغل کھانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

بَابٌ ۲۵۶ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ۔

دوغلے پن کا بیان

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوغلا آدمی برے لوگوں میں سے ہے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ۔

نعیم بن حنظلہ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دنیا میں دو منہ رکھنے والا ہو تو قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

بَابٌ ۲۵۷ فِي الْغِيبَةِ۔

غیبت کا بیان

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

علاء کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ! غیبت کیا ہے؟ فرمایا کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو۔ عرض گذار ہوا کہ جو میں کہتا ہوں وہ عیب میرے بھائی میں ہو تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ جو تم کہتے ہو اگر وہ عیب تمہارے بھائی میں ہو تو یہی غیبت ہے اور اگر وہ بات نہ ہو تو یہ بہتان باندھنا ہے۔

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

ابو حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے حضرت صفیہ کی فلاں فلاں خوبیاں کافی ہیں۔ مسدد کے سوا دوسروں نے کہا کہ ان کا پستہ قد ہونا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھولا جائے تو وہ بھی رنگین ہو جائے۔ عرض گزار ہوئی کہ میں نے تو ایک انسان کی حکایت بیان کی ہے۔ فرمایا کہ میں کسی شخص کی حکایت کرنے کو پسند نہیں کرتا خواہ مجھے اتنا مال ملتا ہو۔

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا أَبُو الْيَمَانِ نَا شُعَيْبٌ نَا ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ نَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

محمد بن عوف، ابو الیمان، شعیب، ابن ابو حسین، نوفل بن مساحق نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سود سے بھی بڑھ کر زیادتی یہ ہے کہ ناحق کسی مسلمان کی بے عزتی کی جائے۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى نَا بَقِيَّةُ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا نَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ لَيْسَ فِيهِ أَنَسٌ حَدَّثَنَاهُ عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى۔

ابن المصفیٰ، بقیہ اور ابو المغیرہ، صفوان، راشد بن سعد، عبد الرحمٰن بن جبیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مجھے معراج کروائی گئی میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے۔ میں نے کہا۔ اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی بے عزتی کرتے ہیں ـــــ۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن عثمان نے بقیہ سے بھی روایت کیا ہے لیکن اس میں حضرت انس کا ذکر نہیں ہے اور عیسیٰ بن ابو عیسیٰ نے اسے ابو مغیرہ سے روایت کیا ہے ابن المصفیٰ کی طرح۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سعید بن عبد اللہ بن جریج نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! جو زبانی تو ایمان لے آئے لیکن ایمان جن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ تم مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو

وسلم يا معشر من آمن بلسانه ولم يدخل الإيمان قلبه لا تغتابوا المسلمين ولا تتبعوا عوراتهم فإنه من اتبع عوراتهم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه في بيته.

اور نہ اُن کی عزت کے درپے ہوا کرو کیونکہ جو انہیں بے عزت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے پیچھے پڑ جائے گا اور جس کے اللہ تعالیٰ پیچھے پڑ جائے اُس کو گھر میں ہی بیٹھے ہوئے کو ذلیل کردے گا۔

١٢٥٢۔ حدثنا حيوة بن شريح نا بقية عن ابن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن وقاص بن ربيعة عن المستورد أنه حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل برجل مسلم أكلة فإن الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فإن الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء فإن الله يقوم به مقام سمعة ورياء يوم القيامة.

وقاص بن ربیعہ نے حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کی بدگوئی کرکے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے اتنا ہی کھانا کھلائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی بدگوئی کرکے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے اتنا ہی کپڑا پہنائے گا اور جو کسی آدمی کے ساتھ ایسی جگہ پر کھڑا ہوا جس سے مقصود شہرت اور نمود و نمائش ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے ایسے عذاب کی جگہ کھڑا کرے گا جس سے خوب اس کی شہرت اور نمود و نمائش ہو۔

١٢٥٣۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى نا أسباط بن محمد عن هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل المسلم على المسلم حرام ماله وعرضه ودمه حسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم.

واصل بن عبد الاعلیٰ، اسباط بن محمد، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال، عزت اور خون حرام ہے۔ آدمی میں اتنی برائی ہی کافی ہے (تباہ ہونے کے لیے) کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

ف۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ہمیشہ اپنے سے بہتر جانے۔ اگر وہ عمر میں اس سے بڑا ہے تو یہ سمجھ کر کہ اس نے میری نسبت بہت زیادہ نیکیاں جمع کرلی ہوں گی اور اگر عمر میں اس سے چھوٹا ہے تو یہ سمجھتے ہوئے اسے اپنے سے بہتر شمار کرے کہ میری نسبت اس نے بہت ہی کم گناہ کیے ہوں گے۔ اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر شمار کرنا شیطان کی تقلید ہے جس نے أنا خير منه کہا تھا۔ مسلمان کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ ایمانی دولت کے باعث معزز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٢٥٨ الرجل يذب عن عرض أخيه.

مسلمان بھائی کی عزت بچانے کیلئے بولنا

١٢٥٤۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء بن عبيد نا ابن المبارك عن يحيى بن

عبداللہ بن محمد بن اسماء بن عبید، ابن المبارک، یحییٰ بن عبداللہ بن سلیمان، اسمٰعیل بن یحییٰ معافری، سہل بن معاذ بن انس جہنی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جس نے کسی منافق کے مقابلے میں مومن کی حمایت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی حفاظت میں ایک فرشتہ کو مقرر کرے گا جو اُسے دوزخ کی آگ سے بچائے گا ۔ اور جو کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اُس پر الزام عائد کرے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اُسے روک لے گا یہاں تک کہ اپنے کہے کے مطابق عذاب پالے

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمٰعِيلَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِسْمٰعِيلُ ابْنُ بَشِيرٍ مَوْلٰى بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قِيلَ عُتْبَةُ ابْنُ شَدَّادٍ مَوْضِعَ عُقْبَةَ۔

اسمٰعیل بن بشیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو کسی مسلمان کو ایسی جگہ پر ذلیل و رُسوا کرے جہاں اُس کی عزت کی جاتی ہو تاکہ اس کی عزت گھٹ جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے کو اس جگہ پر ذلیل و رُسوا کرے گا جہاں اُسے خدا کی مدد درکار ہوگی ۔ اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے جہاں پر اس کی عزت گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہو حالانکہ وہاں اُس کی عزت ہوتی ہے تو ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ اُس جگہ مدد فرمائے گا جہاں اسے خدا کی مدد درکار ہوگی ——— یحییٰ راوی کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کی مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اور عقبہ بن شداد نے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ یحییٰ بن سُلیم وہی ہیں ، جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید کے صاحبزادے تھے ۔ اور اسمٰعیل بن بشیر بنی مغالہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور اس روایت میں عقبہ کی جگہ عتبہ بن شداد کہا گیا ہے ۔

بَابٌ ۷۵۹ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيبَةٌ۔

جس کا کہنا غیبت نہیں ہے

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجُشَمِيِّ

ابو عبداللہ جشمی سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ ایک اعرابی آیا ، اُس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا ، پھر اس کا گھٹنا باندھ دیا اور مسجد میں داخل

قَالَ نَاجُنْدُبٌ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ قَالُوا بَلَى۔

ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو وہ اپنے اونٹ کے پاس آیا۔ اس کا گھٹنا کھولا۔ پھر اس پر سوار ہو گیا اور پکار کر کہا۔ اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفیٰ پر رحم فرما اور اس رحمت میں ہم دونوں کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم کیا کہتے ہو یہ زیادہ بیوقوف ہے یا اس کا اونٹ کیا تم نے نہیں سنا جو اس نے کہا؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں سنا۔

بَابٌ فِي التَّجَسُّسِ

ٹوہ لگانے کا بیان

١٢٥٧۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابْنُ عَوْفٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ قَالَا نَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا۔

عیسیٰ بن محمد رملی اور ابن عوف، فریابی، سفیان، ثور، راشد بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کا کھوج لگاتے پھرو گے تو ان کی عادتوں کو خراب کر دو گے یا خرابی کے نزدیک پہنچا دو گے۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ حضرت معاویہ نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے انہیں نفع پہنچایا۔

١٢٥٨۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔

سعید بن عمرو حمصی، اسمٰعیل بن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن اسود اور مقدام بن معدیکرب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حاکم جب لوگوں میں اپنے گمان اور شبہ کو تلاش کرے گا تو انہیں خراب کر کے رکھ دے گا۔

١٢٥٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ

زید کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو حاضر کیا گیا اور کہا۔ یہ ایسا شخص ہے جس کی داڑھی سے شراب ٹپکتی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ہمیں کھوج لگانے سے منع فرمایا گیا ہے، ہاں جب

وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهِ۔

کوئی بات ہم پر ظاہر ہو جائے تو ہم اس پر مواخذہ کرتے ہیں۔

باب ٣٦١ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ۔

١٢٦٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً۔

مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

مسلم بن ابراہیم، عبد اللہ بن مبارک، ابراہیم بن نشیط، کعب بن علقمہ، ابو الہیثم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی کے عیب کو دیکھ کر چھپاتا ہے وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو دوبارہ زندہ کر دیا۔

١٢٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَشِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ إِنَّ جِيرَانَنَا هَؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ فَقَالَ دَعْهُمْ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ قَالَ وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ لَيْثٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ۔

ابو الہیثم بیان کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر کے منشی حضرت دخین سے سنا کہ انہوں نے فرمایا ہمارے ہمسائے شراب پیتے تھے۔ میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمارے یہ ہمسائے شراب پیتے ہیں۔ میں نے انہیں منع کیا ہے لیکن یہ باز نہیں آتے۔ میں انہیں تھانے لے جانے والا ہوں۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر میں دوبارہ حضرت عقبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ہمارے ہمسائے انکار کرتے ہیں کہ وہ شراب پینے سے رکیں۔ لہٰذا میں انہیں تھانے لے جانے والا ہوں۔ فرمایا تمہاری خرابی ہو، ان کا خیال چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پس مسلم بن ابراہیم کی حدیث کے ساتھ بیان کیا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ ہاشم بن قاسم نے لیث سے اس طرح روایت کرتے ہوئے کہا۔ ایسا نہ کرو بلکہ انہیں سمجھاؤ اور ڈراؤ۔

ف۔ نیکی کا حکم دینا اور برے کام سے منع کرنا یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ضروری ہے لیکن کسی مسلمان کی برائی کو مشتہر نہیں کرنا چاہیے بلکہ حتی الامکان دوسرے کے عیب پر پردہ ڈالنے کی فکر رہے۔ حضور علیہ السلام اس کی پردہ پوشی فرماتے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے منشی دخین کو اسی لیے ان کے شرابی ہمسایوں کی حاکم کے پاس شکایت کرنے سے منع فرمایا تھا۔ ہاں خوف خدا یاد دلانے اور نصیحت کرنے کا حکم فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ٣٦٢ الْمُؤَاخَاةِ۔

١٢٦٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ

اخوت

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر سے

عن عقيل عن الزهري عن سالم عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه بها كربة من كرب يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة۔

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے۔ جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔ جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی تکلیف کو دور فرمائے گا۔ جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

باب ٢٦٣ الاستباب۔

١٢٦٣ - حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادي منهما ما لم يعتد المظلوم۔

گالی گلوچ

ابن علاء کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو شخص آپس میں بدکلامی کریں تو دونوں کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب ٢٦٤ في التواضع۔

١٢٦٤ - حدثنا أحمد بن حفص حدثني أبي حدثني إبراهيم بن طهمان عن الحجاج عن قتادة عن يزيد بن عبد الله عن عياض بن حمار أنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله أوحى إلي أن تواضعوا حتى لا يبغي أحد على أحد ولا يفخر أحد على أحد۔

تواضع کا بیان

یزید بن عبداللہ نے حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ تم ایک دوسرے سے عاجزی کے ساتھ پیش آیا کرو یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے اور کوئی دوسرے پر اپنی برتری نہ جتائے۔

باب ٢٦٥ في الانتصار۔

١٢٦٥ - حدثنا عيسى بن حماد نا الليث عن سعيد المقبري عن بشير بن المحرر عن سعيد بن المسيب أنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس ومعه أصحابه وقع رجل بأبي بكر فآذاه فصمت عنه أبو بكر ثم آذاه الثانية فصمت عنه أبو بكر ثم آذاه الثالثة فانتصر منه أبو بكر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انتصر أبو بكر فقال

بدلہ لینے کا بیان

سعید بن مسیب سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ اور گرد شمع رسالت کے پروانے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر کو تکلیف دہ لفظ کہا لیکن حضرت ابوبکر خاموش رہے۔ پھر اس نے دوبارہ کہا لیکن حضرت ابوبکر چپ رہے۔ پھر اس نے سہ بارہ کہا تو حضرت ابوبکر نے اسے جواب دیا۔ جب حضرت ابوبکر نے جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا

أَبُو بَكْرٍ أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ.

تجھ پر غصہ آگیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک فرشتہ آسمان سے اُتر کر اُس کے کہنے کی تکذیب کر رہا تھا۔ جب تم نے جواب دیا تو شیطان درمیان میں کود پڑا۔ جس جگہ شیطان آجائے وہاں میرا بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ ابْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كَمَا قَالَ سُفْيَانُ.

سعید بن ابو سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر سے بدکلامی کی آگے مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا ــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے سفیان کے مانند۔

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي ح وَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا مُعَاذٌ الْمَعْنَى وَاحِدٌ نَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُ عَنِ الِانْتِصَارِ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ امْرَأَةِ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطَّنْتُهُ لَهَا فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَحَّمُ لِعَائِشَةَ فَنَهَاهَا فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ سُبِّيهَا فَسَبَّتْهَا فَغَلَبَتْهَا فَانْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ إِنَّ عَائِشَةَ وَقَعَتْ بِكُمْ وَفَعَلَتْ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيكِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ إِنِّي قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ.

عبیداللہ بن معاذ، اُن کے والد ماجد ــــ عبیداللہ بن عمر بن میسرہ، معاذ، ابن عون کا بیان ہے کہ میں وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ میں انتصار کے متعلق پوچھا کرتا تھا تو مجھ سے حدیث بیان کی علی بن زید بن جدعان نے، ام محمد اُن کے والد محترم کی بیوی سے۔ ابن عون کے خیال میں وہ حضرت ام المومنین سیدہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور ہمارے پاس حضرت زینب بنت جحش بیٹھی تھیں۔ آپ نے دستِ مبارک کے ساتھ کچھ گفتگو کی۔ میں نے ہاتھ کے اشارے سے اُن کے متعلق بتایا تو آپ رک گئے۔ چنانچہ حضرت زینب آگے بڑھ کر حضرت عائشہ پر برس پڑیں۔ آپ نے انہیں روکا لیکن وہ نہ رکیں تو آپ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ تم بھی ان سے کچھ کہو۔ پس حضرت زینب حضرت علی کے پاس گئیں اور کہا کہ حضرت عائشہ نے آپ لوگوں (بنی ہاشم) کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس حضرت فاطمہ آئیں تو آپ نے ان سے فرمایا۔ کعبہ کے رب کی قسم بیشک عائشہ تمہارے ابا کی محبوبہ ہیں۔ پس وہ چلی گئیں اور لوٹ کے کہا میں نے یوں کہا اور حضور نے یہ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت علی حاضر ہوئے اور اس سلسلے میں آپ سے عرض گزار ہوئے۔

باب ۳۶۶ النہی عن سب الموتی۔

۱۲۶۸ - حدثنا زھیر بن حرب نا وکیع نا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات صاحبکم فدعوہ ولا تقعوا فیہ۔

۱۲۶۹ - حدثنا محمد بن العلاء انا معاویۃ بن ھشام عن عمران بن انس المکی عن عطاء عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم۔

مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا کوئی ساتھی (مسلمان) فوت ہو جائے تو اسے نظر انداز کرو اور اس کی برائی ذکر نہ کرو۔

عطاء نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیوں سے زبان کو روکا کرو۔

ف - جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کی نیکیوں اور خوبیوں کا چرچا کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اس کی برائی بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اب وہ پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں پہنچ چکا۔ خدا تعالیٰ اس کے ساتھ جو چاہے سلوک کرے گا۔ ہاں اسلام دشمنوں کی برائی بیان کرنا اور لوگوں کو ان سے متنفر کرنا جائز ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۳۶۷ فی النہی عن البغی۔

۱۲۷۰ - حدثنا محمد بن الصباح بن سفیان نا علی بن ثابت عن عکرمۃ بن عمار قال حدثنی ضمضم بن جوس قال قال ابو ھریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان رجلان فی بنی اسرائیل متواخیین فکان احدھما یذنب والآخر مجتھد فی العبادۃ فکان لا یزال المجتھد یری الآخر علی الذنب فیقول اقصر فقال خلنی وربی ابعثت علی رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک او لا یدخلک اللہ الجنۃ فقبض ارواحھما فاجتمعا عند رب العالمین فقال لھذا المجتھد اکنت بی عالما او کنت علی ما فی یدی قادرا وقال للمذنب اذھب فادخل الجنۃ برحمتی وقال للآخر اذھبوا بہ الی النار قال ابو ھریرۃ والذی نفسی بیدہ لتکلم بکلمۃ اوبقت

تکبر کی ممانعت

ضمضم بن جوس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں دو شخص شریک رہتے تھے۔ ایک ان میں سے گنہگار اور دوسرا خوب عبادت گزار تھا۔ عبادت گزار جب بھی گنہگار کو دیکھتا تو اس سے باز رہنے کے لیے کہتا۔ ایک دن اس نے اسے کوئی گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو باز رہنے کے لیے کہا۔ گنہگار نے کہا کہ مجھے میرے رب پر چھوڑ دو کیا تم مجھ پر نگہبان ہو۔ عبادت گزار کہنے لگا۔ خدا کی قسم اللہ تمہیں نہیں بخشے گا یا اللہ تمہیں جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ پس دونوں کی روحیں قبض کر لی گئیں اور دونوں اکٹھے پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں پیش ہوئے۔ عبادت گزار سے فرمایا گیا۔ کیا تجھے میرے متعلق سب کچھ علم ہے یا میرے اختیارات تیرے قبضے میں ہیں؟ گنہگار سے فرمایا کہ جا میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔ دوسرے کے متعلق فرمایا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس نے ایسی بات کہی جس سے اس کی دنیا اور

دُنیا کا و آخرت۔

١٢٧١۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ۔

بَابٌ ٢٦٨ فِي الْحَسَدِ

١٢٧٢۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔

١٢٧٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْعَمْيَاءِ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ۔

بَابٌ ٢٦٩ فِي اللَّعْنِ

١٢٧٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ نِمْرَانَ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا

آخرت برباد ہو گئیں۔

عیینہ بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے کرنے والے کو دنیا میں سزا ملے اس عذاب کے علاوہ جو آخرت میں اُس کے لیے جمع ہے کہ وہ سزا میں بغاوت اور قطع رحمی کے برابر ہو۔

حسد کا بیان

عثمان بن صالح بغدادی، ابو عامر عبدالملک بن عمرو، سلیمان بن بلال، ابراہیم بن ابی اسید اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِّ امجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد سے بچتے رہنا کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے لکڑی کو آگ یا فرمایا کہ گھاس کو۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، سعید بن عبدالرحمٰن بن ابی العمیاء، سہل بن ابی امامہ سے روایت ہے کہ وہ اور ان کے والد ماجد مدینہ منورہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اپنی جانوں پر سختی نہ کیا کرو کہ تم پر سختی کی جائے کیونکہ ایک قوم نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی فرمائی۔ یہی ان کی بقایا ہیں جو گرجوں اور گھروں میں ہیں کیونکہ رہبانیت کو انہوں نے ایجاد کیا حالانکہ ہم نے اُن پر فرض نہیں کی تھی (۵۷:۲۷)

لعنت کرنے کا بیان

حضرت اُمِّ درداء نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے پس آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر زمین کی طرف اترتی ہے تو اُس کے دروازے بھی بند پاتی ہے۔ پھر وہ

صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ وَهِمَ فِيهِ۔

دائیں اور بائیں جانب پھرتی ہے لیکن اپنے لیے کوئی ٹھکانا نہیں پاتی۔ لہٰذا اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی جبکہ وہ اس کا اہل ہو ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مروان بن محمد نے کہا ہے کہ اس راوی کا نام ولید بن رباح نہیں بلکہ رباح بن ولید ہے اور یحییٰ بن حسان سے اس میں وہم ہوا ہے۔

١٤٧٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ نَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللهِ وَلَا بِغَضَبِ اللهِ وَلَا بِالنَّارِ۔

حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں اللہ کی لعنت، اللہ کے غضب اور دوزخ کے ساتھ لعنت نہ کیا کرو۔

١٤٧٦ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ نَا أَبِي نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ۔

ہارون بن زید بن ابوالزرقاء، ان کے والد ماجد، ہشام بن سعد، ابوحازم اور زید بن اسلم، حضرت ام درداء حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بہت لعنت کرنے والوں کو گواہ نہ بناؤ اور ان سے سفارش نہ کراؤ۔

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَبَانُ ح وَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ زَيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔

مسلم بن ابراہیم، ابان ——— زید بن اخزم طائی، بشر بن عمر، ابان بن یزید، قتادہ، ابوالعالیہ، زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ہوا پر لعنت کی۔ مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا نے ایک آدمی کی چادر اتار دی تو اس نے ہوا پر لعنت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ تو حکم الٰہی کی پابند ہے۔ لیکن جو ایسی چیز پر لعنت کرے جو مستحق لعنت نہ ہو تو لعنت قائل کی طرف لوٹ آتی ہے۔

بَابٌ ٤٧ فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ۔

ظالم کے لیے بددعا کرنے کا بیان

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ نَا أَبِي نَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ان کی

عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ۔

کسی چیز چرائی گئی تو وہ چور پر لعنت کرنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کا بوجھ کم نہ کرو۔

بَابٌ ۴۷ فِيْ هِجْرَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ۔

آدمی کا اپنے بھائی کو چھوڑ دینا

۱۴۷۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے۔

ف۔ کسی دنیاوی یا اتفاقی معاملے کے باعث اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ کلام و سلام ترک کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ اسلامی اخوت کے خلاف اور بے مروتی ہے۔ ہاں اگر اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ کے تحت اللہ اور رسول کی نافرمانی یا کسی گمراہی کے باعث ہو تو کوئی حد مقرر نہیں خواہ تین دن کی جگہ تین سال ہو جائیں جیسے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توبہ قبول ہونے تک کلام نہ کیا بلکہ کسی کے ان کے سلام تک کا جواب نہ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۸۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَيَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ یہ اس سے منہ پھیرے اور وہ اس سے منہ پھیرے۔ دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتدا کرے۔

۱۴۸۱ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّرْخَسِيُّ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ

محمد بن ہلال کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔ اگر یہ اس کے پاس سے گزرے تو اسے سلام کرے۔ اگر اس نے سلام کا جواب دیا تو ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو سارا گناہ لے گیا ـــــ احمد بن سعید نے یہ بھی کہا کہ سلام

لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ، زَادَ أَحْمَدُ: وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ.

کیونکہ وہ چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔

۱۲۸۲ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ.

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جب اس سے ملے تو سلام کہے تین مرتبہ۔ اگر وہ کسی دفعہ جواب نہ دے تو سارا گناہ اسے گا۔

۱۲۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ.

محمد بن صباح البزار، یزید بن ہارون، سفیان ثوری، منصور، ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مر گیا تو جہنم میں داخل ہوا۔

۱۲۸۴ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ.

ابن السرح، ابن وہب، حیوۃ، ابو عثمان ولید بن ابو الولید، عمران بن ابی انس سے روایت ہے کہ حضرت ابو خراش السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھا تو گویا اس کا خون کر دیا۔

۱۲۸۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فَيُغْفَرُ فِي ذَيْنِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَإِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلهِ فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بِشَيْءٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَطَّى وَجْهَهُ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان دونوں دنوں میں ہر اس بندے کے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے سوائے اس کے جس کے اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو۔ ان کے حق میں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو دیکھتے رہو یہاں تک کہ آپس میں مل جائیں ـــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اگر چھوڑنا اللہ کے لیے ہو تو اس وعید سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی سے

يتحلل۔

باب ٤٧٢ في الظن

١٤٨٦ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا۔

باب ٤٧٣ في النصيحة

١٤٨٧ - حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن نا ابن وهب عن سليمان يعني ابن بلال عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن أخو المؤمن يكف عليه ضيعته ويحوطه من ورائه۔

باب ٤٧٤ في إصلاح ذات البين

١٤٨٨ - حدثنا محمد بن العلاء نا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن سالم عن أم الدرداء عن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصلاة والصدقة قالوا بلى يا رسول الله قال إصلاح ذات البين وفساد ذات البين الحالقة۔

١٤٨٩ - حدثنا نصر بن علي أنا سفيان عن الزهري ح ونا مسدد نا إسمعيل ح ونا أحمد بن محمد بن شبويه المروزي نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن أمه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يكذب من نمى بين اثنين ليصلح وقال أحمد ومسدد ليس بالكاذب من أصلح

اپنا سر ڈھانپ لیا تھا۔

بدگمانی کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے عیبوں کا کھوج نہ نکالا کرو اور نہ کسی کو اپنے عیبوں کا کھوج نکالنے دیا کرو۔

خیرخواہی کا بیان

ربیع بن سلیمان مؤذن، ابن وہب، سلیمان بن بلال، کثیر بن زید، ولید بن رباح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے جو نقصان کو اس سے ہٹاتا اور عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

آپس میں میل جول کروانے کا بیان

حضرت ام درداء نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو درجے میں روزے نماز اور صدقہ سے بھی افضل ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ آپس میں صلح کرا دینا جبکہ فساد گویا حالقہ کے خرمن میں آگ لگا دینا ہو۔

نصر بن علی، سفیان، زہری ——— مسدد، اسمٰعیل ——— احمد بن محمد بن شبویہ مروزی، عبدالرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے لوگوں میں صلح کروانے کے لیے بہتر بات کی اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ احمد بن محمد اور مسدد نے کہا کہ جو لوگوں میں صلح کروائے وہ جھوٹا نہیں ہے۔ جو بات کی وہ بہتر پہلو دار

بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا۔

بات کی وہ بھی بہتر ہے۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا۔

ربیع بن سلیمان جیزی، ابو الاسود، نافع بن یزید، ابن الہاد، عبد الوہاب بن ابی بکر، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بظاہر غلط بیانی کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا مگر تین مقامات سے متعلق۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں اس شخص کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور ایسی بات کہے جس کا مقصد صرف اصلاح ہو اور وہ آدمی جو جنگ کے دوران کوئی بات کہے اور آدمی اپنی بیوی سے یا بیوی اپنے خاوند سے کچھ کہے۔

ف۔ یہ صریح جھوٹ کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی گئی کیونکہ جھوٹ بولنا کسی حالت میں اور کسی وقت جائز نہیں ہے۔ یہاں جھوٹ سے مراد وہ پہلودار بات ہے جو ایک طرف سے جھوٹ معلوم ہو لیکن دوسری جانب سے سچ ہو یا بظاہر میں جھوٹ نظر آئے لیکن باطن میں صداقت پر مبنی ہو۔ دو آدمیوں میں صلح کروانے، میاں بیوی کا اپنے تعلقات اور میل محبت کو بڑھانے اور دشمنوں پر مسلمانوں کی دھاک بٹھانے کی خاطر پہلودار اور مبالغہ آمیز بات کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۴۳ فِي الْغِنَاءِ۔

گانے کا بیان

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا بِشْرٌ ثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هٰذَا وَقُولِي كُنْتِ تَقُولِينَ۔

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت رُبَیِّع بنت معوّذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میری شادی کی اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تم بیٹھے ہو۔ کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے آباؤ اجداد کے کارنامے گانے لگیں جو غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا: اور ہم میں ایسے نبی جلوہ افروز ہیں جو کل کی بات بھی جانتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

ف۔ مدینہ طیبہ کی لڑکیاں دف بجا کر جو شہدائے بدر کے مرثیے پڑھ رہی تھیں تو یقیناً وہ مرثیے کسی صحابی نے لکھے ہوں گے۔ ایک لڑکی نے مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ مصرعہ کہا۔ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ یعنی ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو آئندہ کے واقعات کو بھی جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا یہی عقیدہ تھا۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ

وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیوب خمسہ سے خبردار سمجھتے تھے اور برملا کہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کی زبان سے یہ مصرعہ سن کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی (المتوفی ۱۲۴۶ھ) کی طرح اسے شرک و کفر قرار نہیں دیا اور مطلقاً یہ نہیں فرمایا کہ بچی تم مشرکہ ہو گئیں اور جس صحابی نے مرثیے میں یہ مصرعہ کہا ہے وہ بھی مشرک ہو گیا۔ اُسے چاہیے کہ از سرِ نو ایمان لائے اور تجدید نکاح کرے۔ خبردار جو آئندہ ایسی شرک و کفر کی بات زبان پر لائے۔ فرمایا تو بس اتنا کہ اس بات کو چھوڑ دو اور جو تم کہہ رہی تھیں وہی کہے جاؤ۔ یعنی یہ عقائد کا معاملہ ہے مبادا الفاظ میں تم سے کمی بیشی ہو جائے یا مبالغہ آرائی سے کام لینے لگو یا آئندہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاؤ۔ لہٰذا اس نازک بات کو رہنے دو اور اپنے شہداء کے کارنامے ہی بیان کرو۔ دیا مقصد یہ تھا کہ میرے حضور تم میری تعریفیں بیان نہ کرو بلکہ شمعِ رسالت کے اُن جانثار پروانوں کی تعریفیں ہی کرو کہ بالواسطہ وہ میری ہی تعریف ہے کیونکہ ۔۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقُدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو حبشی آپ کی آمد کی خوشی میں اپنے نیزے لے کر کھیلے۔

بَابٌ ۷۲ كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ۔

گانے بجانے کی بُرائی

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغُدَانِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

سلیمان بن موسیٰ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے گانے کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور راستے سے ہٹ گئے اور مجھ سے فرمایا۔ اے نافع! کیا تمہیں آواز آ رہی ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ پس اس وقت انہوں نے کانوں سے انگلیاں ہٹا لیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے ایسی ہی آواز سنی اور اسی طرح کیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

بَابٌ ۷۳ الْحُكْمِ فِي الْمُخَنَّثِينَ۔

مخنثوں کا حکم

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

ابوہاشم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مخنث کو پیش کیا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ قَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ۔

نے فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ عورتوں سے مشابہت پیدا کرتا ہے۔ آپ نے حکم فرمایا تو اسے نقیع کی طرف شہر بدر کر دیا گیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ فرمایا کہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ابو اسامہ کا بیان ہے کہ نقیع مدینہ کے قریب ایک بستی ہے اور یہ بقیع میں نہیں ہے۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِيهَا إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے جبکہ ان کے پاس ایک مخنث تھا جو ان کے بھائی حضرت عبد اللہ سے کہہ رہا تھا۔ اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کو فتح کروا دیا تو میں تمہیں ایک ایسی عورت دکھاؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنے گھروں سے نکال دو۔

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنانہ بننے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے اور مرد بننے والی عورتوں پر اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنانہ بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور فلاں فلاں مخنث کو بھی نکال دو۔

بَابٌ ۲۷۴ فِي اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ

گڑیوں سے کھیلنے کا بیان

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی تو کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ۔

میرے پاس تشریف لاتے اور میرے پاس لڑکیاں ہوتیں۔ آپ تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں اور تشریف لے جاتے تو آ جاتیں۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ۔

محمد بن ابراہیم نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور ان کی طاق پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا کے جھونکے سے حضرت عائشہ کے کھیلنے کی گڑیوں کے اوپر سے پردے کا ایک سرا ہٹ گیا۔ آپ نے فرمایا:۔ اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میری گڑیاں ہیں، اور آپ نے اُن کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے کے دو پر تھے۔ فرمایا کہ یہ ان کے درمیان میں کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی کہ گھوڑا۔ فرمایا کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ دو پر۔ فرمایا کہ گھوڑے کے دو پر؟ عرض گزار ہوئیں، کیا آپ نے سُنا نہیں کہ حضرت سلیمان کے گھوڑے پروں والے تھے! اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے دندانِ مبارک کی زیارت کر لی۔

بَابٌ ۴۷۹ فِي الْأُرْجُوحَةِ

جھولے کا بیان

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبْنَ بِي فَهَيَّأْنَنِي وَصَنَعْنَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ جب ہم مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تو میرے پاس عورتیں آئیں اور میں اپنے جھولے میں کھیل رہی تھی اور میرے سر کے بال چھوٹے تھے۔ وہ مجھے لے گئیں اور میرا بناؤ سنگار کیا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئیں۔ آپ نے میرے ساتھ شب باشی فرمائی اور اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اپنی اسناد کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں اپنی سہیلیوں

قالت وأنا على أرجوحة ومعي صواحباتي فأدخلنني بيتا فإذا نسوة من الأنصار فقلن على الخير والبركة.

۱۵۰۲۔ حدثنا عبد الله بن معاذ ثنا أبي ثنا محمد بن عمرو عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب قال قالت عائشة قدمنا المدينة فنزلنا في بني الحارث بن الخزرج قالت فوالله إني لعلى أرجوحة بين عذقين فجاءتني أمي فأنزلتني ولي جميمة وساق الحديث.

باب ۳۸۰ في النهي عن اللعب بالنرد.

۱۵۰۳۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن موسى بن ميسرة عن سعيد بن أبي هند عن أبي موسى الأشعري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله.

۱۵۰۴۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لعب بالنردشير فكأنما غمس يده في لحم خنزير ودمه.

باب ۳۸۱ في اللعب بالحمام.

۱۵۰۵۔ حدثنا موسى بن إسماعيل ثنا حماد عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانة.

باب ۳۸۲ في الرحمة.

۱۵۰۶۔ حدثنا مسدد وأبو بكر بن أبي شيبة المعنى قالا ثنا سفيان عن عمرو عن أبي قابوس

کے ساتھ جھولے میں تھی۔ وہ مجھے ایک گھر میں لے گئیں جہاں کچھ انصاری عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا۔ بھلائی اور برکت کے ساتھ۔

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ہم مدینہ منورہ میں آئے تو بنی حارث بن خزرج کے پاس اترے۔ ان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں دو شاخوں والے کھجور کے درختوں کے درمیان جھولے میں تھی۔ میری والدہ جان میرے پاس آئیں اور مجھے اتارا جبکہ میرے سر پر چھوٹے بال تھے۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

چوسر کھیلنے کی ممانعت

سعید بن ابو ہند نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو چوسر کھیلے تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو چوسر کھیلتا ہے گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈال دیا۔

کبوتر بازی کا بیان

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ شیطان کے پیچھے شیطان ہے۔

مہربانی کا بیان

ابو قابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم

مولیٰ لعبد اللہ بن عمرو عن عبد اللہ بن عمرو یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا اہل الارض یرحمکم من فی السماء لم یقل مسدد مولیٰ عبد اللہ بن عمرو وقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے۔ مسدد نے مولیٰ عبداللہ بن عمرو نہیں کہا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ف۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور مخلوق کی ذات وصفات کے بارے میں گزشتہ پاروں کے اندر رئیس المتکلمین حضرت مجدد الف ثانی و الشیخ محقق ... کے لفظوں میں تصریحات پیش کر دی گئی ہیں۔ پروردگارِ عالم کا عرش پر ہونا انسان کے کرسی یا چارپائی پر ہونے کی طرح نہیں کیونکہ وہ ... تعدد جسم سے پاک ہے۔ نہ اس پر زمانہ گزرتا ہے اور نہ وہ کسی مکان میں سماتا ہے۔ ورنہ جس مکان میں سمائے وہ بڑا اور خدا چھوٹا ہوگا حالانکہ ہم کہتے ہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اللہ سب سے بڑا ہے لیکن وہ محیط ہے۔ سب کچھ علم اور اپنی قدرت سے گھیرے ہوئے ہے لیکن اس کا احاطہ کوئی چیز نہیں کر سکتی خواہ وہ زمان، مکان ہو یا فہم و ادراک۔ لہٰذا ہم ایسی آیات و احادیث کے ظاہر پر ایمان رکھتے اور حقیقی مفہوم کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ واللہ اعلم بالصواب۔

١٥٠٧ - حدثنا حفص بن عمر قال نا ح وثنا ابن کثیر انا شعبۃ قال کتب الی منصور قال ابن کثیر فی حدیثہ وقرأتہ علیہ وقلت اقول حدثنی منصور فقال اذا قرأتہ علی فقد حدثتک بہ ثم اتفقا عن ابی عثمان مولی المغیرۃ بن شعبۃ عن ابی ہریرۃ قال سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم الصادق المصدوق صاحب ہذہ الحجرۃ یقول لا تنزع الرحمۃ الا من شقی۔

حفص بن عمر ــــ ابن کثیر، شعبہ نے کہا کہ منصور نے میرے لیے لکھا۔ ابن کثیر نے اپنی حدیث میں کہا کہ میں نے اُن کے سامنے پڑھی۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے میرے سامنے پڑھی تو گویا میں نے روایت کر دی ہے۔ پھر دونوں متفق ہو گئے کہ ابو عثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو سچے، تصدیق کیے گئے اور اس حجرے میں رہنے والے ہیں کہ شفقت چھینی نہیں جاتی مگر بدبخت سے۔

١٥٠٨ - حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وابن السرح قالا نا سفیان عن ابن ابی نجیح عن ابن عامر عن عبد اللہ بن عمرو یرویہ قال ابن السرح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا فلیس منا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن السرح، سفیان، ابن ابی نجیح، ابن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابن سرح کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم سے نہیں ہے۔

باب ٢٨٣ فی النصیحۃ

نصیحت کا بیان

١٥٠٩ - حدثنا احمد بن يونس نا زهير نا سهيل بن ابي صالح عن عطاء بن يزيد عن تميم الداري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين النصيحة ان الدين النصيحة ان الدين النصيحة قالوا لمن يا رسول الله قال لله وكتابه ورسوله وائمة المؤمنين وعامتهم او ائمة المسلمين وعامتهم۔

عطاء بن یزید نے حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک دین نصیحت ہے۔ بیشک دین نصیحت ہے، بیشک دین نصیحت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ، کس کے لیے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، اہل ایمان کے اماموں اور عوام کی یا مسلمانوں کے اماموں اور عوام کی۔

١٥١٠ - حدثنا عمرو بن عون انا خالد عن يونس عن عمرو بن سعيد عن ابي زرعة ابن عمرو بن جرير قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة وان انصح لكل مسلم قال وكان اذا باع الشيء او اشتراه قال اما ان الذي اخذنا منك احب الينا مما اعطيناك فاختر۔

حضرت ابو زرعہ ابن عمرو بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشادات عالیہ سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی اور یہ کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں۔ ان کا بیان ہے کہ جب وہ کوئی چیز فروخت کرتے یا خریدتے تو کہہ دیتے۔ جو چیز ہم نے آپ سے لی وہ ہمیں اس چیز سے زیادہ پیاری ہے جو ہم نے آپ کو دی ہے۔ (لہٰذا آپ کو (لینے یا نہ لینے کا) اختیار ہے۔

باب ٢٨ - في المعونة للمسلم

مسلمان کی مدد کرنے کا بیان

١٥١١ - حدثنا ابو بكر وعثمان ابنا ابي شيبة المعنى قالا نا ابو معاوية قال عثمان وجرير الرازي ح ونا واصل بن عبد الاعلى نا اسباط عن الاعمش عن ابي صالح وقال واصل قال حُدِّثت عن ابي صالح ثم اتفقوا عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من نفس عن مسلم كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر على مسلم ستر الله عليه في الدنيا والآخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه قال ابو داؤد لم يذكر عثمان عن ابي معاوية ومن يسر على معسر۔

ابو بکر اور عثمان پسران ابو شیبہ، ابو معاویہ، عثمان اور جریر رازی ——— واصل بن عبد الاعلیٰ، اسباط، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان سے دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف اس سے دور کر دے گا۔ جو کسی غریب کو آسانی دے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے آسانی میسر کرے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنے میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں رہے ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ عثمان نے ابو معاویہ سے روایت کرتے ہوئے وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابو مالک اشجعی، ربعی، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نیک بات صدقہ ہے۔

بَابٌ ۲۸۵ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ۔

نام بدلنے کا بیان

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ۔

عمرو بن عون ——— مسدد، ہشیم، داؤد بن عمرو، عبداللہ بن ابو زکریا، حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم قیامت میں اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل کو تمام ناموں میں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن سب سے زیادہ پسند ہیں۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالَقَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ۔

عقیل بن شبیب نے حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن زیادہ پسند ہیں۔ سب ناموں سے سچے حارث اور ہمام ہیں جب کہ سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ قَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ قُلْتُ نَعَمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن ابو طلحہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا جبکہ اس کی پیدائش ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر پہنے ہوئے اپنے اونٹ کو دوائی لگا رہے تھے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ نے

قَالَ تَمَرَاتٌ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ۔

کھجوریں لے کر انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا۔ پھر اُس کا منہ کھول کر وہ اُس کے منہ میں اُلٹ دیں۔ چنانچہ بچہ چوسنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجوریں تو انصار کی جان ہیں۔ اس کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

بَابٌ ۲۸۲ فِي تَغْيِيرِ الْاِسْمِ الْقَبِيحِ

بُرے نام کو بدلنے کا بیان

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاصیہ نام کو بدل دیا اور فرمایا کہ تم جمیلہ ہو۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ قَالَ سَمَّيْتُهَا بَرَّةَ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الْاِسْمِ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالَ مَا نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ۔

محمد بن عمرو بن عطاء سے حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ تم نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے؟ کہا کہ میں نے اس کا نام برّہ رکھا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام بھی برّہ رکھا گیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کو پاک قرار مت دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ تم میں سے نیک کون ہیں۔ عرض کی، پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ فرمایا کہ اس کا نام زینب رکھ دو۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا بِشْرٌ حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ۔

حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی جس کو اصرم کہا جاتا تھا، ان لوگوں میں سے تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی کہ میں اصرم ہوں۔ فرمایا بلکہ تم زرعہ ہو۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ هَانِئٍ أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكَنُّونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

شریح نے اپنے والد ماجد حضرت ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن لوگوں سے ان کی کنیت ابو الحکم سنی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا کہ بیشک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ
الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا
اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ
كِلَا الْفَرِيقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ
لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ
قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ.

اللہ تعالیٰ ہی حَکَم ہے اور حکم اسی کا ہے تم نے اپنی کنیت ابوالحکم کس وجہ سے رکھی؟ عرض گزار ہوئے کہ میری قوم میں جب کسی بات پر اختلاف ہوتا ہے تو میرے پاس آتے ہیں۔ میں اُن کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ تمہارے بچے کتنے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ شریح، مسلم اور عبداللہ ہیں۔ فرمایا کہ ان میں سے بڑا کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ شریح۔ فرمایا کہ تم ابوشریح ہو۔

١٥٢١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ
سَهْلٌ قَالَ لَا السَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ قَالَ سَعِيدٌ
فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ
وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ
وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا وَسَمَّى حَرْبًا سَلْمًا وَ
سَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ وَأَرْضًا تُسَمَّى
عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ وَشَعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ
شَعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرِّشْدَةِ
وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ بَنِي رِشْدَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ
تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلِاخْتِصَارِ.

سعید بن مسیب کے والدِ محترم نے اُن کے جدِّ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی: حزن۔ فرمایا کہ تم سہل ہو۔ عرض کی کہ سہل کو تو لوگ روندتے اور ذلیل کرتے ہیں۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں سمجھ گیا کہ اس کے بعد ہمیں حزونت سے واسطہ پڑنے والا ہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، الحکم، غراب اور حُباب وغیرہ نام بدل دئے۔ چنانچہ شہاب کا نام ہشام رکھا، حرب کا نام سلم رکھا اور مضطجع کا منبعث۔ جس زمین کو عفرہ کہا جاتا تھا اس کا خضرہ نام رکھا اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدیٰ رکھا اور بنوالزنیہ کا نام بنوالرشدہ رکھا اور بنی مغویہ کو بنی رشدہ کا نام دیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اختصار کے باعث میں نے ان ناموں کی سندوں کو چھوڑ دیا ہے۔

١٥٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا هَاشِمُ
ابْنُ الْقَاسِمِ نَا أَبُو عَقِيلٍ نَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوقُ بْنُ
الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ.

ابوبکر بن ابوشیبہ، ہاشم بن قاسم، ابوعقیل، مجالد بن سعید، شعبی، مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا۔ تم کون ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ مسروق بن اجدع ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع تو شیطان ہے۔

١٥٢٣ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مَنْصُورُ بْنُ
الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

ربیع بن عُمیلہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

حُمَيْدٌ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ۔

اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، نجیح اور افلح نہ رکھا کرو کیونکہ ایک کہے گا کہ کیا وہ یہاں ہے؟ تو دوسرا کہے گا نہیں۔ لہٰذا یہ چار نام ہیں میاں سے زیادہ کا مجھ پر الزام نہ رکھو۔

۱۵۲۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا۔

رکین نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہم اپنے غلاموں کے چار نام رکھیں، یعنی افلح، یسار، نافع اور رباح۔

۱۵۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةَ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ نَافِعًا أَمْ لَا فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ أَثَمَّ بَرَكَةُ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ بَرَكَةَ۔

ابو سفیان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں بحیات رہا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی امت کو نافع، افلح اور برکت نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔ اعمش کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ابو سفیان نے نافع کا ذکر بھی کیا تھا یا نہیں، کیونکہ ایک آدمی جب کہے کہ کیا یہاں برکت ہے؟ تو لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے ...... امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کی ابو الزبیر نے حضرت جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا لیکن برکت کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۲۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ أَخْنَى اسْمٍ۔

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز اس شخص کا نام سب سے برا ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہوگا۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے شعیب بن ابی حمزہ نے ابو الزناد سے اپنی اسناد کے ساتھ اور اخنا نام کہا ہے۔

بَابٌ ۷۸ فِي الْأَلْقَابِ۔

القاب کا بیان

۱۵۲۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا وُهَيْبٌ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ...

حضرت ابو جبیرہ بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے

أبو جبيرة بن الضحاك قال فينا نزلت هذه الآية في بني سلمة ولا تنابزوا بالألقاب بئس الاسم الفسوق بعد الإيمان قال قدم علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس منا رجل إلا وله اسمان أو ثلاثة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا فلان فيقولون مه يا رسول الله إنه يغضب من هذا الاسم فأنزلت هذه الآية ولا تنابزوا بالألقاب.

پکارو ایمان کے بعد برے ناموں سے پکارنا برا ہے۔ (۴۹: ۱۱) یہ آیت ہم بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کے دو یا تین نام نہ ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سے کہتے: اے فلاں! لوگ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! اس نام سے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے نہ پکارو۔

ف۔ بعض لوگوں کے ایسے نام ڈال دیے جاتے ہیں جنہیں وہ پسند نہیں کرتے بلکہ چڑتے اور برا مناتے ہیں۔ ایسے نام سے کسی مسلمان کو پکارنا اچھا نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اس کی صاف ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ہاں خدا کے دشمنوں کو برے القاب سے یاد کیا جا سکتا ہے جیسے ابوجہل کو ظہورِ اسلام سے پہلے اس کی دانائی کے پیشِ نظر ابوالحکم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا کہ بہت ہی عقلمند ہونے کے باعث لوگ سمجھتے تھے کہ کیوں نہ اسے دانائی کا باپ کہا جائے۔ جب اسلام کا غلغلہ بلند ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے انکار کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت اور شمعِ ہدایت کو اپنی ناپاک پھونکوں سے بجھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تو نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ابوجہل کا لقب دیا کہ یہ دانائی کا باپ نہیں بلکہ محض جہالت ہونے کے باعث جہالت کا باپ ہے حالانکہ اس کا نام عمرو بن ہشام تھا۔ دشمنانِ رسول اور منکرینِ شانِ رسالت کو ان کے شایانِ شان القاب سے یاد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی لیے ایک مردِ حق آگاہ نے کہا ہے ؎

دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے   ملحدوں سے کیا مروت کیجیے

باب ۲۸۷ فی من یتکنی بابی عیسی

جو اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھے

۱۵۲۸۔ حدثنا هارون بن زيد بن أبي الزرقاء نا أبي نا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبيه أن عمر بن الخطاب ضرب ابنا له تكنى أبا عيسى وأن المغيرة بن شعبة تكنى بأبي عيسى فقال له عمر أما يكفيك أن تكنى بأبي عبد الله فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كناني فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر وإنا في جلجتنا

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک صاحبزادے کو ابوعیسیٰ کنیت رکھنے پر پیٹا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی ہوئی تھی تو حضرت عمر نے ان سے کہا: کیا آپ کے لیے ابوعبداللہ کنیت رکھ لینا کافی نہیں؟ انہوں نے کہا کہ میری یہ کنیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تو اگلی پچھلی لغزشیں معاف فرما دی گئی تھیں اور ہم جنجال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ پس وہ وفات تک ابوعبداللہ کنیت سے پکارے گئے۔

باب ۲۸ في الرجل يقول لابن غيره يا بني.

۱۵۲۹۔ حدثنا عمرو بن عون قال أنا ح وثنا مسدد وابن محبوب قالا ثنا أبو عوانة عن أبي عثمان وسماه ابن محبوب الجعد عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا بني.

جو دوسرے کے بیٹے کو بیٹا کہے

عمرو بن عون ۔۔۔ مسدد، ابن محبوب، ابو عوانہ، ابو عثمان جعد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے میرے بیٹے!

باب ۲۹ في الرجل يتكنى بأبي القاسم.

۱۵۳۰۔ حدثنا مسدد وأبو بكر بن أبي شيبة قالا ثنا سفيان عن أيوب السختياني عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي قال أبو داود وكذلك رواه أبو صالح عن أبي هريرة وكذلك رواية أبي سفيان عن جابر وسالم بن أبي الجعد عن جابر وسليمان اليشكري عن جابر وابن المنكدر عن جابر نحوهم وأنس بن مالك.

جو ابو القاسم کنیت رکھے

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اسے ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے اور اسی طرح روایت کی ہے ابو سفیان نے حضرت جابر سے اور سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہے حضرت جابر سے اور سلیمان یشکری نے حضرت جابر سے اور ابن المنکدر نے حضرت جابر سے اسی طرح اور حضرت انس بن مالک سے۔

باب ۳۰ في من رأى أن لا يجمع بينهما.

۱۵۳۱۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم ثنا هشام عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تسمى باسمي فلا يتكنى بكنيتي ومن تكنى بكنيتي فلا يتسمى باسمي قال أبو داود وروى بهذا المعنى ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة وروي عن أبي زرعة عن أبي هريرة مختلفا على الروايتين وكذلك رواية عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة اختلف فيه رواه الثوري وابن جريج على ما قال أبو الزبير ورواه معقل بن عبيد الله على ما قال ابن سيرين واختلف فيه على

جس کے نزدیک ان دونوں کو جمع نہ کیا جائے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت پر کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت پر کنیت رکھے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا اسی مفہوم میں اسے ابن عجلان نے ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ سے اور روایت کیا اسے ابو زرعہ نے حضرت ابوہریرہ سے دونوں روایتوں سے کچھ مختلف اور اسی طرح روایت کیا عبد الرحمن بن ابو عمرہ نے حضرت ابوہریرہ سے جس میں اختلاف کیا گیا ہے اور روایت کیا اسے ثوری اور ابن جریج نے ابو الزبیر کی طرح اور روایت کیا اسے معقل بن عبید اللہ نے جیسے ابن سیرین نے کہا اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے موسیٰ بن یسار پر حضرت

مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ.

بَابُ ٢٩٢ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا.

١٥٣٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٥٣٣- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي.

بَابُ ٢٩٣ فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ.

١٥٣٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَلِي أَخٌ صَغِيرٌ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نُغَرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَآهُ حَزِينًا فَقَالَ مَا شَأْنُهُ فَقَالُوا مَاتَ نُغَرُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

ابوہریرہ سے روایت کرنے پر۔ اس میں دونوں راویوں پر حماد بن خالد اور ابن ابی فدیک نے اختلاف کیا ہے۔

ان دونوں کو جمع کرنے کی اجازت

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا ہاں۔ ابوبکر بن شیبہ نے لفظ قلت نہیں کہا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت علی عرض گزار ہوئے۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے۔ چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ کس چیز نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال کیا۔

جو کنیت رکھے اور اس کا بیٹا کوئی نہ ہو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابو عمیر تھی۔ اس نے ایک چڑیا پال رکھی تھی جس سے کھیلا کرتا تھا۔ وہ مر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس روز اس کے پاس تشریف لائے اور اسے غمگین دیکھ کر وجہ پوچھی۔ عرض کی گئی کہ اس کی چڑیا مر گئی ہے۔ فرمایا کہ اے ابو عمیر! نغیر کے ساتھ کیا کیا؟

بَابٌ ۲۹۴ فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّ صَوَاحِبِي لَهُنَّ كُنًى قَالَ فَاكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مُسَدَّدٌ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَكَانَتْ تُكْنَى بِأُمِّ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا قَالَ قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ.

بَابٌ ۲۹۵ فِي الْمَعَارِيضِ

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ.

بَابٌ ۲۹۶ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ زَعَمُوا

۱۵۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هُوَ حُذَيْفَةُ.

عورت کا کنیت رکھنا

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میری ہر ایک سہیلی کی کنیت ہے۔ فرمایا کہ تم اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ کنیت رکھ لو۔ مسدد نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ام عبداللہ رکھ دی گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کیا ہے قران بن تمام اور معمر نے ہشام سے اور اسی طرح روایت کیا ہے ابواسامہ، ہشام نے عباد بن حمزہ سے اور اسی طرح حماد بن سلمہ اور مسلمہ بن قعنب نے ہشام سے جیسا کہ ابواسامہ نے کہا ہے۔

پہلودار بات کرنے کا بیان

حیوۃ بن شریح حضرمی، بقیہ بن ولید، ضبارہ بن مالک حضرمی، ان کے والد ماجد، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، ان کے والد ماجد حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کرو جس کو وہ سچی جانے اور تم اس میں جھوٹے ہو۔

جو زعموا کہے

ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ابومسعود نے حضرت ابوعبداللہ سے یا حضرت ابوعبداللہ نے حضرت ابومسعود سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لفظ زعموا کے متعلق کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ زعموا آدمی کا برا تکیہ کلام ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعبداللہ سے مراد حضرت حذیفہ ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

باب ۲۹۷ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ.

۱۵۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ.

جو اپنے خطبے میں اَمّا بعد کہے

یزید بن حیان نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خطبہ دیا تو فرمایا امّا بعد۔

باب ۲۹۸ فِي الْكَرْمِ وَحِفْظِ الْمَنْطِقِ.

۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَلَكِنْ قُولُوا حَدَائِقَ الْأَعْنَابِ.

کرم کہنے اور زبان کی حفاظت کرنے کا بیان

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم تو مسلمان مرد ہے بلکہ یوں کہا کرو انگوروں کے باغات۔

باب ۲۹۹ لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي.

۱۵۴۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي وَلْيَقُلِ الْمَالِكُ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلْيَقُلِ الْمَمْلُوكُ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي فَإِنَّكُمُ الْمَمْلُوكُونَ وَالرَّبُّ اللهُ تَعَالَى.

مملوک اپنے آقا کو ربّی اور ربّتی نہ کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنے غلام لونڈی کو عبدی اور امتی نہ کہے اور نہ غلام لونڈی ربّی اور ربّتی کہیں بلکہ مالک تو اسے لڑکے اور اسے لڑکی کہے اور غلام لونڈی سیّدی اور سیّدتی کہیں کیونکہ تم سب مملوک ہو اور رب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلْيَقُلْ

ابو یونس نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں ہے کہ سیّدی و مولائی کہے۔

سَيِّدِي وَمَوْلَايَ.

۱۵۲۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ.

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کو سید مت کہو کیونکہ اگر تمہارے نزدیک وہ سید ہے تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔

بَابُ ٥٠٠ لَا يُقَالُ خَبُثَتْ نَفْسِي.

میرا نفس بگڑ گیا، نہیں کہنا چاہیے

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي.

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا دل سخت ہو گیا۔

۱۵۲۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي.

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس جوش کھاتا ہے۔

بَابُ ٥٠١ مِنْهُ.

اسی سلسلے میں

۱۵۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ.

عبداللہ بن یسار نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔

ف۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بارگاہ خداوندی کا ادب سکھایا ہے کہ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ نہ کہا کرو بلکہ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ کہا کرو یعنی واؤ عطف کے ساتھ خالق و مخلوق کی مرضی کو برابر نہ کیا کرو بلکہ ثم کے ساتھ مرضی الٰہی کو مقدم کر دیا کرو۔ یہ نہیں کہ دوسروں کی مرضی کوئی چیز نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی مرضی کا کوئی لحاظ نہیں کرتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کی مرضی کو ثم کے ساتھ مؤخر کیا جائے تاکہ کسی کو

کا شبہ نہ ہو۔ مسند امام احمد کے مطابق یہ بھی ایک یہودی کے بار بار اعتراض کرنے پر مدتوں بعد فرمایا ورنہ اس وقت تک صحابہ کرام کا خود سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ کہنا ہی معمول تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ مرفوع روایت مشکوٰۃ شریف میں مسند احمد اور سنن ابو داؤد سے نقل کی گئی۔ ساتھ ہی شرح السنہ کی ایک منقطع روایت پیش کی، جس میں ہے ۔۔ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ کا ص ۴۰۰ روایت کو دیکھ کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کے دل کی کلی کھل گئی۔ جب یہ مسند احمد کے خلاف ذہن الجھنے کی گل بل گئی۔ اس روایت کا مفاد ان لفظوں میں بیان کیا "یعنی یہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۴۰) منقطع السند روایت کو اپنی دلیل بنانا، مرفوع روایت کو پس پشت پھینکنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف اپنی علیحدہ مسجد ضرار بنانا اس قلبی بیماری کے باعث تھا جو موصوف کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ہو گیا تھا۔ مرفوع کو چھوڑ کر منقطع روایت کو دلیل بنانے کا راز قرآن مجید نے پہلے ہی مسلمانوں کو یوں بتا رکھا ہے ۔۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ (۳ : ۷)

وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں۔ گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو گمراہوں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ خَطِيْبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ اَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ۔

تمیم طائی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور خطبہ دیتے ہوئے کہا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا تو وہ سیدھے راستے پر چلا اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی۔ آپ نے فرمایا۔ اٹھ کھڑا ہو یا فرمایا: جا تو برا خطیب ہے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَتْ دَابَّتُهٗ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطٰنُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطٰنُ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُوْلُ بِقُوَّتِيْ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ

ابو الملیح سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے فرمایا۔ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ کی سواری سے کوئی لغزش ہوئی تو میں نے کہا۔ شیطان کا ستیاناس ہو جائے۔ آپ نے فرمایا۔ یوں نہ کہو کہ شیطان کا ستیاناس ہو جائے کیونکہ جب تم یوں کہو گے تو وہ پھول کر ایک مکان جتنا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طاقت کا لوہا مان گیا بلکہ تم بسم اللہ کہا کرو کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو وہ سکڑ کر مکھی جتنا ہو جاتا ہے۔

حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ۔

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتَ وَقَالَ مُوْسٰى إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ مَالِكٌ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ تَحَزُّنًا لِمَا يَرٰى فِي النَّاسِ يَعْنِي فِي أَمْرِ دِيْنِهِمْ فَلَا أَرٰى بِهِ بَأْسًا وَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوْهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ۔

بَابٌ فِي صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلٰكِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْإِبِلِ۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهُ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا بِلَالُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ أَرِحْنَا بِهَا۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَا إِسْرَائِيْلُ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلٰى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ

سہیل بن ابو صالح کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سنو۔ موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا کہ جب کوئی کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ قابل ہلاکت ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ امام مالک کا ارشاد ہے۔ جب کوئی دینی معاملات میں لوگوں کی حالت زار کو دیکھ کر کڑھی دل سے ایسا کہے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر خود نمائی کے طور پر اور دوسرے کو حقیر اور کم تر سمجھتے ہوئے کہے تو یہ مکروہ ہے اور اس سے منع فرمایا گیا ہے۔

عشاء کو عتمہ کہنے کا بیان

ابوسلمہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نماز کے نام میں دیہاتی لوگ تم پر غالب نہ آ جائیں۔ آگاہ رہو کہ اس کا نام نماز عشاء ہے جب کہ اونٹوں کے باعث وہ اسے عتمہ کہتے ہیں۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس، مسعر بن کدام، عمرو بن مرہ، سالم بن ابوالجعد نے ایک آدمی سے روایت کی۔ مسعر کے خیال میں وہ بنی خزاعہ سے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ کاش! میں نماز پڑھ لیتا تاکہ مجھے راحت پہنچتی۔ لوگوں نے اس بات کا برا منایا تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اے بلال! نماز کی اقامت کہو اور ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ۔

عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے والد محترم اپنے سسرال کی طرف روانہ ہوئے جو انصار سے تھے۔ تاکہ ان کی عیادت کریں۔ چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا تو ایک گھر والے نے کہا۔ اے لڑکی! وضو کے لیے پانی لاؤ تاکہ نماز سے راحت حاصل کروں۔ یہ بات ہمیں بری لگی تو انہوں نے

يَا جَارِيَةُ ائْتِينِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ قَالَ فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بِلَالُ أَقِمْ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ۔

فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے بلال! اقامت کہو اور ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔

١٥٥٢۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَبِي نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسُبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو نسبت دیتے ہوں مگر دین کی طرف۔

بَابُ ٥٠٣ التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ۔

جھوٹ بولنے کی برائی

١٥٥٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ح وَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا۔

ابووائل نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ سے بچتے رہنا کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتے ہیں۔ آدمی جھوٹ بولتا اور اس کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب یعنی بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ سچائی تم پر لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی۔ اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ سچ کا عادی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے۔

١٥٥٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ نَا يَحْيَى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔

بہز بن حکیم کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خرابی ہے اس کے لیے جو بات کرے تو جھوٹ بولے تاکہ لوگ ہنسیں، اس کی خرابی ہے، اس کی خرابی ہے۔

١٥٥٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے موالی سے ایک نے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک روز میری والدہ محترمہ نے مجھے بلایا اور رسول اللہ

عبدِ اللهِ بنِ عامرٍ أنَّهُ قالَ دعتني أمّي يومًا ورسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قاعدٌ في بيتِنا فقالتْ ها تعالَ أعطيكَ فقالَ لها رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ ما أردتِ أنْ تُعطيهِ قالتْ أُعطيهِ تمرًا فقالَ لها رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ أما إنَّكِ لو لم تُعطيهِ شيئًا كُتِبَتْ عليكِ كِذبةٌ۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے غریب خانے میں جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے فرمایا: ادھر آؤ کہ تمہیں کچھ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ لیا جاتا۔

۱۵۵۶۔ حدّثنا حفصُ بنُ عمرَ ثنا شعبةُ ح وثنا محمّدُ بنُ الحسينِ ثنا عليُّ بنُ حفصٍ ثنا شعبةُ عن خبيبِ بنِ عبدِ الرّحمنِ عن حفصِ ابنِ عاصمٍ قالَ ابنُ حسينٍ عن أبي هريرةَ أنَّ النّبيَّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قالَ كفى بالمرءِ إثمًا أنْ يُحدِّثَ بكلِّ ما سمعَ قالَ أبو داودَ لم يذكرْ حفصٌ أبا هريرةَ۔

حفص بن عمر، شعبہ ——— محمد بن حسین، علی بن حفص، شعبہ، خبیب بن عبدالرحمان، حفص بن عاصم، ابن حسین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے لحاظ سے آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے اسے بیان کرے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حفص نے حضرت ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔

بابٌ فيما يُروى من الرّخصةِ في ذلكَ۔

جو اس کی اجازت کے بارے میں مروی ہے۔

۱۵۵۷۔ حدّثنا عمرُو بنُ مرزوقٍ أنا شعبةُ عن قتادةَ عن أنسٍ قالَ كانَ فزعٌ بالمدينةِ فركبَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ فرسًا لأبي طلحةَ فقالَ ما رأينا شيئًا من فزعٍ وإنْ وجدناهُ لبحرًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے فرمایا: ہم نے تو کوئی چیز نہیں دیکھی یا ہم نے تو کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا اور اس گھوڑے کو ہم نے دریا کی طرح پایا۔

بابٌ في حُسنِ الظّنِّ۔

حسن ظن کا بیان

۱۵۵۸۔ حدّثنا موسى بنُ إسمعيلَ ثنا حمّادٌ ح وثنا نصرُ بنُ عليٍّ عن مهنّا أبي شبلٍ قالَ أبو داودَ ولم أفهمْهُ جيّدًا عن حمّادِ ابنِ سلمةَ عن محمّدِ بنِ واسعٍ عن سُميرٍ قالَ نصرٌ شُتيرِ بنِ نهارٍ عن أبي هريرةَ قالَ نصرٌ عن النّبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قالَ حُسنُ الظّنِّ من حُسنِ العبادةِ۔

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد ——— نصر بن علی، مہنا ابوشبل۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ میں اسے جید شمار نہیں کرتا، حماد بن سلمہ، محمد بن واسع، سمیر، نصر بن علی نے کہا کہ شتیر بن نہار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن ظن رکھنا اچھی عبادت کا ایک حصہ ہے۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا أَوْ قَالَ شَرًّا

علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے تو میں آپ کی زیارت کے لیے رات کے وقت حاضر ہوئی۔ باتیں کر کے اٹھی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور ان کی رہائش حضرت اسامہ بن زید کے مکان میں تھی۔ چنانچہ انصار کے دو آدمی گزرے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں جلدی جلدی چلتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ٹھہرایا اور فرمایا: یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے کہا۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے پس میں ڈرا کہ تمہارے دل میں کوئی بات نہ ڈال دے یا فرمایا کہ برائی نہ ڈال دے۔

ف۔ اُم المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم محترم ہیں۔ ان کے والد کا نام حیی بن اخطب ہے جو قبیلہ بنی نضیر کے سردار اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ اس لیے ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں گزار دی۔ غزوۂ خیبر کے وقت یہ مسلمانوں کی قید میں آئیں اور اس وقت عروسی لباس میں تھیں۔ قدرت نے بے مثال حسن و جمال کا پیکر تھیں۔ چند روز پہلے خواب دیکھا تھا کہ چودھویں کا چاند میری گود میں آگیا ہے۔ اسلام کی محبت اسی وقت سے دل میں گھر کیے ہوئے تھی لیکن مسلمان ہونے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ قید ہو کر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں آئیں۔ مسلمانوں کے اصرار پر تبادلہ ہوا اور بارگاہِ رسالت میں باریابی ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے حبالۂ عقد میں لے کر معزز و مکرم فرمایا۔ ان کے سالِ وفات میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت صفیہ سے دس حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ایک متفق علیہ اور باقی دیگر کتبِ احادیث میں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں معتکف تھے کہ حضرت صفیہ زیارت اور احوال پرسی کے لیے حاضر ہوئیں۔ فارغ ہونے کے بعد حضور انہیں دروازۂ مسجد تک پہنچانے آئے تو سامنے سے دو انصاری جا رہے تھے۔ وہ آپ کو دیکھ کر تیزی سے گزرنے لگے۔ فرمایا کہ یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ یہ مسلمانوں کو سبق دیا کہ جس بات سے دوسروں کو غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا امکان ہو اس کو قبل از وقت واضح کر دینا چاہیے کیونکہ ایسے مواقع سے شیطان پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور غلط فہمی پیدا کر کے بعض اوقات کتنے ہی لوگوں کا خانہ خراب کر دیتا ہے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

بَابُ ۵۰۶ فِي الْعِدَةِ

وعدے کا بیان

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو عَامِرٍ نَا

ابو وقاص نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

إبراهيم بن طهمان عن علي بن عبد الأعلى عن أبي النعمان عن أبي وقاص عن زيد بن أرقم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا وعد الرجل أخاه ومن نيته أن يفي فلم يف ولم يجئ للميعاد فلا إثم عليه.

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرتا ہے اور اس کی نیت ہو کہ وعدہ پورا کرے گا اور پورا نہ کر سکے یعنی مقررہ میعاد پر نہ آ سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

١٥٦١ - حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري نا محمد بن سنان نا إبراهيم بن طهمان عن بديل عن عبد الكريم عن عبد الله بن شقيق عن أبيه عن عبد الله بن أبي الحمساء قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم ببيع قبل أن يبعث وبقيت له بقية فوعدته أن آتيه بها في مكانه فنسيت فذكرت بعد ثلاث فجئت فإذا هو في مكانه فقال يا فتى لقد شققت علي أنا ههنا منذ ثلاث أنتظرك قال أبو داود قال محمد بن يحيى هذا عندنا عبد الكريم ابن عبد الله بن شقيق.

عبداللہ بن شقیق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بعثت سے پہلے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز خریدی اور اس کی کچھ قیمت میری طرف باقی رہ گئی تھی میں نے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لا کر دیتا ہوں۔ میں بھول گیا اور تین دن کے بعد یاد آیا۔ میں گیا تو آپ اسی جگہ موجود تھے۔ فرمایا اے جوان! تم نے مجھے تکلیف دی ہے۔ میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ـــــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن یحییٰ کا ارشاد ہے کہ ہمارے نزدیک وہ عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہیں۔

باب ٥٠٧ في من يتشبع بما لم يعط.

اس چیز کے ملنے کا دعویٰ کرنا جو پائی نہ ہو

١٥٦٢ - حدثنا سليمان بن حرب نا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن أسماء بنت أبي بكر أن امرأة قالت يا رسول الله إن لي جارة تعني ضرة هل علي جناح إن تشبعت لها بما لم يعط زوجي قال المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور.

فاطمہ بنت منذر نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ میں اس سے ان چیزوں کے ملنے کا دعویٰ کروں جو میرے خاوند نے دی نہ ہوں؟ فرمایا جو ان چیزوں کا دعویٰ کرے جو اسے نہ دی ہوں وہ جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

باب ٥٠٨ ما جاء في المزاح.

خوش مزاجی کا بیان

١٥٦٣ - حدثنا وهب بن بقية أنا خالد عن حميد عن أنس أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله احملني فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنا حاملوك

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! مجھے سواری دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار

عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ۔

کرنے والا ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے سوا کوئی اور جنتا ہے۔

١٥٦٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ أَلَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا۔

عیزار بن حریث سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور حضرت عائشہ کی بلند آواز سنی۔ جب اندر داخل ہوئے تو انہیں طمانچہ مارنے کے لیے پکڑا اور فرمایا۔ کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آواز بلند کر رہی ہو؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں روک رہے تھے اور حضرت ابوبکر غصے کی حالت میں باہر چلے گئے۔ حضرت ابوبکر کے جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھا میں نے تمہیں آدمی سے کیسا بچایا! حضرت ابوبکر کئی روز ٹھہرے رہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور دونوں کو صلح کیے ہوئے پایا۔ دونوں سے کہا کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کیجیے۔ جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم نے شامل کیا، ہم نے شامل کیا۔

١٥٦٥۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ۔

ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں غزوۂ تبوک کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ چمڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا۔ اندر داخل ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا پورا ہی؟ فرمایا ہاں پورے ہی داخل ہو جاؤ۔

١٥٦٦۔ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ [illegible]

صفوان بن صالح، ولید، عثمان بن ابو العاتکہ نے کہا۔ [illegible]

يُخْرِجُ مِنْ صَحِيحِ الْفِتْنَةِ۔

کے لیے کہا تھا۔

١٥٦٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ۔

عاصم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے دو کانوں والے۔

ف۔ مشہور مقولہ ہے اَلْمِزَاحُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ۔ گفتگو کے اندر مزاح کا وجود ایسا ہے جیسے کھانے میں نمک۔ چونکہ نمک سے کھانا خوش ذائقہ ہو جاتا ہے ایسے ہی مزاح بھی گفتگو کو خوش ذائقہ بنا دیتا ہے۔ لیکن کھانے میں نمک کی مقدار تھوڑی ہے اور مزاح بھی اسی کے برابر ہے۔ کھانے میں ذرا بھی زیادہ نمک ہو جائے تو کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مزاح بھی معمولی مقدار سے نہیں بڑھنا چاہیے اور مشغلہ بن کر بھی نہیں رہنا چاہیے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض اوقات مزاح بھی فرماتے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے دو کانوں والے! ہر آدمی چونکہ دو کانوں والا ہے، اس لیے ایسا کہنے سے اپنائیت ظاہر ہونے کی بنا پر فرحت کا باعث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ مِنْ مِزَاحٍ۔

جو مذاق کے طور پر کوئی چیز لے

١٥٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى ح وَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا وَقَالَ سُلَيْمَانُ لَعِبًا وَلَا جِدًّا وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا لَمْ يَقُلْ ابْنُ بَشَّارٍ ابْنُ يَزِيدَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

محمد بن بشار، یحییٰ، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، شعیب بن اسحاق، ابن ابی ذئب، عبداللہ بن سائب بن یزید کے والد ماجد نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی چیز ہنسی مذاق کے طور پر نہ لے۔ سلیمان راوی نے لعبًا و جدًّا کہا ہے اور جس نے اپنے بھائی کی لاٹھی لی ہے وہ اسے واپس کر دے۔ ابن بشار نے ابن یزید کا نام نہیں لیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

١٥٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ان میں سے ایک آدمی سو گیا۔ کوئی آدمی اُن کی رسی کے پاس گیا اور اُسے لے لیا تو وہ ڈر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

باب ۱۰ ۵ فِي التَّشَدُّقِ فِي الْكَلَامِ۔

١٥٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا۔

١٥٧١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

١٥٧٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔

١٥٧٣۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنُهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ نَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرٌو لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ۔

باب ۱۱ ۵ مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ۔

١٥٧٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ

چرب زبانی کا بیان

بشر بن عاصم کے والد ماجد نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ چرب زبان آدمی کو ناپسند فرماتا ہے جو اپنی زبان کو یوں چلاتا ہے جیسے (چارہ کھاتے وقت) گائے اپنی زبان کو چلاتی ہے۔

ضحاک بن شرحبیل نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عمدہ گفتگو کرنا اس لیے سیکھتا ہے کہ اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنے جال میں پھانس لے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے فرض و نوافل سے کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطاب کیا۔ لوگ ان کی تقریروں سے بہت خوش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بعض بیانات میں جادو ہوتا ہے یا بے شک بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں۔

سلیمان بن عبد الحمید بہرانی، محمد بن اسمٰعیل، اسمٰعیل بن عیاش، ضمضم، شریح بن عبید، ابو ظبیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز فرمایا۔ ایک آدمی کھڑا ہوا تو بہت زیادہ بیان کیا۔ حضرت عمرو نے فرمایا کہ اگر یہ گفتگو کو متوسط رکھتا تو اس کے لیے بہتر تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے دیکھا یا مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ متوسط گفتگو کیا کروں، کیونکہ اعتدال ہی بھلائی ہے۔ ہر کام میں میانہ روی ہی محبوب و مرغوب ہے۔

شاعری کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ
جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا
قَالَ أَبُو عَلِيٍّ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ وَجْهُهُ
أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَشْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ ذِكْرِ
اللَّهِ فَإِذَا كَانَ الْقُرْآنُ وَالْعِلْمُ الْغَالِبَ
فَلَيْسَ جَوْفُ هَذَا عِنْدَنَا مُمْتَلِئًا مِنَ الشِّعْرِ
وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا قَالَ كَأَنَّ الْمَعْنَى
أَنْ يَبْلُغَ مِنْ بَيَانِهِ أَنْ يَمْدَحَ الْإِنْسَانَ
فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ إِلَى قَوْلِهِ
ثُمَّ يَذُمَّهُ فَيَصْدُقَ فِيهِ حَتَّى يَصْرِفَ الْقُلُوبَ
إِلَى قَوْلِهِ الْآخَرِ فَكَأَنَّهُ سَحَرَ السَّامِعِينَ بِذَلِكَ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو تو اُس کے لیے شعروں سے بھرے ہونے سے بہتر ہے۔ ابو علی کا بیان ہے کہ مجھے ابو عبید سے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا دل اتنا بھر جائے کہ قرآن مجید اور ذکر الٰہی کی فرصت بھی نہ ملے۔ جب قرآن اور دینی علم غالب ہوں تو اس پیٹ کو شعروں سے بھرا ہوا نہیں کہیں گے اور جو اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا فرمایا تو مطلب یہ ہے کہ اپنے بیان میں مبالغہ کرے یعنی جب کسی کی تعریف کرے تو اس پہلو کو اُٹھائے کہ لوگوں کے دل اُس کی تائید پر مائل ہوں۔ پھر جب اس کی مذمت کرے تو ایسا پہلو نکالے کہ لوگ اس کے دوسرے بیان کی تائید پر تل جائیں تو گویا اُس نے ایسا کر کے سامعین پر جادو کیا۔

١٥٧٥ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ
مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ
عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

ابو بکر بن ابو شیبہ، ابن المبارک، یونس، زہری، ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، مروان بن حکم، عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

١٥٧٦ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ
أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَ
إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا.

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کوئی بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بعض بیانات جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

١٥٧٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ
نَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ
النَّحْوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

محمد بن یحییٰ بن فارس، سعید بن محمد، ابو تمیلہ، ابو جعفر نحوی عبداللہ بن ثابت، صخر بن عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک بعض شعر دانائی ہوتے ہیں۔

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ صَدَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ الْقَوْمَ بِبَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجَهِّلُهُ ذَلِكَ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَّعِظُ النَّاسُ بِهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا فَعَرْضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ۔

اور بے شک بعض باتیں بوجھ ہوتی ہیں۔ صعصعہ بن صوحان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ارشادِ گرامی اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا یوں ہے جیسے کہ ایک آدمی پر کسی کا قرض ہے ہو اور دلیل پیش کرنے میں قرض خواہ سے زیادہ دانا ہے۔ پس اپنے بیان سے وہ لوگوں پر ایسا جادو کرتا ہے کہ دوسرے کا حق ختم کر جاتا ہے۔ ارشادِ گرامی اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا یوں ہے کہ طالب علم ایسے علم کو حاصل کرنے میں کوشاں ہوتا ہے جس کو وہ جان نہیں سکتا تو یہ بات اسے جاہل ہی رکھتی ہے اور ارشادِ گرامی اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا یوں ہے کہ شعری نصیحتوں اور مثالوں سے لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے اور ارشادِ گرامی کہ اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا یوں ہے کہ تم اپنی بات اور اپنا مال اس کے آگے رکھو جو اس لائق نہ ہو اور نہ سننا چاہے۔

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

زہری سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا حضرت عمر حضرت حسان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ پس ان کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں اس میں ان کے سامنے بھی پڑھتا تھا جو آپ سے بہتر تھے۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَهُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ پس وہ ڈرے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حوالہ دیں گے۔ اس لیے اجازت دے دی۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُوحَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہو کر ان کی ہجو کرتے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک روح القدس بھی حسان کے ساتھ ہے جب

الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتے رہیں گے۔

١٥٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنَى فَقَالَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا۔

یزید بن نحوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں (۲۶: ۲۲۴) یہ منسوخ و مستثنیٰ ہے چنانچہ فرمایا ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا۔

بَابُ ١٢٥ فِي الرُّؤْيَا

خوابوں کا بیان

١٥٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا وَيَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

زفر بن صعصعہ کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہو کے فرماتے۔ کیا تم میں سے رات کو کسی نے خواب دیکھا ہے؟ فرمایا کرتے کہ میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے سچے خوابوں کے۔

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت انس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب قرب قیامت کا زمانہ ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہو جائے گا اور سب سے سچا خواب اُس کا ہوگا جو سب سے زیادہ راست باز ہوگا۔ خواب تین قسم کے ہیں سچا خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہے اور ایک خواب وہ جو شیطان کی طرف سے غم پہنچاتا ہے۔ ایک خواب وہ ہے جو آدمی کے اپنے دلی خیالات ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو کر

أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ۔

نماز پڑھے اور لوگوں سے اس کا ذکر نہ کرے۔ میں خواب میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق کو ناپسند کیونکہ بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ زمانہ قریب ہونے سے یہ مراد ہے کہ رات اور دن برابر ہوں۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ۔

وکیع بن عدس نے اپنے دادا جان حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خواب پرندے کے پیر کی طرح پر لٹکا رہتا ہے جب تک اس کی تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب تعبیر بیان کر دی تو اسی طرح واقع ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا۔ خواب بیان نہ کرو مگر دوست یا تعبیر جاننے والے سے۔

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا مَا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لِيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اچھے خواب اللہ کی طرف سے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی ایسی بات خواب میں دیکھے جسے ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دے پھر اس کی برائی سے پناہ مانگے تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو بائیں جانب تھتکار دے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر تھا اس سے پلٹ کر دوسری کروٹ پر لیٹ جائے۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقَظَةِ أَوْ فَكَأَنَّمَا رَآنِيْ فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ۔

تو عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا یا اس کی طرح جیسے اس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

ف۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو خوش نصیب خواب میں دیکھتا ہے اس نے واقعی آپ کو دیکھا کیونکہ شیطان کو آپ کی صورت اختیار کر لینے کی قدرت نہیں دی گئی۔ حضور کی زیارت نصیب ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن اس سے شرف صحابیت حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ ظاہری حیاتی کے ساتھ مخصوص تھا۔ اللہ تعالیٰ کے بعض پیارے بندے ایسے بھی ہیں جو بیداری کی حالت میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے رہے اور قیامت تک ایسے بندے ہوتے رہیں گے۔ وہ خاص اولیاء ہیں جو بے شک حق و صداقت کے نشان، حقانیت کے نگہبان اور باعث ثبات زمین و آسمان ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا نَا حَمَّادٌ نَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ شَعِيْرَةً وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِيْ أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کوئی تصویر بنائی تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیتا رہے گا جب تک اس میں جان نہ ڈال دے اور وہ جان نہیں ڈال سکے گا اور جو جھوٹا خواب بیان کرے اس سے جو میں گانٹھ لگانے کے لیے کہا جائے گا۔ جو لوگوں کی ایسی باتیں سنے جو کہ بات والے اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ كَأَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات میں نے دیکھا گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی تر کھجوریں لائی گئیں۔ میں نے یہ تعبیر دی کہ دنیا میں ہمارے لیے رفعت اور آخرت میں عاقبت ہے اور ہمارا دین پاکیزہ ہے۔

بَابٌ ۱۵۳ فِي التَّثَاؤُبِ۔

جمائی کا بیان

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى فِيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

ابن ابو سعید خدری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ کو بند رکھے کیونکہ شیطان داخل ہوتا ہے۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ

ابن العلاء، وکیع، سفیان نے سہیل سے اسی طرح روایت

سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

بَابٌ فِي الْعُطَاسِ

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ اَوْ ثَوْبَهُ عَلٰى فِيْهِ وَخَفَضَ اَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ يَحْيٰى۔

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ۔

بَابٌ كَيْفَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ قَالَ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ اُمِّيْ بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ قَالَ اِنَّمَا

کرتے ہوئے کہا کہ نماز میں حتی الامکان منہ بند رکھے۔

سعید بن ابو سعید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اسے روکے اور ہاہ ہاہ نہ کرے کیونکہ تمہاری یہ حرکت شیطان کی طرف سے ہے جس پر وہ ہنستا ہے۔

چھینک کا بیان

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آہستہ یا نیچی آواز سے چھینکتے۔ اس میں یحییٰ کو شک ہے۔

ابن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان پر اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے پانچ باتیں واجب ہوتی ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، دعوت کا قبول کرنا، بیمار کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

چھینکنے والے کو کیسے جواب دے؟

ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ ہم حضرت سالم بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے تو لوگوں میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اس نے کہا۔ تم پر سلامتی ہو۔ حضرت سالم نے کہا کہ تم پر اور تمہاری والدہ پر۔ پھر اس کے بعد فرمایا۔ جو میں نے کہا شاید وہ تمہیں اچھا نہیں لگا۔ اس شخص نے کہا۔ میں تو یہی چاہتا تھا کہ میری والدہ کا ذکر آپ بھلائی یا برائی سے نہ کرتے۔ فرمایا کہ میں نے وہی کہا جو

قلت كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنا بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ عطس رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك وعلى أمك ثم قال إذا عطس أحدكم فليحمد الله قال فذكر بعض المحامد وليقل له من عنده يرحمك الله وليرد يعني عليهم يغفر الله لنا ولكم.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو لوگوں میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اس نے کہا۔ تم پر سلامتی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر اور تمہاری والدہ پر۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اللہ کی حمد کرے اور بعض دیگر محامد کا ذکر فرمایا۔ اور جو اس کے پاس ہو وہ اُس سے کہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور چھینکنے والا انہیں جواب دے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو بخشے۔

۱۵۹۷۔ حدثنا تميم بن المنتصر نا إسحق يعني ابن يوسف عن أبي بشر ورقاء عن منصور عن هلال بن يساف عن خالد بن عرفجة عن سالم بن عبيد الأشجعي بهذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم.

تمیم بن منتصر، اسحاق بن یوسف، ابوبشر ورقاء، منصور، ہلال بن یساف، خالد بن عرفجہ، حضرت سالم بن عبید اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۵۹۸۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة عن عبد الله بن دينار عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله على كل حال وليقل أخوه أو صاحبه يرحمك الله ويقول هو يهديكم الله ويصلح بالكم.

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ، عبداللہ بن دینار، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اور اس کا بھائی یا ساتھی کہے۔ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور چھینکنے والا کہے۔ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

باب كم يشمت العاطس

چھینکنے والے کو کتنی دفعہ جواب دے؟

۱۵۹۹۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن ابن عجلان حدثني سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة قال شمت أخاك ثلاثا فما زاد فهو زكام.

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اپنے بھائی کو تین دفعہ تک چھینک کا جواب دو۔ اس سے زیادہ ہو تو وہ زکام ہے۔

۱۶۰۰۔ حدثنا عيسى بن حماد المصري أنا الليث عن ابن عجلان عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة قال لا أعلمه

سعید بن ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے (سعید کے) علم میں تو یہی ہے کہ انہوں نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت

إلا أنه سمع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال أبو داود رواه أبو نعيم عن موسى بن قيس عن محمد بن عجلان عن سعيد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

کیا ہے ۔۔۔۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابونعیم، موسیٰ بن قیس، محمد بن عجلان، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۶۰۱- حدثنا هارون بن عبد الله نا مالك بن إسمعيل نا عبد السلام بن حرب عن يزيد بن عبد الرحمن عن يحيى بن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أم حميدة أو عبيدة بنت عبيد بن رفاعة الزرقي عن أبيها عن النبي صلى الله عليه وسلم تشمت العاطس ثلاثا فإن شئت أن تشمته فشمته وإن شئت فكف.

ہارون بن عبداللہ، مالک بن اسمٰعیل، عبدالسلام بن حرب، یزید بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ، انکی والدہ ماجدہ حضرت حمیدہ یا عبیدہ بنت عبید بن رفاعہ زرقی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھینکنے والے کو تین دفعہ تک جواب دو۔ آگے تم چھینک کا جواب دینا چاہو تو دو اور جواب نہ دینا چاہو تو نہ دو۔

۱۶۰۲- حدثنا إبراهيم بن موسى نا ابن أبي زائدة عن عكرمة بن عمار عن إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه أن رجلا عطس عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال يرحمك الله ثم عطس فقال النبي صلى الله عليه وسلم الرجل مزكوم.

ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، عکرمہ بن عمار، ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک آدمی نے چھینکا تو آپ نے کہا۔ یَرْحَمُکَ اللہُ۔ پھر چھینکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس آدمی کو زکام ہے۔

باب ۵ كيف يشمت الذمي

ذمی کی چھینک کا جواب کیسے دے؟

۱۶۰۳- حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا وكيع نا سفيان عن حكيم بن الديلم عن أبي بردة عن أبيه قال كانت اليهود تعاطس عند النبي صلى الله عليه وسلم رجاء أن يقول لها يرحمك الله فكان يقول يهديكم الله ويصلح بالكم.

ابوبردہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودی چھینکتے تو یہ امید رکھتے کہ آپ یَرْحَمُکَ اللہُ فرمائیں گے لیکن آپ فرمایا کرتے۔ یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔

باب ۵ فيمن يعطس ولا يحمد الله

جو چھینکے اور الحمدللہ نہ کہے

۱۶۰۴- حدثنا أحمد بن يونس نا زهير [illegible]

احمد بن یونس، زہیر ۔۔۔۔ محمد بن کثیر، سفیان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دو [illegible]

نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ قَالَ فَقِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا وَتَرَكْتَ الْآخَرَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَإِنَّ هٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ

شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چھینکے تو ان میں سے ایک کو آپ نے جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دو آدمی چھینکے تھے لیکن ایک کو آپ نے جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا؟ فرمایا کہ اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہا تھا۔

أبواب النوم

باب ۵۱۹ في الرجل ينبطح على بطنه

١٦٠٥ - حدثنا محمد بن المثنى نا معاذ بن هشام حدثني أبي عن يحيى بن أبي كثير قال نا أبو سلمة بن عبد الرحمن عن يعيش بن طخفة ابن قيس الغفاري قال كان أبي من أصحاب الصفة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا بنا إلى بيت عائشة فانطلقنا فقال يا عائشة أطعمينا فجاءت بحشيشة فأكلنا ثم قال يا عائشة أطعمينا فجاءت بحيسة مثل القطاة فأكلنا ثم قال يا عائشة اسقينا فجاءت بعس من اللبن فشربنا ثم قال يا عائشة اسقينا فجاءت بقدح صغير فشربنا ثم قال إن شئتم بتم وإن شئتم انطلقتم إلى المسجد قال فبينا أنا مضطجع من السحر على بطني إذا رجل يحركني برجله فقال إن هذه ضجعة يبغضها الله قال فنظرت فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم.

باب ۵۲۰ في النوم على السطح ليس عليه حجار

١٦٠٦ - حدثنا محمد بن المثنى نا سالم يعني ابن نوح عن عمرو بن جابر الحنفي عن وعلة بن عبد الرحمن بن وثاب عن عبد الرحمن بن علي يعني ابن شيبان عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بات على ظهر بيت ليس عليه حجار

نیند کا بیان

جو اپنے پیٹ کے بل لیٹے

محمد بن مثنیٰ، معاذ بن ہشام، ان کے والد ماجد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے جو اصحاب صفہ سے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے ساتھ عائشہ کے گھر چلو۔ پس ہم گئے تو آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ۔ وہ چڑیا کے برابر حیسہ لے کر آئیں تو ہم نے کھایا۔ پھر فرمایا کہ اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔ وہ دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے کر آئیں تو ہم نے پیا۔ پھر فرمایا کہ اگر تم چاہو تو سو جاؤ اور چاہو مسجد میں چلے جاؤ۔ اسی دوران کہ میں پیٹ کے بل صبح تک لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص اپنے پیر سے مجھے ہلانے لگا۔ اور کہا۔ اس طرح لیٹنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

جو بغیر منڈیر والی چھت پر سوئے

محمد بن مثنیٰ، سالم بن نوح، عمرو بن جابر حنفی، وعلہ بن عبدالرحمٰن بن وثاب، عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایسے گھر کی چھت پر رات گزارے (سوئے) جس پر منڈیر نہ ہو تو اس کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

ف۔ اگر کوئی ایسے مکان پر سوئے کہ چھت کی چاروں طرف سے منڈیریں اونچی نہیں ہیں بلکہ چھت کے برابر ہیں تو ایسی چھت پر سونے والا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں نہیں رہا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ ایسی چھت پر سوئے گا تو بے خبری میں نیچے گر سکتا ہے اور اس طرح موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ یہ گویا جان بوجھ کر ہلاکت کے قریب گیا لہٰذا ایسی موت پر خدا کی طرف سے کوئی جس اجر کا مستحق ہوتا ہے ایسی چھت پر سونے والا اس سلوک کا مستحق نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۲۲ فِي النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ۔

باوضو سونے کا بیان

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ فُلَانٌ لَقَدْ جَهَدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعِثُ فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان رات کو ذکر الٰہی کر کے باوضو سوئے اور رات کو جاگ پڑے تو اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے گا اُسے عطا فرمائی جائے گی۔ ثابت بنانی کا بیان ہے کہ ابوظبیہ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت معاذ بن جبل کے واسطے سے یہ حدیث ہم سے بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ثابت کا بیان ہے کہ مجھ سے فلاں آدمی نے کہا کہ میں نے بیدار ہوتے ہی یہ کلمے کہنے کی کوشش کی لیکن یہ کام مجھ سے نہ ہو سکا۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ يَعْنِي بَالَ۔

عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سلمہ بن کہیل، کریب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت کھڑے ہوئے تو حاجت رفع فرمائی۔ منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے۔

بَابٌ ۲۳ كَيْفَ يَتَوَجَّهُ الرَّجُلُ عِنْدَ النَّوْمِ۔

آدمی سوتے وقت کس طرف منہ کرے!

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ۔

... ابو قلابہ نے آلِ اُمِّ سلمہ کے ایک فرد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر تقریباً ایسا ہوتا جیسے آدمی کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور نماز پڑھنے کی جگہ آپ کے سر مبارک کے نزدیک ہوتی تھی۔

بَابٌ ۲۴ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ۔

سوتے وقت کیا کہے!

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ

نا عاصم عن معبد بن خالد عن سواء عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن يرقد وضع يده اليمنى تحت خده ثم يقول اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك ثلث مرات۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ کہتے: اے اللہ! مجھے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے۔

ف۔ اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم محترم میں ہیں۔ یہ اُمّ المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت مظعون تھیں جو مشہور صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔ سیدہ حفصہ پہلے حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو بدری صحابی ہیں اور غزوۂ بدر یا غزوۂ احد کے بعد وفات پا گئے تھے۔ چنانچہ پہلے حضرت عمر نے حضرت عثمان اور حضرت ابوبکر صدیق سے یکے بعد دیگرے ان سے نکاح کرنے کی پیش کش کی لیکن دونوں حضرات [illegible] سے کام لیتے رہے۔ آخر کار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو پیغام دیا اور سیدہ آپ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ بات یہ ہے کہ حضرت عثمان اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت حفصہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارادے کا علم ہو گیا تھا۔ حضرت حفصہ کی ولادت بعثت نبوی سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی اور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر اٹھائیس سال تھی۔ ان کے سالِ وفات میں اختلاف ہے لیکن بوقت وصال عمر ساٹھ سال بتائی جاتی ہے۔ کتب متداولہ میں ان سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں جن میں سے چار حدیثیں متفق علیہ، چھ صحیح مسلم میں اور باقی دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں۔

(مدارج النبوۃ، جلد دوم)۔

١٦١١ حدثنا مسدد نا المعتمر قال سمعت منصورا يحدث عن سعد بن عبيدة قال حدثني البراء بن عازب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع على شقك الأيمن وقل اللهم أسلمت وجهي إليك وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك رهبة ورغبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ونبيك الذي أرسلت قال فإن مت مت على الفطرة واجعلهن آخر ما تقول قال البراء فقلت أستذكرهن فقلت وبرسولك الذي أرسلت قال لا ونبيك الذي أرسلت۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو وضو کرو جیسے نماز کے لیے۔ پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو۔ اے اللہ! میں نے اپنا منہ تیری طرف پھیر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکا دی تیرے عذاب سے ڈرتے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے۔ تجھ سے بچنے اور پناہ لینے کی کوئی جگہ نہیں مگر تیری طرف۔ جو کتاب تو نے نازل فرمائی میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔ فرمایا کہ اگر تم مر گئے تو فطرت پر ہو گے اور ان الفاظ کو اپنی ساری بات چیت کا آخر بناؤ۔ حضرت براء عرض گزار ہوئے کہ میں انہیں ابھی یاد کر لیتا ہوں۔ چنانچہ میں نے کہا: اور تیرے اس رسول پر جسے تو نے بھیجا؟ فرمایا نہیں بلکہ اور تیرے اس نبی پر جسے تو نے بھیجا!

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَى عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ طَاهِرًا فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تم باوضو اپنے بستر کی طرف آؤ تو دائیں ہاتھ کا سرہانا بنالو۔ آگے اسی طرح ذکر ہے۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَحَدُهُمَا إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ طَاهِرًا وَقَالَ الْآخَرُ تَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ۔

محمد بن عبدالملک غزال، محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، اور منصور، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ دونوں میں سے ایک نے کہا۔ جب تم اپنے بستر کی طرف باوضو آؤ۔ دوسرے نے کہا۔ تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لو آگے۔ معتمر کی طرح بیان کی۔

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

عبدالملک بن عمیر نے ربعی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سونے لگو تو کہو۔ اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا اور مرتا ہوں اور جب بیدار ہو تو کہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے مرجانے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف ہم اٹھائے جائیں گے۔

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اسے جھاڑنے کو چاہئے اپنی ازار کے ایک پلے سے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کون آیا۔ پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر کہے۔ اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ساتھ اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میری جان روکے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر اسے بھیجے تو اس کی حفاظت فرمانا جیسے تو نے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرمائی ہے۔

١٦١٦ - حدثنا موسى بن إسمعيل نا وهيب ح ونا وهب بن بقية عن خالد نحوه عن سهيل عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول إذا أوى إلى فراشه اللهم رب السموات والأرض ورب كل شيء فالق الحب والنوى منزل التوراة والإنجيل والقرآن أعوذ بك من شر كل ذي شر أنت آخذ بناصيته أنت الأول فليس قبلك شيء وأنت الآخر فليس بعدك شيء وأنت الظاهر فليس فوقك شيء وأنت الباطن فليس دونك شيء زاد وهب في حديثه اقض عني الدين وأغنني من الفقر.

موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب ـــــ وہب بن بقیہ، خالد، سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو یوں کہتے۔ اے اللہ! آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو اگانے والے، توریت، انجیل اور قرآن کو نازل فرمانے والے، میں ہر برائی والی چیز کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تو اسے پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ تو سب سے پہلے ہے اور تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو سب سے آخر ہے اور تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو ظاہر ہے اور تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں۔ تو باطن ہے اور تیرے سوا کوئی چیز نہیں ـــــ وہب بن بقیہ نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔ میرا قرض ادا فرما اور مجھے غریبی سے غنی بنا۔

١٦١٧ - حدثنا العباس بن عبد العظيم نا الأحوص يعني ابن جواب نا عمار بن رزيق عن أبي إسحق عن الحارث وأبي ميسرة عن علي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول عند مضجعه اللهم إني أعوذ بوجهك الكريم وكلماتك التامة من شر ما أنت آخذ بناصيته اللهم أنت تكشف المغرم والمأثم اللهم لا يهزم جندك ولا يخلف وعدك ولا ينفع ذا الجد منك الجد سبحانك وبحمدك.

عباس بن عبد العظیم، احوص بن جواب، عمار بن رزیق، ابو اسحاق، حارث، ابو میسرہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے کہا کرتے۔ اے اللہ! تیری ذات کریم کی پناہ پکڑتا ہوں اور تیرے کامل کلمات کی، اس کے شر سے جس کو تو پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ اے اللہ! تو ہی قرض ادا کرواتا اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں ہو گی اور تیرا وعدہ غلط نہیں ہو گا۔ تیرے سامنے کسی زور آور کا زور نہیں چلتا۔ تو پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔

١٦١٨ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا يزيد بن هرون نا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه قال الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي.

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں بچایا اور ہمیں ٹھکانا دیا کیونکہ کتنے ہی ایسے ہیں جن کا کوئی بچانے والا اور نہیں ٹھکانا دینے والا نہیں۔

١٦١٩ - حدثنا جعفر بن مسافر التنيسي نا

خالد بن معدان نے حضرت ابو الازہر انماری رضی اللہ

يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ الْأَنْمَارِيُّ۔

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سونے لگتے تو کہتے: اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنی کروٹ کو رکھا۔ اے اللہ! میری لغزش کو بخش دے اور شیطان کو مجھ سے دور کر اور میری رہن رکھی ہوئی چیز کو چھڑا دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں شامل فرما ـــــــ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابو ہمام اہوازی، ثور نے ابو زہیر انماری سے۔

١٦٢٠۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنَوْفَلٍ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ۔

فروہ بن نوفل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت نوفل سے فرمایا۔ سوتے وقت آخر میں سورۂ کافرون پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ شرک سے بچاتی ہے۔

١٦٢١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا نَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

قتیبہ بن سعید، یزید بن خالد بن موہب ہمدانی، مفضل بن فضالہ، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر جلوہ افروز ہوتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان پر پھونک مارتے اور ان پر سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھتے اور دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم اطہر پر پھیرتے جہاں تک ممکن ہوتا۔ سو ابتدا سر انور اور چہرے سے فرماتے اور پھر جسم کے اگلے حصے سے۔ آپ تین دفعہ ایسا ہی کیا کرتے۔

ف۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور محبوبۂ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں۔ نکاح کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ چھ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ سنہ ۲ھ میں رخصتی اور زفاف ہوا۔ نکاح اور زفاف دونوں شوال کے مہینے میں ہوئے، جن کے درمیان تین سال کا فرق ہے یعنی زفاف کے وقت عمر نو سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ حسن و جمال کی پیکر اور علم و فضل کا مجسمہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بھانجے یعنی حضرت صدیقہ کی بڑی بہن حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام پر ان کی کنیت ام عبد اللہ رکھی کیونکہ ان کے اپنے بطن سے اولاد نہیں ہوئی۔

ان کے بھانجے اور مشہور تابعی حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے معانیٔ قرآن، احکام حلال و حرام، اشعار عرب اور علم انساب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں حمیرا کے لقب سے بھی یاد کرتے اور فرمایا کرتے تھے: "اپنا دو تہائی دین حمیرا سے حاصل کرو"۔ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے غایت درجہ اور تمام ازواج مطہرات سے زیادہ محبت تھی۔ مشہور تابعی حضرت مسروق ان سے روایت کرتے ہوئے کہا کرتے:

حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ　یعنی مجھ سے حدیث بیان کی حضرت صدیقہ بنت صدیق نے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ تھیں اور جن کی پاکی حدیث روایت کرتے۔

حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللهِ الْمُبَرَّأَةُ　یعنی اللہ کے حبیب کی محبوبہ نے فرمایا جو آسمانی عورت تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کتب احادیث وسیر میں بے شمار فضائل و مناقب مذکور ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ازواج مطہرات میں سے کسی کے بستر میں وحی نازل نہیں ہوئی سوائے حضرت عائشہ صدیقہ کے۔ جب منافقین نے ان پر بہتان باندھا تو پروردگار عالم نے ان کی صفائی میں سترہ آیتیں نازل فرمائیں۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مبارک حجرے کے اندر انہی کی گود میں ہی وصال فرمایا تھا۔ اس کے باوجود کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رفاقت میں صرف نو سال رہیں لیکن کسی عورت کی ان کے برابر مرویات نہیں۔ کتب معتبرہ میں ان سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں، جن میں سے ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں۔ چون میں بخاری، اڑسٹھ صحیح مسلم میں اور باقی دیگر کتب احادیث میں ہیں۔ صحابہ و تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

اہل علم و نظر حضرات کے درمیان یہ مسئلہ آج تک زیر بحث چلا آیا ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے افضل کون ہے۔ سلف و خلف میں سے کسی نے تینوں میں سے کسی کو افضل کہا ہے اور کسی نے کسی کو۔ حق یہ ہے کہ اس کا فیصلہ ممکن ہی نہیں کیونکہ ہر ایک اپنے خصائص کے لحاظ سے بے مثال اور لاجواب ہیں۔ آپ نے واقدی کی روایت کے مطابق چھیاسٹھ سال کی عمر پا کر ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ میں وصال فرمایا۔ وصیت کے مطابق انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ نَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ وَقَالَ فِيهِنَّ آيَةٌ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ۔

مؤمل بن فضل حرانی، بقیہ، بحیر، خالد بن معدان، ابن ابی بلال نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے تسبیح والی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي نَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ الْحَمْدُ

ابن بریدہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو کہا کرتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بچایا، ٹھکانا دیا، کھلایا اور پلایا۔ وہی

لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ۔

جس نے مجھ پر احسان کیا اور بڑا فضل فرمایا اور وہی جس نے مجھے عطا فرمایا تو خوب دیا۔ ہر حال میں سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب اور مالک اور ہر چیز کے معبود۔ میں جہنم سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِ تِرَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فِیْہِ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِ تِرَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لیٹے بغیر سو جائے اور اس پر ذکر الٰہی نہ کرے تو اس پر قیامت کے دن حسرت ہوگی اور جو بیٹھے اور اللہ عزوجل کا ذکر نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر بڑی حسرت ہوگی (افسوس کرے گا کہ میں نے خدا کا ذکر کیوں نہ کیا)۔

پارہ ——— ۳۲

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب ۵۲۴ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ الْوَلِيدُ أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔

جب رات کو آنکھ کھل جائے تو کیا کہے؟

جنادہ بن ابو امیہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی رات کو آنکھ کھل جائے تو بیداری کی حالت میں کہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ پھر دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ ولید کا بیان ہے یا فرمایا دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرمائی جائے گی۔ اگر کھڑا ہو کر وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول فرمائی جائے گی۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو کہتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے قصوروں کی معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم کو زیادہ کر دے اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما۔ بے شک تو بہت ہی عطا فرمانے والا ہے۔

باب ۵۲۵ فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت کی تسبیح کا بیان

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ ح

حفص بن عمر، شعبہ ——— مسدد، یحییٰ، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ

وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مُسَدَّدٌ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت فاطمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کرنا تھی کہ چکی پیسنے سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے چنانچہ سوال کرنے کے لیے حاضر ہوئیں لیکن آپ کو نہ دیکھا تو حضرت عائشہ کو بتا آئیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو بتایا پس آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں میں لیٹ گئے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ نے اپنی اپنی جگہ پر رہنے کے لیے فرمایا۔ آپ آ کر ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ فرمایا کہ جو کچھ تم نے مانگا ہے کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں! جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ تو ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لو تو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔

ف۔ سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کو اصطلاح عام میں تسبیح فاطمہ ہی کہا جاتا ہے۔ بعض روایات میں ہر نماز کے بعد پڑھنا بھی آیا ہے۔ اس تسبیح کے متعلق سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمانے کہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے، سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی کے جہاں اخروی منافع ہیں وہاں دنیاوی فوائد اور برکات بھی ہیں۔ قرآن و حدیث میں ذکر الٰہی کے بے شمار فوائد وارد ہوئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ أَعْبُدَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ وَكَانَتْ عِنْدِي فَجَرَتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَّرَتْ بِيَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَقَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضُرٌّ فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكِ

ابو الورد بن ثمامہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن اعبد سے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کا واقعہ نہ بتاؤں جو آپ کو اپنے گھر والوں میں سب سے پیاری اور میرے نکاح میں تھیں۔ وہ چکی پیسا کرتیں یہاں تک کہ اُن کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے۔ مشکیزے سے پانی بھر کر لاتیں یہاں تک کہ اُن کی گردن میں نشان پڑ گیا۔ گھر میں جھاڑو دیا کرتیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے گرد و غبار سے اَٹ جاتے اور ہانڈی پکایا کرتیں یہاں تک کہ اُن کے کپڑے سیاہ ہو جاتے اور ان کاموں سے انہیں تکلیف ہوتی تھی۔ پس ہم نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لونڈی غلام آئے ہیں تو میں نے کہا۔ کاش! تم اپنے والد محترم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے خادم کا سوال

فَأَتَتْ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ فَغَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَأَدْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللِّفَاعِ حَيَاءً مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتُكِ أَمْسِ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ فَقُلْتُ أَنَا وَاللّٰهِ أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي بِالرَّحَى حَتّٰى أَثَّرَتْ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰى أَثَّرَتْ فِي نَحْرِهَا وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا وَبَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ فَقُلْتُ لَهَا سَلِيهِ خَادِمًا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ۔

گر وہ تھیں بلا کام کے۔ وہ حاضر ہوئیں تو دیکھا کہ آپ کے پاس کچھ حضرات گفتگو کر رہے ہیں۔ انہیں شرم محسوس ہوئی اور لوٹ آئیں۔ اگلے روز آپ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنی رضائیوں میں تھے۔ آپ فاطمہ کے سرہانے بیٹھ گئے تو انہوں نے اپنے والد گرامی سے شرماتے ہوئے رضائی میں سر چھپا لیا۔ آپ نے فرمایا کہ آلِ محمد کو کل کیا حاجت پیش آ گئی تھی؟ دو دفعہ پوچھنے پر بھی وہ خاموش رہیں تو میں نے عرض کی، خدا کی قسم یا رسول اللہ! میں عرض کرتا ہوں۔ یہ میرے پاس چکی پیستی ہیں جس سے ان کے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے، مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی ہیں جس سے گردن میں نشان پڑ گیا، گھر کی صفائی کرتی ہیں جس سے ان کے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاس حبشی غلام یا خادم آئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک خادم کا سوال کریں۔ آگے سب حکم کی طرح بیان کیا جو مکمل حدیث ہے۔

١٦٢٩۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا۔

عباس عنبری، عبد الملک بن عمرو، عبد العزیز بن محمد، یزید بن الہاد، محمد بن کعب قرظی، شبث بن ربعی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کو مختصراً روایت کرتے ہوئے اس میں کہا۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سنا تو اس تسبیح یعنی تسبیح فاطمہ کو کبھی ترک نہ کیا (یعنی اس کا ناغہ نہ کیا) سوائے جنگ صفین کی رات کے کہ اسے رات کے آخری حصے میں یاد آئی تو میں نے اسی وقت پڑھا۔

١٦٣٠۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو وظیفے ایسے ہیں کہ جو بندہ مسلمان ان کی حفاظت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ پڑھنے میں آسان ہیں لیکن انہیں پڑھنے والے تھوڑے ہیں، یعنی ہر فرض نماز کے بعد دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ --- کہے۔ یہ زبان پر ڈیڑھ سو اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسرا وظیفہ یہ ہے کہ ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہے جب سونے لگے اور ۳۳ دفعہ الحمد للہ اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ کہے۔ یہ زبان پر سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ

مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَذٰلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ قَالَ يَأْتِيْ أَحَدَكُمْ فِيْ مَنَامِهِ يَعْنِي الشَّيْطَانَ فَيُنَوِّمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهُ وَيَأْتِيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ فَيُذَكِّرُهُ حَاجَةً قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهَا.

انہیں انگلیوں پر شمار فرمایا کرتے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کا پڑھنا آسان اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے کیوں ہیں؟ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سونے لگے تو ان کلمات کے کہنے سے پہلے شیطان اُسے سُلا دیتا ہے اور اس کی نماز کے اندر آتا ہے اور انہیں پڑھنے سے پہلے کوئی دوسرا کام یاد کروا دیتا ہے۔

١٦٣١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَنٍ الضَّمْرِيِّ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِيْ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيْهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِّنَ السَّبْيِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامٰى بَدْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّسْبِيْحِ قَالَ عَلٰى أَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّوْمَ.

فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ابن ام الحکم یا ضباعہ دختران زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے ایک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے تو میں، میری بہن اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ہم تینوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اپنی محنت و مشقت کی شکایت کی اور سوال کیا کہ ہمارے لیے بھی کسی قیدی کا حکم فرمایا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے باعث یتیم ہونے والی لڑکیاں تم سے سبقت لے گئیں۔ پھر تسبیح کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ ٥٣٦ مَاذَا يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ.

صبح کے وقت کیا کہے؟

١٦٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات تعلیم فرمائیے جنہیں میں صبح و شام پڑھا کروں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو۔ میں اپنے نفس کی بُرائی سے تیری پناہ لیتا ہوں نیز شیطان کی بُرائی اور اس کی شرکت سے۔ فرمایا کہ اسے صبح و شام کہا کرو اور جب سونے لگو تب بھی کہا کرو۔

شركه قال قلها اذا اصبحت واذا امسيت واذا اخذت مضجعك.

١٦٣٣ - حدثنا موسى بن اسمٰعيل نا وهيب نا سهيل عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول اللّٰهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيى وبك نموت واليك النشور واذا امسى قال اللّٰهم بك امسينا وبك نحيى وبك نموت واليك النشور.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے: اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ صبح کی اور تیرے ساتھ شام کی اور ہم تیرے ساتھ زندہ رہتے اور تیرے ساتھ مرتے ہیں اور تیری طرف اٹھنا ہے۔ جب شام ہوتی تو آپ کہتے: اے اللہ! ہم نے تیرے ساتھ شام کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری طرف ہم نے اٹھ کر جانا ہے۔

١٦٣٤ - حدثنا احمد بن صالح نا محمد ابن ابي فديك قال اخبرني عبد الرحمٰن ابن عبد المجيد عن هشام بن الغاز بن ربيعة عن مكحول الدمشقي عن انس ابن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح او يمسي اللّٰهم اني اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك انك انت الله لا اله الا انت وان محمدا عبدك ورسولك اعتق الله ربعه من النار فمن قالها مرتين اعتق الله نصفه ومن قالها ثلاثا اعتق الله ثلاثة ارباعه وان قالها اربعا اعتقه الله من النار.

احمد بن صالح، محمد بن ابو فدیک، عبد الرحمٰن بن عبد المجید، ہشام بن غاز بن ربیعہ، مکحول دمشقی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح اور شام کے وقت یہ کہا: اے اللہ! میں نے صبح کی تجھ کو گواہ بناتے ہوئے اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو گواہ بناتے ہوئے اور تیرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوق کو کہ اللہ صرف تو ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور محمد مصطفیٰ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے اور جس نے یہ دو دفعہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ جہنم سے آزاد فرما دے گا اور جس نے تین دفعہ کہا تو اس کا تین چوتھائی حصہ آزاد فرما دے گا اور اگر اس نے چار دفعہ کہا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔

١٦٣٥ - حدثنا احمد بن يونس نا زهير نا الوليد بن ثعلبة الطائي عن ابن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح او حين يمسي اللّٰهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح اور شام کے وقت کہے: اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں بساط بھر اپنے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں اپنی کارکردگی کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا

أبوءُ بنعمتك بذنبي فاغفر لي أنّه
لا يغفر الذنوب إلا أنت فمات من
يومه أو من ليلته دخل الجنة.

۱۲۳۶۔ حدثنا وهب بن بقية عن خالد
ونا محمد بن قدامة بن أعين نا جرير
عن الحسن بن عبيد الله عن إبراهيم بن
سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن
عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم
كان يقول إذا أمسى أمسينا وأمسى الملك
لله والحمد لله لا إله إلا الله وحده
لا شريك له زاد في حديث جرير له الملك
وله الحمد وهو على كل شيء قدير رب
أسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها
وأعوذ بك من شر ما في هذه الليلة و
شر ما بعدها رب أعوذ بك من الكسل
ومن سوء الكبر رب أعوذ بك من عذاب في
النار وعذاب في القبر وإذا أصبح قال
ذلك أيضا أصبحنا وأصبح الملك لله
قال أبو داود رواه شعبة عن سلمة بن
كهيل عن إبراهيم بن سويد قال من سوء
الكبر ولم يذكر سوء الكفر.

۱۲۳۷۔ حدثنا حفص بن عمر نا شعبة
عن أبي عقيل عن سابق بن ناجية عن
أبي سلام أنه كان في مسجد حمص فمر
رجل فقالوا هذا خدم النبي صلى الله عليه
وسلم فقام إليه فقال حدثني بحديث
سمعته من رسول الله صلى الله عليه و
سلم لم يتداوله بينك وبينه الرجال
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

اگر کسی رات ان کلمات میں وہ مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔

وہب بن بقیہ خالد ــــ محمد بن قدامہ بن اعین، جریر، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کہا کرتے۔۔ ہم نے شام کی اور شام کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ جریر نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا۔۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے رب میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو اس کے بعد ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس رات میں ہے اس کی برائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور اس کے بعد ہے اس کی برائی سے۔ اے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں سستی اور تکبر کی برائی سے۔ اے رب میں دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں اور قبر کے عذاب سے۔ اور جب صبح کرتے تو یوں کہتے۔۔ ہم نے صبح کی اور صبح کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے۔ ــــ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے شعبہ، سلمہ بن کہیل، ابراہیم بن سوید نے سوء الکبر کا اور سوء الکفر کا ذکر نہیں کیا۔

سابق بن ناجیہ نے ابوسلام سے روایت کی ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی گزرا تو لوگوں نے کہا۔۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ وہ انہی کی طرف کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ مجھے ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنی ہو اور جس کے اندر حضور اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت کہا: میں اللہ کے رب ہونے اسلام کے

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ۔

دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسے راضی کر دے۔

١٦٣٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ وَإِسْمٰعِيلُ قَالَا نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ۔

عبداللہ بن عنبسہ نے حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے صبح کے وقت کہا کہ اے اللہ! جن نعمتوں کے ساتھ میں نے صبح کی وہ صرف تیری طرف سے ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں پس تعریفیں تیرے لیے ہیں اور شکر تیرے لیے ہے تو اس نے اس روز کا شکر ادا کر دیا اور جو شام کے وقت بھی اسی طرح کہے اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔

١٦٣٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ نَا وَكِيعٌ ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ۔

یحییٰ بن موسیٰ بلخی، وکیع ـــــ عثمان بن ابو شیبہ، ابن نمیر، عبادہ بن مسلم فزاری، جبیر بن ابو سلیمان، حضرت جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح و شام کو ان دعائیہ الفاظ کو کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں سلامتی مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، اپنے گھر والوں اور اپنے مال میں عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما۔ عثمان راوی نے کہا کہ میرے پردوں کو چھپا اور میرے دل کو اطمینان بخش۔ اے اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے میری حفاظت فرما۔ اور میں نیچے دھنس جانے سے تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں۔ وکیع نے کہا کہ مراد دھنسنا ہے۔

١٦٤٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو، سالم الفراء،

ابن وهب اخبرني عمرو ان سالمًا الفرّاء حدثه ان عبد الحميد مولى بني هاشم حدثه ان امّه حدثته وكانت تخدم بعض بنات النبي صلى الله عليه وسلم ان ابنة النبي صلى الله عليه وسلم حدثتها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلّمها فيقول قولي حين تصبحين سبحان الله وبحمده لا قوة الا بالله ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن اعلم ان الله على كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علمًا فانّه من قالهن حين يصبح حُفِظ حتى يمسي ومن قالهن حين يمسي حُفِظ حتى يصبح

عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم کا بیان ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کی خدمت کیا کرتی تھیں کہ اُن صاحبزادی صاحبہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم فرمائی تھی کہ صبح کے وقت یوں کہا کرو: پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ۔ قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ جو اس نے چاہا وہی ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اس کے علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ جس نے صبح کے وقت یہ کہا تو وہ شام تک محفوظ رہے اور جس نے شام کے وقت یہ کہا تو وہ صبح تک محفوظ رہے۔

١٦٢١ ـ حدثنا احمد بن سعيد الهمداني قال انا ح وثنا الربيع بن سليمان ثنا ابن وهب قال اخبرني الليث عن سعيد بن بشير النجاري عن محمد بن عبد الرحمن البيلماني قال الربيع ابن البيلماني عن ابيه عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من قال حين يصبح فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والارض وعشيًّا وحين تظهرون الى وكذلك تخرجون ادرك ما فاته في يومه ذلك ومن قالهن حين يمسي ادرك ما فاته في ليلته قال الربيع عن الليث

احمد بن سعید ہمدانی ـــــ ربیع بن سلیمان، ابن وہب، لیث، سعید بن بشیر نجاری، محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی، ربیع بن بیلمانی کے والد ماجد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے صبح کے وقت یوں کہا: فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ (۳۰: ۱۷-۱۹) تو اس دن جو ثواب اس سے فوت ہو گیا اسے حاصل کر لیا اور شام کے وقت کہے تو اس رات میں جو ثواب ہاتھ سے جاتا رہا اسے پا لیا۔ ربیع نے لیث کے واسطے سے کہا ہے۔

١٦٢٢ ـ حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا حماد ثنا وهيب نحوه عن سهيل عن ابيه عن ابن ابي عياش وقال حماد عن ابي عياش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال اذا اصبح لا اله الا الله وحده لا شريك

حماد نے حضرت ابو عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے صبح کے وقت کہا: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اس شخص کے لیے اولادِ اسمٰعیل

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطٰنِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ رَوَاهُ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوْسَى الزَّمْعِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَائِشٍ۔

سے ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اُس کے دس درجے بلند کر دیے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر شام کے وقت ایسا ہی کہے تو صبح تک یہی ملے گا۔ حماد کی حدیث میں کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ابو عیاش آپ سے اس بات کی روایت کرتے ہیں؟ فرمایا کہ ابو عیاش نے سچ کہا۔ ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اس کی اسمٰعیل بن جعفر اور موسیٰ زمعی اور عبد اللہ بن جعفر، سہیل، ان کے والد ماجد نے ابن عیاش سے روایت کی ہے۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُو النَّضْرِ الدِّمَشْقِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْفِلَسْطِيْنِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ قَالَ اَسَرَّهَا اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ نَخُصُّ بِهَا اِخْوَانَنَا۔

اسحاق بن ابراہیم ابو النضر دمشقی، محمد بن شعیب، ابو سعید فلسطینی عبد الرحمٰن بن حسان، حارث بن مسلم کے والد ماجد نے حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا۔ جب تم نماز مغرب سے فارغ ہو جاؤ تو سات مرتبہ کہا کرو۔ "اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا" کیونکہ جب تم یہ کہو پھر اُس رات میں فوت ہو جاؤ تو تمہارے لیے اُس سے رہائی لکھ دی جائے گی اور جب نماز فجر پڑھو تو اسی طرح کہہ لو اور اُس روز فوت ہو جاؤ تو تمہارے لیے اُس سے رہائی لکھ دی گئی ہے (محمد بن شعیب کا) ابو سعید نے حارث کے واسطے سے بتاتے ہوئے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ہمیں راز داری کے طور پر بتایا پس ہم اپنے بھائیوں کی اس کے ساتھ تخصیص کرتے ہیں۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ

عمرو بن عثمان حمصی اور مؤمل بن الفضل حرانی اور علی

ومؤمل بن الفضل الحراني وعلي بن سهل الرملي ومحمد بن المصفى الحمصي قالوا نا الوليد نا عبد الرحمن بن حسان الكناني قال أخبرني مسلم بن الحارث بن مسلم التميمي عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نحوه إلى قوله جوارا منها إلا أنه قال فيهما قبل أن تكلم أحدا قال علي بن سهل فيه أن أباه حدثه وقال علي وابن المصفى قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فلما بلغنا المغار استحثثت فرسي فسبقت أصحابي وتلقاني الحي بالرنين فقلت لهم قولوا لا إله إلا الله تحرزوا فقالوها فلامني أصحابي فقالوا حرمتنا الغنيمة فلما قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبروه بالذي صنعت فدعاني فحسن لي ما صنعت وقال أما إن الله قد كتب لك من كل إنسان منهم كذا وكذا قال عبد الرحمن فأنا نسيت الثواب ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إني سأكتب لك بالوصاة بعدي قال ففعل وختم عليه فدفعه إلي وقال لي ثم ذكر معناهم وقال ابن المصفى قال سمعت الحارث بن مسلم بن الحارث التميمي يحدث عن أبيه۔

علی بن سہل رملی اور محمد بن مصفیٰ الحمصی، ولید، عبد الرحمن بن حسان کنانی، مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آگے اسی طرح روایت کی جیسے حدیث اُس کو دینے تک گئے مگر یوں کہا کہ کسی سے بات کرنے سے پہلے۔ علی بن سہل نے اس میں کہا۔ انہوں کے والد ماجد نے حدیث بیان کی۔ علی بن سہل اور ابن مصفیٰ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ جب ہم اپنے نشانے پر پہنچے تو میں نے اپنا گھوڑا ایڑ لگا کر اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ اس قبیلے والوں کو چیختے چلاتے ہوئے پایا۔ میں نے اُن سے کہا کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو تاکہ بچ جاؤ۔ اُنہوں نے کلمہ پڑھ لیا۔ میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی کہ تم نے ہمیں مالِ غنیمت سے محروم کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں واپس لوٹے تو لوگوں نے آپ کو بتایا جو میں نے کیا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا اور میری اس حرکت کو اچھا قرار دیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے ہر انسان کے بدلے تمہارے لیے اتنا ثواب لکھ دیا ہے۔ عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ثواب کے متعلق میں بھول گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بعد کے متعلق تمہارے لیے تحریری وصیت نامہ لکھ دوں گا۔ چنانچہ آپ نے وصیت نامہ لکھا، اس پر مہر لگائی اور میرے سپرد کر دیا۔ پھر حدیث کو اسی طرح بیان کرتے چلے گئے کہ ابن مصفیٰ نے حارث بن مسلم بن حارث تمیمی سے جو اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں سنا۔

...

۱۶۲۵ - حدثنا محمد بن المصفى قال نا ابن أبي فديك قال أخبرني ابن أبي ذئب عن أبي أسيد البراد عن معاذ بن عبد الله بن خبيب عن أبيه أنه قال خرجنا في ليلة مطر وظلمة شديدة نطلب رسول

معاذ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں۔ پس ہم نے آپ کو پا لیا۔ فرمایا، کہو۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو۔ میں نے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لنا فادرکناہ فقال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل قلت ما اقول یا رسول اللہ قال قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وحین تصبح ثلث مرات تکفیک من کل شیء۔

پڑھ دو کہا۔ پھر فرمایا کہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ فرمایا کہ شام کے وقت اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورۂ اخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ والناس پڑھا کرو یہ تمہیں ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

۱۴۲۶۔ حدثنا محمد بن عوف نا محمد ابن اسمعیل حدثنی ابی قال ابن عوف ورأیتہ فی اصل اسمعیل قال حدثنی ضمضم عن شریح عن ابی مالک قال قالوا یا رسول اللہ حدثنا بکلمۃ نقولھا اذا اصبحنا وامسینا واضطجعنا فامرھم ان یقولوا اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت رب کل شیء والملئکۃ یشھدون انک لا الہ الا انت فانا نعوذ بک من شر انفسنا ومن شر الشیطان الرجیم وشرکہ وان نقترف سوءا علی انفسنا او نجرہ الی مسلم قال ابوداود وبھذا الاسناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک للہ رب العلمین اللھم انی اسئلک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ ونورہ وبرکتہ وھداہ واعوذ بک من شر ما فیہ وشر ما بعدہ ثم اذا امسی فلیقل مثل ذلک۔

شریح سے روایت ہے کہ حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں ایسا وظیفہ بتائیے جو ہم صبح و شام اور سوتے وقت پڑھا کریں۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کے جاننے والے! تو ہر چیز کا رب ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو۔ پس ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارت سے اور راندے ہوئے شیطان کی شرارت سے اور اس کی شرکت سے اور اس سے کہ اپنی جانوں کے ساتھ برا سلوک کریں یا کسی مسلمان سے کریں۔ امام ابوداؤد نے اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہو تو کہے۔ ہم نے صبح کی اور صبح کے وقت بھی اللہ کی بادشاہی ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی فتح اور اس کی مدد اور اس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت اور تیری پناہ لیتا ہوں اس برائی سے جو اس میں ہے اور اس برائی سے جو اس کے بعد ہے۔ پھر شام کے وقت بھی اسی طرح کہے۔

۱۴۲۷۔ حدثنا کثیر بن عبید نا بقیۃ ابن الولید عن عمر بن جعثم قال نا الازھر ابن عبد اللہ الحرازی قال حدثنی شریق الھوزنی قال دخلت علی عائشۃ فسألتھا

شریق ہوزنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو کس طرح دعا مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے جو

بم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح إذا هب من الليل فقالت لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه أحد قبلك كان إذا هب من الليل كبر عشرا وحمد عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال سبحان الملك القدوس عشرا واستغفر عشرا وهلل عشرا ثم قال اللهم إني أعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة عشرا ثم يفتتح الصلاة.

سے ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی۔ حضور جب رات کو بیدار ہوتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ دس دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ دس دفعہ استغفار دس دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .... دس دفعہ کہتے۔ پھر کہا کرتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے روز کی تنگی سے۔ یہ بھی دس دفعہ کہتے اور پھر نماز شروع کیا کرتے۔

۱۶۲۸ - حدثنا أحمد بن صالح نا عبد الله ابن وهب أخبرني سليمان بن بلال عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان في سفر فأسحر يقول سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن بلائه علينا اللهم صاحبنا فأفضل علينا عائذا بالله من النار.

سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو سحری کے وقت کہتے۔ سننے والے نے سنا اللہ کی حمد اس کی نعمت اور ہمارے اوپر اچھے احسان کے ساتھ۔ اے اللہ! ہمارا ساتھ دے اور ہم پر فضل فرما۔ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔

۱۶۲۹ - حدثنا عبد الله بن مسلمة نا أبو مودود عمن سمع أبان بن عثمان يقول سمعت عثمان يعني ابن عفان يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم ثلاث مرات لم تصبه فجأة بلاء حتى يصبح ومن قالها حين يصبح ثلاث مرات لم تصبه فجأة بلاء حتى يمسي قال فأصاب أبان بن عثمان الفالج فجعل الرجل الذي سمع منه الحديث ينظر إليه فقال له ما لك تنظر إلي

حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کہے بسم اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہی ہے سننے والا جاننے والا۔ تین دفعہ کہے تو صبح تک کوئی ناگہانی مصیبت اس پر نہیں آئے گی اور جو تین دفعہ صبح کو کہے تو شام تک کوئی ناگہانی مصیبت اس پر نہیں آئے گی۔ چنانچہ ابان بن عثمان کو فالج کی شکایت ہو گئی تو جس شخص نے اُن سے یہ حدیث سنی تھی وہ اُن کی طرف دیکھنے لگا۔ فرمایا کیا ہے کہ میری طرف کس لیے دیکھ رہے ہو۔ خدا کی قسم میں نے حضرت عثمان پر بہتان نہیں باندھا اور نہ حضرت عثمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھا۔ ہوا یوں کہ آج جبکہ مجھے یہ عارضہ ہوا تو اس وقت میں غصے کی حالت میں

والله ما كذبت على عثمان ولا كذب عثمان على النبي صلى الله عليه وسلم ولكن اليوم الذي أصابني فيه ما أصابني غضبت فنسيت أن أقولها.

تھا لہٰذا اس وظیفے کو پڑھنا بھول گیا تھا۔

۱۶۵۰- حدثنا نصر بن عاصم الأنطاكي نا أنس بن عياض حدثني أبو مودود عن محمد بن كعب عن أبان بن عثمان عن عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه لم يذكر قصة الفالج.

نصر بن عاصم انطاکی، انس بن عیاض، ابو مودود، محمد بن کعب، ابان بن عثمان، حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کی لیکن فالج کے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۶۵۱- حدثنا العباس بن عبد العظيم ومحمد بن المثنى قالا نا عبد الملك بن عمرو عن عبد الجليل بن عطية عن جعفر بن ميمون قال حدثني عبد الرحمن ابن أبي بكرة أنه قال لأبيه يا أبت إني أسمعك تدعو كل غداة اللهم عافني في بدني اللهم عافني في سمعي اللهم عافني في بصري لا إله إلا أنت تعيدها ثلاثا حين تصبح وثلاثا حين تمسي فقال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهن فأنا أحب أن أستن بسنته قال عباس فيه وتقول اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر لا إله إلا أنت تعيدها ثلاثا حين تصبح وثلاثا حين تمسي فتدعو بهن فأحب أن أستن بسنته قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوات المكروب اللهم رحمتك أرجو فلا تكلني إلى نفسي طرفة عين وأصلح لي شأني كله لا إله إلا أنت و

عباس بن عبدالعظیم اور محمد بن مثنیٰ، عبدالملک بن عمرو، عبدالجلیل بن عطیہ، جعفر بن میمون، عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اباجان! میں سنتا ہوں کہ آپ روزانہ صبح کو یوں دعا مانگتے ہیں۔ اے اللہ! میرے جسم کو سلامت رکھ۔ اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ! اے اللہ! میری آنکھوں کو سلامت رکھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو۔ صبح کے وقت اسے تین دفعہ کہتے ہیں اور شام کے وقت بھی تین دفعہ۔ فرمایا کہ میں نے ان لفظوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا میں آپ کی سنت کی پیروی کو بہت پسند کرتا ہوں۔ عباس بن عبدالعظیم کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ بھی: اے اللہ! میں کفر اور فاقے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو۔ صبح کے وقت تین دفعہ اور شام کے وقت تین دفعہ ان لفظوں کے ساتھ دعا کرتے، لہٰذا میں اتباعِ سنت کو بہت پسند کرتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصیبت زدہ یوں دعا کرے: اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں۔ مجھے ایک پل کے لیے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام حالات کو درست کر دے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تُو۔ بعض نے اپنے ساتھیوں سے کچھ زیادہ کہا ہے۔

تعصمهم تزيد على صاحبه۔

۱۶۵۲۔ حدثنا محمد بن المنهال نا يزيد يعني ابن زريع نا روح بن القاسم عن سهيل عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يصبح سبحان الله العظيم وبحمده مائة مرة وإذا أمسى كذلك لم يواف أحد من الخلائق بمثل ما وافى۔

محمد بن منہال، یزید یعنی ابن زریع، روح بن قاسم، سہیل، سمی، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت کہا سبحان اللہ پاک ہے بڑی عظمت والا ساتھ اپنی تعریفوں کے سو بار اور شام کے وقت بھی اسی طرح کہا تو مخلوق میں سے کسی کو بھی اس کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

باب ۵۲۷ ما يقول الرجل إذا رأى الهلال۔

جب نیا چاند دیکھے تو کیا کہے؟

۱۶۵۳۔ حدثنا موسى بن إسمعيل نا أبان نا قتادة أنه بلغه أن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان إذا رأى الهلال قال هلال خير ورشد آمنت بالذي خلقك ثلاث مرات ثم يقول الحمد لله الذي ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا۔

قتادہ کو یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو کہتے یہ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا، تین مرتبہ۔ پھر کہتے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو فلاں مہینے کو لے گیا اور اس مہینے کو لے آیا۔

۱۶۵۴۔ حدثنا محمد بن العلاء أن زيد بن حباب أخبرهم عن أبي هلال عن قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا رأى الهلال صرف وجهه عنه۔

محمد بن علاء، زید بن حباب، ابو ہلال نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس کی جانب سے منہ پھیر لیتے۔

باب ۵۲۸ ما يقول الرجل إذا خرج من بيته۔

جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا کہے؟

۱۶۵۵۔ حدثنا مسلم بن إبراهيم نا شعبة عن منصور عن الشعبي عن أم سلمة قالت ما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من بيتي قط إلا رفع طرفه إلى السماء فقال اللهم إني أعوذ بك أن أضل أو أضل أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف دیکھتے اور کہتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، جہالت کروں یا جاہل بنایا جاؤں۔

أَظْلِمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

١٦٥٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے گھر سے نکلا اور اس نے کہا: اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ فرمایا کہ اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ تُو ہدایت دیا گیا، تیری طرف سے کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا۔ پس شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان کہتا ہے کہ تو اس آدمی کا کیا بگاڑ سکے گا جس کو ہدایت دی گئی، جس کی طرف سے کفایت کی گئی اور جس کو بچا لیا گیا۔

باب ٥٢٩ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ۔

آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا کہے؟

١٦٥٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ۔

ابن عوف، محمد بن اسمٰعیل، اُن کے والد، ضمضم، شریح

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو کہے: اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور نکلنے کی بھلائی۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا۔ پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

باب ٥٣٠ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ۔

جب آندھی چلے تو کیا کہے؟

١٦٥٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَسَلَمَةُ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَ

ثابت بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ آندھی اللہ کے حکم سے ہے جو کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب۔ جب تم اُسے دیکھو تو بُرا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کی بُرائی سے اللہ کی پناہ

لو

تَأْتِي بِالْعَذَابِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللَّهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا۔

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا حلق مبارک بھی دکھائی دے، بلکہ صرف تبسم ہی فرماتے تھے۔ اور آپ جب ابر یا آندھی دیکھتے تو یہ بات آپ کے چہرۂ انور سے پہچان لی جاتی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! لوگ ابر کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، اس امید پر کہ اس سے بارش ہوگی اور آپ جب اسے دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی نظر آنے لگتی ہے۔ فرمایا اے عائشہ! مجھے اطمینان نہیں، ممکن ہے اس کے اندر عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو آندھی کے ذریعے عذاب دیا گیا اور دوسری قوم نے جب عذاب کو دیکھا تو کہا: یہ ابر ہم پر بارش برسانے والا ہے (۴۶ : ۲۴)۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أُفُقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنْ مُطِرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا۔

مقدام بن شریح کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے سے ابر اٹھتا ہوا دیکھتے تو کام کاج چھوڑ دیتے خواہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے اور کہتے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کی برائی سے۔ اگر بارش ہونے لگتی تو کہتے: اے اللہ! سیراب کر دے چھما چھم۔

بَابُ ۳۱۵ فِي الْمَطَرِ۔

بارش کا بیان

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ فَخَرَجَ

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم پر بارش برسنے لگی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے اور اپنے کپڑے اتار دیے کہ بارش آپ کے جسم اطہر پر پڑنے لگی۔ ہم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتّٰى أَصَابَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ۔

عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لیے کہ یہ (بارش) ابھی اپنے رب کے پاس سے آرہا ہے۔

بَابٌ ۳۵ فِي الدِّيْكِ وَالْبَهَائِمِ

مرغ اور چوپاؤں کا بیان!

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ۔

قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرغ کو بُرا نہ کہا کرو کیونکہ وہ تو نماز کے لیے جگاتا ہے۔

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو شیطان سے کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحُمُرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ۔

عطاء بن یسار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے چلانے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لو کیونکہ وہ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ تم نہیں دیکھتے۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ نَا أَبِيْ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ

قتیبہ بن سعید، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابو ہلال، سعید بن زیاد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ——— ابراہیم بن مروان دمشقی، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، علی بن عمر بن حسین بن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات کو رستے موقوف ہو جانے کے بعد نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ جانور ہیں جن کو زمین

عن علي قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقلوا الخروج بعد هدأة الرجل فإن لله تعالى دواب يبثهن في الأرض قال ابن مروان في تلك الساعة وقال فإن لله خلقا ثم ذكر نباح الكلب والحمير نحوه وزاد في حديثه قال ابن الهاد وحدثني شرحبيل بن الحاجب عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مروان نے کہا۔ اس وقت اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ پھر کتے کے بھونکنے، اور گدھے کے بولنے کا ذکر کیا۔ آگے اسی طرح ہے اور ابن الہاد کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ کہا ابن الہاد، شرحبیل بن حاجب، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث مذکورہ کی طرح روایت کی ہے۔

باب ۳۳۳ في المولود يؤذن في أذنه

بچے کے کان میں اذان کہنے کا بیان!

۱۶۶۶۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن سفيان حدثني عاصم بن عبيد الله عن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أذن في أذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلاة۔

عبید اللہ بن ابو رافع سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کان میں نماز جیسی اذان کہتے ہوئے سنا جبکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں جنا۔

ف۔ بچے کے کان میں اذان کہنے سے مقصد یہ ہے کہ ایک تو بچے کے کانوں میں سب سے پہلے ذکر الٰہی کی آواز پہنچے۔ دوسرے اذان سے شیطان بھاگتا ہے لہٰذا بچہ شیطان کے شر سے بچا رہے گا۔ اذان دونوں کانوں میں کہنی چاہیے۔ بعض حضرات کے نزدیک جبکہ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ اذان و اقامت تین تین مرتبہ کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۶۷۔ حدثنا عثمان بن أبي شيبة نا محمد بن فضيل ح ونا يوسف بن موسى نا أبو أسامة عن هشام بن عروة عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالصبيان فيدعو لهم بالبركة زاد يوسف ويحنكهم ولم يذكر بالبركة۔

عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن فضیل ——— یوسف بن موسیٰ، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعائے برکت فرماتے۔ یوسف نے یہ بھی کہا کہ ان کی تحنیک کرتے اور برکت کا ذکر نہیں کیا۔

۱۶۶۸۔ حدثنا محمد بن المثنى نا إبراهيم بن أبي الوزير نا داود بن عبد الرحمن العطار عن ابن جريج عن أبيه عن أم حميد عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله

محمد بن مثنیٰ، ابراہیم بن ابو وزیر، داؤد بن عبد الرحمان عطار، ابن جریج، ان کے والد ماجد، ام حمید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے مغربین لوگ دیکھے

عليه وسلم هل رئي او كلمة غيرها فيكم المغربون قلت وما المغربون قال الذين يشترك فيهم الجن۔

باب ۵۳۴ في الرجل يستعيذ من الرجل

۱۶۶۹۔ حدثنا نصر بن علي وعبيد الله بن عمر قالا ثنا خالد بن الحارث قال ثنا سعيد قال نصر بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي نهيك عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من استعاذ بالله فأعيذوه ومن سألكم بوجه الله فأعطوه قال عبيد الله من سألكم بالله۔

۱۶۷۰۔ حدثنا مسدد وسهل بن بكار قالا ثنا أبو عوانة ح وثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا جرير المعنى عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعاذ بالله فأعيذوه ومن سألكم بالله فأعطوه وقال سهل وعثمان ومن دعاكم فأجيبوه ثم اتفقوا ومن أتى إليكم معروفا فكافئوه قال مسدد وعثمان فإن لم تجدوا فادعوا الله له حتى تعلموا أن قد كافأتموه۔

باب ۵۳۵ في رد الوسوسة۔

۱۶۷۱۔ حدثنا عباس بن عبد العظيم ثنا النضر بن محمد ثنا عكرمة يعني ابن عمار قال ثنا أبو زميل قال سألت ابن عباس فقلت ما شيء أجده في صدري قال ما هو قلت والله ما أتكلم به قال فقال لي أشيء من شك قال وضحك قال ما نجا من ذلك أحد حتى أنزل الله تعالى فإن كنت

ہیں؟ میں نے عرض کی: حضور یہ مغرب لوگ کون ہیں؟ فرمایا کہ جن میں جنات کی شرکت ہے۔

جو شخص دوسرے آدمی سے پناہ مانگے

نصر بن علی اور عبید اللہ بن عمر، خالد بن حارث، سعید، نصر بن ابو عروبہ، قتادہ، ابن ابی نہیک، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دیا کرو اور جو تم سے سوال کرے کہ خدا کے لیے دو تو اُسے دے دیا کرو۔ عبید اللہ نے کہا کہ اللہ کے نام پر۔

مسدد اور سہل بن بکار، ابو عوانہ ——— عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دیا کرو اور جو تم سے اللہ کے نام پر مانگے اُسے دے دیا کرو۔ سہل اور عثمان نے کہا۔ اور جو تمہاری دعوت کرے اُسے قبول کر لیا کرو۔ پھر دونوں متفق ہوگئے اور جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اس کا بدلہ دیا کرو۔ مسدد اور عثمان نے کہا۔ اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کیا کرو یہاں تک کہ تم یہ جان لو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے۔

وسوسہ دُور کرنے کا بیان

ابو زمیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھتے ہوئے گزارش کی کہ میرے دل کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم، زبان پر نہیں لا سکتا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ کیا کوئی شک واقع ہو گیا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ ہنسے اور فرمایا کہ اس سے تو کوئی نہیں بچا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی، تو اگر اے سننے والے! اگر شک میں ہے اس چیز کی طرف سے جو اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف اُتاری

فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لِي إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

قرآن سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں (پ ۱۱-۹۴) پھر مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ محسوس کرو تو کہو وہی اوّل ہے وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔ اور وہ ہر ایک چیز کا جاننے والا ہے۔

١٦٧٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعَظِّمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوِ الْكَلَامَ بِهِ مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابۂ کرام حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں بعض ایسے خیالات محسوس کرتے ہیں جنہیں ہم زبان پر نہیں لا سکتے اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ انہیں بیان کریں۔ آپ نے فرمایا کیا واقعی تم ایسی باتیں پاتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ فرمایا کہ یہ تو ایمان کی علامت ہے۔

ف۔ شیطان آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے جس کے اندر ایمان ہو۔ انسان کا اصل اور سب سے قیمتی سرمایۂ حیات ایمان ہے۔ شیطان انسان کا دشمن اور چور ہے، چور اسی گھر میں داخل ہوتا ہے جس میں دولت ہو۔ جس گھر میں دولت ہی نہ ہو وہاں چور کیوں آنے لگا ہے۔ شیطان بڑا عیار ہے اور اس کے حربے بڑے پُر اسرار ہیں۔ شیطان اصل ڈاکہ ایمان کی دولت پر ڈالتا ہے اور ساری عمر انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خاص طور پر جو مسلمانوں کے مقتدا و پیشوا ہوں جیسے علمائے دین و مشائخ عظام، ان کو گمراہ کرنے پر بڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے کیونکہ ایسے ایک کو گمراہ کر دینے سے ہزاروں مسلمان خود ہی اس کی بدولت گمراہ ہو جائیں گے۔ فرقہ ہائے باطلہ کا موجد و محرک شیطان نے علماء کے لبادے ہی میں چھپایا ہوا ہے۔ فرقہ پرستی وہ جال ہوتا ہے جس کو شیطان نے گمراہ کر دیا ہے لیکن دوسری طرف وہ اصلاح دین و خیر خواہیٔ مسلمین کا لبادہ اوڑھ کر کھڑا ہوتا ہے کہ کتنے ہی مسلمان اس کی تائید و حمایت پر کمر بستہ ہو کر گمراہی کے زہر کو شکر کی گولی سمجھ کر خوشی خوشی نگل جاتے ہیں۔ تمام فرقہ ساز اور فتنہ پرداز لوگوں کے حالات اٹھا کر دیکھئے تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ لوگوں کو گمراہی کی طرف بلانے کے ساتھ انہوں نے کسی نہ کسی اصلاحی پروگرام کو بھی اپنی دعوت کا حصہ بنایا۔ سادہ لوح عوام تصویر کے اس اصلاحی اور خوشنما رخ کو دیکھ کر اس کے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں اور ان کی اس قسم کی غلط روش پر جب صاحب استقامت علماء انہیں فہمائش کرتے ہیں کہ غلط باتوں کے ذریعے کیوں آپ لوگوں کو گمراہ کر کے فساد پھیلاتے ہیں تو وہ باز نہیں آتے بلکہ اپنے اصلاحی رخ کا حوالہ دے کر الٹا فہمائش کرنے والوں کو مطعون کرتے ہیں کہ انہیں مسلمانوں کی اصلاح و خیر خواہی سے کد ہے۔ اسی بات کو قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ (۲: ۱۱-۱۲)

اور جب اُن سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

١٦٧٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَا ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ لَأَنْ يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ أَمْرَهُ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهُ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کے دل میں ایسا خیال آتا ہے کہ اُسے اپنی زبان پر لانے سے جل کر خاک ہو جانا زیادہ پسند ہوتا ہے۔ آپ نے کہا۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اس (شیطان) کے فریب کو وسوسہ کر دیا۔ ابن قدامہ نے رَدَّ کَیْدَہٗ کی جگہ رَدَّ اَمْرَہٗ کہا ہے۔

بَابُ ٥٣٦ فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ۔

جو دوسروں کے مالکوں کی جانب خود کو منسوب کرے

١٦٧٣ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا عُثْمَانَ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ أَيُّمَا رَجُلَيْنِ فَقَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَالْآخَرُ قَدِمَ مِنَ الطَّائِفِ فِي بِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ حَيْثُ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّهِ إِنَّهُ عِنْدِي أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَعْنِي قَوْلَهُ حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَسَمِعْتُ

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے، اور وہ جانتا ہو کہ وہ باپ نہیں ہے تو جنت اُس پر حرام ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ رکھا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ اے ابو عثمان! آپ نے دو مردوں کی شہادت پیش کی، وہ دونوں حضرات کیسے تھے؟ فرمایا کہ ان میں سے ایک تو وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں یا اسلام کی حمایت میں تیر چلایا یعنی حضرت سعد بن مالک اور دوسرے وہ ہیں جو بیس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر طائف سے حاضر بارگاہ ہوئے۔ ابو علی کا بیان ہے کہ میں نے امام ابو داؤد سے سنا۔ نفیلی نے کہا کہ جب میں نے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا۔ خدا کی قسم! میرے نزدیک یہ شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ ابو علی کا بیان ہے کہ میں نے امام ابو داؤد کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل فرمایا کرتے۔ اہل کوفہ کی حدیث میں نور نہیں ہے اور ان سے

أبا داود يقول سمعت أحمد يقول ليس لحديث أهل الكوفة نور قال وما رأيت مثل أهل البصرة كانوا تعلموه من شعبة.

١٦٧٥ حدثنا حجاج بن أبي يعقوب نا معاوية يعني ابن عمرو نا زائدة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تولى قوما بغير إذن مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل.

١٦٧٦ حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي نا عمر بن عبد الواحد عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر قال حدثني سعيد بن أبي سعيد ونحن ببيروت عن أنس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى إلى غير أبيه أو انتمى إلى غير مواليه فعليه لعنة الله المتتابعة إلى يوم القيامة.

باب ٣٣ في التفاخر بالأحساب.

١٦٧٧ حدثنا موسى بن مروان الرقي نا المعافى ح ونا أحمد بن سعيد الهمداني أنا ابن وهب وهذا حديثه عن هشام بن سعد عن سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله قد أذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء مؤمن تقي وفاجر شقي أنتم بنو آدم وآدم من تراب ليدعن رجال فخرهم بأقوام إنما هم فحم من فحم جهنم أو ليكونن أهون

میں کسی کو اہل بصرہ جیسا میں نے نہیں دیکھا کیونکہ انہوں نے یہ علم شعبہ سے حاصل کیا ہے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلام اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے ولاء قائم کرے تو اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور تمام انسانوں کی۔ قیامت کے روز اس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کیا جائے گا۔

سلیمان بن عبدالرحمن دمشقی، عمر بن عبدالواحد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، سعید بن ابو سعید کا بیان ہے کہ ہم بیروت میں تھے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے یا غلام اپنے مالکوں کے سوا کسی اور کو اپنا مالک بنائے تو اس پر اللہ کی لعنت متواتر قیامت تک ہوتی رہتی ہے۔

حسب و نسب پر فخر کرنا

موسیٰ بن مروان رقی، معافی ——— احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ہشام بن سعد، سعید بن ابو سعید کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی نخوت کو دور کر دیا اور تم مومن متقی ہو یا فاسق بدبخت تم آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ لوگوں کو قومیت پر فخر کرنا چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ وہ جہنم کے کوئلوں میں سے ایک کوئلہ ہے۔ ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے لیے انہیں گبریلہ بنا دینا بالکل آسان ہے جو اپنی ناک سے غلاظت کو دھکیلتا ہے

عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّتْنَ۔

بَابٌ ۳۸۱ فِي الْعَصَبِيَّةِ۔

تعصب کا بیان

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جس نے حق کے بغیر اپنی قوم کی مدد کی وہ کنوئیں میں گرے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جسے دم پکڑ کر کھینچا جاتا ہے۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے خیمے میں تھے۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ بِشْرٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ بِنْتِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ۔

سلمہ بن بشر دمشقی نے بنت واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! عصبیت کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تم ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو۔

۱۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْثَمْ۔

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا۔ تم میں وہ بہتر ہے جو اپنے اقربا کی مدافعت کرے جبکہ گناہ نہ کرتا ہو۔

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ابن سرح، ابن وہب، سعید بن ابو ایوب، محمد بن عبدالرحمٰن مکی، عبداللہ بن ابو سلیمان نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ابي سليمان عن جبير بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من دعا الى عصبية وليس منا من قاتل عصبية وليس منا من مات على عصبية۔

وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت (بے جا حمایت) کی طرف بلائے، وہ ہم میں سے نہیں جو بے جا حمایت کرتا ہوا لڑے اور وہ ہم میں سے نہیں جو بے جا حمایت کرتا ہوا مرے۔

۱۶۸۳۔ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة نا ابو اسامة عن عوف عن زياد بن مخراق عن ابي كنانة عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن اخت القوم منهم۔

ابو کنانہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

۱۶۸۴۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم نا الحسين بن محمد نا جرير عن محمد بن اسحق عن داود بن حصين عن عبد الرحمن ابن ابي عقبة عن ابي عقبة وكان مولى من اهل فارس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم احدا فضربت رجلا من المشركين فقلت خذها مني وانا الغلام الفارسي فالتفت الي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال فهلا قلت خذها مني وانا الغلام الانصاري۔

محمد بن عبد الرحیم، حسین بن محمد، جریر بن محمد بن اسحاق، داؤد بن حصین، حضرت عبد الرحمن بن ابو عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جو اہل فارس کے موالی تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ اُحد میں موجود تھا۔ میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو ضرب لگائی اور کہا یہ میری طرف سے لو اور میں فارسی غلام ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ کیوں کہتے۔ ۔ ۔ یہ میری طرف سے لو اور میں انصاری غلام ہوں۔

باب ۵۳۳ اخبار الرجل الرجل بمحبته اياه

جس شخص سے محبت رکھتا ہو اُسے بتا دے

۱۶۸۵۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن ثور قال حدثني حبيب بن عبيد عن المقدام بن معدي كرب وقد كان ادركه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الرجل اخاه فليخبره انه يحبه۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ نے فرمایا۔ جب آدمی اپنے بھائی سے محبت رکھے تو اُسے بتا دے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔

۱۶۸۶۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم نا المبارك ابن فضالة نا ثابت البناني عن انس بن مالك ان رجلا كان عند النبي صلى الله

ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو دوسرا شخص اس کے پاس سے گزرا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَعْلِمْهُ قَالَ فَلَحِقَهُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ۔

اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے جتا دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ اسے جتا دو۔ پس وہ اس سے جا ملا اور کہا۔ میں آپ سے خدا کے لیے محبت رکھتا ہوں۔ دوسرے نے کہا۔ آپ سے وہ محبت کرے جس کی خاطر آپ مجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

بَابٌ ۵ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى خَيْرٍ يَرَاهُ۔

آدمی کا کسی میں بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنا

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبد اللہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ایک آدمی قوم سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن ان جیسے کام نہیں کر سکتا فرمایا کہ اے ابوذر! تم اس کے ساتھ ہو جس سے محبت کرتے ہو عرض گزار ہوئے کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر نے وہی بات پھر دہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنی حقیقت میں بالواسطہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا اور ایمان کی نشانی ہے۔ اسی لیے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

واللہ لا یؤمن حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری)

خدا کی قسم وہ مومن نہیں جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے پیارا نہ ہوں۔

خوش نصیب مسلمان نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و توقیر کو حرزِ جاں قرار دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نے اپنا خلیفہ اعظم بنایا ہے۔ جو اس منصب کو تسلیم کرے گا وہ لازمی آپ سے محبت رکھے گا اور یقیناً سب سے زیادہ حضور کی تعظیم و توقیر کرے گا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے خالق و مالک کا محبوب اور خلیفہ اعظم تسلیم کرے وہ یقیناً آپ کے ہر حکم کے سامنے گردن جھکا دے گا۔ اسی لیے رب ذوالجلال نے فرمایا ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (۴:۶۵)

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم، وہ مسلمان نہیں ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔

جو آپ کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے یا اس میں کسی قسم کی کمی بیشی یا جانبداری کا تصور بھی ذہن میں لائے تو وہ صاحبِ ایمان نہیں ہے کیونکہ ایمان تو نام ہے اُن کے اس منصب کو تسلیم کرنے کا جو خدا نے انہیں مرحمت فرمایا ہے اور گویا وہ خدا کے اس فیصلے ہی کا منکر ہے۔

جیسے صنعت کی تعریف بالواسطہ صانع کی تعریف ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنا بھی حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے بالواسطہ محبت رکھنے کی علامت ہے۔ اپنی محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (۲:۱٦٥) اور ایمان والوں کو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہے۔

لہٰذا جس کو اللہ سے محبت ہوگی وہ حق تعالیٰ مراتب اللہ کے پیاروں سے بھی محبت رکھے گا کیونکہ ہم کو ان سے محبت ہے اور جس کو اللہ رب العزت سے محبت ہوگی وہ اللہ کے دشمنوں یعنی کافروں مشرکوں سے دل نفرت کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے نفرت ہے۔ یہی اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ ہے چونکہ یہ محبت و عداوت سب حکم الٰہی اور منشائے ایزدی کے تحت ہے لہٰذا ایسا کرنے والا اللہ سے ہی محبت کرتا ہے لیکن جو اللہ اور رسول کے پیاروں سے محبت نہ رکھے یا اللہ اور رسول کے دشمنوں سے عداوت اور دلی نفرت نہ رکھے تو اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا دعویٰ کرنے میں جھوٹا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱٦۸۸۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ نَا خَالِدٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ اَشَدَّ مِنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ يَعْمَلُ بِهٖ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو کسی بات پر اتنے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنے اس بات پر خوش ہوئے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ایک آدمی دوسرے سے اس کے نیک کاموں کی وجہ سے محبت کرتا ہے اور اس کی طرح عمل نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔

ف۔ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے لہٰذا مسلمان کو اللہ کے محبوب اور پیارے بندوں سے محبت رکھنی چاہیے۔ محبت اسی وجہ سے ممکن ہے کہ ان کے منصب کو تسلیم کیا جائے۔ جب تک کسی کا اعلیٰ منصب ذہن میں نہ سمائے یا اس سے کسی بہت بڑے فائدے کی امید نہ ہو اس وقت تک انسان کا ذہن کسی کی محبت پر آمادہ ہی کب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقربین کو جتا دیا ہے کہ ایسا ہے کہ علی قدر مراتب لائق محبت ہیں۔ لہٰذا اپنے فائدے کے لیے اپنی اخروی زندگی سنوارنے کے لیے ان سے محبت کرے۔ انہیں ان لیے تسلیم کرے اور اس لیے ان سے محبت رکھے کہ ولی تو نبی کا ہوتا ہے اور نبی خدا کا ہوتا ہے۔ ولی کی صفات سے نبی کی صفات کا پتہ چلتا ہے اور نبی کی صفات سے خدا کی صفات کا ذہن میں تصور سماتا ہے۔ اسی لیے رب دو عالم نے فرمایا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (۹:۱۱۹) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

بَابٌ ۵۲۱ فِي الْمَشُوْرَةِ

مشورے کا بیان

۱٦۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

ابن المثنیٰ، یحییٰ بن ابو بکیر، شیبان، عبدالملک بن عمیر، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے مشورہ کیا گیا وہ امانت دار ہے۔

بَابٌ ۵۲۲ فِي الدَّالِّ عَلَى

نیکی کی طرف بلانے کا بیان

الخـــير۔

ف- جب ایک آدمی کسی سے مشورہ لے تو وہ اس پر بھروسہ کر کے مشورہ لیتا ہے کہ یہ میرا خیر خواہ ہے۔ مشورہ دینے والے کو چاہیے کہ اس اعتماد کو ٹھیس نہ لگنے دے اور بالکل درست اور ایسا مشورہ دے جس میں مشورہ لینے والے کا فائدہ ہو۔ اگر وہ جان بوجھ کر درست مشورہ نہ دے یا درست مشورہ دینے میں اس کی کوئی ذاتی غرض حائل ہو جائے تو اس نے خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

١٦٩٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنِ ائْتِ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس سواری نہیں ہے لہٰذا مجھے سواری مرحمت فرما دی جائے۔ فرمایا کہ میرے پاس تو تمہیں دینے کے لیے سواری نہیں ہے لیکن تم فلاں کے پاس جاؤ شاید وہ تمہیں سواری عطا کر دے۔ پس وہ اس کے پاس گیا تو اس نے سواری دے دی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نیک بات بتائی تو اس کے لیے بھی کرنے والے جتنا

بَابٌ ٥٢٣ فِي الْهَوَى۔

نفسانی خواہش کا بیان

١٦٩١- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔

حیوۃ بن شریح، ابوبکر بن ابومریم، خالد بن محمد ثقفی، بلال بن ابوالدرداء نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی چیز کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

بَابٌ ٥٢٤ فِي الشَّفَاعَةِ۔

سفارش کا بیان

١٦٩٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرواتا ہے۔

بَابٌ ٥٢٥ فِي الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ۔

جو خط کو اپنے نام سے شروع کرے

١٦٩٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا هُشَيْمٌ

احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، ابن سیرین، احمد نے ایک

عَنْ هُشَيْمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ مَرَّةً يَعْنِي هُشَيْمًا عَنْ بَعْضِ وُلْدِ الْعَلَاءِ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ۔

دوسری سند۔ ہشیم، ابن العلاء نے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بحرین کے عامل تھے کہ جب وہ اُن کی طرف خط لکھتے تو اپنے نام سے ابتدا کرتے۔

١٦٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ۔

ابن سیرین نے ابن العلاء سے روایت کی ہے کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے عریضہ لکھا تو اپنے نام سے شروع کیا۔

بَابُ ٥٣٦ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذِّمِّيِّ

ذمی کے لیے خط کیسے لکھا جائے؟

١٦٩٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى وَقَالَ ابْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ۔

عبیداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرقل کے نام گرامی نامہ لکھا کہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل کے نام جو روم کا عظیم فرد ہے۔ سلام اُس پر جس نے ہدایت کا راستہ اپنایا۔ ابن یحییٰ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں بتایا کہ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوایا تو اس میں تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل کے نام جو روم کا عظیم فرد ہے۔ سلام اُس پر جو جس نے راہ ہدایت اختیار کی۔ اما بعد۔

بَابُ ٥٣٧ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا بیان

١٦٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر یہ کہ اُسے غلام پائے اور خرید کر آزاد کر دے۔

مملوکا فیشتریہ فیعتقہ۔

١٦٩٧۔ حدثنا مسدد نا یحیی عن ابن ابی ذئب قال حدثنی خالی الحارث عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ ایک عورت میرے نکاح میں تھی اور میں اُسے پسند کرتا تھا جب کہ حضرت عمر اُسے ناپسند فرماتے تھے۔ اُنھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو تو میں نے انکار کیا۔ پس حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے طلاق دے دو۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس حکم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر باپ حکم دے تو بیوی کو طلاق دے دینی چاہیے ورنہ باپ کا نافرمان شمار ہوگا۔ آج چونکہ اسلام سے ہماری وابستگی برائے نام رہ گئی تو اکثر یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ بیوی کے کہنے پر ماں باپ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ والدین کے نافرمان بننا منظور کر لیتے ہیں لیکن کوشش کرتے ہیں کہ بیوی کے فرمان بردار ہونے میں حرف نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ ابنائے زمانہ کو بھی دانش عطا فرمائے۔ آمین۔

١٦٩٨۔ حدثنا محمد بن کثیر انا سفیان عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم الاقرب فالاقرب وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسأل رجل مولاہ من فضل ہو عندہ فیمنعہ ایاہ الا دعی لہ یوم القیامۃ فضلہ الذی منعہ شجاعا اقرع۔

بہز بن حکیم کے دادا جان سے اُن کے والد محترم نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی والدہ سے، پھر والدہ سے، پھر والدہ سے، پھر اپنے باپ سے پھر جو سب سے قریب ہو، پھر جو قریب ہو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے آزاد کردہ غلام سے زائد از ضرورت مال مانگے جو اُس کے پاس ہو اور وہ انکار کر دے مگر قیامت کے روز وہ زائد مال جس کا انکار کیا گنجے سانپ کی شکل میں اس کے پاس آئے گا۔

١٦٩٩۔ حدثنا محمد بن عیسی نا الحارث بن مرۃ نا کلیب بن منفعۃ عن جدہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من ابر قال امک واباک واختک واخاک ومولاک الذی یلی ذلک حقا واجبا ورحما موصولۃ۔

کلیب بن منفعہ کے دادا جان نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بہن، اپنے بھائی اور اپنے آزاد کرنے والے کا حق واجب ہے اور صلہ رحمی کرنا چاہیے۔

١٧٠٠۔ حدثنا محمد بن جعفر بن زیاد قال انا ح وحدثنا عباد بن موسی

محمد بن جعفر بن زیاد ——— عباد بن موسیٰ ابراہیم بن سعد اُن کے والد ماجد، حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ

نا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن حميد بن عبد الرحمٰن عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه قيل يا رسول الله كيف يلعن الرجل والديه قال يلعن أبا الرجل فيلعن أباه ويلعن أمه فيلعن أمه.

بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بہت بڑے گناہوں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرتا ہے؟ فرمایا کہ کسی آدمی کے باپ پر لعنت اور وہ اس کے باپ پر لعنت کرے۔ یہ کسی کی ماں پر لعنت کرے اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرے۔

۱۷۰۱ - حدثنا إبراهيم بن مهدي وعثمان ابن أبي شيبة ومحمد بن العلاء المعنى قالوا نا أبو عبد الله بن إدريس عن عبد الرحمٰن ابن سليمان عن أسيد بن علي بن عبيد مولى بني ساعدة عن أبيه عن أبي أسيد مالك بن ربيعة الساعدي قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاءه رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله هل بقي من بر أبوي شيء أبرهما به بعد موتهما قال نعم الصلاة عليهما والاستغفار لهما وإنفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم التي لا توصل إلا بهما وإكرام صديقهما.

ابراہیم بن مہدی اور عثمان بن ابو شیبہ اور محمد بن العلاء، ابو عبداللہ بن ادریس، عبدالرحمٰن بن سلیمان، اُسید بن علی بن عُبید مولیٰ بنی ساعدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو اُسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ کیا والدین کی وفات کے بعد اُن کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ فرمایا۔ ہاں اُن کے لیے دعا و استغفار کرنا، اُن کے بعد اُن کے عہد کو پورا کرنا، اُس رشتے کو جوڑنا جو اُن کی وجہ سے جُڑتا تھا اور اُن کے دوستوں کی تعظیم و تکریم کرنا۔

۱۷۰۲ - حدثنا أحمد بن منيع نا أبو النضر نا الليث بن سعد عن يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبر البر صلة المرء أهل ود أبيه بعد أن يولي.

احمد بن منیع، ابو النضر، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ بن اُسامہ بن الہاد، عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے اُس کی وفات کے بعد۔

۱۷۰۳ - حدثنا ابن المثنى نا أبو عاصم نا جعفر بن يحيى بن عمارة بن ثوبان أنا عمارة بن ثوبان أن أبا الطفيل أخبره قال

عمارہ بن ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرماتے ہوئے دیکھا۔ حضرت

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُورِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هٰذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

ابوالطفیل کا بیان ہے کہ اُن دنوں میں لڑکا تھا اور اُونٹوں کی ہڈیاں اُٹھایا کرتا تھا۔ اسی دوران ایک عورت آئی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو آپ نے اُس کے لیے اپنی چادر بچھا دی۔ کسی نے کہا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حضور کی ماں ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

١٧٠٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا يَوْمًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

عمرو بن حارث نے عمر بن سائب سے روایت کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا رضاعی باپ آگیا۔ آپ نے اُن کے لیے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر رضاعی ماں آئیں تو اُن کے لیے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر رضاعی بھائی آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اسے اپنے سامنے بٹھا لیا۔

ف۔ معلوم ہوا کہ اپنے کسی بڑے، معزز یا تعلق والے کے آنے پر کھڑا ہو کر اس کے لیے تعظیماً قیام کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ یہ عزت افزائی اور ادب و احترام کی نشانی ہے جس کے باعث محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ٥٢٨ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامَى — یتیموں کی پرورش کرنے کی فضیلت

١٧٠٥۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنِ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَعْنِي الذُّكُورَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُورَ.

عثمان اور ابوبکر پسران ابوشیبہ، ابومعاویہ، ابومالک اشجعی، ابن حُدیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی بچی ہو تو اس کو زندہ درگور نہ کرے، اُسے ذلیل نہ کرے اور اپنے بیٹے کو اُس پر ترجیح نہ دے۔ اور میں الذکور بھی کہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ عثمان نے الذکور کا ذکر نہیں کیا۔

١٧٠٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ نَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى

مسدد، خالد، سُہیل بن ابوصالح، سعید اعشیٰ یعنی سعید بن عبدالرحمٰن بن مکمل الزہری، ایوب بن بشیر انصاری نے حضرت ابوسعید

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں ادب سکھایا، اُن کی شادی کی اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو ایسے شخص کے لیے جنت ہے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَاهُ قَالَ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ.

یوسف بن موسیٰ، جریر نے سہیل سے اسی اسناد کے ساتھ ہم معنی روایت کرتے ہوئے کہا۔ تین بہنیں یا تین بیٹیاں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا.

مسدد، ابو عمار نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور کالے رخساروں والی عورت قیامت میں یوں ہوں گے چنانچہ درمیانی اور شہادت والی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ ایسی عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ عزت وجمال والی ہو لیکن اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے اپنے نفس کو روکے رکھا یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے یا فوت ہو گئے۔

ف۔ جس عورت کا خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مر جائے جن کو سنبھالنے والا اور ان کی خاطر خواہ پرورش کرنے والا کوئی نہ ہو لہٰذا عورت بچوں کی وجہ سے دوسرا نکاح نہیں کرتی۔ سو تکلیفیں اٹھا کر اُن بچوں کی پرورش میں مشغول رہتی ہے۔ ایسی عورت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا کہ جنت میں وہ مجھ سے اتنا ہی قریب ہوگی جتنی یہ انگلیاں ایک دوسری سے قریب ہیں۔ مراد انتہائی قرب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۷۳۹ فِي مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا۔ یتیم کو اپنے ساتھ ملا لینے والے کا بیان

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ.

عبدالعزیز بن ابی حازم کے والد ماجد نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے بیچ والی درمیانی اور انگوٹھے کے پاس والی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

بَابٌ ۵۵ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

ہمسائے کے حقوق کا بیان

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لَيُوَرِّثَنَّهُ۔

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جبرئیل برابر مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے کہا کہ ضرور اسے میراث دلائیں گے۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى نَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِي الْيَهُودِيِّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکری ذبح کی تو فرمایا۔ کیا تم نے میرے یہودی ہمسائے کے لیے ہدیہ بھیجا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جبرئیل برابر مجھے ہمسایے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید اسے وارث بنا دیں گے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاصْبِرْ فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيقِ فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبَرَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے ہمسائے کی شکایت کرنے آیا۔ فرمایا کہ جاؤ صبر کرو۔ وہ دوسری یا تیسری دفعہ حاضر ہوا تو فرمایا۔ جاؤ اور اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو۔ پس اُس نے اپنا سامان راستے میں رکھ دیا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا تو اُس نے انہیں وجہ بتادی۔ لوگ اُس پر لعنت کرنے لگے اور بُرا بھلا کہنے لگے۔ پس اُس کا ہمسایہ اُس کے پاس آیا اور اُس سے کہا۔ واپس چلیے، اب آپ میری ایسی کوئی حرکت نہیں دیکھیں گے جو آپ کو ناپسند ہو۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخری دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے تو اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ بِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ قَالَ بِأَدْنَاهُمَا بَابًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ طَلْحَةُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ۔

مسدد بن مسرہد اور سعید بن منصور، حارث بن عبید، ابو عمران جونی، طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں تو کس سے ابتدا کروں؟ فرمایا کہ دونوں میں سے جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اس حدیث میں طلحہ کے متعلق فرمایا کہ وہ قریش کے ایک فرد تھے۔

ف ۔ ہمسائے سارے ہی حسن سلوک کے مستحق ہیں لیکن جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو وہ حسن سلوک کا دوسروں کی نسبت اتنا ہی زیادہ مستحق ہے۔ تحفہ تحائف کے وقت ہمسایوں میں سے ان گھروں کا حق زیادہ ہے جن کے دروازے زیادہ نزدیک ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۵۵ فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ
مملوک کے حقوق کا بیان

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

زہیر بن حرب، عثمان بن ابو شیبہ، محمد بن فضیل، مغیرہ، ام موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا۔ نماز، نماز اور اپنے غلام لونڈی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيظٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِي عَلٰى غُلَامِكَ فَجَعَلْتَهُ مَعَ هٰذَا فَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللّٰهِ۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ربذہ کے مقام پر دیکھا ان کے اوپر موٹی چادر تھی بلکہ اسی طرح کی ان کے غلام کے اوپر تھی۔ لوگوں نے کہا۔ اے ابوذر! آپ غلام سے چادر کیوں نہیں لے لیتے تاکہ اس کے ساتھ مل کر آپ کا جوڑا پورا ہو جائے اور غلام کو دوسرا کپڑا پہنا دیتے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا۔ میں نے ایک آدمی کو برا بھلا کہا جس کی ماں عجمی تھی اور میں نے اسے ماں کی گالی دے دی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میری شکایت کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوذر! تم میں جاہلیت کی بو باقی ہے۔ یہ بھی تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت دی ہے۔ پس جس سے تمہارا نباہ نہ ہو اسے فروخت کر دیا کرو اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ پہنچایا کرو۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ

معرور کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر ہم حضرت ابوذر

نا الأعمش عن المعرور قال دخلنا على أبي ذر بالربذة فإذا عليه برد وعلى غلامه مثله فقلنا يا أبا ذر لو أخذت برد غلامك إلى بردك فكانت حلة وكسوته ثوبا غيره قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم فمن كان أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل وليكسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه فإن كلفه ما يغلبه فليعنه. قال أبو داود رواه ابن نمير عن

١٧١٨ - حدثنا محمد بن العلاء نا ح وثنا ابن المثنى قال ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي مسعود الأنصاري قال كنت أضرب غلاما لي فسمعت من خلفي صوتا اعلم أبا مسعود قال ابن المثنى مرتين لله أقدر عليك منك عليه فالتفت فإذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هو حر لوجه الله قال أما إنك لو لم تفعل للفعتك النار أو لمستك النار.

١٧١٩ - حدثنا أبو كامل نا عبد الواحد عن الأعمش بإسناده ومعناه نحوه قال كنت أضرب غلاما لي بالسوط ولم يذكر أمر العتق.

١٧٢٠ - حدثنا محمد بن عمرو الرازي نا جرير عن منصور عن مجاهد عن مورق عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لايمكم من مملوكيكم فأطعموه مما تأكلون واكسوه مما

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے اوپر ایک چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے حضرت ابو ذر! اگر آپ غلام سے چادر لے کر اپنی چادر کے ساتھ جوڑا بنا لیتے اور اسے دوسرا کپڑا پہنا دیتے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ تمہارے بھائی جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا تو جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اسے کھلائے جو آپ کھائے اور اسے پہنائے جو آپ پہنے اور ایسا کام نہ لے جو اسے عاجز کر دے اور مشکل کام آ پڑے تو خود بھی اس کی مدد کرے ——— امام ابو داؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے ابن نمیر نے اعمش سے اسی طرح۔

محمد بن علاء ——— ابن المثنیٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔ اے ابو مسعود! جان لو۔ ابن المثنیٰ نے کہا کہ دو مرتبہ کہ جتنا تمہیں اس پر اختیار ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ تمہارے اوپر اختیار رکھتا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تمہیں چمٹ جاتی۔

ابو کامل، عبد الواحد نے اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا۔ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا اور آزاد کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

محمد بن عمرو رازی، جریر، منصور، مجاہد، مورق، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے مزاج کے مطابق ہوں انہیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو ان میں سے تمہارے مزاج کے مطابق

تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَّمْ يُلَائِمْكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ۔

تو پھر انہیں فروخت کر دو اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔

١٧٢١۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ عَنْ بَعْضِ بَنِيْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

ابراہیم بن موسیٰ، عبدالرزاق، معمر، عثمان بن زفر، رافع بن مکیث، ان کے چچا حارث بن رافع بن مکیث نے حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو صلح حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا سلوک باعث اطمینان اور بُرا سلوک بدبختی ہے۔

١٧٢٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفّٰى نَا بَقِيَّةُ نَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔

ابن المصفی، بقیہ، عثمان بن زفر، محمد بن خالد بن رافع بن مکیث نے اپنے چچا حارث بن رافع بن مکیث سے روایت کی ہے اور حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہینہ سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں شامل ہوئے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا سلوک کرنا باعث اطمینان اور بُرا سلوک کرنا بدبختی کی علامت ہے۔

١٧٢٣۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ اَتَمُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ ثُمَّ اَعَادَ اِلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اعْفُوْا عَنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

احمد بن سعید ہمدانی اور احمد بن عمرو بن سرح۔ یہ حدیث ہمدانی سے اور زیادہ مکمل ہے، وہب، ابوہانی خولانی، عباس بن جلید حجری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم خادم سے کہاں تک درگزر کریں؟ آپ خاموش رہے۔ اُس نے پھر اپنی عرض دہرائی۔ آپ خاموش رہے۔ جب تیسری بار دریافت کیا تو فرمایا۔ روزانہ اُس سے ستر بار درگزر کیا کرو۔

١٧٢٤۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ

ابراہیم بن موسیٰ رازی ——— مؤمل بن الفضل

أنا ح وثنا مؤمل بن الفضل الحراني قال ثنا عيسى ثنا فضيل عن ابن أبي نعم عن أبي هريرة قال حدثني أبو القاسم نبي التوبة صلى الله عليه وسلم قال من قذف مملوكه وهو بريء مما قال جلد له يوم القيامة حدا قال مؤمل ثنا عيسى عن الفضيل يعني ابن غزوان۔

مرزوقی، عیسیٰ، فضیل، ابو نعیم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ابو القاسم نبی التوبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے اور وہ اس سے بری ہو تو قیامت کے روز اس شخص کو حد قذف کے کوڑے مارے جائیں گے۔ مؤمل، عیسیٰ نے اسے فضیل ابن غزوان سے روایت کیا ہے۔

۱۷۲۵۔ حدثنا مسدد ثنا فضيل بن عياض عن حصين عن هلال بن يساف قال كنا نزولا في دار سويد بن مقرن وفينا شيخ فيه حدة ومعه جارية فلطم وجهها فما رأيت سويدا أشد غضبا منه في ذلك اليوم قال عجز عليك إلا حر وجهها لقد رأيتنا سابع سبعة من ولد مقرن وما لنا إلا خادم فلطم أصغرنا وجهها فأمرنا النبي صلى الله عليه وسلم بعتقها۔

ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ ہم حضرت سوید بن مقرن کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے اور ہم میں ایک بوڑھا تیز مزاج تھا جس کے پاس ایک لونڈی تھی۔ اس نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ میں نے حضرت سوید کو اس قدر غصے میں کبھی نہیں دیکھا جتنا اس روز غضبناک تھے۔ تم اس کی تلافی سے عاجز ہو مگر یہ کہ اسے آزاد کر دو۔ میں نے خود دیکھا کہ میں حضرت مقرن کا ساتواں بیٹا میں سے ایک تھا اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

۱۷۲۶۔ حدثنا مسدد ثنا يحيى عن سفيان حدثني سلمة بن كهيل ثنا معاوية ابن سويد بن مقرن قال لطمت مولى لنا فدعاه أبي ودعاني فقال اقتص منه فإنا معشر بني مقرن كنا سبعة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وليس لنا إلا خادم فلطمها رجل منا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعتقوها قالوا إنه ليس لنا خادم غيرها قال فلتخدمهم حتى يستغنوا فإذا استغنوا فليعتقوها۔

معاویہ بن سوید بن مقرن کا بیان ہے کہ اپنے آزاد کردہ غلام کو میں نے طمانچہ مارا تو میرے والد محترم نے اسے اور مجھے بلا کر فرمایا کہ اس سے قصاص لو کیونکہ ہم بنی مقرن کے افراد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہمارے پاس صرف ایک غلام ہوتا تھا۔ ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی خادم نہیں ہے۔ فرمایا کہ ان کے غنی ہونے تک خدمت کرے اور جب غنی ہو جائیں تو آزاد کر دیا جائے۔

۱۷۲۷۔ حدثنا مسدد وأبو كامل قالا ثنا أبو عوانة عن فراس عن أبي صالح ذكوان عن زاذان قال أتيت ابن عمر وقد

زاذان کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا تھا۔ پس انہوں نے زمین سے تنکا یا کوئی اور چیز اٹھائی

أعتق مملوكا له فأخذ من الأرض عودا أو شيئا فقال ما لي فيه من الأجر ما يسوى هذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لطم مملوكه أو ضربه فكفارته أن يعتقه۔

اور فرمایا کہ اسے آزاد کرنے میں میرے لیے اس کے برابر بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اپنے غلام یا لونڈی کو طمانچہ مارا یا کوئی اور چیز ماری تو اس کا یہ کفارہ ہے کہ اُسے آزاد کر دے۔

باب ۵۵۲ في المملوك إذا نصح

مملوک کے خیر خواہی کرنے کا بیان

۱۷۲۸۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله فله أجره مرتين۔

نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔

ف۔ اب ظاہری غلامی کا دور تو بفضلہ تعالیٰ اسلام کی برکت سے نہیں رہا لیکن خیر خواہی کا درس تو باقی ہے۔ لہٰذا جو شخص اپنے آجر کا، جو اپنے مزدور کا، جو ماتحت اپنے افسر کا، جو افسر اپنے ماتحت کا، جو حکمران اپنی رعیت کا اور جو رعیت اپنے حکمران کا خیر خواہ ہے اور خدا کی عبادت بھی کرے تو اسے دگنا ثواب ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

باب ۵۵۳ في من خبب مملوكا على مولاه

جو مملوک کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے

۱۷۲۹۔ حدثنا الحسن بن علي ثنا زيد بن الحباب عن عمار بن رزيق عن عبد الله بن عيسى عن عكرمة عن يحيى بن يعمر عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبب زوجة امرئ أو مملوكه فليس منا۔

حسن بن علی، زید بن حباب، عمار بن رزیق، عبد اللہ بن عیسیٰ، عکرمہ، یحییٰ بن یعمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی کی بیوی یا اس کے غلام لونڈی کو بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب ۵۵۴ في الاستئذان

اجازت طلب کرنے کا بیان

۱۷۳۰۔ حدثنا محمد بن عبيد نا حماد عن عبيد الله بن أبي بكر عن أنس بن مالك أن رجلا اطلع من بعض حجر النبي صلى الله عليه وسلم بمشقص

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے مارنے کے لیے تیر لے کر اُٹھے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ گویا میں اب

أو مشقص قال كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يختله ليطعنه.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُسے مارنے کے لیے اُٹھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

1731۔ حدثنا موسى بن إسمعيل ثنا حماد عن سهيل عن أبيه قال ثنا أبو هريرة أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اطلع في دار قوم بغير إذنهم ففقؤوا عينه فقد هدرت عينه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کی آنکھ کا قصاص نہیں ہے۔

1732۔ حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن ثنا ابن وهب عن سليمان بن بلال عن كثير عن وليد عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا دخل البصر فلا إذن.

ربیع بن سلیمان مؤذن، ابن وہب، سلیمان بن بلال، کثیر، ولید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب گھر میں جھانک لیا تو اجازت کہاں رہی۔

1733۔ حدثنا يحيى بن حبيب ح وثنا ابن بشار ثنا أبو عاصم قالا أنا ابن جريج أخبرني عمرو بن أبي سفيان أن عمرو بن عبد الله بن صفوان أخبره عن كلدة بن حنبل أن صفوان بن أمية بعثه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بلبن وجداية وضغابيس والنبي صلى الله عليه وسلم بأعلى مكة فدخلت ولم أسلم فقال ارجع فقل السلام عليكم وذلك بعد ما أسلم صفوان بن أمية قال عمرو وأخبرني ابن صفوان بهذا أجمع عن كلدة بن حنبل ولم يقل سمعته منه قال يحيى بن حبيب أمية بن صفوان ولم يقل سمعته من كلدة بن حنبل وقال يحيى أيضا عمرو بن عبد الله بن صفوان أخبره أن كلدة بن حنبل أخبره.

یحییٰ بن حبیب، اور مسدد —— ابن بشار، ابوعاصم، ابن جریج، عمرو بن ابوسفیان، عمرو بن عبد اللہ بن صفوان، کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ، ہرن اور ککڑیاں دے کر بھیجا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تھے۔ میں حاضر ہوا اور سلام نہ کیا تو فرمایا کہ واپس جاؤ اور السلام علیکم کہو۔ یہ حضرت صفوان بن اُمیہ کے مسلمان ہونے کے بعد کی بات ہے۔ عمرو کا بیان ہے کہ مجھے ابن صفوان نے کلدہ بن حنبل کے واسطے سے یہ واقعہ بتایا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے اُن سے سُنا۔ یحییٰ بن حبیب نے اُمیہ بن صفوان کہا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ بن حنبل سے سُنا اور اسی طرح یحییٰ کو عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے بتایا اور انہیں کلدہ بن حنبل نے خبر دی۔

1734۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة ثنا

مسدد کا بیان ہے کہ بنی عامر کے ایک شخص نے نبی کریم

أبو الأحوص عن منصور عن ربعي قال نا رجل من بني عامر أنه استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في بيت فقال أألج فقال النبي صلى الله عليه وسلم لخادمه أخرج إلى هذا فعلمه الاستئذان فقل له قل السلام عليكم أأدخل فسمعه الرجل فقال السلام عليكم أأدخل فأذن له النبي صلى الله عليه وسلم فدخل

١٧٣٥ حدثنا عثمان بن أبي شيبة قال نا جرير ح وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة نا حفص عن الأعمش عن طلحة عن هزيل قال جاء رجل قال عثمان سعد بن أبي وقاص فوقف على باب النبي صلى الله عليه وسلم يستأذن فقام على الباب قال عثمان مستقبل الباب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم هكذا عنك وهكذا فإنما الاستئذان من النظر

١٧٣٦ حدثنا هارون بن عبد الله نا أبو داود الحفري عن سفيان عن الأعمش عن طلحة بن مصرف عن رجل عن سعد نحوه عن النبي صلى الله عليه وسلم

١٧٣٧ حدثنا هناد بن السري عن أبي الأحوص عن منصور عن ربعي بن حراش قال حدثت أن رجلا من بني عامر استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال أبو داود وكذلك حدثنا مسدد نا أبو عوانة عن منصور لم يقل عن رجل من بني عامر

١٧٣٨ حدثنا عبيد الله بن معاذ نا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ آپ کا شانہ اقدس میں تھے۔ اس نے کہا۔ کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ اور اجازت لینے کا طریقہ بتاؤ کہ کہو: السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ اس آدمی نے بھی سن لیا اور عرض گزار ہوا۔ السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمائی تو وہ اندر داخل ہو گیا۔

عثمان بن ابو شیبہ، جریر ——— ابوبکر بن ابو شیبہ، حفص، اعمش، طلحہ، ہزیل کا بیان ہے کہ ایک آدمی آیا۔ عثمان نے کہا کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ آئے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑے اندر اجازت مانگنے کے لئے دروازے پر کھڑے ہو گئے عثمان نے کہا کہ دروازے کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ ادھر یا ادھر کھڑے ہوا کرو کیونکہ اجازت لینا تو نظر کی وجہ سے ہے

ہارون بن عبد اللہ، ابو داؤد حفری، سفیان، اعمش، طلحہ بن مصرف، ایک آدمی نے حضرت سعد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

ہناد بن السری، ابو الاحوص، منصور، ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ بنی عامر کے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور معنا اسی طرح حدیث بیان کی۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ اسی طرح روایت کی مسدد، ابو عوانہ نے منصور سے اور یہ نہیں کہا کہ بنی عامر کے آدمی سے۔

عبید اللہ بن معاذ، ان کے والد ماجد، شعبہ، منصور

أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ.

ربعی نے بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ اسے معناً روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سن لیا تو عرض گزار ہوا۔ السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟

بَابُ ٥٥٥ كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الْاِسْتِئْذَانِ.

اجازت طلب کرتے وقت کتنی دفعہ سلام کرے؟

١٧٣٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَزِعًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَفْزَعَكَ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي فَقُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلَى هٰذَا بِالْبَيِّنَةِ قَالَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ.

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابو موسیٰ گھبرائے ہوئے آئے۔ ہم نے کہا کہ آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ کہا کہ حضرت عمر نے مجھے بلایا تھا۔ میں حاضر ہوا اور تین دفعہ اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی تو میں لوٹ گیا۔ فرمایا کہ آپ میرے پاس کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے کہا۔ میں آیا اور تین دفعہ اجازت مانگی لیکن مجھے اجازت نہیں ملی تو جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو لوٹ آئے۔ فرمایا کہ اس ارشاد کا میرے پاس کوئی گواہ لائیے۔ حضرت ابو سعید نے کہا کہ آپ کے ساتھ نہیں جائے گا مگر جو قوم میں سب سے چھوٹا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید ان کے ساتھ گئے اور اس بات کی شہادت دی۔

١٧٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا فَقَالَ يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ مَا رَدَّكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ قَالَ ائْتِنِي بِبَيِّنَةٍ عَلَى هٰذَا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ هٰذَا أُبَيٌّ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا عُمَرُ لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عمر کے پاس گئے اور تین دفعہ اجازت مانگتے ہوئے کہا۔ ابو موسیٰ اجازت مانگتا ہے، اشعری اجازت مانگتا ہے، عبد اللہ بن قیس اجازت مانگتا ہے لیکن انہیں اجازت نہ ملی تو لوٹ آئے۔ حضرت عمر نے انہیں بلوایا کہ آپ کیوں لوٹ گئے تھے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تم تین دفعہ اجازت مانگو۔ اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ لوٹ آؤ۔ فرمایا کہ اس پر میرے پاس گواہ لاؤ۔ وہ چلے گئے۔ پھر لوٹے تو کہا۔ یہ ابی بن کعب ہیں۔ حضرت ابی نے کہا۔ اے عمر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے عذاب نہ بنیے۔ حضرت

أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَكُونُ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے ہرگز عذاب نہیں بنوں گا۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ نَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَلَكِنْ سَلِّمْ مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنْ۔

عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ پھر وہی واقعہ بیان کرتے ہوئے اس میں کہا۔ پس حضرت ابو سعید کو ساتھ لے گئے اور انھوں نے گواہی دی۔ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھے معلوم نہ ہو سکا کیونکہ بازاروں کی خرید و فروخت نے مجھے مشغول رکھا۔ اب آپ سلام کر لیا کریں جتنی دفعہ چاہیں اور اجازت طلب نہ کیا کریں۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدٌ۔

زید بن اخزم، عبد القاہر بن شعیب، ہشام، حمید بن ہلال، ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے اس واقعے کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ حضرت عمر نے حضرت ابو موسیٰ سے فرمایا کہ میں آپ کو جھوٹا نہیں کہتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنے کا معاملہ نازک ہے۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِي هَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنْ خَشِيتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن نے اپنے کئی علماء سے روایت کی اور اس میں کہا۔ حضرت عمر نے حضرت ابو موسیٰ سے کہا کہ میں آپ کو جھوٹا نہیں سمجھتا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اپنی باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب منسوب نہ کرنے لگیں۔

ف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کر کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے حدیثیں لکھنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا تھا۔ یہ بات غلط ہے۔ ہاں شروع ایام میں حدیث کی کتابت سے اکثر حضرات خطرہ محسوس کرتے تھے کہ کہاں قرآن و حدیث آپس میں خلط ملط نہ ہو جائیں۔ اسی لیے قرآن مجید کو بعد میں علیحدہ لکھا گیا اور اسی کے مختلف نسخے مختلف شہروں میں پہنچائے گئے۔ اس کے بعد کتابتِ حدیث سے کوئی خطرہ نہ رہا۔ اب روایتِ حدیث کے سلسلے میں احتیاط کا مرحلہ باقی تھا، جس کا اندازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے اور اسی کا اشارہ کر دی۔ أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کس طرح نشاندہی کر

سا ہے کہ روایت حدیث کے کام پر ان چند لوگوں کی نظر گہری تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهِشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ الْمَعْنَى قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا فَقَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ قَالَ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّأَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا قَيْسُ اصْحَبْ

محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے تو فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ پس حضرت سعد نے آہستہ سے جواب دیا۔ چنانچہ حضرت قیس عرض گزار ہوئے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت کیوں نہیں دیتے۔ فرمایا چھوڑو، ہم پر زیادہ سلامتی بھیجنے دو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ حضرت سعد نے پھر آہستہ سے جواب دیا۔ سہ بارہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹ گئے۔ حضرت سعد پیچھے گئے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں آپ کا سلام سنتا تھا اور آہستہ سے جواب دے رہا تھا۔ چاہتا تھا کہ آپ ہم پر زیادہ سلامتی بھیجیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ لوٹ آئے۔ حضرت سعد نے غسل کرنے کی التماس کی تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر ایک چادر پیش کی جو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمائی: اے اللہ! سعد بن عبادہ کی آل میں برکت اور رحمت فرما۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے لوٹنے کا ارادہ فرمایا آپ کی خدمت میں گدھا پیش کیا گیا جس پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو گئے تو حضرت سعد نے فرمایا۔ اے قیس! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جاؤ۔ حضرت قیس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ..

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قيس فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اركب فأبيت ثم قال إما أن تركب وإما أن تنصرف قال فانصرفت قال هشام أبو مروان عن محمد بن عبد الرحمن ابن أسعد بن زرارة قال أبو داود رواه عمر بن عبد الواحد وابن سماعة عن الأوزاعي مرسلا لم يذكرا قيس بن سعد

۱۷۲۵۔ حدثنا مؤمل بن الفضل الحراني في آخرين قالوا نا بقية نا محمد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن بسر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه ولكن من ركنه الأيمن أو الأيسر ويقول السلام عليكم السلام عليكم وذلك أن الدور لم تكن عليها يومئذ ستور۔

باب ۵۵۲ دق الباب عند الاستئذان۔

۱۷۲۶۔ حدثنا مسدد نا بشر عن شعبة عن محمد بن المنكدر عن جابر أنه ذهب إلى النبي صلى الله عليه وسلم في دين أبيه فدققت الباب فقال من هذا فقلت أنا قال أنا أنا كأنه كرهه۔

۱۷۲۷۔ حدثنا يحيى بن أيوب نا إسمعيل يعني ابن جعفر نا محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن نافع بن عبد الحارث قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخلت حائطا فقال لي أمسك الباب فضرب الباب فقلت من هذا وساق الحديث قال أبو داود يعني حديث

نے مجھ سے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں نے انکار کیا تو فرمایا۔ سوار ہو جاؤ یا واپس لوٹ جاؤ۔ پس میں واپس لوٹ گیا۔ ہشام ابو مروان نے اسے محمد بن عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کیا ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے عمر بن عبدالواحد، وابن سماعہ نے اوزاعی سے مرسلاً اور اس میں قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

محمد بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کے گھر جاتے تو دروازے کے سامنے منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور فرماتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور یہ اس لیے تھا کہ ان دنوں گھروں کے دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

اجازت طلب کرتے وقت دروازہ کھٹکھٹانا

محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد کے قرضے کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ فرمایا کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں۔ فرمایا کہ میں میں کیا؟ گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع بن عبدالحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا یہاں تک کہ ایک باغ میں داخل ہوا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازے پر ٹھہرو اور دروازہ بند کر لو۔ میں نے کہا۔ کون ہے ——— اور آگے باقی حدیث بیان کی امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری والی حدیث۔ چنانچہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

أبي موسى الأشعري ودق الباب۔

باب ۵۵۵ في الرجل يدعى أيكون ذلك إذنه۔

۱۷۴۸۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن حبيب وهشام عن محمد عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الرجل إلى الرجل إذنه۔

۱۷۴۹۔ حدثنا حسين بن معاذ نا عبد الأعلى نا سعيد عن قتادة عن أبي رافع عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا دعي أحدكم إلى طعام فجاء مع الرسول فإن ذلك له إذن قال أبو داود يقال قتادة لم يسمع من أبي رافع۔

باب ۵۵۶ الاستئذان في العورات الثلاث۔

۱۷۵۰۔ حدثنا ابن السرح قال نا ح ونا ابن الصباح بن سفيان وابن عبدة وهذا حديثه قالا نا سفيان عن عبيد الله بن أبي يزيد سمع ابن عباس يقول لم يؤمن بها أكثر الناس آية الإذن وإني لآمر جاريتي هذه تستأذن علي قال أبو داود كذلك رواه عطاء عن ابن عباس يأمر به۔

۱۷۵۱۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن عمرو يعني ابن أبي عمرو عن عكرمة أن نفرا من أهل العراق قالوا يا ابن عباس كيف ترى هذه الآية التي أمرنا فيها بما أمرنا ولا يعمل بها أحد قول الله تعالى يا أيها الذين آمنوا ليستأذنكم الذين ملكت أيمانكم

جو بلایا جائے کیا یہی اُس کے لیے اجازت ہے؟

محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی کا قاصد ہی دوسرے آدمی کے لیے اجازت ہے۔

ابو رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آئے تو یہی اُس کے لیے اجازت ہے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا۔ کہتے ہیں کہ قتادہ کا ابو رافع سے سماع ثابت نہیں ہے۔

پردے کے تین وقتوں میں اجازت لینا

ابن السرح ——— ابن الصباح بن سفیان اور ابن عبدہ، سفیان، عبیداللہ بن ابو یزید سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اکثر لوگ آیتِ اذن پر ایمان نہیں لائے جبکہ میں نے اپنی لونڈی کو بھی حکم دے رکھا ہے کہ مجھ سے اجازت لیا کرے ——— امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔

ابو عمرو نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ چند عراق کے رہنے والے عرض گزار ہوئے کہ حضرت ابن عباس! اس آیت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس میں ہمیں اجازت لینے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ اجازت لیا کریں، اس پر کوئی ایک بھی عمل نہیں کرتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اجازت لیا کریں تمہارے غلام، لونڈی اور وہ جو بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں، ۱۔ نماز فجر سے پہلے

وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ إِلَى عَلِيمٌ حَكِيمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللّٰهَ حَلِيمٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ يُحِبُّ السَّتْرَ وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا حِجَالٌ فَرُبَّمَا دَخَلَ الْخَادِمُ أَوِ الْوَلَدُ أَوْ يَتِيمَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ فَأَمَرَهُمُ اللّٰهُ بِالْاِسْتِئْذَانِ فِي تِلْكَ الْعَوْرَاتِ فَجَاءَهُمُ اللّٰهُ بِالسُّتُورِ وَالْخَيْرِ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَعْمَلُ بِذٰلِكَ بَعْدُ۔

اور دوپہر کے وقت جب تم کپڑے اتار دیتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد۔ یہ تین تمہارے لیے پردے کے وقت ہیں۔ تم پر اور اُن پر کوئی گناہ نہیں اِس کے بعد جو تمہارے ملازم تمہارے پاس گھومتے پھرتے رہتے ہیں ۔۔۔ (۲۴: ۵۸) قعنبی نے اسے علیم حکیم تک پڑھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ٦
کہ اللہ تعالیٰ حلم والا اور مسلمانوں پر رحم فرمانے والا ہے۔ پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے اور لوگوں کے گھروں پر اُن دنوں پردے اور چکیں نہ تھیں۔ بعض اوقات خادم یا بیٹا یا زیر پرورش یتیم لڑکی آدمی کے پاس آجاتی اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ مشغول ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان وقتوں میں اجازت لے کر آنے کا حکم فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے پردے اور اچھے حالات میسر فرما دئے تو بعد میں اس پر عمل کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا گا۔

ابواب السلام

سلام کا بیان

باب ۵۹۵ إفشاء السلام

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ ثَنَا زُهَيْرٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

سلام کو عام کرنا

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان کامل نہیں ہوگا جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ اسے کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

ابو الخیر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اسلام میں کونسا کام بہتر ہے؟ فرمایا کہ کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تمہاری اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

ف۔ کھانا کھلانے سے مراد غریبوں، محتاجوں اور بھوکوں کو کھانا کھلانا ہے۔ مہمان نوازی کرنا بھی اسی میں ہے۔ غریب پروری پر اسلام میں بہت زور دیا گیا ہے۔ اسلام نے یہی حُبِّ الشَّیءِ [illegible] پر بہت زور دیا ہے تاکہ مسلمانوں کے امیر اپنے غریبوں کی پرورش اور خبر گیری سنبھالے رہیں اور مسلمان غریب ہو کر بھی اتنے غیرت مند رہیں کہ انہیں دوسروں کے آگے دست سوال دراز کرنا پڑے اور غیروں کے کسی معاملے پر بھی محتاج نہ ہوں۔ آج جبکہ ہم نے قومی سطح پر سوچنا بند کر دیا اور خود غرض ہو کر خود ہی بننے کے فکر میں سرگرداں رہنے لگے تو ساری قوم میں بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔ امیر غریبوں کے سرپرست نہ رہے تو غریبوں نے امیروں کی خیر خواہی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باہم رسہ کشی اور افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہیں۔ زبان میں مٹھاس ہے لیکن دل میں بُعد، زبان پر تحسین ہے لیکن دل میں کدورت، نام کے ساتھ حاجی، حافظ اور حضرت وغیرہ کے القاب ہیں لیکن عمل میں فراڈ۔ کھلانے سے باغی اور کھانے کے لیے تیار، دینے سے نفرت لیکن لینے سے پیار، خیر خواہی سے نفرت لیکن بدخواہی کا معیار، خیرات سے نفرت اور رشوت سے سروکار۔ چاہیے تو یہ تھا کہ دوسروں کو اپنے پاس سے کھلاتے رہتے اور ہر مسلمان بھائی کے خیر خواہ بن کر صلاحیت چاہتے اور اسے سلام کرتے خواہ جان پہچان ہوتی یا نہ ہوتی لیکن اب خیر خواہی کو فریب سے بدلا گیا ہے، بدخواہی کے بدلے سے بدلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقل دے کہ چند روزہ زندگی کے راحت و آرام کی خاطر اپنی ابدی زندگی کو برباد نہ کریں۔ اپنی عاقبت کو سنواریں اور دوسروں کو بھی آرام سے جینے دیں۔

جس کو تم بھول گئے یاد نہیں کرتا ہے تم بیکسی
میری طرف سے جا کے انہیں جا کے اسے سلام دے

باب ٥٢٠ كيف السلام۔

١٧٥٤۔ حدثنا محمد بن كثير قال انا جعفر بن سليمان عن عوف عن ابي رجاء عن عمران بن حصين قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبي صلى الله عليه وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلاثون۔

١٧٥٥۔ حدثنا اسحق بن سويد الرملي نا ابن ابي مريم قال اظن اني سمعت نافع بن يزيد قال اخبرني ابو مرحوم عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه زاد ثم اتى آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته فقال اربعون قال هكذا تكون الفضائل۔

باب ٥٢١ في فضل من بدأ بالسلام۔

١٧٥٦۔ حدثنا محمد بن يحيى الذهلي نا ابو عاصم عن ابي خالد وهب عن ابي سفيان الحمصي عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اولى الناس بالله تعالى من بدأهم بالسلام۔

باب ٥٢٢ من اولى بالسلام۔

١٧٥٧۔ حدثنا احمد بن حنبل نا عبد الرزاق انا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم

سلام کیسے کرنا چاہیے؟

ابو رجاء سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ آپ نے اسے جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس نیکیاں۔ دوسرے نے آکر کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ آپ نے اسے جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بیس نیکیاں۔ پھر تیسرے نے آکر کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ آپ نے اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیس نیکیاں۔

اسحاق بن سوید رملی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابو مرحوم، سہل بن معاذ بن انس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ پھر چوتھے آدمی نے آکر کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ آپ نے فرمایا کہ چالیس نیکیاں اور فضیلت مزید نیکیاں، اسی طرح بڑھتی جاتی ہے۔

پہلے سلام کرنے کی فضیلت

ابو سفیان حمصی نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر آدمی وہ ہیں جو پہلے سلام کرتے ہیں۔

...

کس کو سلام کرنا چاہیے؟

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور

الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير.

تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔

۱۷۵۸۔ حدثنا يحيى بن حبيب انا روح ثنا ابن جريج اخبرني زياد ان ثابتا مولى عبد الرحمن بن زيد اخبره انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم الراكب على الماشي ثم ذكر الحديث.

یحییٰ بن حبیب، روح، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل کو سلام کرے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

باب ۱۶۵ في الرجل يفارق الرجل ثم يلقاه أيسلم عليه

جو دوسرے سے جدا ہو کر ملے تو پھر سلام کرے

۱۷۵۹۔ حدثنا احمد بن سعيد الهمداني نا ابن وهب اخبرني معاوية بن صالح عن ابي موسى عن ابي مريم عن ابي هريرة قال اذا لقي احدكم اخاه فليسلم عليه فان حالت بينهما شجرة او جدار او حجر ثم لقيه فليسلم عليه قال معاوية وحدثني عبد الوهاب بن بخت عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله سواء.

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ابوموسیٰ، ابومریم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔ اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے۔ پھر ملے تو دوبارہ اسے سلام کرے۔

معاویہ بن صالح کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبدالوہاب بن بخت، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بالکل اسی طرح۔

۱۷۶۰۔ حدثنا عباس العنبري نا اسود بن عامر نا حسن بن صالح عن ابيه عن سلمة بن كهيل عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن عمر انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو في مشربة له فقال السلام عليك يا رسول الله السلام عليكم ايدخل عمر.

عباس عنبری، اسود بن عامر، حسن بن صالح، اُن کے والد ماجد، سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ اپنے کاشانہ اقدس میں تھے تو کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا عمر اندر آ جائے؟

باب ۱۶۶ في السلام على الصبيان

لڑکوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۱۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة نا سليمان يعني ابن المغيرة عن ثابت قال قال انس

عبداللہ بن مسلمہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى عَلٰى غِلْمَانٍ يَلْعَبُوْنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

علیہ وسلم لڑکوں کے پاس آئے وہ کھیل رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهٰى إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَأَرْسَلَنِيْ بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِيْ ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلٰى جِدَارٍ حَتّٰى رَجَعْتُ إِلَيْهِ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تک پہنچے اور میں لڑکوں میں ایک لڑکا تھا۔ پس آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کسی کام بھیج دیا اور خود ایک دیوار کے سائے میں یا دیوار کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس واپس آگیا۔

بَابٌ ۵۶۵ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ سَمِعَهٗ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا۔

ابوبکر بن ابو شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابو حسین، شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم عورتوں میں تھیں تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

بَابٌ ۵۶۶ فِي السَّلَامِ عَلٰى أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں کو سلام کرنا

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِيْ إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوْا يَمُرُّوْنَ بِصَوَامِعَ فِيْهَا نَصَارٰى فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِيْ لَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُمْ إِلٰى أَضْيَقِ الطَّرِيْقِ۔

سہیل بن ابو صالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ شام کے سفر پر نکلا تو نصاریٰ کے گرجوں کے پاس سے گزرے جو ہمیں سلام کرتے تھے۔ والد محترم نے فرمایا کہ انہیں سلام نہ کیا کرو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنائی ہے کہ انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب وہ تمہیں راستے میں ملیں تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا کرو۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودیوں میں سے کوئی تمہیں سلام کرتا ہے تو السام علیکم ہی کہتا ہے، السام تم کہہ دیا کرو کہ تمہارے ہی اوپر۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے اور روایت کیا ہے اسے سفیان ثوری نے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ نَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَتِهِ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ أَوْ قَالَ إِلَى جِدَارٍ حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ.

بَابُ ۵۶۵ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ.

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

بَابُ ۵۶۶ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ.

۱۷۶۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبِي لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ.

۱۷۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

علیہ وسلم لڑکوں کے پاس آئے جو کھیل رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم تک پہنچے اور میں لڑکوں میں ایک لڑکا تھا۔ پس آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کسی کام بھیجا اور خود ایک دیوار کے سائے میں یا دیوار کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں آپ کے پاس واپس آیا۔

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

ابوبکر بن ابو شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابن ابو حسین، شہر بن حوشب نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم عورتوں میں تھی تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

ذمیوں کو سلام کرنا

سہیل بن ابو صالح کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ شام کے سفر پر نکلا تو نصاریٰ کے گرجوں کے پاس سے گزرے جو انہیں سلام کرتے۔ والد محترم نے فرمایا کہ انہیں سلام نہ کرو کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سنائی ہے کہ انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب وہ تمہیں راستے میں ملیں تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا کرو۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہودیوں میں سے کوئی تمہیں سلام کرتا ہے تو السام علیکم ہی کہتا ہے۔ لہٰذا تم کہہ دیا کرو کہ تمہارے ہی اوپر۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اسی طرح اسے روایت کیا ہے امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے اور روایت کیا ہے اسے سفیان ثوری نے

أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ۔

نے فرمایا۔ جب کوئی جماعت گزرے اور ان میں سے ایک فرد بھی سلام کرے تو سب کی طرف سے کافی ہے اور مجلس سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی سب کی طرف سے کافی ہے۔

بَابُ ۱۵۵ فِي الْمُصَافَحَةِ۔

مصافحہ کرنے کا بیان

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَكَمِ الْعَنَزِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔

زید ابوالحکم عنزی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو مسلمان ملتے ہیں تو مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد و ثنا کریں اور اس سے معافی چاہیں تو دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا۔

ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور دونوں مصافحہ کریں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل یمن حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آگئے یہ لوگ مصافحہ شروع کرنے میں سب سے پہلے ہیں۔

بَابُ ۱۵۶ فِي الْمُعَانَقَةِ۔

معانقہ کرنے کا بیان

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذًا أُخْبِرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ایوب بن بشیر بن کعب عدوی سے روایت ہے کہ عنزہ کے ایک آدمی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی جبکہ وہ شام سے چلے گئے تھے کہ میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے ایک حدیث پوچھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اگر کوئی راز نہ ہو تو میں تمہیں بتادوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ راز نہیں ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاقات کے وقت آپ حضرات سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں جب بھی ملا تو آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک روز آپ نے مجھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ۔

مجھے بلایا لیکن میں گھر میں نہیں تھا۔ جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا کہ حضور نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ پس میں حاضر بارگاہ ہوا اور آپ اپنے تخت پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے مجھے چمٹایا یا معانقہ فرمایا اور یہ بڑی عمدہ بات ہے بڑی عمدہ ہے۔

بَابٌ ۱۵۵ فِي الْقِيَامِ

تعظیماً کھڑے ہونے کا بیان

۱۷۷۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ فَجَاءَ حَتَّى قَعَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بلایا۔ وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے۔

ف۔ اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ سرداری اور بہتری کے لفظوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعظیمی قیام کا حکم دیا گیا تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے۔ گدھے پر سوار ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو رہے تھے تو آپ نے بعض صحابہ کرام کو ان کی طرف کھڑے ہونے کے لیے فرمایا کہ انہیں گدھے سے اتار لاؤ۔ ان کے نزدیک تعظیمی قیام تو مکروہ ہے اور یہ ضرورت کے تحت کھڑا ہونا تھا۔ یہ قیاس درست معلوم نہیں ہوتا کہ ایک دیہاتی سردار بیماری کی حالت میں گدھے پر سوار ہو کر آئے، باوجود اترنے سے بھی مجبور ہو اور اس کے ساتھ خود دست ایک دو آدمی بھی نہ ہوں۔ یقیناً ان کے ساتھ ان کے عزیزوں میں سے کئی افراد ہوں گے۔ ایسی حالت انہیں اتارنے کے لیے حکم نہیں دیا بلکہ تعظیماً کھڑے ہونے کے لیے ہی فرمایا ہوگا اور اس میں کوئی قباحت نظر ہی نہیں آتی کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی لختِ جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں۔ تعظیم تو ایک طرف رہا، جو شفقت اپنے کسی عزیز اور پیارے کے لیے فرطِ محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شادی کے بعد میں حاضر ہوتیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرطِ محبت میں کھڑے ہو جاتے اور انہیں اپنے پاس بٹھاتے یا جیسے ابی نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رضاعی باپ آیا تو آپ نے چادر مبارک بچھا دی اور انہیں ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی ماں آئی تو انہیں بھی ایک کونے پر بٹھا دیا۔ پھر رضاعی بھائی آیا تو آپ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اسی طرح بعض روایات میں حضور کا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کھڑا ہونا آیا ہے۔ ایسی حالت فرطِ محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے اور ضرورتاً کھڑے ہونے میں تو کلام ہی نہیں۔ ہاں قیام کرنا اس کے لیے مکروہ ہے جو چاہے کہ لوگ میرے لیے تعظیماً کھڑے ہوں اور کھڑے نہ ہوں تو وہ ناراض ہو۔ ایسا شخص

کے لیے قیام نہ کرنا بہتر ہے اور قیام کس طرح مکروہ ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلٰى سَيِّدِكُمْ۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا۔ جب وہ مسجد کے قریب تھے تو آپ نے انصار سے فرمایا۔ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْيَ وَالدَّلَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔

حسن بن علی و ابن بشار، عثمان بن عمر، اسرائیل، میسرہ بن حبیب، منہال بن عمرو، عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے کسی کو بھی زبان وضع وقطع میں مشابہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا چال ڈھال چہرے اور شکل و شباہت میں۔ حسن کی نے حدیثا و کلاما کہا ہے اور السمت والہدی والدل کا ذکر نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہراء سے زیادہ۔ جب وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ ان کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔ جب حضور ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں، دست اقدس کو پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنے پاس بٹھاتیں۔

بَابٌ ۷۷۵ فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ۔

آدمی کا اپنے بیٹے کو چومنا :

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هٰذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسین کو بوسہ دے رہے ہیں تو کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادٌ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرِي

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! تمہیں بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری صفائی نازل

يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكِ وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبَوَايَ قُومِي فَقَبِّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمَا۔

فرمادی اور اُن کے سامنے قرآن مجید پڑھا۔ میرے والدین نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک کو بوسہ دو۔ میں نے کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں نہ کہ آپ دونوں کا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ۔

دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا

١٧٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

شعبی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملے تو اُن سے معانقہ فرمایا اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ۔

رخسار پر بوسہ دینا

١٧٨٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ایاس بن دغفل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو نضرہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخسار پر بوسہ دیا۔

١٧٨١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت ابو بکر کے ساتھ پہلی دفعہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو اُن کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار تھا۔ حضرت ابو بکر اُن کے پاس گئے اور فرمایا۔ بیٹی، تمہارا کیا حال ہے اور اُن کے رخسار پر بوسہ دیا۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ۔

ہاتھ چومنے کا بیان

١٧٨٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ کے دست اقدس کو بوسہ دیا۔

ف۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بوسہ دیا اور آپ نے منع نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ۔

جسم چومنے کا بیان

١٧٨٣۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدٌ

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن

عن حصين عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أسيد بن حضير رجل من الأنصار قال بينا هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه النبي صلى الله عليه وسلم في خاصرته بعود فقال أصبرني قال اصطبر قال إن عليك قميصا وليس علي قميص فرفع النبي صلى الله عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل يقبل كشحه قال إنما أردت هذا يا رسول الله۔

حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو انصار کے ایک فرد تھے، وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ باتیں سنا کر لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک لکڑی سے کونچا دیا۔ عرض کی کہ مجھے قصاص دیجیے فرمایا کہ قصاص لے لو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ کے اوپر قمیص ہے جبکہ میرے اوپر قمیص نہ تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ مبارک اٹھایا تو وہ لپٹ گئے اور آپ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا مقصد یہی تھا۔

باب ۵۷۸ قبلة الرجل۔

۱۷۸۴۔ حدثنا محمد بن عيسى نا مطر ابن عبد الرحمن الأعنق حدثتني أم أبان بنت الوازع بن زارع عن جدها زارع وكان في وفد عبد القيس قال لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجله قال وانتظر المنذر الأشج حتى أتى عيبته فلبس ثوبيه ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له إن فيك خلتين يحبهما الله الحلم والأناة قال يا رسول الله أنا أتخلق بهما أم الله جبلني عليهما قال بل الله جبلك عليهما قال الحمد لله الذي جبلني على خلتين يحبهما الله ورسوله۔

پیر چومنے کا بیان

ام ابان بنت وازع بن زارع نے اپنے دادا جان حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو عبد القیس کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چومنے لگے اور پائے اقدس کو۔ منذر اشج کھڑے رہے یہاں تک کہ اپنی گٹھری سے دو کپڑے نکالے انہیں پہنا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری دو عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یعنی بردباری اور تحمل سے کام کرنا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا وہ میں نے پیدا کی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھی ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھی ہیں۔ عرض کی کہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے دو عادتیں میرے اندر ایسی رکھی ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔

باب ۵۷۹ في الرجل يقول جعلني الله فداك۔

۱۷۸۵۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد ح ونا مسلم نا هشام عن حماد عن زيد بن وهب عن أبي ذر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر فقلت لبيك وسعديك

جو کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے

موسیٰ بن اسمٰعیل، حماد، مسلم، ہشام، حماد، زید بن وہب نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں حاضر و مستعد ہوں اور آپ پر فدا ہوں۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ وَأَنَا فِدَاؤُكَ

بَابٌ ۵۸۰ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا.

جو کہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔

١٧٨٦۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ يُكْرَهُ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ أَنْعَمَ اللهُ بِكَ عَيْنًا وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُوْلَ أَنْعَمَ اللهُ عَيْنَكَ.

قتادہ یا کسی دوسرے سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دور جاہلیت میں کہا کرتے تھے کہ اللہ تم سے آنکھیں ٹھنڈی رکھے یا اچھی صبح لائے۔ دور اسلام میں ہم اس سے منع کر دیئے گئے۔ عبدالرزاق کا بیان ہے کہ معمر ناپسند فرماتے تھے اگر کوئی کہتا کہ اللہ تم سے آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

بَابٌ ۵۸۱ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللهُ.

جو دوسرے سے کہے کہ اللہ آپ کی حفاظت کرے

١٧٨٧۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَا أَبُوْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطِشُوْا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَزِمْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ.

عبداللہ بن رباح انصاری نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک سفر میں تھے کہ لوگوں کو پیاس لگی تو جلدی سے چلے گئے۔ اس رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پہرہ دیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

بَابٌ ۵۸۲ الرَّجُلُ يَقُوْمُ لِلرَّجُلِ يُعَظِّمُهُ بِذٰلِكَ.

ایک شخص کا دوسرے کے لئے تعظیماً کھڑے ہونا

١٧٨٨۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

ابومجلز کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن الزبیر اور حضرت ابن عامر کے پاس آئے۔ حضرت ابن عامر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن الزبیر بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہ نے حضرت ابن عامر سے کہا۔ بیٹھ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے رہا کریں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

ف۔ یہ وہ قیام ہے جو جائز نہیں کہ کوئی حاکم یا امیر یہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے ہوں اور اگر اس کے لیے تعظیماً کھڑے نہ ہوں تو ناراض ہو، ایسا شخص متکبر ہونے کے باعث دوزخی ہے اور اس کے لیے قیام نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ تعظیمی نہیں بلکہ جبری قیام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، مسعر، ابوالعنبس، ابوالعدبس، ابومرزوق، ابوغالب سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس ایک لاٹھی سے ٹیک لگائے ہوئے تشریف لائے تو ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسے کھڑے نہ ہوا کرو، جیسے عجمی ایک دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوا کرتے ہیں۔

ف۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ نے مرقاۃ الصعود میں فرمایا کہ امام طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد قرار دیا ہے کیونکہ اس کی اسناد میں ابوالعنبس نامی راوی مجہول ہے۔ لہٰذا قیامِ تعظیمی کی ممانعت پر اس حدیث سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۵۸۳ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔

ایک کا دوسرے سے کہنا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ۔

غالب کا بیان ہے کہ ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ میرے والد محترم نے میرے جدِ امجد سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد ماجد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ جا کر میرا سلام عرض کر دینا۔ میں حاضرِ بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ والد محترم نے آپ کے لئے سلام عرض کیا ہے۔ فرمایا کہ تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، بیشک جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت صدیقہ نے کہا، اور ان پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔

باب ۵۸۴ في الرجل ينادي الرجل فيقول لبيك.

۱۲۹۲۔ حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد أنا يعلى بن عطاء عن أبي همام عبد الله بن يسار أن أبا عبد الرحمن الفهري قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فسرنا في يوم قائظ شديد الحر فنزلنا تحت ظل الشجرة فلما زالت الشمس لبست لأمتي وركبت فرسي فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في فسطاطه فقلت السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته قد حان الرواح فقال أجل ثم قال يا بلال قم فثار من تحت سمرة كأن ظله ظل طائر فقال لبيك وسعديك وأنا فداؤك فقال أسرج لي الفرس فأخرج سرجا دفتاه من ليف ليس فيهما أشر ولا بطر فركب وركبنا وساق الحديث.

باب ۵۸۵ في الرجل يقول للرجل أضحك الله سنك.

۱۲۹۳۔ حدثنا عيسى بن إبراهيم البركي وسمعته من أبي الوليد وأنا لحديث عيسى أضبط قال حدثنا عبد القاهر بن السري يعني السلمي نا ابن كنانة بن عباس بن مرداس عن أبيه عن جده قال ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له أبو بكر أو عمر أضحك الله سنك.

باب ۵۸۶ في البناء.

۱۲۹۴۔ حدثنا مسدد نا حفص عن الأعمش عن أبي السفر عن عبد الله بن عمرو

ایک آدمی دوسرے کو پکارے تو وہ لبیک کہے

عبد اللہ بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد الرحمٰن فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوا۔ ایک سخت گرمی کے روز ہم سفر کر رہے تھے کہ ایک درخت کے سائے میں اتر پڑے۔ جب دن ڈھل گیا تو میں نے زرہ پہنی، گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ جب کہ آپ اپنے خیمہ میں جلوہ افروز تھے۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ کوچ کا وقت ہو گیا ہے۔ فرمایا: بہت اچھا۔ پھر فرمایا کہ اے بلال! کھڑے ہو جاؤ۔ وہ ایک بیری کے نیچے سے نکلے اور ان کا سایہ ایک پرندے کے سائے کے برابر تھا۔ فرمایا کہ میرے لیے گھوڑے پر زین کس دو۔ انہوں نے زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کے پوست کے تھے اور اس میں تکبر و غرور یا نام و نمود والی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہو گئے۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔

ایک کا دوسرے سے کہنا کہ اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے

عیسیٰ بن ابراہیم برکی اور ابو الولید، عبد القاہر بن سری سلمی، ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سے اُن کے والد محترم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا ہوا رکھے۔

مکان بنانے کا بیان

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے

قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هَذَا
يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أُصْلِحُهُ
فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ.

گزرے جبکہ میں اور میری والدہ اپنی ایک دیوار کی لپائی کر رہے تھے فرمایا عبداللہ یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اسے درست کر رہا ہوں۔ فرمایا کہ موت اس سے بھی نزدیک ہے۔

١٧٩٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ
الْمَعْنَى قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَ
هَى فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا خُصٌّ لَنَا وَهَى فَنَحْنُ
نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ.

ابومعاویہ نے اعمش سے اپنی سند کے ساتھ اسے روایت کرتے ہوئے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور ہم اپنی کوٹھڑی کی مرمت کر رہے تھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اپنی بوسیدہ کوٹھڑی کی مرمت کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو موت کو اس سے جلد آنے والا دیکھتا ہوں۔

١٧٩٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرٌ
نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ
ابْنِ حَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ
مَا هَذِهِ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ
الْأَنْصَارِ قَالَ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ
حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ أَعْرَضَ
عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ
الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى
أَصْحَابِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ
فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا
بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ
قَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ فَأَخْبَرْنَاهُ
فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ

ابوطلحہ اسدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک اونچا سا گنبد دیکھا۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ فلاں انصاری کا ہے۔ آپ خاموش ہو رہے اور یہ بات اپنے دل میں رکھی۔ جب اس کا مالک آیا اور لوگوں میں اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے رخ پھیر لیا۔ ایسا کئی دفعہ کیا یہاں تک کہ وہ آدمی ناراضگی اور اعراض فرمانے کو پہچان گیا۔ چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں سے ذکر کیا اور کہا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مجھے ناپسند فرما رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور نے آپ کے قبے کو دیکھا تھا۔ وہ آدمی قبے کی طرف گیا اور اسے مسمار کر کے زمین کے برابر کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور اسے نہ دیکھا تو فرمایا قبے کو کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا کہ اس کے مالک نے ہم سے آپ کے اعراض فرمانے کا ذکر کیا تو ہم نے اسے وجہ بتا دی۔ لہٰذا اس نے اسے مسمار کر دیا۔ فرمایا کہ ہر عمارت اس کے مالک پر وبال ہے مگر جس کے بغیر گزارا نہ ہو۔

إِلَّا مَا لَا، إِلَّا مَا لَا، يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ.

بَابٌ ۵۸۴ فِي اتِّخَاذِ الْغُرَفِ.

۱۷۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ نَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ فَارْتَقَى بِنَا إِلَى عُلِّيَّةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ.

بالاخانے بنانے کا بیان

قیس سے روایت ہے کہ حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے غلے کا سوال کیا۔ فرمایا اے عمر! جا کر انہیں دے دو۔ پس وہ ہمیں ایک بالاخانے پر لے گئے اور اپنے حجرے کی کنجی سے کھولا۔

بَابٌ ۵۸۵ فِي قَطْعِ السِّدْرِ.

۱۷۹۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ.

بیری کے درخت کو کاٹنے کا بیان

نصر بن علی، ابو اسامہ، ابن جریج، عثمان بن ابو سلیمان، سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بیری کے درخت کو کاٹا تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

۱۷۹۹ - حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

مخلد بن خالد اور سلمہ بن شبیب، عبد الرزاق، معمر، عثمان بن ابو سلیمان، ثقیف کا ایک آدمی، عروہ بن زبیر نے مذکورہ حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۸۰۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا نَا حُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ هِيَ يَا عِرَاقِيُّ جِئْتَنِي بِبِدْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قِبَلِكُمْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ لَعَنَ رَسُولُ

حسین بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے بیری کاٹنے کے متعلق پوچھا جبکہ وہ عروہ کے مکان سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا کیا ان دروازوں اور چوکھٹوں کو دیکھتے ہو، یہ حضرت عروہ کی بیریوں کے ہیں جنہیں وہ اپنی زمین سے کاٹتے تھے اور فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حمید نے یہ بھی کہا کہ فرمایا: اے عراقی! تم یہ بدعت میرے پاس لے کر آئے ہو۔ میں نے عرض کی کہ بدعت تو آپ کی جانب سے نکلی ہے کیونکہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا کہ جو بیری کو کاٹے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاہُ۔

فرمایا باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

بَابٌ ۵۸ فِی اِمَاطَۃِ الْاَذٰی۔

تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْہُ بِصَدَقَۃٍ قَالُوْا وَمَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ النُّخَاعَۃُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُہَا وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْہِ عَنِ الطَّرِیْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُکَ۔

عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس کے لیے ضروری ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی طرف سے صدقہ دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ فرمایا کہ مسجد میں پڑے ہوئے تھوک وغیرہ کو دفن کر دینا اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنا تمہارے لیے کافی ہوگا۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ح وَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ وَہٰذَا لَفْظُہٗ وَہُوَ اَتَمُّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنِ ابْنِ اٰدَمَ صَدَقَۃٌ تَسْلِیْمُہٗ عَلٰی مَنْ لَّقِیَ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَہْیُہٗ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَّاِمَاطَتُہُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ وَّبُضْعَتُہٗ اَہْلَہٗ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَاْتِیْ شَہْوَتَہٗ وَتَکُوْنُ لَہٗ صَدَقَۃٌ قَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ وَضَعَہَا فِیْ غَیْرِ حَقِّہَا اَکَانَ یَاْثَمُ قَالَ وَیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ رَکْعَتَانِ مِنَ الضُّحٰی۔

مسدد، حماد بن زید ــــ احمد بن منیع، عباد بن عباد، واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح کو ہر آدمی کے ہر جوڑ سے صدقہ ہے۔ جو ملے اسے سلام کرنا صدقہ ہے، اسے اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور اسے بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کے پاس تو شہوت سے جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے؟ فرمایا بتاؤ اگر وہ دوسری جگہ ایسا کرتا تو گناہ نہ ہوتا؟ فرمایا اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا کافی ہے۔

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا وَہْبُ بْنُ بَقِیَّۃَ نَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُقَیْلٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ بِہٰذَا

وہب بن بقیہ، خالد، واصل، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یعمر، ابوالاسود دیلی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر

الْحَدِيْثَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسَطِهِ.

درمیان میں کیا ہے۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيْقِ إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ فَأَلْقَاهُ وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوْعًا فَأَمَاطَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی نے قطعاً کوئی نیکی نہیں کی تھی سوائے ایک کانٹے دار ٹہنی کے راستے سے ہٹانے کے۔ خواہ اُسے درخت سے کاٹ کر کسی نے ڈال دیا تھا یا کسی اور طرح پڑی تھی۔ تو اس کے تکلیف دہ چیز کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا تھا اور اس کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیا۔

بَابٌ فِي إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت آگ بجھا دینا

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رِوَايَةً وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ.

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی اور ایک دفعہ مرفوعاً روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت آگ کو اپنے گھروں میں جلتی ہوئی یا کھلی ہوئی نہ چھوڑ دیا کرو۔

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيْلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلَى هٰذَا فَتُحْرِقُكُمْ.

سماک نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ ایک چوہیا چراغ کی بتی کو کھینچتی چلی آئی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے بوریئے پر ڈال دیا۔ جس کے اوپر آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس سے ایک درہم کے برابر جگہ جل گئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان ایسی چیزوں کو ایسی ہی حرکت سکھا دیتا ہے تاکہ تمہیں جلا دیا کریں۔

ف۔ رات کو سوتے وقت چراغ بجھا دینا چاہیے کیونکہ اس سے آگ لگنے کا خطرہ ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب تیل سے چراغ جلتے تھے۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزوں کو سنبھال کر رکھو، برتنوں کو اچھی طرح ڈھانپ دینا۔ دروازے بند کر لینا اور سونے سے پہلے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کر لینا مفید ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۵۹۱ فی قتل الحیات

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

سانپوں کو مارنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے سانپوں سے صلح نہیں کی جب سے ان کے ساتھ لڑائی کی ہے لہٰذا جو ڈر کے مارے انہیں چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔

عبدالحمید بن بیان سکری، اسحاق بن یوسف، شریک، ابو اسحاق، قاسم بن عبدالرحمن کے والد ماجد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سانپوں کو مار دیا کرو۔ جو انہیں ڈرتے ہوئے چھوڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ فِيمَا أُرَى إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ۔

عکرمہ نے مرفوعاً روایت کی جو میرے (موسیٰ بن مسلم) کے خیال میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سانپوں کو انتقام سے ڈرتے ہوئے چھوڑے وہ ہم سے نہیں ہے اور جب ہماری سانپوں کے ساتھ لڑائی ہوئی تو ہم نے ابھی تک صلح نہیں کی ہے۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ۔

عبدالرحمن بن سابط سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ ہم زمزم کے قریب جھاڑو دینا چاہتے ہیں جب کہ وہاں چھوٹی قسم کے سانپ ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ

سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سانپوں کو مار دیا کرو خاص طور پر دو دھاری والے اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں نظر کو زائل کرتے اور حمل گرا دیتے ہیں۔ سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ جس سانپ کو بھی

الجبل قال وكان عبد الله يقتل كل حية وجدها فأبصره أبو لبابة أو زيد بن الخطاب وهو يطارد حية فقال إنه قد نهي عن ذوات البيوت.

دیکھتے اُسے مار ڈالتے۔ حضرت ابولبابہ یا حضرت زید بن خطاب نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے حضور نے منع فرمایا ہے۔

١٨١٢۔ حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن أبي لبابة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التي تكون في البيوت إلا أن يكون ذا الطفيتين والأبتر فإنهما يخطفان البصر ويطرحان ما في بطون النساء.

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔ سوائے دو لکیروں والے اور دُم بریدہ سانپ کے کیونکہ یہ بینائی کو زائل کرتے ہیں اور عورتوں کا حمل گرا دیتے ہیں۔

١٨١٣۔ حدثنا محمد بن عبيد نا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع أن ابن عمر وجد بعد ذلك يعني بعد ما حدثه أبو لبابة حية في داره فأمر بها فأخرجت يعني إلى البقيع.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے گھر میں سانپ پایا اس کے بعد کہ حضرت ابولبابہ نے اُن سے حدیث بیان کی تو انہوں نے حکم فرمایا اور اُسے بقیع کی طرف نکال دیا گیا۔

١٨١٤۔ حدثنا ابن السرح وأحمد بن سعيد الهمداني قالا نا ابن وهب قال أخبرني أسامة عن نافع في هذا الحديث قال نافع ثم رأيتها بعد في بيته.

ابن سرح، احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، اسامہ نے نافع سے اس حدیث کو روایت کیا۔ نافع نے کہا کہ اس کے بعد حضرت نے سانپ کو اپنے گھر میں دیکھا۔

١٨١٥۔ حدثنا مسدد نا يحيى عن محمد بن أبي يحيى قال حدثني أبي أنه انطلق هو وصاحب له إلى أبي سعيد يعودانه فخرجنا من عنده فلقينا صاحب لنا وهو يريد أن يدخل عليه فأقبلنا نحن فجلسنا في المسجد فجاء فأخبرنا أنه سمع أبا سعيد الخدري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الهوام من الجن فمن رأى في بيته شيئا فليحرج عليه ثلاث مرات وإن عاد فليقتله فإنه شيطان.

محمد بن یحییٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ اور اُن کے ایک ساتھی حضرت ابوسعید کی عیادت کے لیے گئے ہم اُن کے پاس سے نکلے تو ہمیں اپنا ایک اور ساتھی ملا جو اُن کے پاس جانا چاہتا تھا۔ ہم آگے بڑھے اور مسجد میں جا بیٹھے سو وہ آئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِن میں جن بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا جو تم میں سے گھر میں سانپ دیکھے تو تین دفعہ اس سے نکلنے کے لیے کہنا چاہیے اگر پھر بھی نہ نکلے تو اُسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

١٨١٦۔ حدثنا يزيد بن موهب الرملي نا

ابوسائب سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری

الليث عن ابن عجلان عن صيفي أبي سعيد
الخدري فبينا أنا جالس عنده سمعت
تحت سريره تحريك شيء فنظرت فإذا حية
فقمت فقال أبو سعيد ما لك فقلت حية
ههنا قال فتريد ماذا قلت أقتلها فأشار
إلى بيت في داره تلقاء بيته فقال إن
ابن عم لي كان في هذا البيت فلما كان
يوم الأحزاب استأذن إلى أهله وكان
حديث عهد بعرس فأذن له رسول الله
صلى الله عليه وسلم وأمره أن يذهب
بسلاحه فأتى داره فوجد امرأته قائمة
على باب البيت فأشار إليها بالرمح فقالت
لا تعجل حتى تنظر ما أخرجني فدخل
البيت فإذا حية منكرة فطعنها بالرمح ثم
خرج بها في الرمح ترتكض قال فلا أدري
أيهما كان أسرع موتا الرجل أو الحية
فأتى قومه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالوا ادع الله أن يرد صاحبنا فقال
استغفروا لصاحبكم ثم قال إن نفرا من
الجن أسلموا بالمدينة فإذا رأيتم أحدا
منهم فحذروه ثلاث مرات ثم إن بدا لكم بعد
أن تقتلوه فاقتلوه بعد الثلاث.

١٨١٧ - حدثنا مسدد ثنا يحيى عن ابن
عجلان بهذا الحديث مختصرا قال فليؤذنه
ثلاثا فإن بدا له بعد فليقتله فإنه شيطان.

١٨١٨ - حدثنا أحمد بن سعيد الهمداني
أنا ابن وهب أخبرني مالك عن صيفي مولى
ابن أفلح أخبرني أبو السائب مولى هشام
ابن زهرة أنه دخل على أبي سعيد الخدري

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں بیٹھا ہوا تھا
کہ میں نے ان کے تخت کے نیچے کسی چیز کی سرسراہٹ محسوس
کی۔ دیکھا تو سانپ تھا۔ میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابو سعید نے
فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہاں سانپ ہے۔
فرمایا پھر کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اسے ماروں گا۔ تو انہوں
نے اپنے گھر کے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگے کہ میرا
چچا زاد بھائی اس کمرے میں رہتا تھا۔ جب غزوۂ خندق ہوا تو
اس نے اپنے گھر جانے کی اجازت مانگی کیونکہ اس کی شادی
ابھی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت
دے دی اور حکم دیا کہ اپنے ہتھیاروں کے ساتھ جائے۔ وہ اپنے
گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی گھر کے دروازے پر کھڑی ہے۔ اس
نے نیزے سے اس کی طرف اشارہ کیا۔ عورت نے کہا
جلدی نہ کیجئے، دیکھئے تو سہی کیا چیز مجھے باہر لائی ہے۔ وہ گھر میں داخل
ہوا تو وہاں ایک بہت بڑا سانپ تھا۔ اس نے نیزے کا وار
کیا اور اسے نیزے میں اٹھائے ہوئے باہر نکلا۔ مجھے نہیں معلوم کہ
دونوں میں سے پہلے کون مرا، آدمی یا سانپ۔ اس کی قوم کے لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار
ہوئے کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمارا ساتھی زندہ ہو جائے۔
فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لئے استغفار کرو۔ پھر فرمایا کہ مدینہ
منورہ کے جنوں کی ایک جماعت مسلمان ہو گئی ہے۔ جب تم ان میں سے کسی کو
دیکھو تو اسے تین دفعہ ڈراؤ۔ اگر اس کے بعد بھی تمہیں نظر آئے
تو مار ڈالو، لیکن تین دفعہ ڈرانے کے بعد مارنا۔

ابن عجلان نے اسی حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت
کرتے ہوئے کہا: تین دفعہ اسے خبردار کرو۔ اگر اس کے
بعد بھی دکھائی دے تو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، مالک، صیفی مولیٰ
ابن افلح، ابو السائب مولیٰ ہشام بن زہرہ کا بیان ہے کہ وہ حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے

فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَأَتَمَّ مِنْهُ قَالَ فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ
فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

١٨١٩۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ
بْنِ هَاشِمٍ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ
حَيَّاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا
فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي
أَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْشُدُكُنَّ
الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ أَنْ
لَا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ۔

١٨٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ
قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ
الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ۔

بَابُ ۵۹۲ فِي قَتْلِ الْأَوْزَاغِ

١٨٢١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ
نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔

١٨٢٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ
نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ
فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ
الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ
الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ
كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ۔

چنانچہ اسی طرح بلکہ اس سے مکمل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا۔ اُسے تین دن تک خبردار کرو۔ اگر اس کے بعد بھی تمہیں نظر آئے تو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

سعید بن سلیمان، علی بن ہاشم، ابن ابی لیلیٰ، ثابت بنانی، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو کہو۔ میں تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور تمہیں اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ ہمیں ایذا نہیں پہنچاؤ گے۔ اگر اس کے بعد بھی نکلیں تو انہیں مار دیا کرو۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرو سوائے اس سفید سانپ کے جو چاندی کی چھڑی جیسا ہوتا ہے۔

گرگٹ کو مارنے کا بیان

احمد بن محمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، عامر بن سعد کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے اور اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔

سہیل کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو گرگٹ کو ایک ہی چوٹ میں مار دے اس کے لیے اتنی نیکیاں ہیں اور جو دو ضربوں میں ختم کرے اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں یعنی پہلی دفعہ سے کم اور جو اسے تین ضربوں میں مارے تو اس کے لیے دو ضربوں والے سے کم نیکیاں ہیں۔

۱۸۲۳۔ حدثنا محمد بن الصباح البزاز ثنا اسمٰعيل بن زكريا عن سهيل قال حدثني اخي او اختي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في اول ضربة سبعين حسنة۔

محمد بن صباح بزاز، اسمٰعیل بن زکریا، سہیل، ان کے بھائی یا بہن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہی ضرب میں مارنے پر ستر نیکیاں ہیں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرگٹ کو ایک ہی ضرب میں مارنے سے ستر نیکیاں ملتی ہیں۔ دیگر احادیث کے مطابق دو ضربوں میں مارنے پر اس سے کم نیکیاں اور تین ضربوں میں مارنے پر اس سے بھی کم نیکیاں۔ بعض حضرات نے بیان کیا ہے کہ گرگٹ کو مارنے کا اس لیے حکم فرمایا گیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بہت سی آگ جلائی گئی تو یہ اسے بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۹۳۵ في قتل الذر

چیونٹی کو مارنے کا بیان

۱۸۲۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد عن المغيرة يعني ابن عبد الرحمن عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال نزل نبي من الانبياء تحت شجرة فلدغته نملة فامر بجهازه فاخرج من تحتها ثم امر بها فاحرقت فاوحى الله اليه فهلا نملة واحدة۔

قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبدالرحمن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے۔ انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ دیا۔ انہوں نے سامان کا حکم دیا جو اس کے نیچے سے ہٹا لیا گیا۔ پھر حکم دیا تو سب چیونٹیاں جلا دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ صرف ایک چیونٹی کی تھی۔

۱۸۲۵۔ حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد الله بن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن وسعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نملة قرصت نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله اليه ان في ان قرصتك نملة اهلكت امة من الامم تسبح۔

احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک چیونٹی نے انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو کاٹا۔ انہوں نے حکم دیا تو چیونٹیوں کی ساری رہائش گاہ جلا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ تمہیں کاٹا تو ایک چیونٹی نے تھا لیکن تم نے تسبیح بیان کرنے والی پوری امت کو ہلاک کر دیا۔

۱۸۲۶۔ حدثنا احمد بن حنبل ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل اربع من الدواب النملة والنحلة والهدهد والصرد۔

احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا ہے یعنی چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا کو۔

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

ابوصالح محبوب بن موسیٰ، ابواسحاق فزاری، ابواسحاق شیبانی، حسن بن سعد، عبدالرحمن بن عبداللہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے تو ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لیے تو وہ تڑپنے لگی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا۔ اس کے بچوں کی وجہ سے اسے کس نے پریشان کیا ہے۔ اس کے بچے اسے دے دو اور چیونٹیوں کی ایک بستی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو فرمایا۔ اسے کس نے جلایا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے۔ فرمایا کہ آگ کے رب کے سوا آگ کے ساتھ عذاب دینا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے۔

ف۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے جہنم تیار کی ہے۔ صرف وہی قسم کے کافروں اور مشرک مستحق ہیں کہ آگ کا عذاب دیا جائے
۲۔ لہٰذا کسی آدمی یا جانور کو آگ سے نہیں جلانا چاہیے کیونکہ ایسی صورت میں خدا کے عذاب سے مشابہت ہے جو بندوں کے لیے مناسب نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کے سوراخ کو جلا ہوا دیکھ کر کسی کو آگ سے جلانے کی ممانعت فرمائی۔ رَبَّنَا
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

بَابٌ ۵۹۴ فِي قَتْلِ الضِّفْدَعِ۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا۔

مینڈک کو مارنے کا بیان

سعید بن مسیّب نے حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوا میں مینڈک ملانے کے متعلق دریافت کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مینڈک کو ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔

بَابٌ ۵۹۵ فِي الْخَذْفِ۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا وَلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

کنکریاں مارنے کا بیان

عقبہ بن صہبان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ان سے شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے بلکہ یہ آنکھ کو پھوڑتی اور دانت کو توڑتی ہے۔

باب ٥٩٣ في الختان

١٨٣٠ - حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي وعبد الوهاب بن عبد الرحيم الأشجعي قالا نا مروان نا محمد بن حسان قال عبد الوهاب الكوفي عن عبد الملك بن عمير عن أم عطية الأنصارية أن امرأة كانت تختن بالمدينة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم لا تنهكي فإن ذلك أحظى للمرأة وأحب إلى البعل قال أبو داود روي عن عبيد الله بن عمرو عن عبد الملك بمعناه وإسناده قال أبو داود وليس هو بالقوي۔

باب ٥٩٤ في مشي النساء في الطريق

١٨٣١ - حدثنا عبد الله بن مسلمة نا عبد العزيز يعني ابن محمد عن أبي اليمان عن شداد بن أبي عمرو بن حماس عن أبيه عن حمزة بن أبي أسيد الأنصاري عن أبيه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء في الطريق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للنساء استأخرن فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق فكانت المرأة تلتصق بالجدار حتى إن ثوبها ليتعلق بالجدار من لصوقها به۔

١٨٣٢ - حدثنا محمد بن يحيى بن فارس نا أبو قتيبة سلم بن قتيبة عن داود بن أبي صالح عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يمشي يعني الرجل بين المرأتين۔

باب ٥٩٥ في الرجل يسب الدهر۔

ختنے کا بیان

سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی اور عبدالوہاب بن عبدالرحیم اشجعی، مروان، محمد بن حسان، عبدالوہاب کوفی، عبدالملک بن عمیر نے حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ختنے کیا کرتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، بہت جڑ سے نہ کاٹا کرو کیونکہ اس میں عورت کا زیادہ فائدہ ہے اور خاوند کو زیادہ پسند ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبیداللہ بن عمرو نے عبدالملک سے اسے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ سند قوی نہیں ہے۔

عورتیں راستے میں کیسے چلیں

عبداللہ بن مسلمہ، عبدالعزیز بن محمد، ابوالیمان، شداد بن ابو عمرو بن حماس، ان کے والد ماجد، حمزہ بن ابو اسید انصاری سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ مسجد سے باہر تھے جبکہ راستے میں مرد و عورت مل گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا۔ ٹھہر جاؤ کیونکہ تمہیں راستے کے درمیان میں نہیں چلنا چاہیئے۔ تمہیں راستے کے ایک کنارے پر چلنا چاہیئے۔ پس ہر عورت دیوار کے ساتھ چپک کر یہاں تک کہ دیوار کے ساتھ لگنے کی وجہ سے اس کا کپڑا دیوار پر اٹک جاتا تھا۔

محمد بن یحییٰ بن فارس، ابو قتیبہ، داؤد بن ابو صالح، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ مرد دو عورتوں کے درمیان چلے۔

آدمی کا زمانے کو برا کہنا

١٨٣٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مَكَانَ سَعِيدٍ۔

محمد بن صباح بن سفیان، ابن سرح، سفیان، زہری، سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ آدمی مجھے اذیت پہنچاتا ہے زمانے کو برا بھلا کہہ کر کیونکہ زمانہ میں ہوں، اختیار میرا ہے، اور رات دن کو میں بدلتا ہوں۔ ابن سرح نے سعید کی جگہ ابن مسیب کہا ہے۔

ضروری التماس

زباں تا بود در دہاں جائے گیر ثنائے محمد بود دلپذیر

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۸۱ء کو اس مقدس سفر کا آغاز ہوا تھا۔ یہ خدائے ذوالمنن کا فضل و کرم اور اس کے محبوب، رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے پایاں بحرِ عنایت کا صدقہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سال کے اندر اس ہمچمداں اور دائمی مریض کے ہاتھوں آج ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۸۲ء کو سنن ابوداؤد شریف کے ترجمہ و حواشی کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيْرًا۔

بفضلہٖ تعالیٰ صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک اور سنن ابوداؤد کا اردو ترجمہ اس ناچیز کے ہاتھوں ہو چکا۔ اول الذکر تینوں کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور سنن ابوداؤد بھی پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے پر تول رہی ہے۔ مؤخر الذکر دونوں کتابوں پر احقر نے حواشی بھی لکھے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

لطف و کرم ہے یہ مرے ربِ کریم کا چمکا دیا نصیب عبدالحکیم کا

اگر یہ کام سلیقے سے ہوا تو میرے ولی نعمت، مرشدِ برحق، مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) کی چشمِ عنایت کا کرشمہ شمار کیا جائے جب کہ تمام اُوکِ کوتاہیاں میری نااہلی کا نتیجہ ہیں۔ اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ اختلافِ مسلک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس ناچیز کو ناشر کی معرفت غلطیوں سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح ہو سکے اور حدیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے۔

ربِ کریم اپنے عصیاں شعار بندے کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے نافعِ خلائق کرے۔ اس عاجز اور ناشر کے لیے اسے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

گدائے درِ اولیاء: عبدالحکیم خان اختر
مجددی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ
۲۸ اگست ۱۹۸۲ء

سنن ابوداؤد۔ جلد سوم

جدول

(پاروں کے لحاظ سے)

نام پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث	کیفیت
پارہ ۲۲	۱ تا ۷۰	۷۰	۱ تا ۱۹۵	۱۹۵	
۲۳ "	۷۱ تا ۱۳۳	۶۳	۱۹۶ تا ۳۵۴	۱۵۹	
۲۴ "	۱۳۴ تا ۲۰۵	۷۲	۳۵۵ تا ۵۲۷	۱۷۳	
۲۵ "	۲۰۶ تا ۲۵۱	۴۶	۵۲۸ تا ۶۹۶	۱۶۹	
۲۶ "	۲۵۲ تا ۲۹۷	۴۶	۶۹۷ تا ۸۵۲	۱۵۶	
۲۷ "	۲۹۸ تا ۳۳۳	۳۶	۸۵۳ تا ۹۸۵	۱۳۳	
۲۸ "	۳۳۴ تا ۳۶۶	۳۳	۹۸۶ تا ۱۱۰۱	۱۱۶	
۲۹ "	۳۶۷ تا ۴۰۳	۳۷	۱۱۰۲ تا ۱۲۶۵	۱۶۴	
۳۰ "	۴۰۴ تا ۴۵۰	۴۷	۱۲۶۶ تا ۱۳۳۳	۱۶۸	
۳۱ "	۴۵۱ تا ۵۲۳	۷۳	۱۳۳۴ تا ۱۴۲۴	۹۱	
۳۲ "	۵۲۴ تا ۵۹۸	۷۵	۱۴۲۵ تا ۱۸۳۳	۴۰۹	
	میزان	۵۹۸	×	۱۸۳۳	

جدول سنن ابوداؤد جلد اوّل

(کتابوں کے لحاظ سے)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الطہارۃ	۱ تا ۱۴۴	۴۴	۱ تا ۳۸۹	۳۸۹
۲	کتاب الصلوٰۃ	۱۴۵ تا ۳۰۹	۱۶۵	۳۹۰ تا ۱۱۶۴	۷۷۵
۳	کتاب الکسوف	۳۱۰ تا ۳۱۸	۹	۱۱۶۵ تا ۱۱۸۴	۲۰
۴	ابواب صلوٰۃ السفر	۳۱۹ تا ۳۳۸	۲۰	۱۱۸۵ تا ۱۲۳۵	۵۱
۵	ابواب التطوع	۳۳۹ تا ۳۵۴	۱۶	۱۲۳۶ تا ۱۲۸۹	۵۴
۶	ابواب قیام اللیل	۳۵۵ تا ۳۶۶	۱۲	۱۲۹۰ تا ۱۳۵۷	۶۸
۷	ابواب شہر رمضان	۳۶۷ تا ۳۷۷	۱۱	۱۳۵۸ تا ۱۳۸۶	۲۹
۸	ابواب السجود	۳۷۸ تا ۳۸۵	۸	۱۳۸۷ تا ۱۴۰۱	۱۵
۹	ابواب الوتر	۳۸۶ تا ۴۱۷	۳۲	۱۴۰۲ تا ۱۵۳۱	۱۳۰
۱۰	کتاب الزکوٰۃ	۴۱۸ تا ۴۴۳	۲۶	۱۵۳۲ تا ۱۶۸۷	۱۵۶
۱۱	کتاب اللقطۃ	× —— ×	×	۱۶۸۸ تا ۱۷۰۷	۲۰
۱۲	کتاب المناسک	۴۴۴ تا ۴۶۱	۱۸	۱۷۰۸ تا ۱۷۵۰	۴۳
	میزان	×	۴۶۱	×	۱۷۵۰

جدول سنن ابوداؤد جلد دوم

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱۲	کتاب المناسک	۱ تا ۷۸	۷۸	۱ تا ۲۷۷	۲۷۷
۱۳	کتاب النکاح	۷۹ تا ۱۲۷	۴۹	۲۷۸ تا ۴۰۷	۱۳۰
۱۴	کتاب الطلاق	۱۲۸ تا ۱۷۸	۵۱	۴۰۸ تا ۵۴۲	۱۳۵
۱۵	کتاب الصیام	۱۷۹ تا ۲۵۸	۸۰	۵۴۳ تا ۷۰۴	۱۶۲
۱۶	کتاب الجہاد	۲۵۹ تا ۴۳۸	۱۸۰	۷۰۵ تا ۱۰۱۴	۳۱۰
۱۷	کتاب الضحایا	۴۳۹ تا ۴۸۱	۴۳	۱۰۱۵ تا ۱۱۱۰	۹۶

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱۸	کتاب الفرائض	۴۸۲ تا ۶۲۴	۱۴۳	۹۹۳ تا ۱۳۴۴	۳۵۲
۱۹	کتاب الایمان والنذور	۶۲۵ تا ۶۵۵	۳۱	۱۳۴۵ تا ۱۵۳۰	
۲۰	کتاب البیوع	۶۵۶ تا ۶۸۶	۳۱	۱۵۳۱ تا ۱۵۹۸	۶۸
	میزان	×	۶۸۶	×	۱۵۹۸

جدول سنن ابوداؤد جلد سوم

×	کتاب البیوع	۱ تا ۹۱	۹۱	۱ تا ۲۲۴	۲۲۴
۲۱	کتاب العلم	۹۲ تا ۱۲۶	۳۵	۲۲۵ تا ۳۳۶	۹۲
۲۲	کتاب الاطعمۃ	۱۲۷ تا ۱۸۲	۵۶	۳۳۷ تا ۴۵۷	۱۲۱
۲۳	کتاب الطب	۱۸۳ تا ۲۲۲	۴۰	۴۵۸ تا ۵۷۰	۱۱۳
۲۴	کتاب الحروف	×	×	۵۷۱ تا ۶۱۰	۴۰
۲۵	کتاب الحمام	۲۲۳ تا ۲۲۴	۲	۶۱۱ تا ۶۲۱	۱۱
۲۶	کتاب اللباس	۲۲۵ تا ۲۶۹	۴۵	۶۲۲ تا ۷۵۷	۱۳۶
۲۷	کتاب الترجل	۲۷۰ تا ۲۸۹	۲۰	۷۵۸ تا ۸۱۱	۵۴
۲۸	کتاب الخاتم	۲۹۰ تا ۲۹۷	۸	۸۱۲ تا ۸۳۷	۲۶
۲۹	کتاب الفتن	۲۹۸ تا ۳۰۳	۶	۸۳۸ تا ۸۶۵	۲۸
۳۰	کتاب المہدی	۳۰۴ تا ۳۲۱	۱۸	۸۶۶ تا ۹۳۵	۷۰
۳۱	کتاب الحدود	۳۲۲ تا ۳۵۹	۳۸	۹۳۶ تا ۱۰۸۰	۱۳۵
۳۲	کتاب الدیات	۳۶۰ تا ۳۸۷	۲۸	۱۰۸۱ تا ۱۱۷۱	۹۱
۳۳	کتاب السنۃ	۳۸۸ تا ۴۱۷	۳۰	۱۱۷۲ تا ۱۳۳۵	
۳۴	کتاب الادب	۴۱۸ تا ۵۹۸	۱۸۱	۱۳۳۶ تا ۱۸۲۳	۴۸۸
	میزان جلد سوم	×	۵۹۸	×	۱۸۲۳
	میزان جلد دوم	×	۶۸۶	×	۱۵۹۸
	میزان جلد اول	×	۵۸۱	×	۱۷۶۰
	میزان کل	×	۱۸۶۵	×	۵۱۸۱